میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد ششم



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ

جلد ششم



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷

میزان الاعتدال اردو (جلد ششم)

مؤلفہ ÷

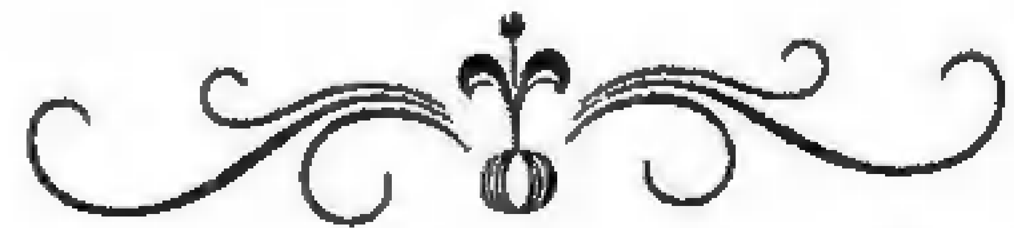
الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ

ناشر ÷

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷

خضر جاوید پرنٹرز لاہور



اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

فہرست مضامین

﴿حرف المیم﴾

(مازن، ماضی)

۷۰۱۰ - مازن عائذی

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۰۱۱ - ماضی بن محمد (ق) ابو مسعود غافقی مصری

اس نے ہشام بن عروہ، لیث بن ابوسلیم اور جویبر سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے ابن وہب نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مصاحف سے روایات نوٹ کر کے نقل کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے جو روایت نقل کی ہے وہ جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں، جن میں سے ایک روایت جو ایک ضعیف سند کے ساتھ منقول ہے، وہ یہ ہے:

الزنا یورث الفقر. ''زنا کرنے سے غربت آتی ہے''۔

(مالک)

۷۰۱۲ - مالک بن ادی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۷۰۱۳ - مالک بن ازہر

اس نے نافع سے جبکہ اس سے ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: زریب بن برتملا کے تذکرہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۰۱۴ - مالک بن اسماعیل (ع) ابوغسان نہدی

یہ ثقہ اور مشہور ہے، ابن عدی نے یہ غلطی کی ہے کہ انہوں نے اس کی سچائی اور عدالت کا اعتراف کرنے کے باوجود ان کا تذکرہ

(ضعیف راویوں) میں کیا ہے۔ انہوں نے اس کے بارے میں سعدی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حسن ہی تھا' یعنی اپنے استاد حسن بن صالح کے مسلک پر گامزن تھا۔ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: جیسا کہ امام ابوحاتم نے اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ کوفہ میں ابوغسان سے زیادہ متقن اور کوئی نہیں تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے کوفہ میں ان سے زیادہ متقن اور کوئی نہیں دیکھا۔ ابونعیم یا دوسرا کوئی اور فرد بھی ان سے زیادہ متقن نہیں تھا' انہیں فضیلت حاصل تھی' یہ عبادت گزار تھے' جب میں انہیں دیکھتا تھا تو یوں لگتا تھا جیسے یہ ابھی قبر سے نکل کر آئے ہیں' اُن کے پاس دو جائے نماز ہوتے تھے۔

۷۰۱۵ - مالک بن اعین جہنی

اس نے زید بن وہب سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۰۱۶ - مالک بن بسطام حرستانی

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

۷۰۱۷ - مالک بن حارث سلمی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ہمدانی ہے۔ اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' یہ خوارج کے اکابرین میں سے ہے۔ اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ محمد بن قیس نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو ابن حبان کی کتاب ''الثقات'' میں منقول ہے اور سعدی کی کتاب ''الضعفاء'' میں منقول ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۷۰۱۸ - مالک بن حسن بن مالک بن حویرث

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن ابان نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے پانچ روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کے حوالے سے صرف عمران واسطی نے روایت نقل کی ہے اور عمران نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: مجھے یہ گمان ہے کہ اس میں خرابی کی جڑ مالک نامی راوی شخص ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے نقل کردہ متون عمومی اعتبار سے معروف ہیں۔

۷۰۱۹ - مالک بن ابوالحسن

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۰۲۰ - مالک بن حمزہ (د،ق) بن ابواسید ساعدی

امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: علی بن نصر نے ہمیں بتایا ہے کہ عبداللہ بن اسحاق نے ہمیں یہ بتایا ہے: میری ملاقات اس شخص سے بصرہ میں ہوئی تھی' اس نے اپنے نانا مالک کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے

حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا وقال اسکفۃ الباب والجدار :آمین.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تو دروازے کی کواڑوں اور دیواروں نے آمین کہا''۔

اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے

۷۰۲۱-مالک بن خیر زبادی مصری

اس کا مقام صدق ہے۔اس نے ابوقبیل کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیس منا من لم یبجل کبیرنا. ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا''۔

اس سے حیوہ بن شریح' جو اس کے طبقے کے شخص ہیں' (اُن کے علاوہ) ابن وہب' زید بن حباب اور رشدین نے روایات نقل کی ہیں۔ابن القطان کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کی عدالت ثابت نہیں ہو سکی' اُن کی مراد یہ ہے کہ کسی نے بھی ان کے ثقہ ہونے کی صراحت نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) صحیحین کے بہت سے راوی ایسے ہیں جن کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہے کہ کسی نے اُن کی ثقہ ہونے کی صراحت کی ہو۔جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ مشائخ میں سے جس سے کسی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہوں اور اُس کی نقل کردہ روایت کو منکر بھی قرار نہ دیا گیا ہو' تو ایسے راوی کی نقل کردہ روایت مستند ہوتی ہے۔

۷۰۲۲ -مالک بن دینار (عو)

یہ بصرہ کے علماء میں سے ایک ہیں اور مشہور صوفیاء میں سے ایک ہیں' یہ مصاحف کے نسخے نقل کرتے تھے۔یہ صدوق ہیں۔امام نسائی اور دیگر حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ازدی کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہیں۔ابن مدینی کہتے ہیں: ان کے حوالے سے تقریباً چالیس روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے ان سے استشہاد کیا ہے جبکہ امام نسائی نے ان سے استدلال کیا اور ابن حبان نے ان کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ان کی کنیت ابویحییٰ تھی۔انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ان کی وفات کے بارے میں مختلف اقوال ہیں' جن میں سے ایک یہ ہے کہ ان کا انتقال 130 ہجری میں ہوا۔

۷۰۲۳ -مالک بن زبید ہمدانی

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے اور یہ اُن کے نزدیک ثقہ ہے۔اس سے ابواسحاق سبیعی نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۲۴ -مالک بن سعیر (ت،م،ق) بن خمس

یہ صدوق اور معروف ہے۔اس نے ہشام بن عروہ اور ابن ابولیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مؤمل بن ایہاب' احمد بن

از ہر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 198 ہجری میں ہوا۔امام بخاری نے اس کے حوالے سے متابعت کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے۔

۷۰۲۵ - مالک بن سلام

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر اور غریب ہوتی ہے۔عبداللہ بن حماد آملی اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے ثابت اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۲۶ - مالک بن سلیمان بصری

اس نے یزید ضبی سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔عقیلی کہتے ہیں: مالک بن سلیمان نہشلی نے ثابت اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔اس نے منکر روایات بھی نقل کی ہیں' اس نے اُن سے ایک حدیث نقل کی ہے' جو اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

افطر الحاجم والمحجوم. "پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا"۔

یہ متن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے علاوہ روایت سے ثابت ہے۔

۷۰۲۷ - مالک بن سلیمان ہروی

یہ ہراۃ کا قاضی تھا' اس نے اسرائیل' شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔عقیلی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۷۰۲۸ - مالک بن صباح

اس کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے' یہ مجہول ہے' عطاء بن سائب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۷۰۲۹ - مالک بن ظالم

ایک قول کے مطابق اس کا نام مالک بن عبداللہ بن ظالم ہے۔اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ازدی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

هلاك امتي على يد اغيلمة من قريش.

"میری اُمت کی بربادی' قریش کے کچھ کمسن لوگوں کے ذریعہ ہوگی"۔

۷۰۳۰ - مالک بن عبیدہ دیلی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی حدیث کی بھی

شناخت نہیں ہوسکی۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لولا عباد رکع، وصبية رضع، وبهائم رتع، لصب عليكم العذاب صبا.

''اگر بندوں کا رکوع' بچوں کا دودھ پینا' جانوروں کا چرنا نہ ہو' تو تم سب پر عمومی طور پر عذاب نازل ہو''۔

اس روایت کو ابن عدی نے ایک جماعت کے حوالے سے ہشام سے نقل کیا ہے۔ عثمان دارمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: مالک بن عبیدہ سے آپ واقف ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اُس سے واقف نہیں ہوں۔

۷۰۳۱ - مالک بن عثمان

اس نے...... سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔ ایک نسخے میں یہ بات منقول ہے کہ مالک نے عثمان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۳۲ - مالک بن غسان نہشلی بصری

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام مالک بن سلیمان ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۰۳۳ - مالک بن کراز خراسانی

یہ مجہول ہے' یہ بات ابن ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۰۳۴ - مالک بن مالک

یہ ابواسحاق سبیعی کے مشائخ میں سے ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ میں یہ کہتا ہوں: سند میں اس تک ضرار بن صرد سے روایات منقول ہیں اور یہ راوی ضعیف ہے۔

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے سیدہ صفیہ بنت حیی ﷣ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قالت :قلت :يا رسول الله، ليس من نسائك احد الا ولها عشيرة تلجا اليها غيري، فان حدث بك حدث الى من الجا ؟ قال :الى علي.

''وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی ازواج میں سے ہر ایک کا خاندان ہے' جس کی طرف وہ جا سکتی ہے' لیکن میرا معاملہ ایسا نہیں ہے' اگر آپ کو کوئی صورتِ حال لاحق ہوگئی (یعنی آپ کا وصال ہوگیا) تو پھر میں کس کی پناہ میں جاؤں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی''۔

ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۷۰۳۵ - مالک بن ابومریم (د، ق) حکمی

اس نے ابن غنم سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' حاتم بن حریث طائی نے شراب کے بارے میں اس سے

روایت نقل کی ہے۔

۷۰۳۶ - مالک بن مسروح (ت)

اس نے عامر اشعری سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ نمیر بن اوس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۰۳۷- مالک بن ابو مؤمل

یہ عبید اللہ بن زحر کا استاد ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۷۰۳۸ - مالک بن نمیر (د،س،ق) خزاعی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے والد صحابی ہیں۔ عصام بن قدامہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۰۳۹ - مالک بن یحییٰ بن عمرو بن مالک' ابو غسان نکری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۷۰۴۰ - مالک بن یسار

اس نے ابن زبیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے زید بن ہاشم نے روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں مجہول ہیں۔

۷۰۴۱ - مالک طائی (ق)

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کا بیٹا حنف اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(مامون)

۷۰۴۲ - مامون بن احمد سلمی ہروی

اس نے ہشام بن عمار سے جبکہ اس سے جویباری نے روایات نقل کی ہیں' اس نے تباہ کن اور رسوا کن روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ دجال ہے' اسے مامون بن عبد اللہ بھی کہا جاتا ہے اور مامون ابو عبد اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: میں نے اس سے سوال کیا: تم شام کب گئے تھے؟ اس نے جواب دیا: 250 ہجری میں۔ میں نے کہا: وہ ہشام جس کے حوالے سے تم نے روایات نقل کی ہیں' اُس کا انتقال تو 245 ہجری میں ہو گیا تھا۔ تو اُس نے کہا: یہ ہشام بن عمار دوسرا ہے۔ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جو جھوٹی روایات نقل کی ہیں' اُس میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الایمان قول والعمل شرائعه

''ایمان اور اُس کے شرائع پر عمل کا نام ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من رفع یدیه فی الصلاة فلا صلاة له.

''جو شخص نماز کے دوران رفع یدین کرتا ہے' اُس کی نماز نہیں ہوتی''۔

اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا خلف الامام ملء فوه نارا.

''جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس کا منہ آگ سے بھر جائے گا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یکون فی امتی رجل، یقال له محمد بن ادریس ....الحدیث.

''میری اُمت میں ایک شخص ہوگا' جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے' تاکہ اس کی جھوٹ کی شناخت ہو سکے' کیونکہ کمسن لوگوں نے خراسان میں اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں۔

۷۰۴۳ - مامون عابدی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا شخص ہے' جس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام مازن ہے۔

(مبارک)

۷۰۴۴ - مبارک بن حسان (ت)

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ کیا ہے' تاہم اس کے بارے میں کسی جرح کو ذکر نہیں کیا' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۰۴۵ - مبارک بن حسین' ابوالخیر

یہ غسال اور مقری ہے جو 500 ہجری کے بعد کا ہے۔ ابن ناصر نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور کئی حضرات نے اس کا

ساتھ دیا ہے۔

۷۰۴۶ - مبارک بن ابوحمزہ

اس نے عبداللہ بن فروخ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں راوی مجہول اور ضعیف ہیں' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی نہیں! بلکہ ابن فروخ نامی راوی ''صدوق'' ہے۔

۷۰۴۷ - مبارک بن خل' ابوالبقاء

اس نے ابوالحسین بن نقور سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابوالحسن فقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سمعانی کہتے ہیں: تصوف کے بارے میں اس کا اچھا کلام منقول ہے جو شطحیات تک جاتا ہے۔

۷۰۴۸ - مبارک بن سحیم (ق)

اس کے حوالے سے ایک نسخہ منقول ہے جو عبدالعزیز بن صہیب سے نقل کیا گیا ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے ایک صحیح حدیث کا بھی علم نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سوید بن سعید' حفص ربالی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۰۴۹ - مبارک بن سعد (س)

اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۰۵۰ - مبارک بن سعید (د، ت)

یہ سفیان ثوری کا بھائی ہے' یہ ''صدوق'' ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اس سے ایک حدیث متعلق کی' جس کی سند میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے' تو اس سے زیادہ جرات اور کیا ہوسکتی ہے؟

۷۰۵۱ - مبارک بن عبدالجبار' ابوالحسین بن طیوری

یہ مشہور بزرگ ہے' بکثرت روایات نقل کرنے والا ثقہ شخص ہے اور محدثین میں سے کسی نے بھی مؤتمن ساجی کی' اس کی تکذیب کی طرف التفات نہیں کیا۔ اس کا انتقال 500 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

۷۰۵۲ - مبارک بن عبداللہ

یہ ابوامیہ مختط ہے' یہ واہی ہے' جس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۷۰۵۳ - مبارک بن فاخر' ابوالکرم نحوی

یہ عربی زبان وادب کے ماہرین میں سے ایک ہے' یہ بغداد میں 500 ہجری کے اختتام پر موجود تھا۔ یہ ثقہ نہیں ہے' ابن ناصر اور

دیگر حضرات نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے اور اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں۔

۷۰۵۴ - مبارک بن فضالہ (د، ت، ق)

اس نے حسن اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' بصرہ میں یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک تھا' وکیع' عفان' شیبان اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحیٰی القطان اس کی اچھائی سے تعریف کیا کرتے تھے۔ یحیٰی بن معین کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کیا کرتا تھا' جب یہ لفظ ''حدثنا'' استعمال کرے' اُس وقت یہ ثبت شمار ہوگا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ مروزی نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: جو روایات اس نے حسن بصری سے نقل کی ہیں' اُن سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ مبارک نامی اس راوی کا یہ کہنا ہے: میں تیرہ سال حسن بصری کی خدمت میں حاضر رہا ہوں۔ یحیٰی بن معین کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: اس نے حسن بصری کے علاوہ سے' جو روایات نقل کی ہیں' اُس میں اس نے یہ کہا ہے: ہمیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی' حالانکہ حسن بصری کے شاگرد یہ والے الفاظ استعمال نہیں کرتے تھے۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ بکثرت تدلیس کرتا تھا' جب یہ لفظ حدثنا استعمال کرے تو یہ ثقہ شمار ہوگا۔ عفان اسے ثقہ قرار دیتے تھے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ربیع بن صبیح سے زیادہ محبوب ہے' عثمان نے اس کے معاملہ کو بلند کرتے تھے اور اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے یہ کہتے تھے: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی۔ بعض علماء نے یہ کہا ہے: اس کا دادا ابوامیہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکاتبت کا معاہدہ کیا اور کتابت کا معاوضہ اُنہیں ادا کر دیا تو اُنہوں نے اُسے دو سو درہم معاف کر دیئے۔ امام احمد سے مبارک نامی اس راوی اور اشعث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ ایک دوسرے کے خاصے قریب ہیں' البتہ مبارک نامی راوی تدلیس کرتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة الى جنب خشبة مسند ظهره اليها فلما كثر الناس قال :ابنوا لي منبرا، فبنوا له منبرا له عتبتان، فلما قام على المنبر يخطب حنت الخشبة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال -وانا في المسجد -فسمعت الخشبة تحن حنين الوالد، فما زالت تحن حتى نزل اليها فاحتضنها فسكنت، وكان الحسن اذا حدث بهذا الحديث بكى، ثم قال: يا عباد الله، الخشبة تحن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شوقا اليه لمكانه من الله، فانتم احق ان تشتاقوا الى لقائه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک لکڑی کے پہلو میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے آپ اپنی ٹیک اُس کے ساتھ لگا لیتے تھے جب لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنوا دو' تو لوگوں نے آپ کے لیے ایک منبر بنوایا

جس کی دو سیڑھیاں تھیں۔ جب نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دینے لگے تو وہ لکڑی نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی اُس وقت وہاں موجود تھا' میں نے اُس لکڑی کے رونے کی آواز سنی' جو یوں رو رہی تھی جس طرح بچے کو کھونے والا روتا ہے' وہ مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُتر کر اُس کے پاس آئے اور اُسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو اُسے سکون آیا''۔

حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو روتے تھے اور فرماتے تھے: اے اللہ کے بندو! لکڑی تو نبی اکرم ﷺ کے فراق میں اور آپ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کی وجہ سے آپ کے شوق میں روتی ہے' تو تم تو اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ آپ کی بارگاہ میں حاضری کے مشتاق رہو''۔

حجاج اعور' خلیفہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: مبارک نامی اس راوی کا انتقال 164 ہجری میں ہوا۔ ابن سعد کہتے ہیں: 165 ہجری میں ہوا۔ ابوالحسن مدائنی کہتے ہیں: 166 ہجری میں ہوا۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۰۵۵ - مبارک بن مجاہد مروزی

اس نے عبیداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ قتیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا' یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا' یہ ابوازہر خراسانی ہے' عصام بن یوسف بلخی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔

۷۰۵۶ - مبارک بن ہمام انصاری

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(مبشر)

۷۰۵۷ - (صح) مبشر بن اسماعیل (ع)

یہ صدوق ہے' عالم شخص ہے اور مشہور ہے' یہ حلب کا رہنے والا ہے' یہ وکیع کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے' اس کے بارے میں کسی دلیل کے بغیر کلام کیا گیا ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی سند میں ذکر ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون تھا' اس کا انتقال 200 ہجری میں ہوا۔

۷۰۵۸ - مبشر بن عبید (ق) حمصی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: بقیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

شر الحمير الاسود القصير.

''سب سے بُرا گدھا وہ ہوتا ہے' جس کا رنگ کالا اور قد چھوٹا ہو''۔

ابن عدی نے اس کے حالات میں اس سے منقول واہی روایات کو تفصیل سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ اصل میں کوفہ کا رہنے والا تھا' ابومغیرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ قرآن کے قاریوں میں سے ایک تھا اور حدیث کے الفاظ کے ضبط سے غافل رہا۔ ابومغیرہ بیان کرتے ہیں: مبشر بن عبید علمِ نحو اور عربی زبان و ادب کا ماہر تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان سهيلا كان عشارا ظلوما مسخه الله شهابا.

''سہیل ایک ظالم ٹیکس وصول کرنے والا حکمران تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مسخ کر کے شہاب (ستارہ) بنا دیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تنكحوا النساء الا الاكفاء ، ولا يزوجهن الا اولياء ، ولا مهر دون عشرة دراهم.

''خواتین کی شادی اُن کے ہم پلہ افراد کے ساتھ کرو' اور اُن کی شادی صرف اُن کے اولیاء کریں اور اُن کا مہر دس درہم سے کم نہیں ہونا چاہیے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' اسے مبشر کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صيام الداداء آخر يوم من الشهر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داداء کے روزوں' یعنی مہینے کے آخری دنوں کے روزوں سے منع کیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سالم بن وابصہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ان هذه الاثعل من شر السباع.

''بے شک یہ اثعل درندے سے بھی زیادہ شریر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما خلق الله آدم ضرب يده على شق آدم الايمن، فاخرج ذرا كالدر، وقال :يا آدم، هؤلاء ذريتك من اهل الجنة. ثم ضرب بيده على شق آدم الايسر، فاخرج ذرا كالحمم، ثم قال :هؤلاء ذريتك من اهل النار.

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنا دستِ قدرت اُن کے دائیں پہلو پر مارا' تو اُس میں سے موتیوں کی طرح اُن کی ذریت کو نکالا اور فرمایا: اے آدم! یہ تمہاری اولاد اہلِ جنت میں سے ہے۔ پھر اپنا دستِ قدرت اُن کے بائیں

حصہ پر مارا اور اُس میں سے کوئلوں کی طرح اُن کی ذریت کو نکالا اور پھر فرمایا: تمہاری یہ ذریت جہنم میں سے ہے"۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
من لعب بالنرد فهو كآكل لحم الخنزير.
"جو شخص چوسر (یا شطرنج) کھیلتا ہے وہ گویا خنزیر کا گوشت کھانے والا شخص ہے"۔

۷۰۵۹- مبشر بن فضیل

یہ سیف کا استاد ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۷۰۶۰- مبشر سعیدی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں یہ معروف نہیں ہے ابوبکر بن عیاش نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(متوکل)

۷۰۶۱- متوکل بن عدی

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۷۰۶۲- متوکل بن فضیل حداد

اس نے ابوظلال سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اسحاق بن ابواسرائیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(مثنیٰ)

۷۰۶۳- مثنیٰ بن بکر

اس نے اشعث بن سلیم سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۶۴- مثنیٰ بن دینار

اس نے عبدالعزیز بن صہیب سے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک مثنیٰ بن بکر کا تعلق ہے تو یہ ابوحاتم عبدی عطار بصری ہے جس کا ذکر عقیلی نے کیا ہے کہ اس نے بہز بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے عبدالصمد بن نعمان نے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۷۰۶۵ - مثنیٰ بن دینار

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حجاج بن نصیر نے یہ حدیث نقل کی ہے:

طلب العلم فریضۃ. ''علم حاصل کرنا فرض ہے''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۰۶۶ - مثنیٰ بن دینار قطان احمر بصری

اس نے قاسم بن محمد اور عبدالعزیز بن قیس سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوعبیدہ حداد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۰۶۷ - مثنیٰ بن صباح (د، ت، ق)

اس نے عطاء اور عمرو بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں' فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اور عبدالرحمٰن اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے' محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ اور عبدالرحمٰن کو سفیان کے حوالے سے مثنیٰ بن صباح سے کبھی کوئی چیز روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کو کسی چیز کے برابر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مثنیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے ایک نیک شخص تھا' لیکن اتنے پائے کا نہیں ہے' یہ ایرانی تھا' اس کا انتقال 149 ہجری میں ہوا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ معاویہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا اور اسے متروک قرار نہیں دیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یحییٰ قطان کہتے ہیں: اس کی طرف سے اختلاط سامنے آنے کی وجہ سے اسے متروک قرار دیا گیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۷۰۶۸ - مثنیٰ بن عبدالرحمٰن (د، س) خزاعی

اس نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ جابر بن صبح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۰۶۹ - مثنیٰ بن عمرو

ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے ابوسنان کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنت عند ابن عمر فقال :لقد تبیغ بی الدم یا نافع، ابغ لی حجاما، ولا تجعله شیخا ولا شابا، فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: الحجامة علی الریق امثل، فیها شفاء وبرکة، تزید فی العقل والحفظ ... الحدیث بطوله.

''ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' انہوں نے فرمایا: اے نافع! میرے خون کے اندر کچھ خرابی کی شکایت آرہی ہے' تم میرے لیے کوئی پچھنے لگانے والا تلاش کر کے لاؤ اور کسی انتہائی بوڑھے یا بالکل جوان کو نہ لے کر آنا'

کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ریق (نامی مخصوص رگ) پر پچھنے لگوانا زیادہ مناسب ہے' کیونکہ اس میں شفاء اور برکت موجود ہے اور اس سے عقل اور حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے'' اس کے بعد طویل حدیث منقول ہے۔

اس روایت کو عبدالرحمٰن مقری نے اسماعیل بن ابراہیم کے حوالے سے مثنیٰ بن عمرو سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۰ - مثنیٰ بن یزید

یہ ایک شامی بزرگ ہے۔ ابوتقی ہشام یزنی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۷۰۷۱ - مثنیٰ بن یزید (د)

اس نے مطر وراق سے روایات نقل کی ہیں۔ عاصم بن محمد عمری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(مجاشع)

۷۰۷۲ - مجاشع بن عمرو

اس نے عبیداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے' یہ کذاب لوگوں میں سے ایک ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ركعتان من المتزوج افضل من سبعين ركعة من الاعزب.

''شادی شدہ شخص کا دو رکعت ادا کرنا' کنوارے کے ستر رکعت ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا غاب الهلال قبل الشفق فهو لليلة واذا غاب بعد الشفق فهو لليلتين.

''جب پہلی کا چاند شفق سے پہلے غروب ہو جائے تو وہ ایک رات کا ہوگا اور اگر وہ شفق کے بعد غروب ہو' تو وہ دو راتوں کا ہو گا''۔

اس روایت کو حماد بن عمرو اور دیگر حضرات نے عبیداللہ سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں راوی واہی ہیں۔

بقیہ نے اس راوی کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی نقل کیا ہے:

ليصل الرجل في المسجد الذي يليه ولا يتبع المساجد.

''آدمی کو اُس مسجد میں نماز ادا کرنی چاہیے جو اُس کے گھر کے قریب ہو اور کسی دور کی مسجد کی طرف نہیں جانا چاہیے''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: مجاشع بن عمرو ابو یوسف منکر اور مجہول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اهل الجنة يحتاجون الى العلماء ، وذلك بانهم يزورون ربهم في كل جمعة، فيقول :تمنوا فيلتفتون الى العلماء فيقولون :ما نتمنى ؟ فيقولون :تمنوا عليه كذا وكذا، فهم يحتاجون اليهم في الجنة.

''اہل جنت کو بھی علماء کی ضرورت ہوگی کیونکہ وہ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے' تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگ کوئی آرزو کرو' تو اہلِ جنت علماء سے پوچھیں گے اور دریافت کریں گے: ہم کیا آرزو کریں؟ تو علماء اُنہیں بتائیں گے کہ تم لوگ فلاں' فلاں آرزو کرو' تو جنت میں اہل جنت کو علماء کی ضرورت ہوگی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے اور مجاشع نامی راوی وہ شخص ہے جس نے کتاب ''الاہوال والقیامہ'' روایت کی ہے اور اس کے دو جزء ہیں جن میں سے ہر ایک روایت موضوع ہے۔ اُس نے یہ کتاب میسرہ بن عبدربہ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے علی بن قدامہ موذن نے نقل کی ہے' جو اسحاق بن سنین کا استاد تھا' وہ طبرزدیات میں سے ایک ہے۔

۷۰۷۳ - مجاشع بن یوسف سلمی

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ناموں کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' موقوف روایات کو مرفوع کر دیتا تھا' اس کی حدیث کو تحریر کرنا جائز نہیں ہے' البتہ ثانوی شواہد کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے۔

اس راوی نے یزید بن ربیعہ کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من طلب علما فادركه اعطاه الله كفلين من الاجر، ومن طلب علما فلم يدركه اعطاه الله كفلا.

''جو شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے اور اُسے پا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اجر کے دو کفل ادا کرتا ہے اور جو شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے اور اُسے نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اُسے کفل عطا کرتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس نے اسے اُلٹ دیا اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اُسے چیز کا اجر عطا کرتا ہے جو اُس نے علم حاصل کیا اور اُس چیز کا علم عطا کرتا ہے جو اُس نے عمل کیا۔

اس روایت کو ہذیل بن ابراہیم حمانی نے نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں: مجاشع نے ہمیں حدیث بیان کی۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

(مجاعہ)

۷۰۷۴ - مجاعہ بن زبیر

اس نے محمد بن سیرین اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: ذاتی طور پر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دارقطنی

نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جس سے استفادہ کیا جائے گا اور جس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ عبدالصمد تنوری اور عبداللہ بن رشید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ نفلی روزہ رکھنے والا اور بہت زیادہ نوافل ادا کرنے والا شخص تھا۔

(مجالد)

۷۰۷۵ - مجالد بن ابوراشد

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' یہ موقوف روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا۔

۷۰۷۶ - مجالد بن سعید (عو،م معا) ہمدانی

یہ مشہور ہے اور علم حدیث کا ماہر ہے' تاہم اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس نے قیس بن ابوحازم اور شعبی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ القطان' ابواسامہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس نے بہت سے ایسی روایات مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہیں جنہیں لوگوں نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' تو یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اشج نے یہ بات ذکر کی ہے: یہ شیعہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید اسے ''ضعیف'' قرار دیتے تھے اور ابن مہدی اس کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتے تھے۔ فلاس کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

اگر تم چاہو تو مجالد ان تمام روایات کو میرے لیے شعبی کے حوالے سے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول بنا دے' تو وہ ایسا کر لے گا۔ خالد طحان سے کہا گیا: آپ کوفہ گئے تھے تو آپ نے مجالد سے روایات نوٹ کیوں نہیں کیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیونکہ اُس کی داڑھی بہت لمبی تھی۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے منقول جن روایات کو منکر قرار دیا گیا ہے اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو شئت لاجرى الله معي جبال الذهب والفضة.

''اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے''۔

ابن حبان نے اس کے حالات میں یہ روایت نقل کی ہے' مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ابووداک کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان اهل الجنة ليرون اهل عليين، كما ترون الكوكب (الدرى) فى افق السماء، وان ابا بكر وعمر لمنهم وانعما.

''اہلِ جنت' علیین میں رہنے والوں کو یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر اُن افراد میں سے ہیں (جو علیین میں رہیں گے) اور یہ دونوں اچھے بندے ہیں''۔

اس پر اسماعیل نے اُس سے کہا' جو مجالد کے ساتھ اُس جگہ پر موجود تھا: میں گواہی دے کر عطیہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے گواہی دے کر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی تھی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما ولدت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سماها المنصورة، فنزل جبرائيل، فقال: يا محمد، الله يقرئك السلام، ويقرء مولودك السلام، وهو يقول: ما ولد مولود احب الى منها، وانها قد لقبها باسم خير مما سميتها، سماها فاطمة، لانها تفطم شيعتها من النار.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش ہوئی تو آپ نے اُن کا نام منصورہ رکھا' حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ کے گھر پیدا ہونے والی بچی کو بھی سلام کہا ہے! اور اُس نے یہ فرمایا ہے کہ ایسے کسی بچے کی پیدائش نہیں ہوئی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو' اور میں نے اس کا لقب ایسے نام کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہے جو تمہارے رکھے ہوئے نام سے زیادہ بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کا نام فاطمہ رکھا ہے' کیونکہ یہ اپنے محبت کرنے والوں کو آگ سے الگ کریں گی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صریح جھوٹ ہے کیونکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش بعثت سے پانچ یا سات آٹھ سال پہلے ہوگئی تھی' البتہ یہ مناسب نہیں تھا کہ اسے مجالد کے حالات میں ذکر کیا جائے کیونکہ اس کو ایجاد کرنے کی نسبت علی بن نمیر کی طرف ہے اور اس میں خرابی کی جڑ ابن جریر نامی راوی ہے۔ مجالد کا انتقال 143 ہجری میں یا اس کے آس پاس ہوا تھا۔

۷۰۷۷ - مجالد بن عوف (د،س)

اس نے خارجہ بن زید سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابوزناد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور اُس نے اس کی تعریف بھی کی ہے۔

(مجاہد)

۷۰۷۸ - مجاہد بن جبر (ع)

یہ علمِ قرات اور علمِ تفسیر کا ماہر ہے اور جلیل القدر اور ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ ابوالعباس نباتی نے اپنی ''ذیل'' میں ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے اعمش سے کہا: کیا وجہ ہے کہ مجاہد کی تفسیر میں اختلاف پایا جاتا ہے یا اس کی مانند کوئی بات کہی تو

اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس تفسیر کو اہلِ کتاب سے حاصل کرتا تھا۔ نباتی کہتے ہیں: مجاہد کا تذکرہ ابن حبان بستی کی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا گیا ہے اور امام احمد نے اس کا تذکرہ اُن راویوں میں نہیں کیا جن ضعیف راویوں کے بارے میں اُنہوں نے کتاب نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: کسی مدافعت کے بغیر مجاہد نامی راوی ثقہ ہے اور تفسیر کے بارے میں مجاہد سے جو منکر روایات منقول ہیں' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا -قال :يجلسه معه على العرش.

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''

تو مجاہد کہتے ہیں: پروردگار آپ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

فضل بن میمون کہتے ہیں: اُنہوں نے مجاہد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے تیس مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے قرآن پڑھا ہے۔ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ نافع کا حافظہ بھی تمہاری طرح ہوتا۔

اعمش کہتے ہیں: جب آپ مجاہد کو دیکھیں گے تو وہ آپ کو خوبصورت لگے گا اور جب وہ کلام کرتا ہے تو اُس کے منہ سے موتی جھڑتے ہیں۔ ابن خراش اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: مجاہد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں' اس نے اُن سے کوئی سماع نہیں کیا۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: مجاہد کا انتقال 104 ہجری میں ہوا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجاہد کی امامت اور اُن سے استدلال کرنے پر پوری اُمت کا اتفاق ہے۔

۷۰۷۹ - مجاہد بن فرقد

محمد بن یوسف فریابی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۷۰۸۰ - مجاہد بن وردان (عو)

اس نے عروہ کے حوالے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وراثت کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے اس کی نقل کردہ روایات کو مسترد قرار دیا ہے' حالانکہ وہ روایت عمدہ اور حسن ہے۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(مجمع)

۷۰۸۱ - مجمع بن جاریہ بن عطاف کوفی

ابن ابو حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۷۰۸۲ - مجمع بن جاریہ (خ، د، س، ق)

ایک قول کے مطابق ان کا نام مجمع بن یزید انصاری ہے' پھر یہ صحابی ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں قرآن کے عالموں میں سے ایک ہیں۔

(مجیبہ' محارب)

۷۰۸۳ - مجیبہ باہلی (س)

ایک قول کے مطابق مجیبہ باہلیہ ہے' انہوں نے اپنے چچا سے روزہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ ان سے ابوسلیل نے روایت نقل کی ہے اور وہ روایت غریب ہے۔ اس راوی کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۰۸۴ - محارب بن دثار (ع)

یہ ثقہ تابعی ہیں اور تابعین کے بہترین لوگوں اور علماء میں سے ایک ہیں۔ خالد قسری کے دورِ گورنری میں یہ کوفہ کے قاضی رہے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے شعبہ' مسعر اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ کئی حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ثوری کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں آتا کہ میں نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہو جسے میں اُن سے زیادہ فضیلت والا قرار دے سکوں۔ ابن سعد کہتے ہیں: محدثین نے ان سے استدلال نہیں کیا' یہ اُن افراد میں سے ایک تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مرجی کہتے تھے۔ اور ان دونوں حضرات کے بارے میں کفر یا ایمان کسی کی گواہی نہیں دیتے تھے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 116 ہجری میں ہوا اور یہ مطلق طور پر حجت ہیں۔

(محاضر' محبر)

۷۰۸۵ - محاضر بن مورع (م، د، س) کوفی

اس نے اعمش اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ انتہائی غفلت کا شکار تھا اور علمِ حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عباس' صغانی اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 206 ہجری میں ہوا تھا' اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں ایک حدیث منقول ہے۔

۷۰۸۶ - محبر بن قحذم

یہ داؤد کا والد ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ضعیف ہے۔

(محبوب)

۷۰۸۷ - محبوب بن جہم بن واقد کوفی

اس نے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں حدیث روایت کی ہے جبکہ اس سے حمید بن ربیع نے روایت کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن عدی اور ابن حبان نے اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۷۰۸۸ - محبوب بن حسن (خ، ت) قرشی ابو جعفر بصری

ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس کی سند میں اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔ اس نے یونس اور ابن عون سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد اور حسن حلوانی نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۰۸۹ - محبوب بن محرز (ت) قواریری

اس نے ابو مالک نخعی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا شعبہ اور سفیان سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوبکر بن ابوشیبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۹۰ - محبوب بن موسیٰ (د، س) انطاکی ابو صالح فراء

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کم تر درجے کا صالح شخص ہے اور قوی نہیں ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ شخص ہے اور سنت کا عالم ہے۔ اس نے عبداللہ بن مبارک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد محمد بن ابراہیم بوشنجی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 230 ہجری میں ہوا تھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے تاہم اس کی حکایات کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا ماسوائے اُن کے جو اس نے اپنی تحریر سے نقل کی ہیں۔

۷۰۹۱ - محبوب بن ہلال

اس نے عطاء بن ابومیمونہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے اور جتنی روایات اس نے نقل کی ہیں اُن کی تعداد محفوظ نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے عبیداللہ سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی حدیث میں شامل نہیں ہیں۔ پھر انہوں نے مواقیت سے متعلق حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت نہ ابن عمر سے منقول ہے اور نہ نافع سے منقول ہے اور نہ ہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(محتسب، مجن، محدوج)

۷۰۹۲ - محتسب بن عبدالرحمٰن، ابوعائذ

اس نے ثابت بنانی سے جبکہ اس سے ابوعبیدہ حداد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کمزور ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثابت کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں جو محفوظ نہیں ہیں، اُن میں سے ایک روایت یہ ہے۔ جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

طوبی لمن رانی وآمن بی مرة، وطوبی لمن لم یرنی وآمن بی سبع مرات.

''جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' اُس کو ایک مرتبہ مبارک ہو' اور جس شخص نے میری زیارت نہیں کی اور پھر بھی مجھ پر ایمان لایا' اُسے سات مرتبہ مبارک ہو''۔

۷۰۹۳ - مجن

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُن کا آزاد کردہ غلام ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۷۰۹۴ - محدوج ذہلی (ق)

اس نے جسرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک مقطوع حدیث منقول ہے۔

(محرز)

۷۰۹۵ - محرز بن جاریہ

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات ذکر کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام محرز بن حارثہ ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۰۹۶ - محرز بن ہارون (ت) قرشی تیمی مدنی

ایک قول کے مطابق اس کا نام محرر ہے' یعنی آخر میں ''ر'' ہے۔ اس کے حوالے سے تین احادیث منقول ہیں جو اس نے اعرج سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابوفدیک اور ابومصعب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اُنہوں نے اس کا نام ''ز'' کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابن ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اس کا نام ''ز'' کے ساتھ یعنی محرز بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے:

بادروا بالاعمال.

''اعمال کی طرف جلدی کرو''۔

امام دار قطنیؒ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز ہے اور نہ ہی اس سے استدلال کیا جائے گا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

بادروا بالاعمال سبعا، هل ينتظرون الا مرضا مفسدا، او هرما مفندا، او غنى مطغيا، او فقرا منسيا، او مرتا مجهزا، او الدجال فشر منتظر، او الساعة فالساعة ادهى وامر.

''سات اعمال کی طرف جلدی کرو' کیا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ ایسی بیماری ہو جو فاسد کر دے' یا ایسا بڑھاپا ہو جو لاچار کر دے' یا ایسی خوشحالی ہو جو سرکش کر دے' یا ایسی غربت ہو جو گھلا دے' یا ہلاک کرنے والی کا انتظار ہے یا دجال جو سب سے بُری چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے' یا پھر قیامت اور قیامت تو انتہائی سخت اور انتہائی کڑوی ہے''۔

یہ روایت ایک ایسی سند کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہے اور یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لعن الله سبعة من خلقه من فوق سبع سمواته، ورد لعنته على واحد منهم ثلاثا، فقال: ملعون ملعون ملعون من عمل بعمل قوم لوط، ملعون من ذبح لغير الله، ومن اتى شيئا من البهائم، ومن عق والديه، ومن جمع بين المراة وابنتها، ومن غير حدود الارض، ومن ادعى الى غير مواليه.

''اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سات افراد پر سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت کی ہے اور اُن میں سے ایک فرد پر تین مرتبہ بار بار لعنت کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: وہ شخص ملعون ہے' وہ ملعون ہے' وہ ملعون ہے جو قومِ لوط کے عمل کا سا عمل کرتا ہے۔ وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے' یا جو کسی جانور کے ساتھ بُرا فعل کرتا ہے' یا اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے' یا عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ نکاح کرتا ہے' یا زمین کی حد بندی کو تبدیل کر دیتا ہے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرتا ہے' (ان کے لیے ایک مرتبہ ملعون کا لفظ استعمال ہوا ہے)''۔

(محسن' محفوظ)

۷۰۹۷ - محسن بن علی (د،س)

اس نے عوف بن حارث کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جماعت رہ جانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۰۹۸ - محفوظ بن بحر انطاکی

ابوعروبہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ احمد بن علی جرجانی اور محمد بن عوف طائی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ

مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انا مدينة الحكمة وعلى بابها.

''میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے''۔

۷۰۹۹ - محفوظ بن ابوتوبہ

اس نے امام عبدالرزاق سے سماع کیا ہے۔ امام احمد نے اس کے معاملہ کو انتہائی ضعیف قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس نے ہمارے ساتھ یمن میں سماع کیا تھا لیکن روایات نقل نہیں کی تھیں (یعنی تحریری طور پر نقل نہیں کی تھیں)۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ محفوظ بن فضل ہے' جس نے معن اور ضمرہ بن ربیعہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قاضی اسماعیل اور عمر بن ایوب سقطی نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۷۱۰۰ - محفوظ بن مسور فہری

اس نے ابن منکدر کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے بقیہ نے لفظ ''عن'' کے ساتھ روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(محل)

۷۱۰۱ - محل بن خلیفہ (خ، د، س، ق) طائی

یہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ثوری کی اس سے ملاقات ہوئی ہے۔

۷۱۰۲ - محل بن محرز ضبی

اس نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔ محدثین نے اس کے حوالے سے کتابوں میں کوئی روایت نقل نہیں کی۔ ابونعیم کی اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجہ کا ہے' اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(جن راویوں کا نام محمد ہے)

۷۱۰۳ - محمد بن ابراہیم (ع) تیمی مدنی

اس نے ثقہ تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ (کمزوری یا ضعف) ہوتا ہے۔ اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) امام احمد نے یہ کہا: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' شیخین نے اس سے استدلال کیا ہے اور یہ پل عبور کر چکا ہے۔

۷۱۰۴ - محمد بن ابراہیم (ت،ق) باہلی

اس نے شہر بن حوشب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہضم بن عبداللہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۰۵ - محمد بن ابراہیم بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان عامری

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عبداللہ بن مبارک نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۷۱۰۶ - محمد بن ابراہیم تیمی

یہ ایک بزرگ ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ابوشیبہ سے جبکہ اس سے ابراہیم بن عبدالحمید نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۰۷ - محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس ہاشمی

اس نے حرام بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۱۰۸ - محمد بن ابراہیم (ق) بن العلاء شامی دمشقی السائح

اس نے عبادان میں رہائش اختیار کی تھی' یہ صوفیاء میں سے ایک تھا۔ اس نے عبیداللہ بن عمرو اور اسماعیل بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابن ماجہ اور ابویعلیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں' البتہ ثانوی شواہد کے طور پر ایسا کیا جا سکتا ہے' یہ حدیث ایجاد کیا کرتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تعزیر فوق عشرین سوطا.

''بیس کوڑوں سے زیادہ تعزیر نہیں دی جا سکتی''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحونة.

''فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا شخص اس گدھے کی طرح ہے جو آٹا پیسنے والے مکان میں ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تنزلوهن الغرف، ولا تعلموهن الکتابة، وعلموهن الغزل وسورة النور.

''عورتوں کو اوپر والے کمروں میں رہائش نہ دو اور اُنہیں لکھنا نہ سکھاؤ' اُنہیں سوت کاتنے کی تعلیم اور سورۂ نور کی تعلیم دو''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام دارقطنی پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! اُنہوں نے ٹھیک کہا ہے اور ابن ماجہ اس شخص سے صحیح طور پر واقف نہیں ہوئے۔

۷۱۰۹ - محمد بن ابراہیم قرشی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے قرآن کو حفظ کرنے کے لیے دعا کے بارے میں ایک موضوع روایت ذکر کی ہے جسے عقیلی نے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

دخلت الجنة فوجدت اكثر اهلها اليمن، ووجدت اكثر اهل اليمن مذحج.

"جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ جنت میں کثرت اہلِ یمن کی ہے اور اہلِ یمن میں کثرت مذحج (قبیلے کے لوگوں) کی ہے"۔

اس میں خرابی کی جڑ قرشی نامی راوی ہے۔

۷۱۱۰ - محمد بن ابراہیم صنعانی

اس نے احمد بن میسرہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۷۱۱۱ - محمد بن ابراہیم بن عمرو

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعبداللہ بن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۱۱۲ - محمد بن ابراہیم' ابوامیہ طرسوسی

یہ محدث ہے جس نے علمِ حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہو جاتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے عبداللہ بن بکر سہمی اور اُن کے طبقے کے افراد سے نقل کی ہیں۔ یہ بغداد کا رہنے والا تھا' یہ حافظ الحدیث تھا' اس نے طرسوس میں رہائش اختیار کی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ليس منا من لم يتغن بالقرآن.

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن نہیں پڑھتا"۔

ابن زیاد کہتے ہیں: ابوامیہ کو سعید نامی راوی کا تذکرہ اس کی سند میں کرنے میں وہم ہوا ہے اور ابوعاصم کو اس کے متن میں وہم ہوا ہے۔ یعنی اُنہوں نے اس کا متن یہ نقل کیا ہے:

ما اذن الله لشیء ... الحديث.

"اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا"۔

اسی طرح کی روایت ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو ابوسلمہ سے منقول ہے' جہاں تک اُس متن کا تعلق ہے جسے

ابو عاصم نے نقل کیا ہے تو وہ متن ایک اور سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔ ابو بکر خلال کہتے ہیں: یہ حدیث میں امام تھا اور بلند قدر و منزلت کا مالک تھا' اس کا انتقال 273 ہجری میں ہوا۔

۷۱۱۳ - محمد بن ابراہیم بن العلاء بن زبریق حمصی زبیدی

محمد بن عوف کہتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے' جہاں تک اس کے باپ کا تعلق ہے تو اُس پر کوئی تہمت عائد نہیں کی گئی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بارے میں ابن عدی نے بھی کلام کیا ہے۔

۷۱۱۴ - محمد بن ابراہیم مروزی

اس نے عفان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ خیثمہ بن سلیمان نے اس سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' جہاں تک خطیب کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو عمرو بن سماک نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۷۱۱۵ - محمد بن ابراہیم بن عزرہ بصری

محمد بن سلیمان منقری نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۷۱۱۶ - محمد بن ابراہیم بن زیاد طیالسی رازی

یہ علم حدیث کا ماہر ہے اور اس نے علم حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا ہے۔ اس نے ابراہیم بن موسیٰ الفراء' یحییٰ بن معین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے جعابی' جعفر خلدی اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو احمد حاکم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اگر اپنے سماع پر اکتفاء کر لیتا (تو یہ بہتر ہوتا)۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ 113 سال تک زندہ رہا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا قال :یا رسول الله ان لی مملوکین یخوتونی ویضربونی ویکذبونی، فاسبهم واضربهم، فاین انا منهم؟ فقال :ینظر فی عقابك وذنوبهم، فان کان عقابك دون ذنوبهم کان لك الفضل علیهم، والا اقتص منك لهم غدا.فبکی الرجل، فقال النبی صلی الله علیه وسلم :اما تقرا " :ونضع الموازین القسط لیوم القیامة ."

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں' میری پٹائی کرتے ہیں' مجھے جھٹلاتے ہیں' کیا میں اُنہیں پکڑ کر اُن کی پٹائی کروں؟ تو اُن کے ساتھ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری سزا اور اُن کے جرم کا جائزہ لیا جائے گا' اگر تمہاری سزا اُن کے جرم سے کم ہوگی تو تمہیں اُن پر فضیلت حاصل ہوگی ورنہ پھر کل تم سے اُن کے لیے بدلہ لیا جائے گا۔ تو وہ شخص رو پڑا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ''اور قیامت کے دن

ہم انصاف والے ترازو رکھیں گے"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۱۱۷ - محمد بن ابراہیم بن بکیر طیالسی بصری

یہ ابوولید کا شاگرد ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔ ابوالقاسم طبرانی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۱۸ - محمد بن ابراہیم بن کثیر صیرفی

اس نے ابونواس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ جبکہ اس سے اسماعیل بن علی خزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۱۹ - محمد بن ابراہیم سعدی فریابی

اس نے جویباری اور ابن کدام کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۱۲۰ - محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری' ابوالحسن

اس نے فریابی اور مؤمل بن اسماعیل سے جبکہ اس سے ابراہیم بن عبدالرزاق انطاکی' عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے رواد بن جراح کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور منکر روایت نقل کی ہے' جو امام مہدی کے تذکرہ کے بارے میں ہے۔ جلاب کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے اور محمد صوری نے روایت کا سماع نہیں کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس کے ہمراہ یہ تشیع میں غالی تھا۔ ابونعیم کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

المهدی رجل من ولدی وجهه کالکوکب الدری.

"مہدی ایک ایسا شخص ہوگا جو میری اولاد میں سے ہوگا اور اُس کا چہرہ چمکدار ستارے کی مانند ہوگا"۔

۷۱۲۱ - محمد بن ابراہیم سمرقندی کسائی

یہ ابوعمرو بن سماک کا استاد ہے۔ اس نے اُس کے حوالے سے وہ جھوٹی وصیت روایت کی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی' شاید یہی وہ شخص ہے جس نے اس روایت کو ایجاد کیا تھا۔

۷۱۲۲ - محمد بن ابراہیم جویباری ہروی

اس نے مالک بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعبداللہ بن مندہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۷۱۲۳ - محمد بن ابراہیم ہاشمی

اس نے ادریس اودی سے جبکہ اس سے حرمی بن عمارہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۷۱۲۴ - محمد بن ابراہیم بن حمش نیشاپوری

یہ امام حاکم کے اساتذہ میں سے ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ عدمِ معرفت کی وجہ سے انتہائی فحش اختلاط کا شکار ہوا۔

۷۱۲۵ - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی

اس نے عباس دوری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۱۲۶ - محمد بن ابراہیم بن فارس شیرازی کاغذی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں تھا۔ حافظ عبدالکریم نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: محمد بن ابراہیم بن فارس شیرازی داؤدی ظاہری صوفی کاغذی' اس کا بغداد میں ایک کتب خانہ تھا جہاں یہ کتابیں فروخت کیا کرتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن علی رسعنی سے شیراز میں اور محمد بن فضل بن لطیف سے مصر میں سماع کیا تھا۔ اس نے کتاب ''الرعایہ'' کا سماع اُس کے مؤلف ابوالفتح محمد بن اسماعیل فرغانی سے کیا تھا اور اس نے دمشق میں سماع کیا تھا۔ اس سے ابن طیوری اور مارستان کے قاضی ابوبکر نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے علاوہ اسماعیل بن سمرقندی' ابوبکر محمد بن قاسم شہرزوری اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ پھر ابوالعز حرانی نے یہ بات بیان کی ہے: ابن حریف نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

سلفی بیان کرتے ہیں: میں نے شجاع ذہلی سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم نے اس سے سماع کیا تھا' اس نے جس سماع کا دعویٰ کیا ہے اُس میں یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ ابن خیرون کہتے ہیں: اس کا انتقال 474 ہجری میں ہوا۔

۷۱۲۷ - محمد بن ابراہیم کسائی

اس نے ابن سفیان سے صحیح مسلم روایت کی ہے۔ امام حاکم نے اس پر تنقید کی ہے اور یہ کہا ہے: اس نے صحیح مسلم کو کسی اصل کے بغیر روایت کیا ہے۔

۷۱۲۸ - محمد بن ابراہیم بصری

اس نے فرات بن سائب سے جبکہ اس سے محمد بن حاتم بغدادی نے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۱۲۹ - محمد بن ابراہیم بن منذر

یہ حافظ الحدیث ہے' بڑا عالم ہے' اس کا اسم منسوب اور کنیت ابوبکر نیشاپوری ہے' یہ صاحبِ تصانیف ہے اور میرے علم کے مطابق یہ ایک انصاف پسند سچا شخص ہے۔ تاہم مسلمہ بن قاسم اندلسی نے یہ کہا ہے: یہ عمدہ طریقے سے حدیث روایت نہیں کرتا تھا اور اس بات کی نسبت عقیلی کی طرف کی ہے کہ اُنہوں نے اس پر تنقید کی ہے اور اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے۔ اس نے ربیع بن سلیمان کے حوالے سے امام شافعی سے روایات نقل کی ہیں' حالانکہ اس نے نہ تو ربیع بن سلیمان کو دیکھا اور نہ ہی اُن سے سماع کیا' اس کے علاوہ اُنہوں نے اور

باتیں بھی نقل کی ہیں۔ اس راوی کا انتقال 318 ہجری میں ہوا تھا۔ تاہم اس بارے میں مسلمہ بن قاسم اندلسی کے بیان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ جہاں تک عقیلی کا تعلق ہے تو اُن کا کلام وہی ہے جو معاصرین کا ایک دوسرے کے بارے میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ ابوالحسن قطان کہتے ہیں: اس شخص کے بارے میں عقیلی کے کلام کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

۷۱۳۰ - محمد بن ابراہیم بن فرنہ خوارزمی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل کردہ روایت غریب ہے۔ ابن شاہین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: راوی بیان کرتے ہیں:

جاء ت ابنته هند وفي يدها فتخ خواتيم ضخام، فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضرب يدها، فدخلت على فاطمة تشكو اليها، فانتزعت فاطمة سلسلة من عنقها، وقالت :هذه اهداها ابوحسن.فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والسلسلة في يدها، فقال :يا فاطمة، ايغرك ان يقول الناس :ابنة رسول الله وفي يدها سلسلة من نار، ثم خرج ولم يقعد فبعثت فاطمة بها الى السوق فباعتها، واشترت بثمنها عبدا اعتقته، فحدث بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: الحمد الله الذى نجى فاطمة من النار.

''اُس کی بیٹی ہند آئی' اُس کے ہاتھ میں موٹی تازی انگوٹھیاں تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ پر مارا۔ تو وہ خاتون سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلی گئی اور اُنہیں شکایت کی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُس کی گردن میں سے ہار اُتارا اور بولیں: یہ ابوالحسن نے مجھے دیا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ ہار اُس خاتون کے ہاتھ میں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار ہوئی ہو (یا تم یہ چاہتی ہو) کہ لوگ یہ کہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ سے بنا ہوا ہار ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' آپ تشریف فرما نہیں ہوئے۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُسے بازار بھجوا کر اُسے فروخت کروا دیا اور اُس کی قیمت کے ذریعہ غلام خرید کے اُسے آزاد کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا کی''۔

پھر میں نے ابن ابوداؤد کو پایا کہ اُس نے یہ روایت محمد بن یحییٰ ذہلی کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ ہشام دستوائی سے نقل کی ہے۔ تو یہ غریب ہونے کے باوجود مستند شمار ہوگی۔ اور درست یہ ہے کہ اس راوی کا نام زید بن سلام ہے۔ امام نسائی نے اس روایت کو ہشام دستوائی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۷۱۳۱ - محمد بن ابراہیم جرجانی کیال

اس نے ابوالعباس اصم کی طرف ایک جھوٹی روایت منسوب کی ہے' یہ مشہور نہیں ہے' مسند اصبہان میں مشہور یہ ہے کہ راوی کا نام

ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر یزدی جرجانی ہے۔ یہ صدوق ہے اس نے متعدد محافل میں املاء کروایا ہے اور اس کے حوالے سے چند روایات ہم تک بھی پہنچی ہے۔ اس نے اصم محمد بن حسین قطان اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے رئیس ثقفی، حافظ سلیمان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 408 ہجری میں ہوا۔

۷۱۳۲ - محمد بن ابراہیم فخر فارسی

یہ صوفی ہے، جس نے سلفی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابرقوہی نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں: میں نے فلسفی یا صوفیوں کے طریقے پر اس کی تصانیف دیکھی ہیں، تو مجھے اس کی یہ بات بہت بُری لگی، اس نے علماء پر بہت زیادہ تنقید کی ہے اور یہ قدوخدود اور نہود کی صفت بیان کرنے کے حوالے سے دھوکے کا شکار ہوا۔ اس کے اشعار میں یہ اشعار بھی شامل ہیں:

اسقني طاب الصبوح ما تری النجم یلوح
اسقني کاسات راح ھی للارواح روح
غن لی باسم حبیبی فلعلی استریح
نحن قوم فی سبیل ال عشق تغدو و تروح
نحن قوم نکتم الاس رار والدمع یبوح

''تم مجھے شراب پلاؤ، جب تک ستارے چمک رہے ہیں، تاکہ صبح اچھی ہو جائے، تم مجھے راحت کے جام پلاؤ جو ارواح کے لئے روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میرے سامنے میرے محبوب کا نام گاؤ تاکہ مجھے راحت حاصل ہو، ہم وہ لوگ ہیں جو عشق کے راستے میں صبح اور شام کرتے ہیں اور ہم وہ لوگ ہیں جو (محبت کا) راز چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، اور آنسو اسے ظاہر کر رہے ہوتے ہیں''۔

ابوالفتح بن حاجب کہتے ہیں: یہ مقامات اور معاملات والا شخص تھا، البتہ تھوڑا سا بدزبان تھا، اور لوگوں پر بہت زیادہ تنقید کرتا تھا، خواہ یہ اُن سے واقف ہو یا اُن سے واقف نہ ہو۔ یہ جو کہتا تھا اُس کے انجام کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتا تھا۔ حدیث کے مقابلے میں علمِ کلام کی طرف اس کا میلان زیادہ تھا۔ ابن نقطہ کہتے ہیں: اس کی زبان میں کچھ بدتمیزی تھی، ایک دن میں نے اس کے سامنے یحییٰ بن معین کے بارے میں ایک حکایت پڑھ کر سنائی تو اس نے اُنہیں بُرا کہا اور اُن کی شان میں تنقیص کی۔ اس کی تصانیف میں ''کتاب الاسرار' سر الاسکار'' شامل ہیں، جن میں اس نے حقیقت اور شریعت کو جمع کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خاصے تکلف سے کام لیا ہے اور ایسی باتیں کہی ہیں جو کہنا مناسب نہیں تھا۔ اس کے حوالے سے علمِ کلام میں ایک کتاب منقول ہے جس کا نام ''مطیة النقل وعطیة العقل'' ہے اور ایک کتاب ''الفرق بین الصوفی والفقیر'' ہے اور ایک کتاب ''جمحة النھی فی المحة المھا'' ہے۔

ابن حاجب کہتے ہیں: عام طور پر اس کے پاس مسخرے ہوا کرتے تھے اس کے پاس اصول بھی تھے جن سے یہ روایات نقل کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی کتاب ''برق النقاء وشمس اللقاء'' کے خطبہ میں یہ الفاظ ہیں:

الحمد لله الذی اودع الخدود والقدود الحسن واللمعات الحوریة السالبة ارواح الاحرار، المفتونة

باسرار الصباحة المكنونة فى ارجاء سرحة العذار والنامية تحت اغطية السبحاتية الفائحة عن ارجاء الدار اكناف الديار الدالة على الاشعة الجمالية الموجبة خلع العذار و كشف الاستار بالبراقع المسبلة على ثناء الحسن الذى هو صبح الصباحة على ذرى الجمال المصون وراء سحب الملاحة المذهبة العقول الى بيع العقار' وشرب العقار' وشدّ الزنار ......

اسی طرح کے ہذیان اور فضولیات کے بارے میں آگے چل کر اس نے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اس کا انتقال 624 ہجری میں ذوالحج کے مہینہ میں 94 برس کی عمر میں ہوا۔

۷۱۳۳ - محمد بن ابان واسطی (خ)

یہ ایک مشہور محدث ہے۔ اس نے مہدی بن میمون' ہشیم اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ ابن حبان نے ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ اس نے ابان عطار' جریر بن حازم' فلیح سے سماع کیا ہے۔ اور واسط میں باقی رہ جانے والوں میں یہ سب سے بڑا مسند شخص ہے۔ ابویعلیٰ موصلی اور باغندی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 238 ہجری میں 110 سال کی عمر میں ہوا۔

۷۱۳۴ - محمد بن ابان بن صالح قرشی

ایک قول کے مطابق اسے جعفی کوفی بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے زید بن اسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ مرجئی تھا۔

۷۱۳۵ - محمد بن ابان

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع معروف نہیں ہے۔

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ثلاث من النبوة :تعجيل الافطار وتاخير السحور، ووضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة.

''تین چیزیں نبوت کا حصہ ہیں: افطار جلدی کرنا اور سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران دایاں بائیں ہاتھ پر رکھنا''۔

۷۱۳۶ - محمد بن ابان

اس نے عروہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے معصیت سے متعلق نذر ماننے کے متعلق روایت نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عون بن عبداللہ کے یہ بیان نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

كان ابن مسعود اذا ركع قال :سبحان ربى العظيم ثلاثا.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے''۔

اس راوی نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من نذر ان یعصی اللہ فلا یعصه.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر مانے' تو وہ اُس کی نافرمانی نہ کرے''۔

اس بارے میں حبان بن ہلال نے اس کی متابعت کی ہے اور اس روایت کو علی بن مبارک نے یحییٰ سے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ایوب کے حوالے سے قاسم سے منقول ہے۔ اس روایت کو امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۷ - محمد بن ابان رازی

اس نے ہشام بن عبیداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ یہ دجال ہے۔ محمد بن ابان کے مشائخ میں کئی لوگ صادق ہیں' جن میں سب سے زیادہ جلیل القدر محمد بن ابان بلخی ہیں' جو حافظ الحدیث ہیں۔ (اور وہ درج ذیل ہیں)

۷۱۳۸ - محمد بن ابان (خ، عو) بن وزیر' ابوبکر بلخی

یہ وکیع کے ایک عرصے تک مستملی رہے' ان کا لقب حمدویہ ہے۔ انہوں نے غندر' ابن علیہ' ابوبکر بن عیاش' ابن عیینہ' ابن وہب' ابوخالد احمر اور اُن کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے اسماعیل قاضی' عبداللہ بن احمد' امام ابوحاتم' بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: یہ بلخ سے ہمارے پاس آئے تھے' میرے والد ان سے واقف تھے کیونکہ وہ ان کے ساتھ امام عبدالرزاق کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جنہوں نے جمع و تصنیف کا کام کیا۔ بغوی کہتے ہیں: ان کا انتقال بلخ میں 244 ہجری میں ہوا۔ امام بخاری نے ان کے حوالے سے غندر کے حوالے سے کتاب الصلوٰۃ میں دو مقام پر روایت نقل کی ہیں۔ کلاباذی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ بلخی ہیں۔ حافظ ابن عدی کہتے ہیں: بلکہ یہ واسطی ہیں۔ ہمارے شیخ مزنی کہتے ہیں: اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کیونکہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کے لیے ''واسطی'' کا ذکر کیا ہے' بلخی کا ذکر نہیں کیا۔

۷۱۳۹ - محمد بن احمد بن انس

اس نے ابوعامر عقدی اور یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۱۴۰ - محمد بن احمد بن یزید بلخی

اس نے عبدالاعلیٰ نرسی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا' میں نے اس کے حوالے سے دمشق میں روایات نوٹ کی تھیں۔ یہ کہتا تھا: یہ سامرا سے تعلق رکھتا ہے' اس نے کچھ منکر احادیث بیان کی' یہ علم حدیث کا ماہر نہیں تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ائتمن اللہ علی وحیه جبرائیل ومحمدا ومعاویة.

''اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے لیے جبرائیل' محمد اور معاویہ کو امین بنایا ہے''۔

۷۱۴۱ - محمد بن احمد بن سہیل باہلی

اس نے وہب بن بقیہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوالحسن مؤدب ہے' جو اصل میں واسط کا رہنے والا تھا۔ میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کیا کرتے تھے۔

۷۱۴۲ - محمد بن احمد بن حسین اہوازی جریجی

اس نے محمد بن مثنیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن سے روایات نقل کرتا ہے' جن سے اس کی ملاقات بھی نہیں ہوئی ہوتی۔ میں نے ''تنیس'' میں اس سے روایات نوٹ کی تھیں۔ میں نے عبدان سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کذاب ہے' اس نے مجھ سے ابن جریج کی احادیث نوٹ کی تھیں اور پھر اُنہیں مشائخ سے سننے کے دعویٰ کے ساتھ آگے نقل کر دیا۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

زمزم طعام طعم وشفاء سقم.

''زمزم کھانے کی جگہ بھی استعمال ہوتا ہے اور بیماریوں سے شفاء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے''۔

۷۱۴۳ - محمد بن احمد بن عثمان' ابوطاہر مدینی

اس نے حرملہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا تھا' جب اس کی اصلاح کی جاتی تو یہ رجوع نہیں کرتا تھا' یہ عثمان کے موالی میں سے ہے۔ ابن یونس نے اس کا تذکرہ غریب راویوں میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حافظ تھا اور فہم بھی رکھتا تھا لیکن اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس لیے اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ محمد بن احمد بن تمیم نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: کتاب میں ابوطاہر مدینی کے حوالے سے کوئی روایت نہیں ہے کیونکہ محمد بن عبدالعزیز اور محمد بن بسطام نے ابوطاہر کے حوالے سے حدیث مجھے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حرملہ اور اُن کے طبقہ کے افراد سے مصر میں روایات نقل کی ہیں اور یعقوب بن کاسب سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 253 ہجری میں ہوا تھا۔ ابن عدی اور مؤمل بن یحییٰ اور متعدد افراد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۱۴۴ - محمد بن احمد بن عثمان بن سوادی بغدادی

یہ عبیداللہ ازہری کا بھائی ہے' اس نے ابن لولو وراق اور حسین بن عبید سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ خمیس جوزی کہتے ہیں: اس پر رفض کا الزام ہے۔

۷۱۴۵ - محمد بن احمد بن مہدی' ابوعمارہ

اس نے محمد بن سلیمان لوین اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالحسن دارقطنی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔ اُنہوں نے

یہ بھی کہا ہے: یہ متروک ہے۔ ابوبکر شافعی اور دعلج نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں منکر روایات بھی پائی جاتی ہے۔ اس کی نقل کردہ غریب روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

القرآن كلام الله ليس بخالق ولا مخلوق، ومن زعم غير ذلك فقد كفر.

"قرآن اللہ کا کلام ہے نہ یہ خالق ہے اور نہ مخلوق ہے جو شخص اس کے علاوہ کوئی اعتقاد رکھے گا وہ کافر ہوگا"۔

خطیب کہتے ہیں: اس کی سند غیر مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی مجالد کی طرف نسبت جھوٹی ہے۔

۷۱۴۶ - محمد بن احمد بن سفیان ابوبکر ترمذی

شاید یہ محمد باہلی ہے۔ اس نے سریج بن یونس حوالے سے ایک موضوع حدیث نقل کی ہے جس کو ایجاد کرنے کا الزام اس کے سر ہے۔

۷۱۴۷ - محمد بن احمد بن حمدان ابوعمرو

یہ نیشاپور کا محدث اور وہاں کا ایک بڑا نیک آدمی اور ثقہ شخص ہے۔ اس نے حسن بن سفیان اور ابویعلیٰ کی طرف سفر کیا تھا۔ ابن طاہر کہتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اللہ کی قسم! یہ شخص اس حوالے سے غالی نہیں تھا کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے۔

۷۱۴۸ - محمد بن احمد بن ابوصالح

یہ ایک بغدادی بزرگ ہے جس نے بلخ میں رہائش اختیار کی۔ اس نے ابوشعیب حرانی کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یہ واہی ہے۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ یہ 376 ہجری تک زندہ تھا۔

۷۱۴۹ - محمد بن احمد بن حبیب ذراع

اس نے ابوعاصم اور اُن کے طبقہ کے افراد سے جبکہ اس سے عبدالصمد طستی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی ہے۔ اس کا انتقال 285 ہجری میں ہوا۔

۷۱۵۰ - محمد بن احمد بن محمد بن جعفر ابوالحسن آدمی

برقانی نے اس کے حوالے سے زکریا ساجی کی کتاب "العلل" نقل کی ہے۔ حمزہ بن محمد دقاق کہتے ہیں: یہ صدوق نہیں تھا اس نے اپنے لیے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ برقانی نے اس کا ساتھ دیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی زبان میں تیزی تھی۔

۷۱۵۱ - محمد بن احمد بن ابراہیم بن مجیر کتبی

اس نے ابن قطیعی اور ابن روزبہ سے سماع کیا ہے اور حدیث روایت کی ہے۔ تاہم اس پر اس کی کتاب کے حوالے سے تہمت عائد

کی گئی ہے جس کا نام ''الطباق قليل الدين'' ہے۔

۷۱۵۲ - محمد بن احمد بن سعید ابوجعفر رازی

میں اس سے واقف نہیں ہوں' تاہم اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبد خیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان لعلي اربعة خواتيم يتختم بها :ياقوت لقلبه، وفيروزج لبصره، وحديد صيني لقوته، وعقيق لحرزه ...وذكر الحديث.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار انگوٹھیاں' جن کے ذریعہ وہ مہریں لگایا کرتے تھے: ایک یاقوت کی جو اُن کے دل کے لیے تھی' ایک فیروزہ کی جو اُن کی بصارت کے لیے تھی' ایک لوہے کی جو اُن کی قوت کے لیے تھی اور ایک عقیق کے لیے جو اُن کے بچاؤ کے لیے تھی'' اس کے بعد اُس نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

۷۱۵۳ - محمد بن احمد بن حمدان' ابوطیب رسعنی

اس نے اسحاق بن شاہین سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کذاب ہے' اس نے احمد سے' جو ابن وہب کا بھتیجا ہے' اس کے علاوہ شعیب بن ایوب صریفینی سے' سواد بن عبداللہ العنبری سے اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابواحمد بن عدی اور امام حاکم نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: ہم نے محدثین کو اسے جھوٹا قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ راس العین کا رہنے والا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' میں نے ابوعروبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے کذاب لوگوں میں اس سے زیادہ بے حیاء چہرے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

۷۱۵۴ - محمد بن احمد بن عیسیٰ' ابوطیب مروزی

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں' یہ حدیث ایجاد کرتا ہے' میں نے اس سے ''راس عین'' میں احادیث نوٹ کی تھیں' میں نے ابوعروبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے کذابوں میں اس سے زیادہ بے حیائی والا چہرہ نہیں دیکھا۔ اس نے حسن زعفرانی' بحر بن نصر اور اُن دونوں کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: میرے پاس اس کے حوالے سے ایک ہزار احادیث منقول ہیں' اگر میں اس کی تمام منکر روایات کو ذکر کروں تو وہ طویل ہو جائیں گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ سابقہ راوی ہے۔

۷۱۵۵ - محمد بن احمد بن عبداللہ بن ہاشم عامری مصری

اس کا انتقال 340 ہجری کے بعد ہوا۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: اس نے ایک موضوع نسخہ روایت کیا ہے' یہ جھوٹ بولتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن جمیع اور ابن مندہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۷۱۵۶ - محمد بن احمد بن یزید سلمی

ابن عدی نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ اس کا انتقال 343 ہجری میں ہوا۔

۷۱۵۷ - محمد بن احمد بن حماد حافظ' ابوبشر دولابی ناسخ

یہ ''رے'' کا رہنے والا تھا۔ اس نے بندار' ہارون بن سعید ایلی اور اُن دونوں کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عدی' طبرانی' ابوبکر بن مقری اور ابوبکر مہندس نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی پیدائش 224 ہجری میں ہوئی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن حماد پر (احادیث ایجاد کرنے) کا الزام ہے جیسا کہ نعیم بن حماد نے بیان کیا ہے کیونکہ اہلِ رے میں یہ بہت مضبوط سمجھا جاتا تھا۔ حمزہ سہمی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دولابی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: محدثین نے اس کا معاملہ واضح ہونے کے بعد آخری میں اس کے بارے میں کلام کیا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: دولابی اہلِ صنعت میں سے تھا یہاں تک کہ اس نے اس موضوع پر تصنیف بھی کی ہے لیکن اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔ اس کا انتقال مکہ کے راستے میں عرج کے مقام پر 310 ہجری میں ہوا۔

۷۱۵۸ - محمد بن احمد بن حسن بن خراش

اس نے ابوہمام سکونی اور بشر بن ولید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوالفتح ازدی اور ابواحمد حاکم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالقاسم بغوی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اُن کی رائے اس کے بارے میں خراب تھی۔

۷۱۵۹ - محمد بن احمد بن سعید بن فرقد مخزومی

یہ ابن اعرابی کے مشائخ میں سے ایک ہے' اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں اور اس کی حالت میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۷۱۶۰ - محمد بن احمد بن ہارون ریوندی

یہ ابوعبداللہ حاکم کا استاد ہے' جس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۷۱۶۱ - محمد بن احمد بن سہل' ابوغالب بن بشران لغوی علامہ

یہ ابن الخالہ کے نام سے معروف ہے' اسے ریاست اور جلالت حاصل تھی۔ خمیس جوزی کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا جو ابن جلاب اور ابن دینار کے پاس اُٹھتا بیٹھتا رہا' یہ عربی شاعری میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ اس کا انتقال 462 ہجری میں ہوا۔

۷۱۶۲ - محمد بن احمد بن عثمان' ابوطاہر اموی مدینی

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک ہے۔ ابن یونس نے اس کا تذکرہ ''الشعراء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حافظ تھا اور فہم رکھتا تھا' اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' میرے خیال میں یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس لیے اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا تھا' اس کی غلطی کی اصلاح کی جاتی تھی لیکن یہ رجوع نہیں کرتا تھا۔ محمد بن احمد بن تمیم نے کتاب

''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابوطاہر مدینی کے حوالے سے کتاب میں کوئی روایت نہیں ہے جبکہ محمد بن عبدالعزیز اور محمد بن بسطام نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے ابوطاہر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 303 ہجری میں ہُوا۔ ابن عدی' مؤمل' یحییٰ اور متعدد افراد نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۶۳ - محمد بن احمد بن علی' ابوبکر ریحانی

اس نے طرسوس میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عبداللہ بن محمد روحی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔

۷۱۶۴ - محمد بن احمد بن محمد ابوبکر جرجرائی مفید

اس نے محمد بن یحییٰ مروزی' ابوشعیب حرانی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے مجہول راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' اُن مجہول راویوں میں حسن بن عبیداللہ عبدی کے حوالے سے عفان اور مسدد سے روایت منقول ہے جبکہ اُن مجہول راویوں میں سے' احمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے سقطی کے حوالے سے یزید بن ہارون سے روایت منقول ہے۔ برقانی نے اپنی صحیح میں اس سے حدیث روایت کی ہے' باوجودیکہ اُنہوں نے اسے معذور قرار دیا ہے اور یہ اعتراف کیا ہے کہ یہ حجت نہیں ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: میں نے اس کی طرف سفر کیا تھا اور اس کے حوالے سے ''موطا'' کو تحریر کیا تھا جو اس نے حسن بن عبیداللہ کے حوالے سے قعنبی سے نقل کی تھی۔ جب میں واپس آیا تو ابوبکر بن ابوسعد نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے خرچ کی جگہ تمہیں اور رزق دے دے گا' تو میں نے اُس تحریر کو وراق کے حوالے کیا اور اُس کے بدلے میں بیاض حاصل کر لی۔ تو ابوولید باجی نے مجھ سے کہا: میں ابوبکر مفید کی اُن اسانید کو منکر قرار دیتا ہوں جن کا اُس نے دعویٰ کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 378 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 94 برس تھی' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۷۱۶۵ - محمد بن احمد بن علی' ابومسلم بغدادی کاتب

یہ بغدادی ہے' جس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی اور انتقال کے اعتبار سے یہ بغوی کا آخری شاگرد ہے۔ صوری کہتے ہیں: بعض اصول اس کے بغوی سے منقول ہیں اور اس کے دیگر اصول زیادہ عمدہ ہیں۔ ابوالحسین عطار محدث کہتے ہیں: میں نے ابومسلم کاتب کے اصول میں بغوی کے حوالے سے کوئی مستند چیز نہیں دیکھی' صرف ایک جزء ایسا ہے جسے مستند قرار دیا جاسکے' اس کے علاوہ باقی سب کچھ فاسد ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ وزیر بن خنزابہ کا سیکرٹری تھا' جس نے بغوی' ابن ابوداؤد' ابن صاعد' سعید جوزبیر کا بھتیجا ہے' ابن درید' بدر بن ہیثم اور ابن مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال ذی القعدہ کے مہینہ میں 399 ہجری میں ہوا۔

۷۱۶۶ - محمد بن احمد خالدی

اس نے ابوبکر بن خزیمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعبداللہ حاکم نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۷۱۶۷ - محمد بن احمد بن محمد

یہ اپنے زمانے کی مسند اور حدیث کی طلب میں اندلس کا سب سے زیادہ سفر کرنے والا شخص تھا۔ جس نے ابو عبداللہ بن یتیم کی طرف سفر کیا تھا۔ اس نے یہ سفر اپنے والد کے ساتھ کیا تھا اور ابن حنین کے حوالے سے ابن طلاع سے موطا کا سماع کیا تھا۔ اس نے سلفی، شہدہ اور ایک مخلوق کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ تاہم یہ متقن نہیں ہے اور اس کی صرف اُس روایت پر اعتماد کیا جائے گا جو اپنی اصل سے یہ روایت کرتا ہے۔ ابن مسدی اور ابار نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس کا انتقال 621 ہجری میں ہوا۔

۷۱۶۸ - محمد بن احمد بن ابراہیم مقری، ابو الفرج شنبوذی

یہ ابن شنبوذ کا غلام تھا۔ دارقطنی نے اس کی مذمت بیان کی ہے۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی روایات کے بارے میں کلام کیا ہے۔ احمد بن سلیمان واسطی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ شنبوذی یہ ذکر کرتا تھا کہ اُس نے اشنانی کے سامنے تلاوت کی ہوئی ہے، تو لوگ اس کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی پیدائش 300 ہجری میں ہوئی تھی اور اشنانی کا انتقال 307 ہجری میں ہوا تھا۔ شنبوذی قرات اور تفسیر میں سردار کی حیثیت رکھتا ہے، اس نے یہ بات ذکر کی ہے: اس نے قرآن کے شواہد کے لیے پچاس ہزار اشعار یاد کیے تھے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۱۶۹ - محمد بن احمد بن عروہ

یہ ایک بزرگ ہے، جس نے اصم سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۱۷۰ - محمد بن احمد بن علی بن مخرم

یہ حافظ ابونعیم کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہے، جس سے امام دارقطنی نے بھی روایت نقل کی ہے، جبکہ اُنہوں نے اسے ضعیف بھی قرار دیا ہے۔ برقانی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، ویسے یہ ضعیف ہے۔

۷۱۷۱ - محمد بن احمد بن یوسف، ابوطیب بغدادی

یہ ابن شنبوذ کا غلام ہے۔ یہ اس بات کا دعویدار ہے کہ اُس نے ادریس بن عبدالکریم سے علمِ قرات سیکھا ہے اور اُن سے ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے، جس کی سند میں ایسے افراد موجود ہیں جن پر تہمت عائد کی گئی ہے، تو اس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔ حافظ ابونعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۱۷۲ - محمد بن احمد بن حامد بن عبید قاضی ابو جعفر بخاری

اس نے اسماعیل حاجبی سے روایات نقل کی ہیں اور صحیح میں یہ غیر ثقہ ہے۔ ابن عساکر نے ابن بناء کے مشائخ میں یہ بات بیان کی

ہے: اس کا انتقال 482 ہجری میں ہوا۔

۷۱۷۳ - محمد بن احمد بن حسین واسطی قعنبی

اسماعیلی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۷۱۷۴ - محمد بن احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن مصری

اس نے ابوالحسین بن جمیع سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اپنی کتاب ''التسمیع'' کے حوالے سے تہمت یافتہ ہے' یہ علمِ حدیث کے طالب علموں میں سے ایک تھا۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: میں نے ابوعلی حسین بن احمد باقلانی اور دیگر محدثین کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: یہ مصری وراقوں سے اُن کی تحریریں خرید لیا کرتے تھے' یہ وہ تحریریں ہیں جن کا اُس نے سماع نہیں کیا ہوتا تھا' پھر اُن کے سماع کا دعویٰ کر دیتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے مصر میں ابوالحسن حلبی سے سماع کیا تھا' لیکن اس کی کتابیں جل گئی تھیں۔ اس کا انتقال 404 ہجری میں ہوا۔

۷۱۷۵ - محمد بن احمد بن حمدان بن مغیرہ قشیری' ابوجمزی

حسن بن علی بن عمرو بصری جوزہری کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ اس نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی تھی: اس نے اسحاق بن داؤد صواف سے سماع کیا ہے۔

۷۱۷۶ - محمد بن احمد بن بندار استراباذی

ابوبکر اسماعیلی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں تھا۔

۷۱۷۷ - محمد بن احمد بن مخزوم ابوالحسین مقری

اس نے ابراہیم بن ہیثم بلدی' اسحاق بن سنین اور اُن جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابوحفص کتانی اور ابوبکر ابہری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی بیان کرتے ہیں: میں نے ابومحمد بن غلام زہری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ضعیف ہے۔ میں نے ابوالحسن تمار سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 330 ہجری کے بعد ہوا۔

۷۱۷۸ - محمد بن احمد بن یعقوب ہاشمی مصیصی

اس نے ابوعروبہ' ابن جوصا اور غضائری کبیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابومحمد جوہری نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: حدیث میں یہ بُرے حال کا مالک تھا' اس نے ابن جوصا کے حوالے سے ہشام بن عمار سے حدیث روایت کی تو لوگوں نے اسے اس حوالے سے جھوٹا قرار دیا۔

۷۱۷۹ - محمد بن احمد بن محمد بن قاسم ہروی، ابواسامہ

اس نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی اس نے نقاش کے حوالے سے قرآن اور تفسیر روایت کیا ہے۔ جبکہ ابواحمد سامری اور ابوطیب بن غلبون کے سامنے قرآن کی تلاوت کی ہے۔ دانی کہتے ہیں: میں نے اسے مکہ میں تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے یہ حدیث اپنے حافظہ کی بنیاد پر املاء کرواتا تھا اور اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور متون کو تبدیل کر دیتا تھا۔ اس کا انتقال 419 ہجری میں مکہ مکرمہ میں 88 برس کی عمر میں ہوا۔ اس نے ابوطاہر ذہلی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۸۰ - محمد بن احمد بن اسماعیل ابومناقب قزوینی

یہ ابوالخیر صوفی نابینا کا بیٹا ہے اس نے شیخ ابوالوقت سجزی سے ساع کا دعویٰ کیا تو اسے جھوٹا قرار دیا گیا اور اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا اس طرح اس نے خود کو نقصان پہنچایا۔

۷۱۸۱ - محمد بن احمد بن عبداللہ بن عبدالجبار عامری

اس نے ربیع، ابن عبدالحکم اور بحر بن نصر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ضراب، ابن مندہ اور ابن جمیع نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ اس نے ایک موضوع نسخہ روایت کیا ہے۔ اس کا انتقال 343 ہجری میں ہوا۔

۷۱۸۲ - محمد بن احمد بن منصور

اس نے ابوحفص فلاس کے حوالے سے رافضیوں اور جہمیوں پر لعنت کرنے کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اسی طرح یہ بھی پتا نہیں چل سکا کہ اس سے روایت کرنے والا شخص کون ہے۔

۷۱۸۳ - محمد بن احمد نحاس عطار

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والا بزرگ ہے۔ ابن سمعانی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۷۱۸۴ - محمد بن احمد بن عبداللہ متکلم

ابن ناصر کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۷۱۸۵ - محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور

ابن ناصر کہتے ہیں: یہ (روایات کے الفاظ) کو ضبط نہیں کرتا تھا۔

۷۱۸۶ - محمد بن احمد بن عیاض

اس نے اپنے والد ابوغسان احمد بن عیاض کے حوالے سے ابوطیبہ مصری کے حوالے سے یحییٰ بن حسان سے روایت نقل کی ہے۔ پھر اس نے پرندے سے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کے علاوہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ اس راوی پر اس حدیث کے حوالے سے تہمت عائد کی گئی ہے' لیکن پھر میرے سامنے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ "صدوق" ہے۔ طبرانی' علی بن محمد واعظ' محمد بن جعفر رافقی' حمید بن یونس زیات اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حرملہ اور اُن کے طبقے سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوعلاثہ تھی۔ اس کا انتقال 291 ہجری میں ہوا۔ یہ فرائض میں سردار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے مکی بن عبداللہ رعینی' محمد بن سلمہ مرادی' عبداللہ بن یحییٰ بن معبد جو ابن لہیعہ کا شاگرد ہے' ان کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ تاہم جہاں تک اس کے والد کا تعلق ہے تو اُن سے میں واقف نہیں ہوں۔

۷۱۸۷ - محمد بن احمد بن محمد بن قادم قرطبی

اس نے قاسم بن اصبغ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن فرضی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 388 ہجری میں ہوا۔

۷۱۸۸ - محمد بن احمد حلیمی

یہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہے۔ اس نے آدم بن ابوایاس کے حوالے سے منکر بلکہ جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔ ابونصر بن ماکولا کہتے ہیں: ان کی روایات کے حوالے سے الزام اسی شخص کے سر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا كان يوم القيامة نصب لابراهيم ولي منبران امام العرش، ونصب لابي بكر كرسي فيجلس عليه، فينادي مناد :يالك من صديق بين خليل وحبيب.

"جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت ابراہیم کے لیے اور میرے لیے عرش کے سامنے دو منبر رکھے جائیں گے اور ابوبکر کے لیے ایک کرسی رکھی جائے گی جس پر وہ بیٹھے گا' پھر ایک منادی اعلان کرے گا: صدیق کے کیا کہنے جو خلیل اور حبیب کے درمیان ہے"۔

۷۱۸۹ - محمد بن احمد بن ابراہیم' ابوالطیب بغدادی شافعی

اس نے ابوالقاسم بغوی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس نے مراکش میں رہائش اختیار کی تھی اور اُن لوگوں کے درمیان معتزلہ کے نظریات ظاہر کیے تو اُنہوں نے اسے جلاوطن کروادیا۔

۷۱۹۰ - محمد بن احمد بن حسن جرجانی

اس نے ابوالعباس اصم سے سماع کیا ہے۔ یہ تغیر واختلاط کا شکار ہوگیا تھا' یہ بات امام حاکم نے بیان کی ہے۔

۷۱۹۱ - محمد بن احمد' ابوحسن بن شمعون واعظ

یہ جلیل القدر شخص تھا' تاہم اس سے ایسی گفتگو منقول ہے جو اسلاف کے طریقے کی مخالف ہے۔ ابوذر ہروی نے امام ابوداؤد سے اس کے سماع کے بارے میں طعن کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اپنے نام کا آخری فرد ہے۔ اس کے حوالے سے بیس ایسی محافل منقول ہیں جن کا

ہم نے بلند سند والی اجازت کے ساتھ سماع کیا ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب "الملل والنحل" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اس بات کا قائل تھا کہ اسم اعظم سینتیس حروف سے مل کر بنتا ہے جو حروف معجم کے علاوہ ہیں۔

۷۱۹۲ - محمد بن احمد بن حاتم

یہ قاضی حلب کے نام سے معروف ہے۔ عبدالوہاب انماطی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷۱۹۳ - محمد بن احمد بن محمد

اس کا لقب ذوالبراعتین ہے۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ رافضی ہے' اس سے روایت نقل کرنا حلال نہیں ہے۔

۷۱۹۴ - محمد بن احمد' ابواحمد مطرز

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حافظ ہے لیکن قوی نہیں ہے۔

۷۱۹۵ - محمد بن احمد بن حبیب ذارع

اس نے ابوعاصم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 280 ہجری میں ہوا۔

۷۱۹۶ - محمد بن احمد بن علی بن حسین بن شاذان

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لو ان الغیاض اقلام، والبحر مداد، والجن حساب، والانس کتاب ما احصوا فضائل علی.

"اگر درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں اور جنات حساب کرنے لگیں اور انسان لکھنے لگیں تو یہ لوگ علی کے فضائل کا شمار نہیں کر سکتے"۔

یہ روایت جھوٹی ہے' اسے نورالہدیٰ ابوطالب زینبی نے اس بزرگ سے نقل کیا ہے۔ اور نورالہدیٰ نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

ان اللہ جعل لاخی علی فضائل لا تحصی، فمن اقر بفضیلة له غفر اللہ له ما تقدم من ذنبه، ومن کتب فضیلة له لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی الکتاب. ومن استمع الی فضیلة من فضائله غفر اللہ له الذنوب التی اکتسبها بالنظر، النظر الی علی عبادة، ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولائه والبراء ة من اعدائه.

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی کو ایسے فضائل عطا کیے ہیں جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا' جو شخص علی کی فضیلت کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور جو شخص علی کی فضیلت سے متعلق کوئی چیز تحریر کرے گا تو جب تک وہ تحریر باقی رہے گی' فرشتے اُس شخص کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور جو شخص علی کے فضائل میں سے

کسی ایک فضیلت کو توجہ سے سنے گا تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کے اُن تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا جو اُس نے دیکھنے کے ذریعے کیے تھے اور علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے بندے کے ایمان کو اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک بندہ علی سے محبت نہیں رکھے گا اور اُس کے دشمنوں سے برات کا اظہار نہیں کرے گا''۔

یہ روایت ایجاد ہونے کے حوالے سے زیادہ رسوا کن ہے۔

خطیب خوارم نے اس دجال کے حوالے سے اور بھی بہت سی جھوٹی روایات نقل کی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہیں لیکن انتہائی رکیک ہیں اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو تاریک سند کے ساتھ امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے:

من احب عليا اعطاه الله بكل عرق في بدنه مدينة في الجنة.

''جو شخص علی سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے جسم میں موجود ہر ایک رگ کے عوض میں اُسے جنت میں ایک شہر عطا کرے گا''۔

۷۱۹۷ - محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ قاضی ابومنصور اصبہانی

اس نے 480 ہجری کے سرے پر اصبہان میں احادیث روایت کرنا شروع کیں اور مجالس میں املاء کروانا شروع کیا۔ مؤتمن ساجی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اس حوالے سے اُن کا ساتھ دیا ہے۔

۷۱۹۸ - محمد بن احمد بن محمد ابوعبداللہ ساوی

اس نے ابوبکر حیری سے سماع کیا ہے یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن طاہر کہتے ہیں: اس نے امام شافعی کی مسند کو کسی سماع والی اصل کے بغیر روایت کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: متاخرین نے اس بارے میں خاصی رخصت سے کام لیا ہے۔

۷۱۹۹ - محمد بن آدم جزری

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۲۰۰ - محمد بن ازہر جوزجانی

اس نے یحییٰ بن سعید القطان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد نے اس سے روایت نوٹ کرنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ یہ کذاب راویوں کے حوالے سے روایت نقل کرتا ہے جیسے محمد بن مروان کلبی اور دیگر حضرات۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ شخص معروف نہیں ہے۔

۷۲۰۱ - محمد بن ازہر بن عیسیٰ بن جابر کرخی کاتب

اس نے ابوعتاب ذلال اور عصمہ بن سلیمان سے منکر روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن علی ورثائی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات ابوعبداللہ بن مندہ نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

بعثني النبي صلى الله عليه وسلم بقمح الى فاطمة لتطحنه، ثم ردني اليها فوجدتها قائمة والرحى تدور، فاخبرت النبي صلى الله عليه وسلم، فقال :ان الله علم ضعف امته ، فاوحى الى الرحى ان تدور، فدارت.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ گندم کے ہمراہ مجھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو پیس دیں' پھر جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے دوبارہ اُن کی طرف بھیجا تو میں نے دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی تھیں اور چکی چل رہی تھی۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کو اپنی کنیز کی کمزوری کا علم تھا تو اُس نے چکی کی طرف وحی کی کہ وہ چلتی رہے تو وہ چلتی رہی''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' اس روایت کو ابو صالح مؤذن نے مناقب فاطمہ میں ابوالقاسم بن بشران کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۷۲۰۲ - محمد بن اسامہ مدنی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان يوسف عليه السلام لا يشبع، ويقول :اني اذا شبعت نسيت الجائع.

''حضرت یوسف علیہ السلام سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: جب میں سیر ہو کر کھاؤں گا تو میں بھوکے کو بھول جاؤں گا''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے ابراہیم بن سلیمان نے نقل کی ہے۔ میں نہ تو اس راوی سے واقف ہوں اور نہ ہی محمد نامی اس راوی سے واقف ہوں۔ (جس کے حالات یہاں بیان کر رہے ہیں)

۷۲۰۳ - محمد بن اسحاق بن یسار (عو، م معا)' ابوبکر مخرمی

اس کی اُن کے نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اور اس کا ایک اسم منسوب مدنی ہے' یہ جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس کے (دادا) یسار کا تعلق عین التمر کے قیدیوں سے تھا' اور وہ قیس بن مخرمہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف کے غلاموں میں سے تھے۔ محمد (نامی اس راوی) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب کی زیارت کی ہے۔ جبکہ انہوں نے سعید بن ابوہند' مقبری' عطاء' اعرج' نافع اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ان سے دونوں حمادوں' ابراہیم بن سعد' زیاد بکائی' سلمہ ابرش' یزید بن ہارون اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی سماع کیا ہے' کئی حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر حضرات نے جیسا کہ امام دارقطنی' انہوں نے انہیں واہی قرار دیا ہے۔ یہ صالح الحدیث ہیں' میرے نزدیک ان میں اور کوئی خرابی نہیں ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے سیرت کے بارے میں بہت سی منقطع روایات اور جھوٹے اشعار نقل کر دیئے ہیں۔ فلاس

کہتے ہیں: میں نے یحییٰ القطان کو عبیداللہ قواریری سے یہ کہتے ہوئے سنا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہب بن جریر کی طرف تاکہ میں سیرت سے متعلق روایات نوٹ کروں۔ تو یحییٰ نے کہا: پھر تو تم بہت زیادہ جھوٹ نوٹ کرو گے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں لیکن حجت نہیں ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: میرے نزدیک ان کی نقل کردہ حدیث مستند ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن کثیر اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: ہم نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن اسحاق امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ شعبہ نے یہ بھی کہا ہے: یہ صدوق ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بیان کرتے ہیں: ان پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے حالانکہ یہ اُس فرقے سے سب سے زیادہ دور تھے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے اُن کے حوالے سے صرف دو منکر حدیثیں پائی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے بھی تعلق رکھتے تھے اور معتزلی بھی تھے۔ سلیمان تیمی کہتے ہیں: یہ کذاب ہیں۔ وہیب بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ کذاب تھے۔ وہیب کہتے ہیں: میں نے امام مالک سے ابن اسحاق کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُس پر تہمت عائد کی۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک ابن اسحاق پر جرح کیا کرتے تھے۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: ابن ادریس نے ہمیں یہ بات بتائی کہ میں مالک کے پاس موجود تھا' اُن سے کہا گیا: ابن اسحاق یہ کہتے ہیں: میرے سامنے مالک کا علم پیش کرو' میں اس کی جانچ پڑتال کروں گا۔ تو امام مالک نے فرمایا: تم لوگ اس دجال کی طرف ذرا دیکھو! (کہ یہ کیا دعویٰ کر رہا ہے)۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے ابن اسحاق کو مسجد خیف میں دیکھا تو مجھے اس بات پر شرم آ گئی کہ کہیں کوئی مجھے اُن کے ساتھ دیکھ نہ لے کیونکہ لوگوں نے اُن پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام عائد کیا ہوا ہے۔ امام ابوداؤد نے حماد بن سلمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے ابن اسحاق سے صرف اضطراری حالت میں روایت نقل کی ہے۔ فلاس کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نے ابن اسحاق سے کہا: شرحبیل بن سعد کی نقل کردہ روایت کیسی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک ہی روایت ہے جو اُن کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: ابن اسحاق پر حیرانگی ہوتی ہے کہ وہ اہل کتاب سے تو حدیث روایت کر لیتے ہیں اور شرحبیل سے منہ موڑ لیتے ہیں۔
امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یحییٰ نے ہمیں یہ بات بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ کیا یہ شخص میری بیوی کے ہاں آیا جایا کرتا تھا' اُن کی مراد یہ تھی کہ کیا محمد بن اسحاق اُن کی اہلیہ فاطمہ بنت منذر کے ہاں آیا جایا کرتے تھے' جو اُن سے روایات نقل کرتے پھرتے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہشام بن عروہ کو کیا پتا' ہوسکتا ہے کہ ابن اسحاق نے اُس خاتون سے مسجد میں سماع کیا ہو' یا اُن سے کمسنی میں سماع کیا ہو' یا اُن سے ہاں گئے ہوں اور اُس خاتون نے پردے کے پیچھے سے اُنہیں حدیث روایت کی ہو' تو اس میں کیا خرابی ہے؟ جبکہ وہ خاتون ایک عمر رسیدہ بوڑھی خاتون تھیں۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن اسحاق' اعمش کے پاس گئے تو لوگوں نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی' اُس وقت ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے' پھر اعمش نکل کر ہمارے پاس آئے اور اُنہیں گھر میں چھوڑ آئے۔ جب وہ چلے گئے تو اعمش نے کہا: میں نے اس کے سامنے لفظ بیان کیا: شقیق۔ یہ بولا: ابووائل کہیں۔ اس نے کہا: آپ مدینہ منورہ تک اپنی حدیث مجھے زادِ راہ کے طور پر دے دیں' تو میں نے اُس سے کہا: کیا میری حدیث کھانا (یعنی کھانے کی

چیز) ہے؟

علی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے کسی بھی شخص کو ابن اسحاق کے بارے میں کلام کرتے ہوئے نہیں سنا ہے' جس نے بھی کلام کیا ہے صرف اُس کے قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے نظریات کے بارے میں کلام کیا ہے۔

علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حجاج بن ارطاۃ' ابن اسحاق اور اشعث بن سوار ان دونوں سے کم مرتبے کے ہیں۔ ابن ابوفدیک کہتے ہیں: میں نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ اُس نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے روایات نوٹ کیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اہلِ کتاب سے اسرائیلی روایات نقل کرنے میں رکاوٹ کیا ہے؟ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج.

''بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نوٹ کرلو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے''۔

اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

اذا حدثکم اهل الکتاب فلا تصدقوهم ولا تکذبوهم

''جب اہلِ کتاب تمہارے سامنے کوئی بات بیان کریں' تو تم نہ تو اُس کی تصدیق کرو اور نہ ہی اُنہیں جھوٹا قرار دو''۔

تو یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اجازت ہے' جو اُس چیز کے سماع کے جائز ہونے کے بارے میں ہے' جو اہلِ کتاب نے اپنے بڑوں سے روایات نقل کی ہیں' اس طرح اُنہوں نے اپنے بڑوں سے جو روایات نقل کی ہیں' جو طب کے بارے میں ہیں۔ تو اس میں اس حوالے سے کوئی حجت نہیں ہے' لیکن حجت کتاب وسنت میں موجود ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا تھا۔ اس سے کہا گیا: جب یہ اخبرنی اور حدثنی کہے گا تو پھر یہ ثقہ شمار ہوگا؟ اس نے کہا: وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اور اس کے برخلاف بھی نقل کیا گیا ہے۔ تو اُس سے دریافت کیا گیا: کیا یحییٰ بن سعید نے اُس سے روایت نقل کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک منکر روایت یہ بھی ہے' جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

یذکی عن العبد النصرانی. ''عیسائی غلام کا ذبیحہ درست ہوتا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابن اسحاق مرغوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن اسحاق کا تذکرہ امام ابوعبداللہ بخاری نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں نہیں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ القطان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق کذاب ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہیب نے مجھے بتایا ہے' میں نے وہیب سے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ اُنہیں نے کہا: امام مالک نے مجھے بتایا ہے۔ میں نے امام مالک سے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے کہا: ہشام بن عروہ نے مجھے بتایا ہے۔ میں نے ہشام بن عروہ سے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ میری بیوی فاطمہ بنت

منذر کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہے اور فاطمہ کی شادی میرے ساتھ اُس وقت ہوئی تھی جب وہ نو سال کی تھی تو اُس کے مرنے تک کسی اجنبی مرد نے اُسے نہیں دیکھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے تو اس نے یہ تو کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے اُنہیں دیکھا ہوا ہے۔ تو کیا اس طرح کی صورتِ حال کی روشنی میں کسی اہلِ علم مرد کو جھوٹا قرار دیا جانے پر اعتماد کیا جائے گا۔ یہ استدلال مردود ہے۔

پھر اُس خاتون کے حوالے سے محمد بن سوقہ نے بھی روایات نقل کی ہیں اور اُن خاتون نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور اپنی دادی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ پھر یہ جو کہا گیا ہے کہ اُس خاتون کی رخصتی نو سال کی عمر میں ہوگئی تھی' یہ واضح طور پر غلط ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ حکایت کس راوی نے نقل کی ہے؟ کیونکہ وہ خاتون ہشام سے عمر میں تیرہ سال بڑی تھیں۔ اس اعتبار سے اُس کی رخصتی اُس وقت ہوئی ہوگی جب اُس کی عمر بیس سال سے زیادہ ہو چکی ہوگی۔ تو ابن اسحاق کا اُس خاتون سے اُس وقت روایت نقل کرنا جب اُس کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہو چکی ہو تو ہی ممکن ہوگا۔

اس حکایت کو راوی نے ابوقلابہ' ابوبشر دولابی' محمد بن جعفر بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور ان دونوں کے حوالے سے ابن عدی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

ابوبکر بن ابوداؤد اپنے والد کے حوالے سے ابن ابوعمر و شیبانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے محمد بن اسحاق کو دیکھا ہے کہ وہ شاعروں کو احادیث دیتا تھا تاکہ وہ حدیث کے الفاظ کو شعر میں بیان کر دیں۔

ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ بات روایت کی گئی ہے کہ ابن اسحاق اپنے زمانے کے شعراء کو روایات دیتا تھا جو سریہ سے متعلق ہوتی تھیں اور اُن سے یہ کہتا تھا: وہ ان کے بارے میں اشعار کہہ دیں تاکہ وہ ان روایات میں اُن اشعار کو شامل کرلے۔ ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے ابن اسحاق کو دیکھا' اُس نے یہ کہا: مجھے ایک ثقہ راوی نے حدیث بیان کی' اُس سے دریافت کیا گیا: وہ کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: یعقوب یہودی۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یزید بن ابوحبیب کے بارے لیث' بن سعد' محمد بن اسحاق سے زیادہ ثبت ہے۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قیل یا رسول اللّٰہ، ما الرویبضۃ ؟ قال :الفاسق یتکلم فی امر العامۃ.

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! رویبضہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک فاسق ہے جو عمومی معاملات کے بارے میں کلام کرتا ہے''۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے ابن اسحاق کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ حجت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ صدوق ہے' البتہ حجت عبیداللہ بن عمر ہے' امام اوزاعی ہیں اور سعید بن عبدالعزیز ہے۔

ابوجعفر نفیلی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن فائد نے مجھے یہ بات بتائی: ہم ابن اسحاق کے پاس بیٹھا کرتے تھے' تو جب اُس نے علم

سے متعلق کسی بھی فن کے بارے میں بات چیت شروع کی تو پوری محفل اُسی فن کی طرف متوجہ ہو جاتی تھی۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: زہری اس علاقے میں ہمیشہ علم کی بات کرتے رہے' جب تک یہ احول یہاں رہا' ان کی مراد محمد بن اسحاق تھے۔ اسی طرح ایک روایت ابن قدامہ نے سفیان کے حوالے سے زہری سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: مدینہ منورہ میں اُس وقت تک علم رہا جب تک یہ وہاں رہا۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: ابن اسحاق کیسا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اتنے پائے کا نہیں ہے۔ میں نے کہا: اُس کی سچائی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ اُلجھن ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! ویسے یہ ''صدوق'' ہے۔

سعید بن داؤد زبیری نے دراوردی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ ابن اسحاق کی محفل میں موجود تھے تاکہ علم حاصل کریں۔ تو اُس نے ایک لمحے کے لیے سر جھکایا اور بولا: ابھی میں نے دیکھا کہ شاید ایک شخص مسجد میں داخل ہوا ہے اور اُس کے ساتھ ایک رسّی ہے' وہ اُس نے اپنے گدھے کی گردن پر رکھ دی اور پھر اُسے باہر نکال دیا۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' جس کے پاس رسّی موجود تھی اور اُس نے ابن اسحاق کی گردن پر رکھ دی اور اُسے مسجد سے باہر نکال دیا اور پھر اُسے پکڑ کر سلطان کے پاس چلا گیا' جہاں اُسے کوڑے لگائے گئے۔ سعید کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھنے کی وجہ سے تھا۔

حمید بن حبیب کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ اُنہوں نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ اُسے قدریہ فرقے کے نظریات کی وجہ سے کوڑے لگوائے گئے۔ امیر ابراہیم بن ہشام نے اُسے کوڑے لگوائے تھے۔

یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر مجھے حکومت حاصل ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین کا امیر بنا دیتا۔

اس راوی نے زہری کے حوالے سے سعید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ ادا کی تو آپ نے چار تکبیریں کہیں''۔

اس راوی نے اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

التسبیح للرجال والتصفیق للنساء .

''(نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی پیٹنے کا حکم خواتین کے لیے ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقننی ما استطعت.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آپ نے مجھے یہ تلقین کی: جہاں تک میری استطاعت ہوگی میں ان احکام پر عمل کروں گا''۔

پھر ابن عدی نے ابن اسحاق کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں جو اُنہوں نے شعبہ بن حجاج سے نقل کی ہیں اور اُن کے متون معروف ہیں۔

ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انها لكلمة نبي، ويأتيك بالاخبار من لم تزود

''یہ ایک نبی کا کلمہ ہے اور تمہارے پاس ایسی صورتِ حال سامنے آئے گی جس کے بارے میں تم نے تیاری نہیں کی ہو گی''۔

ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من مس فرجه فليتوضا.

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کی سند غلط ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عن ابن عمر انه بعث الى ابن عباس يساله :هل راى محمد صلى الله عليه وسلم ربه ؟ فبعث اليه ان نعم. رآه على كرسي من ذهب، يحمله اربعة من الملائكة :ملك في صورة رجل، وملك في صورة اسد، وملك في صورة ثور، وملك في صورة نسر، في روضة خضراء دونه فراش من ذهب.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اُن سے دریافت کریں کہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ نے عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب دیا: جی ہاں! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کو سونے کی بنی ہوئی کرسی پر دیکھا جسے چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا تھا، ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں تھا، ایک فرشتہ شیر کی شکل میں تھا، ایک فرشتہ بیل کی شکل میں تھا اور ایک فرشتہ باز کی شکل میں تھا اور یہ ایک سبز باغ میں تھا، جس کے نیچے سونے کا بنا ہوا فرش تھا''۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے محمد بن یحییٰ بن حبان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان جدي منقذ بن عمرو اصابته امة في راسه فكسرت لسانه وبزغت عقله، وكان لا يدع التجارة، فلا يزال يغبن فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال :اذا بعت فقل لا خلابة وانت في كل سلعة ابتعتها بالخيار ثلاث ليال.

''میرے دادا منقذ بن عمرو کے سر میں چوٹ لگ گئی، جس کی وجہ سے اُن کی زبان اور عقل میں کچھ خرابی آ گئی (یعنی وہ لفظ صحیح طریقے سے ادا بھی نہیں کر سکتے تھے اور ذہنی توازن بھی کچھ خراب ہو گیا تھا) لیکن اس کے باوجود وہ تجارت ترک نہیں کرتے

تھے اور اُنہیں ہمیشہ خسارے کا شکار ہونا پڑتا تھا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو یہ کہو: کوئی دھوکا نہیں ہے اور جو چیز تم خریدو اُس کے بارے میں تم یہ کہو: تمہیں تین دن تک اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا''۔

وہ (یعنی حضرت منقذ بن عمرو) 130 سال تک زندہ رہے' وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ اقدس میں بازار میں کچھ خریدتے تھے اور اُنہیں دھوکا ہوتا تھا۔ وہ اپنے گھر واپس جاتے تھے۔ دوسرے لوگ اُن پر سودا لازم کرتے تھے لیکن وہ مسترد کر دیتے تھے اور یہ کہتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے تین دن تک اختیار دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں سے نبی اکرم ﷺ کے کچھ صحابی گزرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

یہ روایت غریب ہے اور اس میں ابن حبان اور اُن کے والد کے اُن کے دادا کے درمیان انقطاع ہے' عبداللہ بن مبارک اور ابن علیہ نے ابن اسحاق کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت القى من المذى شدة، واكثر الاغتسال منه، فسالت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال منه الوضوء .

قلت :فكيف بما يصيب ثوبى منه ؟ قال :يكفيك ان تاخذ كفا من ماء فتنضح به من ثوبك حيث ترى انه اصابه.

''مجھے مذی خارج ہونے کی وجہ سے بکثرت پریشان ہونا پڑتا تھا اور بہت زیادہ غسل کرنا پڑتا تھا' میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: پھر میرے کپڑے پر لگ جاتا ہے تو اُس کا میں کیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ایک چلّو بھر پانی لے کر اپنے کپڑے پر چھڑک لو جہاں تمہیں نظر آتا ہے کہ یہ وہاں لگی ہوئی ہے''۔

اس حکم کے ساتھ اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن اسحاق نامی راوی منفرد ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند ہے' ہم اسے صرف ابن سحاق کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ابن اسحاق کی نقل کردہ بہت سی روایات کی تحقیق کی تو مجھے اُس کی احادیث میں ایسی کوئی حدیث نہیں ملی جس کے بارے میں قطعی طور پر ضعف کا حکم دیا جاسکے۔ البتہ یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے' بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتا ہے' جس طرح دوسرے لوگ بھی غلطی کرتے ہیں اور ثقہ اور ائمہ محدثین اس سے روایت کرنے میں پیچھے نہیں رہے' ویسے اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فسوی کہتے ہیں: مکی بن ابراہیم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں ابن اسحاق کے پاس بیٹھا ہوا تھا' وہ سیاہ خضاب لگاتا تھا' اُس نے صفت کے بارے میں کچھ احادیث ذکر کیں' تو میں اُٹھ کر اُس کے پاس سے آ گیا اور دوبارہ اُس کے پاس نہیں گیا۔ یہ حدیث عبدالصمد بن فضل نے مکی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں احادیث روایت کرتا تھا تو

میرے ذہن نے اُسے قبول نہیں کیا۔

اسحاق بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن اسحاق کے لیے یہ مناسب تھا کہ اُس سے ایک ہزار ایسی احادیث منقول ہیں جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہو اور اس بارے میں کوئی بھی اُس کا شریک نہ ہو۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے ابن اسحاق کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اُس کی نقل کردہ حدیث میرے نزدیک مستند ہے۔ تو میں نے کہا: پھر اُس کے بارے میں امام مالک کے کلام کا کیا بنے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: امام مالک نہ تو اس کے پاس آ کر بیٹھے تھے اور نہ ہی اس سے صحیح طریقے سے واقف تھے اور ویسے بھی اس نے مدینہ میں کون سی حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا: تو ہشام بن عروہ نے بھی تو اس کے بارے میں کلام کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو کچھ ہشام نے کہا ہے وہ حجت نہیں ہے' ہوسکتا ہے کہ جب وہ اُن کی اہلیہ کے پاس گیا ہو' اُس وقت وہ کمسن لڑکا ہو اور اُس نے اُس خاتون سے سماع کرلیا ہو۔ لیکن اس کی نقل کردہ حدیث میں سچائی واضح ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ اس نے یہ روایت نقل کی ہے: ابوزناد نے مجھے حدیث بیان کی' اور ایک مرتبہ یہ بات بیان کی: ابوزناد نے یہ بات ذکر کی۔ یہ کہتا ہے: حسن بن دینار نے مجھے ایوب کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے حدیث بیان کی جو بیع سلف اور بیع کے بارے میں ہے۔ تو عمرو بن شعیب سے روایات نقل کرنے میں یہ لوگوں میں سب سے زیادہ سیر کرنے والا شخص ہے۔ احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: ابن اسحاق ثقہ ہے۔ ابن اسحاق کا انتقال 151 ہجری میں ہوا تھا۔ ایک قول کے مطابق اُس کے ایک سال بعد ہوا تھا۔ تو جو چیز میرے سامنے ظاہر ہوئی ہے' وہ یہ ہے کہ ابن اسحاق حسن الحدیث ہے' صالح الحال ہے اور "صدوق" ہے۔ جن روایات کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے' اُن میں کچھ منکر روایات منقول ہیں کیونکہ اس کے حافظہ میں کچھ خرابی تھی' تاہم ائمہ نے اس سے استدلال کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن اسحاق کے حوالے سے پانچ روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۰۴ - محمد بن اسحاق بن راہویہ حنظلی

اس نے اپنے والد اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے' یہ پہلے مرو کے قاضی رہے' پھر نیشاپور کے قاضی رہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ عالم تھے' ان کا طریقہ عمدہ تھا اور یہ مستقیم الحدیث تھے۔ ابن قانع کہتے ہیں: قرامطہ نے انہیں مکہ کے راستے میں 294 ہجری میں قتل کردیا تھا۔ خلیلی کہتے ہیں: وہ اُن سے راضی نہیں تھے اور اہلِ خراسان کا ان پر اتفاق نہیں ہے۔

۷۲۰۵ - محمد بن اسحاق بن حرب الوُلوی بلخی

اس نے امام مالک اور خارجہ بن مصعب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابودنیا' حسین بن ابواحوص اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حافظانِ حدیث میں سے ایک ہے' البتہ صالح بن محمد جزرہ نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ خطیب کہتے ہیں: ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ احمد بن سیار مروزی کہتے ہیں: حافظے کے حوالے سے یہ ایک نشانی تھے اور ان کے بارے میں جس بھی شخص نے کلام کیا ہے وہ ہر فن کے حوالے سے اُس پر فوقیت رکھتے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ وہ اہلِ صدق کی نقل کردہ حدیث سے مشابہت رکھتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لكل صائم عند فطره دعوة مستجابة.

''ہر روزہ دار کے افطار کے وقت اُس سے ایک مستجاب (دعا کی خصوصیت حاصل ہوتی) ہے''۔

۷۲۰۶ - محمد بن اسحاق

یہ مدینہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے' جس نے سعید بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۲۰۷ - محمد بن اسحاق سجزی

اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ یہ ابن شبویہ کے نام سے معروف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' یہ احادیث کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور اُن میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ہمام کے صحیفہ میں یہ روایت نقل کی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم لے کر فیصلہ دیا تھا اور یہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۲۰۸ - محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عکاشۃ بن محصن اسدی عکاشی

یہ محمد بن محصن ہیں جن کی نسبت اُن کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔ انہوں نے جعفر بن برقان اور امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں' انہیں اندلسی بھی کہا جاتا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت قبیصہ بن ذؤیب کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سر ا مؤمنا فانما يسر الله، ومن عظم مؤمنا فانما يعظم الله.

''جو شخص نے کسی مؤمن کو آسانی فراہم کی' اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کو آسانی فراہم کی اور جس شخص کسی مؤمن کی تعظیم کی اُس نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی''۔

یہ روایت واضح طور پر جھوٹ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اصبروا وصابروا ورابطوا. قال :اصبروا على الصلوات، وصابروا على قتال عدوكم، ورابطوا فى سبيل الله لعلكم تفلحون.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''صبر سے کام لو اور صابر رہو اور ایک رابطہ رہو''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی نماز پر باقاعدگی سے کاربند رہو' دشمن کے خلاف جنگ کرتے ہوئے صابر رہو اور اللہ کی راہ میں ضبط کے ساتھ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے طور پر جھوٹی ہے۔ اس راوی کے حوالے سے ایک اور روایت منقول ہے جو اس نے ثوری سے نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: محمد بن عکاشہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔

۷۲۰۹ - محمد بن عکاشہ کرمانی

یہ ایک اور کذاب ہے، جس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۲۱۰ - محمد بن اسحاق ضبی

اس نے روح بن عبادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ یہ اسحاق بن یزید ضبی کا بیٹا ہے، جس کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اس نے روح اور عبداللہ بن نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں، پھر ابوعون بن عمرو سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کذاب ہے تو میں نے اسے ترک کر دیا۔

۷۲۱۱ - محمد بن اسحاق سلمی مروزی

اس نے عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

خیار امتی علماؤها، وخیار علمائها رحماؤها، ان اللّٰه یغفر للجاهل اربعین ذنبا قبل ان یغفر للعالم ذنبا.

''میری اُمت کے بہترین لوگ اُمت کے علماء ہیں اور اُن علماء میں سے بہترین لوگ اُن میں سے رحم کرنے والے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ عالم کے ایک گناہ کی مغفرت کرنے سے پہلے جاہل کے چالیس گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت سہل بن بحر نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۷۲۱۲ - محمد بن اسحاق

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حلوانی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ وہ لولوی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۲۱۳ - محمد بن اسحاق تغلبی

اس نے ابوجحاف سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے داؤد بن رشید نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے یہ بات ابن مندہ نے بیان کی ہے۔

۷۲۱۴ - محمد بن اسحاق بن برید انطاکی

اس نے دمیاط میں ہیثم بن جمیل کے حوالے سے روایت نقل کی۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۷۲۱۵ - محمد بن اسحاق بن دارا اہوازی

ابوعلی اہوازی جو دمشق کا قاری تھا' اُس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ خطیب ابوبکر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۲۱۶ - محمد بن اسحاق صبغی' ابوالعباس نیشاپوری

یہ امام ابوبکر کا بھائی ہے۔ اس نے یحییٰ بن ذہلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس کا بھائی ہمیں اس سے سماع کرنے سے منع کرتا تھا کیونکہ وہ مصروف رہتا تھا۔ یہ 104 سال تک زندہ رہا' اس کا انتقال 354 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابن ذہلی سے حدیث روایت کرنے والا آخری فرد ہے۔

۷۲۱۷ - محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی

اس کا لقب ''سرکرہ'' ہے۔ اس نے موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ خطمی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر بن عبدان شیرازی کہتے ہیں: اس نے اُس روایت کو یاد کرنے کا اعتراف کیا ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انما انا رحمة مهداة.

''بے شک میں ایک ایسی رحمت ہوں جو ہدایت یافتہ ہے''۔

۷۲۱۸ - محمد بن اسحاق بن مہران' ابوبکر مقری شاموخ

احمد بن یوسف بن ضحاک اور علی بن حماد خشاب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یوسف قواس نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث بہت زیادہ منکر ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لما عرج بن الى السماء رايت على باب الجنة مكتوبا :لااله الا الله محمد رسول الله، على حب الله، الحسن والحسين صفوة الله، فاطمة امة الله، على باغضهم لعنة الله.

''جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' محمد اللہ کے رسول ہیں' علی اللہ کا محبوب ہے' حسن اور حسین اللہ کے منتخب بندے ہیں اور فاطمہ اللہ کی کنیز ہے' جو شخص ان سے بغض رکھے اُس پر اللہ کی لعنت ہوگی''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: علی بن حماد نامی راوی مستقیم الحدیث ہے اور وہ اس طرح کی روایت نقل کرنے کا احتمال نہیں رکھتا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے۔

۷۲۱۹ - محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ' ابوعبداللہ عبدی اصبہانی

یہ حافظ الحدیث ہے جس نے علم حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا' صاحب تصانیف ہے اور اس علم کے بڑے ائمہ اور ثقہ لوگوں میں

سے ایک ہے۔ حافظ ابو نعیم نے انتہائی زیادتی کی ہے کہ اُنہوں نے اس پر جرح کی ہے اور اس پر تنقید کی ہے اور اس پر تہمت عائد کی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان آپس میں کچھ ناراضگی تھی' تو ان دونوں کے درمیان جو آپس کی ناراضگی ہے اُس کی طرف توجہ نہیں کی گئی' باقی ہم اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرتے ہیں اور ابن مندہ نے بھی ابو نعیم پر بڑی تنقید کی ہے اور اس بارے میں غیر ضروری زیادتی کی ہے۔

ابن مندہ کی پیدائش 310 ہجری میں ہوئی' انہوں نے بارہ سال کی عمر میں سماع شروع کیا اور اُس کے بعد انہوں نے 330 ہجری میں نیشاپور کا سفر کیا اور ابو حامد بن بلال اور محمد بن حسین قطان کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اصم کے حوالے سے تقریباً ایک ہزار جزء نوٹ کیے' پھر انہوں نے بغداد کا سفر کیا اور ابن بختری اور صفار سے ملاقات کی' انہوں نے دمشق میں یا شاید کہیں اور خیثمہ بن سلیمان سے ملاقات کی' مکہ میں ابو سعید بن اعرابی سے ملاقات کی' مصر میں ابو طاہر مدینی' بخارا' مرو اور بلخ اور مختلف علاقوں کا سفر کیا۔ انہوں نے اپنی ہاتھ کے ذریعے اتنی روایات نوٹ کیں جو کہیں اونٹوں لادی جا سکتی ہیں اور یہ تقریباً 340 ہجری تک سفر کرتے رہے۔ پھر یہ بزرگ بن کر اپنے وطن واپس آ گئے' وہاں انہوں نے شادی کی' ان کی اولاد ہوئی اور وہاں انہوں نے بکثرت احادیث بیان کیں۔ یہ سنت کے داعی تھے اور آثار کے حافظ تھے۔

باطرقانی کہتے ہیں: حدیث میں ائمہ کے امام ابن مندہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ ابن مندہ کہتے ہیں: میں نے ایک ہزار سات سو مشائخ سے احادیث نوٹ کی ہیں۔ ابو اسحاق بن حمزہ حافظ کہتے ہیں: میں نے ابو عبداللہ بن مندہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ جعفر مستغفری کہتے ہیں: میں نے ابن مندہ سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔ میں نے بخارا میں اُن سے سوال کیا: شیخ کے سماعات کتنے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: پانچ ہزار مرتبہ۔ یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ جب یہ اصبہان واپس آئے تھے تو اس سے پہلے انہوں نے چالیس اونٹوں کے وزن جتنی تحریریں اور اجزاء لاد کر بھجوائے تھے۔ ابو نعیم نے اپنی تاریخ میں جو یہ بات کہی ہے: یہ محدثین کی اولاد میں سے حافظ الحدیث ہیں۔ ان کا انتقال ذی القعدہ کا مہینہ گزرنے کے بعد 395 ہجری میں ہوا' یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ انہوں نے ابو اسید' عبداللہ جو ابو زرعہ کا بھتیجا ہے' ابن جارود سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور انہوں نے اُس سے سماع اس حوالے سے کیا ہے کہ ان حضرات سے انہیں اجازت حاصل تھی۔ یہ اپنی امالی کے بارے میں بھی کچھ خبط کا شکار ہو گئے تھے اور انہوں نے کچھ اقوال کی نسبت جو اقوال اعتقادیات کے بارے میں تھے' کچھ ایسے لوگوں کی طرف کی جن سے یہ واقف نہیں تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دو آدمیوں کے درمیان بنیادی آزمائش اعتقاد ہوتی ہے۔

۷۲۲۰ - محمد بن اسد مدینی اصبہانی معمر

یہ ابو داؤد طیالسی کے آخری شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ ابو عبداللہ بن مندہ کہتے ہیں: انہوں نے امام ابو داؤد سے منکر روایت نقل کی ہیں' جبکہ دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

۷۲۲۱ - محمد بن اسعد مدینی

اس نے عبداللہ بن بکر مزنی سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۷۲۲۲ - محمد بن اسعد ثعلبی

اس نے زہیر بن معاویہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اسحاق کوسج اور عبداللہ دارمی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مکہ کا رہنے والا ہے۔ جس نے مصیصہ میں رہائش اختیار کی تھی۔

۷۲۲۳ - محمد بن اسعد ابومظفر عراقی

اس نے ابن نبہان کاتب سے روایات نقل کی ہیں اور اُس پر تنقید کی ہے۔ ابن ناصر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔ قاضی ابونصر بن شیرازی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۲۴ - محمد بن اسلم

یہ تابعی ہے جس نے مرسل حدیث نقل کی ہے۔ ابن اسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۷۲۲۵ - محمد بن اسماعیل بن رجاء زبیدی (ق)

اس نے سالم بن ابوحفصہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ شیعہ ہے۔ علی بن ثابت دہان اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۷۲۲۶ - محمد بن اسماعیل بن طریح ثقفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے امیہ بن ابوصلت کا یہ قول نقل کیا ہے جو اُس نے مرتے وقت کہا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی یہ روایت اُس سے العلاء بن فضل اور محمد بن حوشب نے روایت کی ہے۔

۷۲۲۷ - محمد بن اسماعیل ضبی

اس نے ابوالمعلی عطار سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رجل :یا رسول اللہ علمنی عملا ادخل به الجنة. قال :کن مؤذنا او اماما او باز اء الامام.

"ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو مؤذن بن جاؤ یا امام بن جاؤ یا امام کے عین پیچھے کھڑے ہونے والے فرد بن جاؤ"۔

امام بخاری نے یہ روایت اس کے حالات میں نقل کی ہے اور عقیلی نے بھی (یہ روایت اس کے حالات میں نقل کی ہے)۔

۷۲۲۸ - محمد بن اسماعیل وساوسی بصری

اس نے زید بن حباب سے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن عمرو بزار کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات

کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے واقعۂ معراج کے بارے میں حدیث منقول ہے جسے ترجمۃ النبویہ میں نقل کیا ہے۔

۷۲۲۹ - محمد بن اسماعیل جعفری

اس نے دراوردی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۲۳۰ - محمد بن اسماعیل مرادی

اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اور یہ دونوں مجہول ہیں۔

۷۲۳۱ - محمد بن اسماعیل بن عیاش حمصی (د)

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے کوئی سماع نہیں کیا۔

۷۲۳۲ - محمد بن اسماعیل بن مہاجر

اس کی شناخت نہیں ہوسکی' ایک قول کے مطابق ابوداؤد طیالسی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۷۲۳۳ - محمد بن اسماعیل

یہ ایک مدنی بزرگ ہے۔ اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۲۳۴ - محمد بن اسماعیل واسطی حسانی (ت، ق)

اس نے وکیع اور اُن کے معاصرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی' امام ابن ماجہ' محاملی' ابن مخلد اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ نابینا تھا' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ غلطی بھاری بھرکم کرتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا اذا حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كنا نلبي عن النساء ونرمي عن الصبيان.

"جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو ہم خواتین کی طرف سے تلبیہ پڑھتے تھے اور بچوں کی طرف سے رمی کرتے تھے"۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص تلبیہ نہیں پڑھ سکتا' البتہ عورت بلند آواز میں تلبیہ نہیں پڑھے گی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: درست یہ ہے کہ ابوبکر بن ابوشیبہ نے یہ روایت اپنی مصنف میں ابن نمیر کے حوالے سے

نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا النساء والصبيان، فلبينا عن الصبيان ورمينا عنهم.

''ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا' ہمارے ساتھ خواتین اور بچے تھے' تو ہم بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی پڑھتے تھے اور اُن کی طرف سے کنکریاں بھی مارتے تھے''۔

۷۲۳۵ - محمد بن اسماعیل (خ،د) بن ابوسمینہ

یہ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے اور اس کا اسم منسوب بصری ہے۔ یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اس نے یزید بن زریع اور اُن کے طبقے کے افراد سے ملاقات کی ہے۔ امام بخاری نے ایک شخص کے حوالے سے اس سے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ بغوی اور دیگر لوگوں نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 230 ہجری میں ہوا تھا۔ مجھے اس کے بارے میں کسی تنقید کا علم نہیں ہے' تاہم امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا صلى احدكم الى غير سترة فانه يقطع صلاته الكلب والحمار والخنزير والمجوسي واليهودي والمراة، ويجزء عنه اذا مروا بين يديه (على) قذفة بحجر.

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز پڑھ رہا ہو تو کتا یا گدھا یا خنزیر یا مجوسی یا یہودی یا عورت (اُس کے آگے سے گزر کر) اُس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں' تو آدمی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب وہ لوگ اُس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کریں تو یہ اُنہیں پتھر مار کر (آگے سے گزرنے سے روکے)''۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے یہ روایت صرف اسی سے سنی ہے' میں نے اس کا مذاکرہ بھی کیا لیکن وہ اس سے واقف نہیں تھے' میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راوی صدوق ہے' تاہم یہ روایت انتہائی منکر ہے اور اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں بھی اس نے شک کیا ہے اور اس کا موقوف ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے اگر یہ محفوظ ہو۔

۷۲۳۶ - محمد بن اسماعیل بن سعد بن ابووقاص

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' بظاہر یہ اسماعیل بن محمد ہے' جس کا نام اُلٹ دیا گیا ہے۔

۷۲۳۷ - محمد بن اسماعیل بن جعفر' ابوطیب بقال

اس نے حارث بن مسکین سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اصغى الى زمارة باذنيه حشاهما الله يوم القيامة مسمارا من نار.

"جو شخص اپنے کان موسیقی کی طرف متوجہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کان میں آگ کے کیل ٹھونکے گا"۔

یہ روایت واضح طور پر جھوٹی ہے۔

۷۲۳۸ - محمد بن اسماعیل صرام

امام ابوزرعہ کشی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا اور سماع کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا۔

۷۲۳۹ - محمد بن اسماعیل بن عامر دمشقی

اس نے ایوب بن حسان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۲۴۰ - محمد بن اسماعیل

یہ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۲۴۱ - محمد بن اسماعیل بن مبارک بغدادی

اس نے ابن معاویہ ضریر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۷۲۴۲ - محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک مدنی (ع)

یہ صدوق اور مشہور ہے۔ صحاح ستہ میں اس سے استدلال کیا گیا ہے۔ اس نے ابن ابوذئب اور ضحاک بن عثمان سے جبکہ اس سے سلمہ بن شبیب' عبد بن حمید اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 200 ہجری میں ہوا تھا۔ صرف ابن سعد نے یہ کہا ہے: یہ حجت نہیں ہے' ویسے ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ تین مصنفین نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اهل بحج او عمرة من المسجد الاقصى غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر.

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے"۔

یہ روایت غریب ہے' واقدی نے عبداللہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

۷۲۴۳ - محمد بن اسماعیل طحاوی

اس نے زہیر بن محمد مکی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۲۴۴ - محمد بن اسماعیل دولابی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس سے منکر روایات منقول ہیں' مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۷۲۴۵ - محمد بن اسماعیل بصری

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۷۲۴۶ - محمد بن اسماعیل (ت،س)' ابو اسماعیل سلمی ترمذی بغدادی

یہ صدوق اور حافظ الحدیث ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور "صدوق" ہے۔ امام ابوحاتم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کا فہم متقن تھا اور یہ اہلِ سنت کے مسلک کا قائل ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے انصاری' ابونعیم اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے اس نے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوبکر شافعی' ابن مخرم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 280 ہجری میں ہوا تھا۔ غیلانیات میں اس کے حوالے سے عالی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۷۲۴۷ - محمد بن اسماعیل بن عباس' ابوبکر وراق

یہ ایک فاضل محدث ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے' تاہم یہ اصول سے روایات نقل نہیں کرتا کیونکہ اس کے اصول ضائع ہوگئے تھے تو یہ تساہل کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کا یہ تساہل بہت زیادہ اور عام ہے۔

۷۲۴۸ - محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن ہارون' ابوالحسین رازی

اس نے ابوحاتم سے ایک جھوٹی حدیث روایت کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں تھا' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت معاذا یدیم النظر الی علی، فقلت :مالك؟ فقال :سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :النظر الی وجه علی عبادة.

"ایک مرتبہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے' میں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام رازی نامی اس راوی کے سر ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ اس کے ایک راوی محمد بن ایوب بن ضریس نے ہوذہ' ابن جریج اور ابوصالح کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ خطیب بغدادی نے اس راوی کے حالات میں متعدد ایسی روایات نقل کی ہیں جو اس نے ایجاد کی ہیں۔ یہ 350 ہجری کے بعد تک بھی زندہ تھا۔ اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے جریر کے شاگرد موسیٰ بن نصر رازی سے سماع کیا ہے' لیکن یہ اس نے غلط بیانی کی ہے' اس کی اُس شخص سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۷۲۴۹ - محمد بن اسماعیل بن مہران نیشاپوری

یہ صدوق اور مشہور ہے' تاہم اپنے انتقال سے چھ سال پہلے یہ ساقط ہوگیا تھا' تو اس دوران اس سے حدیث روایت کرنے والا شخص ضعیف شمار ہوگا۔

۷۲۵۰ - محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ بخاری

یہ ایک نوجوان ہے جو علم حدیث کی طلب میں بغداد آیا تھا' یہ 500 کے اختتام کی بات ہے۔ اس نے ابوعلی بن شاذان کے شاگردوں سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفرج بن جوزی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۷۲۵۱ - محمد بن اسود بن خلف

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجدد انصاب الحرم.

''نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ حرم کے نصاب کی تجدید کریں''۔

اس کی اور اس کے باپ دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عبداللہ بن عثمان بن خثیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۷۲۵۲ - محمد بن اشرس سلمی نیشاپوری

اس نے مکی بن ابراہیم' ابراہیم بن رستم اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ حدیث میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ حافظ ابوعبد اللہ بن اخرم اور دیگر حضرات نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اھدی ملك الروم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرۃ فیھا زنجبیل، فاطعم کل انسان قطعة.

''روم کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کو ایک مٹکا بھیجا جس میں زنجبیل موجود تھی' تو آپ نے ہر شخص کو اُس میں سے ایک ٹکڑا عطا کیا''۔

یہ روایت عمرو بن حکام کے حوالے سے اُن کی سند سے منقول ہے' لیکن یہ احتمال نہیں رکھتی۔ ابوفضل سلیمانی کہتے ہیں: محمد بن اشرس نامی راوی کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۲۵۳ - محمد بن ابواشعث

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۲۵۴ - محمد بن اشعث

اس نے ابوسلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ مجمع بن بشیر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

۷۲۵۵ - محمد بن اشعث کوفی

یہ ابن عدی کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ ابن عدی نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

۷۲۵۶ - محمد بن اشقر

اس نے دمیاط میں سفیان ثوری کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں: اس سے موضوع روایات منقول ہیں۔

۷۲۵۷ - محمد بن امیل تمیمی موصلی

اس نے عبداللہ بن ابراہیم غفاری سے روایات نقل کی ہیں اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۵۸ - محمد بن انس (د) رازی

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں یہ کچھ ایسی احادیث نقل کرنے میں منفرد ہے تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا' یہ جریر کا بھتیجا ہے۔ امام ادارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی صلاۃ مکتوبۃ الا قنت فیھا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض نماز ادا کرتے تھے' آپ اُس میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

۷۲۵۹ - محمد بن ایوب یمامی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی اور عکرمہ بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی نہیں! بلکہ یہ اس حوالے سے مجہول ہے کہ کیا اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں کیا ہے۔

۷۲۶۰ - محمد بن ایوب رقی

اس نے میمون بن مہران سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۲۶۱ - محمد بن ایوب رقی

یہ دوسرا شخص ہے۔ اس نے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ جبکہ زہیر بن عباد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۲۶۲ - محمد بن ایوب

یہ تابعی ہے اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے جریج بن صوما نے نقل کی ہے۔ یہ راوی مجہول ہے۔

۷۲۶۳ - محمد بن ایوب بن میسرہ بن حلبس

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ہشام بن عمار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے'

اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوالعباس نباتی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی تنقیدی بات منقول نہیں ہے۔

۷۲۶۴ - محمد بن ایوب

یہ مصر کا رہنے والا بزرگ ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یہاں اس کے علاوہ مزید اور کوئی کلمہ نہیں ہے۔

۷۲۶۵ - محمد بن ایوب بن ہشام رازی

اس نے حمیدی سے ملاقات کی تھی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ سائر کے نام سے معروف ہے اور اس کا لقب ''کاکا'' تھا۔

۷۲۶۶ - محمد بن ایوب بن سوید رملی

اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے' اس نے اپنے والد کی کتابوں میں کچھ موضوع روایات داخل کر دی تھیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

لما بنى داؤد المسجد فسقط فقيل له :انه لا تصلح ان تتولى بناء ه.

قال :ولم يا رب ؟ قال :لما جرى على يديك من الدماء .

قال :او لم يكن في هواك ؟ قال :بلى، ولكنهم عبادى ارحمهم ...الحديث بطوله.

''جب حضرت داؤد علیہ السلام نے مسجد بنائی تو وہ گر گئی' اُن سے کہا گیا: یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ اس کی تعمیر کے نگران بنیں۔ اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! وہ کیوں؟ پروردگار نے فرمایا: کیونکہ تمہارے ہاتھوں سے اتنا خون بہا ہے۔ اُنہوں نے عرض کی: کیا یہ تیری راہ میں نہیں تھا؟ پروردگار نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں اپنے بندوں پر رحم کرتا ہوں'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

۷۲۶۷ - محمد بن ایوب

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

بينما النبي صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة اذا نزل جبرائيل، فقال :يا محمد، سيخرج في امتك

رجل یشفعه الله فی مثل ربیعة ومضر، فان ادرکته فسله الشفاعة لامتك.

قال :(حدثنی) یا جبرائیل ما اسمه ؟ قال :اسمه اویس.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خانۂ کعبہ کے صحن میں موجود تھے اسی دوران حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! عنقریب آپ کی اُمت میں ایک شخص نکلے گا کہ جس کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کے بارے میں قبول کرے گا جتنے ربیعہ اور مضر قبیلے کے لوگ ہیں' اگر آپ کی اُس سے ملاقات ہو تو آپ اُس سے یہ کہئے گا کہ وہ آپ کی اُمت کی شفاعت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! مجھے بتاؤ اُس کا نام کیا ہے: حضرت جبرائیل نے فرمایا: اُس کا نام اویس ہے''۔

اس کے بعد اُس نے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے' جسے ابن حبان نے اسی طرح مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

۷۲۶۸ - محمد بن ایوب صائغ

ابن مندہ کہتے ہیں: اس نے یوسف بن مبارک کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۲۶۹ - محمد بن بابشاذ بصری

اس نے سلمہ بن شبیب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' تاہم اس نے ایک ایسی قیامت نقل کی ہے جسے پاکیزہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ الحافظ ابوالحسن محمد بن علی جرجانی نے ''تاریخ جرجان'' میں اس کے حالات میں یہ روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

کانت لیلتی من رسول الله صلی الله علیه وسلم فضمنی وایاه الفراش، قلت :یا رسول الله، حدثنی بشیء لابی.

قال :اخبرنی جبرائیل عن الله تعالی انه لما خلق الارواح اختار روح ابی بکر لی من بین الارواح، وانی ضمنت علی الله الا یکون لی خلیفة من امتی، ولا مؤنسا فی خلوتی، ولا ضجیعا فی حفرتی الا اباك، ویخرج بخلافته یوم القیامة برایة من درة.

''ایک مرتبہ میری باری کی مخصوص رات میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے گلے لگایا اور بستر پر لیٹ گئے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے والد کے بارے میں ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا کیا تو اُس نے اُن تمام ارواح کے درمیان میں سے ابوبکر کی روح کو میرے لیے اختیار کیا اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی ضمانت حاصل کیے ہوئے ہوں کہ میرے بعد خلیفہ اور ہماری خلوت میں میرا غم گسار اور میری قبر کے پاس دفن ہونے والا شخص تمہارا باپ ہی ہوگا اور

قیامت کے دن اُس کی خلافت موتی سے بنے ہوئے جھنڈے کی شکل میں نکلے گی"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ سلمہ نامی راوی اسے نقل کرنے کا احتمال نہیں رکھتا' بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس روایت کو ابن بابشاذ نامی اس راوی نے ایجاد کیا تھا' اُس نے ایک اور موضوع روایت بھی نقل کی ہے' جس کے ذریعہ اُس نے راج کیا ہے اور ہدایت نہیں پائی۔

۷۲۷۰ - محمد بن بحر ہجیمی

عقیلی کہتے ہیں: یہ بصری ہے' منکر الحدیث ہے اور بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال ساقط ہو گیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا القرآن ظاهرا او نظرا اعطى شجرة في الجنة، لو ان غرابا افرخ تحت ورقة منها ثم ادرك ذلك الفرخ فنهض لادركه الهرم قبل ان يقطع تلك الورقة.

"جو شخص ظاہری طور پر اور دلی توجہ کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے' اُسے جنت میں ایک درخت دیا جائے گا کہ ایک کوے کا بچہ اُس کے ایک پتے کے نیچے اُڑنا شروع کرے اور پھر اُس کوے کے بچے کو بڑھاپا لاحق ہو جائے گا لیکن وہ اُس ایک پتے کو عبور نہیں کر سکے گا"۔

یہ روایت مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کے حوالے سے امام ابویعلیٰ موصلی نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۷۱ - محمد حمامی امیر

اس نے بکر بن سہل دمیاطی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ 360 ہجری کے بعد تک بھی زندہ رہا تھا۔ ابونعیم نے اس کا زمانہ پایا ہے' یہ صدوق ہے تاہم یہ رافضی ہے۔

۷۲۷۲ - محمد بن برکہ بن ذاعر

یہ ایک بزرگ محدث ہے اور حلب کا رہنے والا ہے۔ اس نے محمد بن عوف طائی اور ان جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۷۲۷۳ - محمد بن بریہ

یہ ابن ہارون ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۲۷۴ - محمد بن بزیغ

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ جوزہری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث

کے طور پر نقل کی ہے:

اهل القرآن آل الله.

''اہلِ قرآن اللہ کو ماننے والے ہیں''۔

خطیب کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

۷۲۷۵ - محمد بن بشار (ع) بصری

یہ حافظ الحدیث ہے اور اس کا (مشہور لقب) بندار ہے' یہ ثقہ اور ''صدوق'' ہے۔ فلاس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے مگر کوئی محدث بھی اسے جھوٹا قرار دینے کی طرف مائل نہیں ہے کیونکہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ بندار صادق اور امین تھے۔ عبداللہ بن دورقی کہتے ہیں: ہم یحییٰ بن معین کے پاس موجود تھے' بندار کا ذکر چل نکلا تو میں نے یحییٰ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اس کی پروانہیں کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ میں نے قواریری کو بھی دیکھا ہے کہ وہ اس سے راضی نہیں تھے کیونکہ یہ حمام کا مالک تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور یہ شخص بلاشبہ حجت ہے۔ ابن سیار فرہیانی بیان کرتے ہیں: بندار کو ہر تحریر میں پڑھا جاتا تھا اور یہ ثقہ ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے بندار کے حوالے سے تقریباً پچاس ہزار روایات نوٹ کی ہیں اور اگر اُس میں سلامتی نہ ہوتی تو میں اُس کی حدیث کو ترک کر دیتا۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''صدوق'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ علم کے ماہرین میں سے ایک ہے' اس نے اُس وقت تک علمِ حدیث کی طلب میں سفر کا آغاز نہیں کیا جب تک یہ اپنی ماں کی خدمت میں مشغول رہا' اسی وجہ سے اس نے بہت سے اکابرین کا زمانہ نہیں پایا' پھر اس نے بصرہ کے علماء پر اکتفاء کیا اور معتمر بن سلیمان' عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کیں' آخری عمر میں پھر اس نے سفر کیا۔ صحاح ستہ کے تمام مصنفین نے امام ابن خزیمہ' ابن صاعد اور دیگر لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ارغیانی کہتے ہیں: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مجھ سے پانچ قرون نے روایات نوٹ کی ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے روایت کرنے کی درخواست کی' حالانکہ میں اُس وقت اٹھارہ سال کا تھا۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بکثرت حدیث روایات کرنے والا شخص ہے۔ ابن یونس سمنانی کہتے ہیں: اہلِ بصرہ ابوموسیٰ کو بندار پر مقدم قرار دیتے تھے اور دوسرے لوگ بندار کو مقدم قرار دیتے تھے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں یحییٰ بن سعید کے پاس تقریباً بیس سال تک آتا جاتا رہا۔ ابن خزیمہ نے کتاب التوحید میں یہ بات بیان کی ہے: علم اور روایات میں اپنے زمانے کے امام محمد بن بشار بندار نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' اُس کے بعد اُنہوں نے حدیث ذکر کی ہے۔ اسحاق بن ابراہیم قزاز کہتے ہیں: ہم لوگ بندار کے پاس موجود تھے تو اُنہوں نے ایک حدیث روایت کرتے ہوئے یہ کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس پر ایک شخص نے مزاح کرتے ہوئے کہا: میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتے ہو! تم نے کیسی رسوائی کی بات کی ہے' یا تم کتنے رسوا شخص ہو۔ تو اُس نے کہا: جب ہم روح کے پاس سے نکلتے تھے تو ابوعبیدہ کے پاس چلے جاتے تھے' تو وہ یہ کہتے تھے: تمہارے سامنے یہ صورتِ حال واضح ہوگئی ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے

سنا ہے: میں اپنی اس جگہ پر تب تک نہیں بیٹھا جب تک میں نے اپنی اُن روایت کو یاد نہیں کر لیا جنہیں میں بیان کرتا ہوں۔ محمد بن مسیّب ارغیانی کہتے ہیں: بندار کا انتقال ہوا تو ایک شخص ابوموسیٰ زمن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوموسیٰ! آپ کے لیے خوشخبری ہے بندار کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: تم میرے پاس اُس کے انتقال کی خوشخبری دینے آئے ہو اب کبھی میں نے کوئی بھی حدیث بیان کی تو مجھ پر تیس حج کرنا لازم ہو۔ اُس کے بعد وہ نوّے دن زندہ رہے اور پھر اُن کا بھی انتقال ہو گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اور ابوموسیٰ کی پیدائش ایک ہی سال میں ہوئی تھی' یہ وہی سال ہے جس میں حماد بن سلمہ کا انتقال ہوا تھا۔ بندار کا انتقال رجب کے مہینے میں 252 ہجری میں ہوا۔

۷۲۷۶ - محمد بن بشر تینیسی

اس نے اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے جبکہ اس سے محمد بن علی صائغ نے روایات نقل کی ہیں۔ حاکم ابوعبداللہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۲۷۷ - محمد بن بشر مدنی

عمر بن نجیح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ واہی ہے۔

۷۲۷۸ - محمد بن بشر

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۲۷۹ - محمد بن بشر بن شریک نخعی کوفی

یہ ابن عقدہ کا استاد ہے اور عمدہ نہیں ہے۔

۷۲۸۰ - محمد بن بشیر بن مروان کندی واعظ

اس نے عبداللہ بن مبارک سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: حدیث میں یہ قوی نہیں ہے۔

۷۲۸۱ - محمد بن بشیر بن عبداللہ قاص

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ داعی اور واعظ تھا۔

۷۲۸۲ - محمد بن بکار

اس نے محمد بن فضل بن عطیہ کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحج جهاد، والعمرة تطوع.

''حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے''۔

ابن حزم کہتے ہیں: ابن بکار اور ابن فضل دونوں راوی مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک ابن بکار کا تعلق ہے تو یہ بات درست ہے کہ یہ مجہول ہے' لیکن جہاں ابن فضل کا تعلق ہے تو امام احمد' ابن ابوشیبہ' سعدی' فلاس' نسائی اور ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ تو یہ کہا جاسکتا کہ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حالانکہ یہ امام ترمذی اور ابن ماجہ کے رجال میں سے ہے اور یہ ضعیف ہے اور اپنی تمام تر زہد و عبادت کے باوجود اس کو متروک قرار دیئے جانے پر اتفاق ہے۔ البتہ یحییٰ بن معین سے اس کی توثیق روایت کی گئی ہے۔

۷۲۸۳ - محمد بن بکر برسانی

اس نے ابن جریج اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق اور مشہور ہے۔ امام بخاری نے اپنی سنن کے کتاب المحاربہ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بڑا سمجھدار اور ادیب شخص ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے منکر روایات بھی منقول ہے' جیسا کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من مس ذكره او انثييه او رفغه فليتوضا.

''جو شخص اپنی شرمگاہ یا اپنے خصیوں یا اپنی اندام نہانی کے اردگرد کو چھولے' اُسے از سر نو وضو کرنا چاہیے''۔

یہ اضافی الفاظ عروہ کے الفاظ ہیں۔

۷۲۸۴ - محمد بن بکر عطار فقیہ

اس نے امام عبدالرزاق سے جبکہ اس سے محمد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۲۸۵ - محمد بن بکر بن فضل ہلالی

اس نے محمد بن ابوشوارب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن غلام زہری کہتے ہیں: یہ پسندیدہ نہیں ہے۔

۷۲۸۶ - محمد بن ابوبکر

اس نے حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۲۸۷ - محمد بن ابوبکر بن منصور میہنی سرخسی' ابوالفتح

یہ حافظ الحدیث ہے اور شیخ ضیاء کے صاحبزادے نے اس سے مرو میں سماع کیا تھا اور اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا تھا۔ اُنہوں نے یہ کہا تھا: اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے! اس پر جھوٹ بولنے اور جھوٹی روایات کو صحیح اسناد کے ساتھ ملادینے کا الزام ہے' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۷۲۸۸ - محمد بن ابوالبلاط

اس نے زید بن ابوعتاب سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۲۸۹ - محمد بن بلال قرشی

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۷۲۹۰ - محمد بن بلال (د، ق، ع) تمار

الادب المفرد میں یہ امام بخاری کا استاد ہے' یہ صدوق ہے' یہ حدیث میں غلطی کرتا تھا جس طرح دوسرے لوگ غلطیاں کرتے ہیں۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان تنكح المراة على عمتها او خالتها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کیا جائے''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے حسن روایات بھی نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ عقیلی کہتے ہیں: اس نے ہمام اور عمران قطان سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔

۷۲۹۱ - محمد بن بور

ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد بن فور ہے' اس کا اسم منسوب مروزی اور لقب شبویہ ہے۔ اس نے عبیداللہ بن موسیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونصر بن ماکولا کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں جبکہ دیگر حضرات نے اُن کا ساتھ دیا ہے۔

۷۲۹۲ - محمد بن بیان ثقفی

اس نے حسن بن عرفہ سے روایات نقل کی ہیں' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے' یہ بات خطیب نے بیان کی ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کی کمی کی وجہ سے یہ روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لما نزلت " :والتين "فرح بها نبي الله صلى الله عليه وسلم، قال: فسالنا ابن عباس، فقال :التين بلاد الشام، والزيتون فلسطين، وطور سينين الذى كلم الله عليه موسى، والانسان محمد صلى الله عليه وسلم، الا الذين آمنوا :ابو بكر وعمر، فلهم اجر :عثمان، فما يكذبك بعد بالدين :علي.

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تین کی قسم ہے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بہت خوش ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: تین اصل میں شام کا علاقہ ہے اور زیتون فلسطین کا علاقہ ہے اور طور سینین وہ جگہ جہاں حضرت موسیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا اور اس سورۃ میں انسان سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے' اُس سے مراد حضرت ابوبکر اور عمر ہیں کہ اُنہیں اجر ملے گا' اور حضرت عثمان ہیں اور

''فما یذکب بعد الدین'' سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں''۔

ابن جوزی کہتے ہیں: اس روایت کو محمد بن بیان نے علی بن عرفہ کی طرف جھوٹا منسوب کیا ہے۔

۷۲۹۳ - محمد بیان بن حمران مدائنی

اس نے حماد بن زید اور مروان بن شجاع سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس سے صرف احمد بن یوسف بن یعقوب جعفی نے ایک منکر روایت نقل کی ہے' جو احرام والے شخص کے شکار کے گوشت کو کھانے کے بارے میں ہے۔

۷۲۹۴ - محمد بن تسنیم وراق

میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں' تاہم اس نے ایک جھوٹی نقل کی ہے جسے ابن عساکر نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حالات میں نقل کیا ہے۔ یہ روایت اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عبداللہ بن ضبیعہ کے حوالے سے اُن کے والد سے حوالے سے اُن کے دادا سے نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :ان السموات والارض لو وضعتا في كفة ثم وضع ايمان علي في كفه لرجح ايمان علي.

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اگر تمام آسمان اور زمین کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علی کے ایمان کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو علی کے ایمان والا پلڑا بھاری ہو گا''۔

۷۲۹۵ - محمد بن تمام بہرانی حمصی

ابن مندہ کہتے ہیں: اس نے محمد بن آدم مصیصی سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۹۶ - محمد بن تمیم سعدی فاریابی

یہ محمد بن کرام کا استاد ہے۔ ابن حبان اور دیگر حضرات نے یہ بات کہی ہے: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۲۹۷ - محمد بن تمیم نہشلی

یہ یحییٰ بن عبدک قزوینی کا استاد ہے اور مجہول ہے۔

۷۲۹۸ - محمد بن تمیم دمشقی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ولید بن مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۹۹ - محمد بن ثابت (د،ق) عبدی بصری

اس نے عطاء اور نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ کئی حضرات نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ ان حضرات میں

ابن مدینی بھی شامل ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی نقل کردہ اُس حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں منقول ہے' اس کے علاوہ اور کسی روایت کو منکر قرار نہیں دیا گیا' اس سے وہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تیمم کر کے سلام کا جواب دیا تھا۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول کی گئی ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

کان فیمن خلا ثمانیة آلاف نبی، ثم کان عیسی.

''آٹھ ہزار انبیاء گزرنے کے بعد پھر حضرت عیسیٰ کا زمانہ آیا''۔

۷۳۰۰ - محمد بن ثابت (ت) بن اسلم بنانی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں' اور یہ کہا ہے کہ ان روایات کی متابعت نہیں کی گئی' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا.

''جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو وہاں سے کچھ کھا پی لیا کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

ما زال جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه.

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں یہ اُسے وارث قرار نہ دیں''۔

۷۳۰۱ - محمد بن ثابت (ت، ق)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۷۳۰۲ - محمد بن ثابت عصری

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۳۰۳ - محمد بن ثابت بن ثوبان

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کے حالات بیان کیے ہیں۔

۷۳۰۴ - محمد بن جابر حلبی

اس نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۷۳۰۵ - محمد بن جابر

اس نے عبداللہ بن دینار سے جبکہ اس سے ایوب بن سوید نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: نقل کے اعتبار سے یہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے' وہ حدیث اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

كان احب الاعمال الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم مكة الطواف .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل طواف تھا''۔

۷۳۰۶ - محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی

میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کی نقل کردہ روایت انتہائی منکر ہے۔ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

ما الميت في قبره الا كالغريق ينتظر دعوة تلحقه من اب او ام او صديق، وان الله ليدخل من الدعاء على اهل القبور كامثال الجبال، وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم.

''قبر میں میت کی مثال اسی طرح ہوتی ہے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا شخص کسی پکار کا انتظار کرتا ہے جو اُس تک پہنچ جائے' خواہ وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے ہو یا دوست کی طرف سے ہو' اور اللہ تعالیٰ دعاؤں کی وجہ سے اہلِ قبرستان کے سامنے پہاڑوں کی مانند (اجر وثواب) داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرحومین کے لیے تحفہ یہ ہے کہ اُن کے لیے دعائے مغفرت کریں''۔

رازی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

والصدقة عنهم.

''اور اُن کی طرف سے صدقہ کریں''۔

۷۳۰۷ - محمد بن جابر (د،ق) یمامی سحیمی

اس نے حبیب بن ابوثابت' قیس بن طلق' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو ایوب کا بھائی ہے۔ جبکہ اس سے ایوب' ابن عون نے روایات نقل کی ہیں جو اس کے مشائخ میں سے ہیں' ان کے علاوہ سفیان اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں جو ان دونوں سے بھی مقدم ہیں' اس کے علاوہ لوین' مسدد' اسحاق بن ابواسرائیل اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور اس کی تحریریں ضائع ہو گئی تھیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اور یہ چیز زیادہ نقصان دہ ہے۔ احمد کہتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف اسی شخص نے روایت نقل کی ہے جو اس سے زیادہ بُرا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ نابینا تھا' اس کی کتابوں میں وہ چیزیں داخل کر دی گئیں جو اس کی

حدیث نہیں تھیں اور اُنہیں چوری کر لیا گیا' جب اس کے سامنے اس کا ذکر کیا جاتا تو یہ اُسے حدیث کے طور پر بیان کر دیتا تھا۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع کہتے ہیں: میرے بھائی اسحاق بن عیسیٰ نے مجھ سے کہا: میں نے محمد بن جابر کے ساتھ ایک دن اُس حدیث کے بارے میں گفتگو کی جو شریک نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ اُس کی کتاب میں اُس حدیث کو دو سطروں کے درمیان الگ سے داخل کیا گیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فكانوا يرفعون ايديهم اول الصلاة ثم لا يعودون.

''میں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے' یہ حضرات صرف نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد نہیں کرتے تھے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ قیس بن طلق کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الرجل يمس ذكره بعد الوضوء، قال: انما هو منك.

''نبی اکرم ﷺ سے آدمی سے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے''۔

حماد کہتے ہیں: پھر محمد بن جابر نے اپنی سند کے ساتھ ایک اور حوالے سے یہ روایت اسی کی مانند بیان کی۔

اسحاق بن ابواسرائیل نے محمد بن جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: شعبہ میرے پاس آئے اور مجھ سے دریافت کیا تو میں نے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں قیس بن طلق کی نقل کردہ حدیث اُنہیں بیان کی تو وہ بولے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جب تک تم بصرہ میں موجود ہو اس حدیث کو بیان نہ کرنا۔

اس روایت کو قاسم بن یزید نے سفیان ثوری کے حوالے سے ابن جابر سے نقل کیا ہے جبکہ عبدالوہاب ثقفی نے ہشام بن حسان کے حوالے سے ابن جابر سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کو محمد بن بکر برسانی نے عمرو بن ابورزین کے حوالے سے ہشام سے نقل کیا ہے جبکہ اسے زہیر اور قیس بن ربیع اور ابن عیینہ اور مندل اور ہمام اور حماد اور دیگر لوگوں نے ابن جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کو عکرمہ بن عمار اور عبداللہ بن بدر اور دیگر حضرات نے قیس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

مسدد نے محمد بن جابر کے حوالے سے قیس بن طلق کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اراد احدكم من امراته حاجة فلياتها، وان كانت على قتب.

''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اُس کے پاس چلا جائے اگرچہ وہ عورت تنگ خو ہو پر موجود ہو''۔

یہ روایت عمر ابن ابورزین نے ہشام بن حسان کے حوالے سے محمد بن جابر سے نقل کی ہے۔

مسدد نے محمد بن جابر کے حوالے سے مسعر کے حوالے سے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر يوم العيد قبل ان يغدو على تمرات.

''عیدالفطر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھجوریں کھا لیتے تھے''۔

مسدد اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

مسدد نے ابن جابر کے حوالے سے زیاد بن علاقہ کے حوالے سے مرداس سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا رمى بحجر فقتله، فاتى به الى النبى صلى الله عليه وسلم فاقاده منه.

''ایک شخص کو پتھر مارا گیا' وہ مر گیا' اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا تاوان دلوایا''۔

اس راوی نے حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت فاطمة بنت قيس فقالت :طلقني زوجي ....الحديث.

''میں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی' الحدیث۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

منا القائم، ومنا المنصور، ومنا السفاح، ومنا المهدى، فاما القائم فتاتيه الخلافة لا يهراق فيها محجمة دم. واما المنصور فلا ترد له راية. واما السفاح فيسفح المال والدم، والمهدى يملؤها عدلا كما ملئت جورا.

''ہم میں سے قائم ہوگا' ہم میں سے منصور ہوگا' ہم میں سے سفاح ہوگا' ہم میں سے مہدی ہوگا' جہاں تک قائم کا تعلق ہے تو خلافت اُس کے پاس آئے گی اور خلافت کی وجہ سے ایک پچھنا لگانے کی مقدار کے برابر خون بھی نہیں بہایا جائے گا' جہاں تک منصور کا تعلق ہے تو اُس کے لیے جھنڈے کو لوٹایا نہیں جائے گا' جہاں تک سفاح کا تعلق ہے تو وہ جان و مال کا نقصان کرے گا اور جہاں تک مہدی کا تعلق ہے تو وہ زمین کو یوں انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی''۔

خطیب نے یہ روایت قائم عبداللہ کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ انتہائی منکر روایت ہے۔ اس بارے میں یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے اور وہی زیادہ مناسب ہے۔ مختصر یہ کہ محمد بن جابر کے حوالے سے ائمہ اور حافظانِ حدیث نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۰۸ - محمد بن جامع بصری عطار

اس نے حماد بن زید سے جبکہ اس سے ابویعلی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام ابویعلی نے اسے ضعیف بھی قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں' یہ ضعیف

الحدیث ہے۔

۷۳۰۹ - محمد بن جبیر بن حیہ ثقفی

اس نے انس بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۳۱۰ - محمد بن جبیر

یہ ''دلہاث'' کے نام سے معروف ہے۔ اس نے ولید بن مسلم سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ اہل جزیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔

۷۳۱۱ - محمد بن جحادہ (ع)

یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' البتہ ابوعوانہ وضاح کہتے ہیں: یہ غالی شیعہ تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس شخص کے بارے میں تو یہ بھی ثابت نہیں ہوسکا کہ اُس نے کبھی (کسی صحابی کو) بُرا کہا ہو تو پھر غالی کہاں سے ہوگیا۔

۷۳۱۲ - محمد بن جریر بن یزید طبری

یہ امام ہیں' جلیل القدر مفسر ہیں' ان کی کنیت ابوجعفر ہے' یہ بڑی باکمال تصانیف کے مصنف ہیں۔ ان کا انتقال 310 ہجری میں ہوا۔ یہ ثقہ ہیں' سچے ہیں' ان میں تھوڑا سا تشیع پایا جاتا تھا اور موالاۃ پائی جاتی تھیں' جو نقصان دِہ نہیں ہیں۔ احمد بن علی سلیمانی نے ان پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ رافضیوں کے لیے روایات ایجاد کرتے تھے۔ اسی طرح سلیمانی نے یہ بھی کہا ہے: اس شخص پر یہ الزام ہے کہ جھوٹے گمان میں مبتلا تھا' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے اکابر قابلِ اعتماد ائمہ میں سے ایک ہیں اور ہم کسی کو معصوم من الخطاء قرار نہیں دیتے اور نہ ہی ہمارے لیے یہ جائز ہے کہ ہم کسی جھوٹی بات یا خواہشِ نفس کے لیے کسی کو اذیت پہنچائے' کیونکہ علماء کا کلام جو ایک دوسرے کے بارے میں ہوتا ہے' اُس میں مناسب یہ ہے کہ اُس میں سہولت کا پہلو تلاش کیا جائے' بطورِ خاص اُس صورت میں جب کہ وہ کلام ایک بڑے امام کے بارے میں ہو۔ ہوسکتا ہے کہ سلیمانی کی مرادوہ والا راوی ہو جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

۷۳۱۳ - محمد بن جریر بن رستم' ابوجعفر طبری

یہ رافضی ہے' اس کی تالیفات منقول ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے:

''اہل بیت سے روایت کرنے والے افراد''۔

عبدالعزیز کتانی نے اس پر رفض کا الزام عائد کیا ہے۔

۷۳۱۴ - محمد بن جراح طرسوسی

یہ مجہول ہے۔

۷۳۱۵ - محمد بن جعد

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۳۱۶ - محمد بن جعفر (م، ت) مدائنی

اس نے ورقاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: میں اس سے کبھی کوئی حدیث روایت نہیں کروں گا' اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر، فانتحينا الى مشرعة، فقال: الا تسرع يا جابر! قلت: بلى. فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشرعته، ثم ذهب لحاجته فوضعت له وضوءا، فجاء فتوضا، ثم قام فصلى في ثوب واحد مخالفا لما بين طرفيه.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہا تھا' میں راستے میں قضائے حاجت کے لئے ایک طرف ہونے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تم تیزی سے نہیں چلتے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اُترے اور میں بھی رُک گیا' پھر آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے آئے تو میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا' آپ تشریف لائے' آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز ادا کی' جس کے کنارے آپ نے مخالف کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے''۔

یہ روایت امام مسلم نے حجاج سے نقل کی ہے۔

۷۳۱۷ - محمد بن جعفر بن محمد بن علی ہاشمی حسینی

اس نے اپنے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابراہیم بن منذر اور محمد بن یحییٰ عدنی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس نے مامون کی حکومت کے آغاز میں اپنی ذات کی طرف دعوت دی تھی (یعنی خلافت کا دعویٰ کیا تھا)۔ مکہ میں 200 ہجری میں اس کی بیعت بھی کی گئی' اسی موقع پر معتصم حج کرنے کے لیے آیا' وہ امیر تھا' اس نے اس پر قابو پالیا اور اسے قید کر کے بغداد لے آیا' وہاں یہ تھوڑے عرصے تک رہا' یہ انتہائی شجاع' بہادر شخص تھا۔ ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن نہیں رکھتا تھا۔ اس کا انتقال 230 ہجری میں تقریباً 70 سال کی عمر میں ہوا۔ اس کی قبر جرجان میں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا بھائی اسحاق اس سے زیادہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ جھوٹی روایات جو محمد نامی اس راوی کی طرف منسوب کی گئی ہیں' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنے والد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے:

تملك سليمان الدنيا سبعمائة عام وستة اشهر.

''حضرت سلیمان علیہ السلام 700 سال اور چھ ماہ تک دنیا کے حکمران رہے تھے''۔

اس کے بعد اس نے ایک منکر واقعہ نقل کیا ہے جسے امام حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور اس کے ذریعہ اور اس جیسی دوسری روایات کے ذریعے اپنی کتاب کو داغدار کیا ہے۔

۷۳۱۸ - محمد بن جعفر بن صالح

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد بن صالح بن جعفر ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۷۳۱۹ - محمد بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر

اس نے ایک حکایت نقل کی ہے جو مجہول ہے۔

۷۳۲۰ - محمد بن جعفر

یہ دوسرا شخص ہے یہ مجہول ہے۔

۷۳۲۱ - محمد بن جعفر بغدادی

اس نے داؤد بن صغیر کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو کثیر نواء کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

يا جبرائيل، هل على امتي حساب ؟ قال :نعم، ما خلا ابا بكر، فاذا كان يوم القيامة قال :ما ادخل الجنة ختى ادخل معي من يحبني.

''(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے جبرائیل! کیا میری اُمت سے حساب لیا جائے گا؟ حضرت جبرائیل نے عرض کی: جی ہاں! ابوبکر کے علاوہ (سب سے حساب لیا جائے گا) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ یہ کہیں گے: میں اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوتا جو مجھ سے محبت کرتا ہے''۔

پھر داؤد نامی راوی واہی ہے (جس سے اس راوی نے روایت نقل کی ہے)۔

۷۳۲۲ - محمد بن جعفر قتات

یہ ایک عمر رسیدہ شیخ ہے (یا یہ معمر کا استاد ہے)۔ اس نے ابونعیم سے روایات نقل کی ہیں' ابن قانع نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: ابونعیم سے اس کے سماع کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔ اس کا انتقال 300 ہجری میں ہوا تھا۔

۷۳۲۳ - محمد بن جعفر بن ابوذکر مصری

اس نے حسن بن رشیق سے روایات نقل کی ہیں' یہ انتہاء پسند رافضی تھا۔

۷۳۲۴ - محمد بن جعفر' ابوالفرج بغدادی صاحب المصلی

اس نے ہیثم بن خلف اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ قاضی بھی بنا تھا۔ ابوالقاسم تنوخی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ حمزہ سہمی نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۳۲۵ - محمد بن جعفر بن بدیل' ابوالفضل خزاعی

یہ علم قرات کے ماہرین میں سے ایک ہے' اس کا انتقال 407 یا 408 ہجری میں ہوا۔ اس نے ابوعلی بن حبش اور مطوعی سے استفادہ کیا تھا اور قطیعی سے سماع کیا تھا' اس نے امام ابوحنیفہ کی قرات کے بارے میں ایک کتاب بھی لکھی ہے' امام دارقطنی نے اس کے خط کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ ایجاد کیا ہوا ہے' اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۳۲۶ - محمد بن جعفر بن محمد بن کنانہ مؤدب

اس نے ابومسلم کجی اور کدیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: یہ تساہل کا شکار شخص تھا اور اتنے پائے کا نہیں ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۳۲۷ - محمد بن جعفر بغدادی

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ مفید نے اس کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے جو محفل میں کشادگی اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔

۷۳۲۸ - محمد بن جعفر واسطی

اس کا لقب شعبہ ہے۔ ابوالعلاء واسطی کہتے ہیں: ہمارے شہر کی ایک جماعت نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۳۲۹ - محمد بن جعفر بن محمد بن فضالہ' ابوبکر ادمی قاری بغدادی شاہد

یہ ''الصوت المطرب'' کا مصنف ہے۔ اس نے احمد بن عبید بن ناصح' حارث بن ابواسامہ اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن بشران اور ابوعلی بن شاذان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس نے جو حدیث روایت کی اُس میں یہ اختلاط کا شکار ہوا۔ اس کا انتقال 348 ہجری میں ہوا۔

۷۳۳۰ - محمد بن جعفر (ع)' غندر

یہ ثبت اور متقن راویوں میں سے ایک ہے' بطورِ خاص شعبہ سے روایات نقل کرنے میں (یہ انتہائی ثبت ہے)۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: شعبہ کے علاوہ میں بھی اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا' تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: تحریر سے روایت نقل کرنے میں غندر سب سے زیادہ مستند ہے۔ بعض حضرات نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کی غلطی نکالیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے۔ اس

نے ہمارے سامنے ایک تحریر نکال کر دکھائی اور بولا: تم لوگ پوری کوشش کرلو کہ اس میں کوئی غلطی نکال لو' لیکن ہمیں اُس میں کوئی غلطی نہیں ملی۔ یہ شخص پچاس سال تک روزانہ ایک دن نفلی روزہ رکھتا تھا اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حسین معلم' عوف اعرابی' عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے سماع کیا ہے' یہ بیس سال تک شعبہ کی محفل میں بیٹھتا رہا ہے۔ اس سے امام احمد' علی بن مدینی' یحییٰ بن معین' اسحاق اور بندار نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مہدی کہتے ہیں: شعبہ کے بارے میں غندر مجھ سے زیادہ ثبت ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: مجھے لوگوں کا شعبہ کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہو تو اُن کے درمیان غندر کی تحریر ثابت بنے گی۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: غندر نے مچھلی والی حکایت نقل کی ہے' جسے منکر قرار دیا گیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: کیا میرا پیٹ اس بات کی طرف راہنمائی نہیں کرتا۔ ایک قول کے مطابق یہ غفلت کا شکار شخص تھا۔ اس کا انتقال 193 ہجری میں 70 سال کی عمر میں ہوا۔

۷۳۳۱ - محمد بن ابو جعد

اس نے امام شعبی سے جبکہ اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں: محمد بن ابو جعد نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے تراب صاغہ بالورق کو فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

۷۳۳۲ - محمد بن ابو جعد

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عیسیٰ بن بکار نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من ادركه اجله وهو يطلب العلم للاسلام لم يفضله الانبياء الا بدرجة واحدة.

''جس شخص کو اسلام کا علم حاصل کرنے کے دوران موت آجائے تو انبیاء کو اُس پر صرف ایک درجے کی فضیلت حاصل ہو گی''۔

۷۳۳۳ - محمد بن جمیل ہروی

۷۳۳۴ - محمد بن ابو جمیلہ

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۷۳۳۵ - محمد بن جیہان

اس نے داؤد بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں منکر روایات منقول ہیں۔

۷۳۳۶ - محمد بن حاتم (م، د) سمین

یہ سمجھ دار مشائخ میں سے ایک ہے۔ امام مسلم اور امام ابوداؤد نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن حبان اور امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے معلیات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا تھا۔ یحییٰ اور ابن مدینی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ اس نے ابن عیینہ سے سماع کیا ہے۔

۷۳۳۷ - محمد بن حاتم بن خزیمہ کشی

یہ نیشا پور آیا تھا اور اس نے عبد بن حمید کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں تو اس حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی۔ امام حاکم نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۷۳۳۸ - محمد بن حاتم (خ، د) بن بزیع

یہ امام بخاری کا استاد ہے اور ثقہ ہے۔ اس نے عبدالوہاب بن عطاء اور اُس کے معاصرین سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 250 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔

۷۳۳۹ - محمد بن حاتم (س) بن نعیم مصیصی

یہ اصل میں مرو کا رہنے والا تھا۔ اس نے نعیم بن حماد اور سوید بن نصر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی نے روایات نقل کی ہیں اور اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابن عدی نے بھی اس سے ملاقات کی ہے۔

۷۳۴۰ - محمد بن حاتم (د، س) الجرجرائی، ثم المصیصی العابد

اس نے عبداللہ بن مبارک اور وکیع سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد' قاضی یوسف اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 225 ہجری میں ہو گیا تھا۔

۷۳۴۱ - محمد بن حارث حارثی

اس نے ابن بیلمانی' ابوزناد اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عفان' بندار' سوید بن سعید اور عمر بن شبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المسلمون علی شروطھم ما وافق الحق.

''مسلمانوں کی طے کردہ شروط کی پابندی لازم ہوگی' جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں''۔

اس کی نقل کردہ عجیب وغریب روایات میں سے ایک یہ روایت ہے:

اذا کان آخر الزمان واختلف الاهواء فعلیکم بدین اهل البادیة والنساء .

''جب آخری زمانہ آئے گا اور لوگوں کی خواہشات مختلف ہو جائیں گی تو اُس وقت تم پر لازم ہے کہ تم دیہاتیوں اور خواتین کے دین پر عمل پیرا رہو''۔

یہ روایت اس نے ابن بیلمانی سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی' امام ابوزرعہ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۷۳۴۲ - محمد بن حارث بن وقدان عتکی

اس نے شعبہ سے جبکہ اس سے ابراہیم بن مستمر سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی سند کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۳۴۳ - محمد بن حارث قرشی کوفی

اس نے محمد بن مسلم طائفی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم الطائف خرج رجل من الحصن واحتمل رجلا من الصحابة لیدخله الحصن، فقال النبی صلی الله علیه وسلم :من یستنقذه وله الجنة ؟ فقام العباس فمضی، فقال :امض ومعك جبرائیل ومیکائیل، فمضی واحتملهما جمیعا حتی وضعهما بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو قلعے سے ایک شخص نکل کر آیا اور اُس نے صحابہ میں سے ایک شخص کو اُٹھا لیا تاکہ اُسے قلعے کے اندر لے جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون اسے چھڑا کر لائے گا' اُسے جنت ملے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ جائیں آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل ہیں' جب وہ چلے گئے تو اُنہوں نے اُن دونوں کو اُٹھایا اور اُٹھا کے لا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا''۔

یہ روایت موضوع محسوس ہوتی ہے۔

۷۳۴۴ - محمد بن حارث یحصبی

اس نے بقیہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ اس کی کنیت ابوالولید ہے۔

۷۳۴۵ - محمد بن حارث بن ہانی بن حارث عبدری

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے تمام رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا

کہ یہ کون ہے اور اس کے آباؤ اجداد کون ہیں۔ اس لیے جو روایت انہوں نے نقل کی ہے اُس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔

۷۳۴۶ - محمد بن حارث ثقفی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ قواریری اور محمد بن ابوبکر مقدمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۴۷ - محمد بن حارث بن زیاد بن ربیع حارثی بصری

اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: محمد بن حارث جس کے حوالے سے حدیث روایت کی جاتی ہے وہ ثقہ نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: محمد بن حارث حارثی جس نے ابن بیلمانی کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں وہ متروک الحدیث ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں: شفعہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ابوزرعہ نے ترک کر دیا تھا وہ ہمارے سامنے اسے نہیں پڑھتے تھے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ بندار کا یہ قول منقول ہے: اس کے حوالے سے میرے ذہن میں کوئی اُلجھن نہیں ہے خرابی کی جڑ ابن بیلمانی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابوزناد جبکہ اس سے بندار اور سوید بن سعید نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا شفعة لغائب ولا صغير ولا شريك على شريكه اذا سبقه بالشراء.

''شفعہ کسی غیر موجود یا نابالغ شخص کے لیے نہیں ہوگا' یا ایک شراکت دار کا دوسرے شراکت دار کے لیے نہیں ہوگا جبکہ اس سے پہلے سودا ہو چکا ہو''۔

اس روایت کو عمر بن شبہ نے محمد کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اُس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

والشفعة كحل العقال.

''شفعہ رسّی کو کھولنے کی طرح ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

النساء على اهوائهن.

''خواتین اپنی خواہشات کے مطابق ہوتی ہیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا اختلف الاهواء فعليكم بدين الاعرابي.

''جب لوگوں کی خواہشات (مذہبی نظریات) میں اختلاف ہو جائے تو تم پر دیہاتیوں کے دین کو اختیار کرنا لازم ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

كان من دعائه عليه الصلاة والسلام :يا كائن قبل ان يكون كل شیء، والمكون لكل شیء، والكائن بعد مالا يكون شیء.

''نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے ہر چیز کے موجود ہونے سے پہلے موجود ذات! اور اے ہر چیز کو پیدا کرنے والے! اور اے ہر اُس وقت ذات جب کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من قبلته :الحرورية فهو شهيد.

''اُس کی قبلہ میں سے حروریہ تو وہ شہید ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان العبد ليخاصم ربه يوم القيامة يقول :اى ربى جعلت على ربا منعنى من عبادتك، فيقول :انى قد كنت اراك تسرق من سيدك، افلا سرقت لی.

''بندہ قیامت کے دن اپنے پروردگار سے جھگڑا کرے گا اور عرض کرے گا: میرے پروردگار! تُو نے میرے اوپر سود لازم کر دیا ہے حالانکہ تُو اپنے بندوں کو اس سے روکتا تھا۔ تو وہ کہے گا: میں نے تجھے دیکھا کہ تُو اپنے آقا سے چوری کرتا تھا تو کیا تُو میرے لیے چوری نہیں کر سکتا تھا''۔

۷۳۴۸ - محمد بن حازم

اس نے اسماعیل سدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۳۴۹ - محمد بن حامد قرشی

اس نے دحیم سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۷۳۵۰ - محمد بن حامد ابورجاء بغدادی

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' یہ ایک عمر رسیدہ شیخ ہے۔ اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے دو موضوع روایات نقل کی ہیں جو علی بن قدامہ کے حوالے سے میسرہ بن عبدربہ سے منقول ہیں تو اس میں خرابی کی جڑ میسرہ نامی راوی شخص ہے۔ جہاں تک ابورجاء کا تعلق ہے تو ایک جماعت نے اس سے سماع کیا ہے جن میں ابومحمد بن نحاس شامل ہیں۔ اس کا انتقال 345 ہجری میں اور ایک قول کے مطابق 340 ہجری کے آخر میں ہوا تھا۔ یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ اس کی پیدائش 245 ہجری میں ہوئی تھی۔ اس شیخ کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی کرتا ہو۔ ابوعمرو دانی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۳۵۱ - محمد بن حامد' ابواحمد سلمی خراسانی

اس نے حج بیان کیا اور احادیث روایت کیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے محمد بن یزید سلمی کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے محمد بن اسحاق قطیعی نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۵۲ - محمد بن حبان' ابوحاتم بستی

یہ حافظ الحدیث ہیں اور صحیح ابن حبان کے مؤلف ہیں' اس کے علاوہ الجرح والتعدیل اور دیگر کتابوں کے بھی مؤلف ہیں۔ یہ اپنے زمانے کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے تیسری صدی ہجری کے اختتام پر علم حدیث کی طلب شروع کی اور ابوخلیفہ اور امام ابوعبد الرحمٰن نسائی کا زمانہ پایا' انہوں نے شام' حجاز' مصر' عراق' جزیرہ اور خراسان میں روایات نوٹ کیں' یہ ایک مدت تک سمرقند کے قاضی رہے' یہ علم طب اور علم نجوم کے ماہر تھے۔ علم کلام اور علم فقہ میں مہارت رکھتے تھے اور علم حدیث کی معرفت میں سردار تھے۔ انہوں نے بخارا میں عمر بن محمد بن بجیر سے سماع کیا' یہ چالیس سے پہلے تک نیشاپور میں صنوان کے مقام پر سکونت پذیر رہے' وہاں انہوں نے ایک خانقاہ تعمیر کی اور اپنی مصنفات کو روایت کیا۔ پھر یہ اپنے وطن واپس آ گئے۔ امام ابوعمرو بن صلاح کہتے ہیں: ان کا تذکرہ طبقات الشافعیہ میں کرنا انتہائی فحش غلطی ہے اور ابوعمرو نے سچ کہا ہے۔ انہیں بہت زیادہ وہم لاحق ہوئے۔ حافظ ضیاء الدین نے اُن میں سے بعض کا تتبع کیا ہے اور ابن حبان کی طرف سے کچھ ہفوات بھی سامنے آئیں تو محدثین نے اُن کے حوالے سے ان پر طعن کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابواسماعیل انصاری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن عمار سے امام ابوحاتم ابن حبان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے انہیں دیکھا ہے' ہم نے انہیں بحستان سے نکلوا دیا تھا' ان کے پاس علم بہت زیادہ تھا' لیکن دین زیادہ نہیں تھا۔ یہ ہمارے پاس آئے تھے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے حد ہونے کا انکار کیا تھا تو ہم نے انہیں نکال دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حد کا انکار کرنا یا حد کا اثبات کرنا علم کلام کی ایک اضافی بحث ہے اور دونوں طرف سے خاموشی اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے' کیونکہ اس کی نفی کے بارے میں بھی کوئی نص نہیں ہے اور اس کے اثبات کے بارے میں بھی کوئی نص نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔ جس شخص نے اس کا اثبات کیا ہے اُس کا فریق مخالف یہ کہہ سکتا ہے: تم نے اپنی رائے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے لئے حد مقرر کر دی ہے اور تمہارے پاس حد کے بارے میں کوئی نص بھی نہیں اور محدود چیز مخلوق ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس چیز سے پاک ہے۔ اور اثبات کرنے والا نفی کرنے والے سے یہ کہے گا: تم نے اپنے پروردگار کو ایک معدوم چیز کے برابر کر دیا ہے' کیونکہ معدوم چیز ہی ایسی چیز ہوتی ہے جس کی کوئی حد نہ ہو' تو جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس سے پاک قرار دیتا ہے اور خاموش رہتا ہے' وہ سلامت رہتا ہے اور اسلاف کی پیروی کرتا ہے۔

ابواسماعیل انصاری کہتے ہیں: میں نے عبدالصمد بن محمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: علماء نے ابن حبان کے اس قول کا انکار کیا ہے: "نبوت علم اور عمل کا مجموعہ ہے" اور علماء نے اُن پر زندیق ہونے کا حکم عائد کیا ہے اور اُن سے لاتعلقی اختیار کی ہے۔ علماء نے اُن کے بارے میں خلیفہ کو خط لکھا تو خلیفہ نے اُن کے قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کی وجہ سے انہیں سمرقند بھجوا دیا گیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن حبان کے اس قول کا ایک مناسب مطلب بھی ہو سکتا ہے' اگر انہوں نے بھی اس کا یہی مطلب مراد لیا ہو' وہ یہ کہ نبوت کا ستون اور علم اور عمل ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی کو نبوت یا وحی عطا کی تو وہ ان دونوں صفات سے متصف ضرور ہوا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے ذریعے عالم ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں اُن کے علم سے نیک عمل کرنا بھی لازم آتا تھا' تو اس اعتبار سے ابن حبان کا قول درست ہوگا کہ نبوت علمِ لدنی ہے اور عمل وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا قرب دلواتا ہے' تو جب نبوت کی وضاحت ان دو کامل صفات کے ہمراہ کی جائے گی تو یہ درست ہوگا اور یہ دونوں صفات کمال کے ساتھ اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں جب یہ وحی الٰہی کے نتیجے میں ہو اور وہ ایک یقینی علم ہے' جس میں گمان نہیں ہوتا اور جو لوگ انبیاء کے علاوہ ہیں اُن کا کچھ علم یقینی ہوتا ہے اور زیادہ تر ظنی ہوتا ہے۔ پھر نبوت کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ عصمت بھی ہو اور عصمت انبیاء کے علاوہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوتی' خواہ کوئی شخص علم اور عمل میں کتنے ہی مرتبے تک پہنچ جائے اور کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینے سے اُس کے بعض ارکان کی تصدیق ہو جاتی ہے اور اُس کے اہم مقاصد کی بھی تصدیق ہو جاتی ہے۔ البتہ ہم ان میں سے کسی ایک کے اطلاق کو صرف قرینے کے تحت ہی لے کر چلیں گے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الحج عرفة. "حج عرفہ ہے"۔

اور اگر امام ابن حبان کی مراد حصر ہو' یعنی کوئی بھی چیز نہیں ہوتی سوائے اور عمل کے' تو پھر یہ زندیقیت اور فلسفہ ہوگا۔ ان کا انتقال 354 ہجری میں ہوا۔

۷۳۵۳ - محمد بن حبان بن ازہر باہلی بصری

انہوں نے بغداد میں ابوعاصم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کے نہیں ہیں۔ ابوعبداللہ صوری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہیں۔ ان کا انتقال 300 ہجری کے بعد ہوا۔

۷۳۵۴ - محمد بن حبیب خولانی

انہوں نے ابوبکر بن ابومریم غسانی سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۷۳۵۵ - محمد بن حبیب جارودی

انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم نیشاپوری نے ان پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس کی سند کے حوالے سے ان پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۷۳۵۶ - محمد بن حبیب جرمی

یہ عبدالرحمٰن بن محمد کے والد ہیں۔ یہ 200 ہجری سے پہلے کے ہیں اور مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن حبیب بن ابوحبیب ہے جنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اور ان سے قاسم بن ابوسفیان معمری نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہیں' یہ بات ابن مندہ نے بیان کی ہے۔ قتیبہ نے اپنی سند کے

ساتھ عبدالرحمٰن بن محمد کے حوالے سے اُن کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

شهدت خالدا القسري حين ضحى بالجعد بن درهم وذكر القصة.

''میں اُس وقت خالد قسری کے ساتھ موجود تھا جب جعد بن درہم کی قربانی کی تھی'' اُس کے بعد راوی نے پورا واقعہ نقل کیا ہے''۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: محمد نامی یہ راوی دمشقی ہے۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۷۳۵۷ - محمد بن حجاج لخمی واسطی' ابوابراہیم

انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں سے عبدالملک بن عمیر اور مجالد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے سریج بن یونس' یحییٰ بن ایوب عابدان' محمد بن حسان سمتی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ہریسہ سے متعلق حدیث ایجاد کی تھی۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

اذا قمتم الى الصلاة فانتعلوا.

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو جوتے پہن لو''۔

اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے قس بن ساعدہ کا واقعہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

اطعمني جبرائيل الهريسة لاشد بها ظهري لقيام الليل.

''جبرائیل نے مجھے ہریسہ کھلایا تاکہ میں اُس کے ذریعے رات کے نوافل کے لیے اپنی پشت کو مضبوط کروں''۔

یہ محمد نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے' کیونکہ وہ ہریسہ بنایا کرتا تھا۔ اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔

۷۳۵۸ - محمد بن حجاج مصفر بغدادی

اس نے خوات بن صالح اور جریر بن حازم سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ اس کی نقل کردہ عجیب وغریب روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے خوات بن صالح کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

مرضت ثم افقت، فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال :صح جسمك ياخوات.
قلت :وجسمك يا رسول الله.قال :فلله بما وعدت.قلت :يا رسول الله ما ودعت شيئا.
قال :بلى، انه ليس من مريض يمرض الا جعل لله على نفسه اذا عافاه الله يفعل خيرا او ينتهى عن الشر، فلله بما وعدت.

''میں بیمار ہوا' پھر میری طبیعت بہتر ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی' آپ نے ارشاد فرمایا: اے خوات! تمہارا جسم تندرست ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا جسم بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اُسے تم پورا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جب بھی کوئی بیمار شخص بیمار ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی ذات پر یہ مقرر کر دیتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اُسے عافیت کرے گا تو وہ شخص کوئی بھلائی کرے گا یا کسی بُرائی سے رُکے گا' تو تم نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا ہے اُسے وفا کرو''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: ابوامیہ طرسوسی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس سے نقل کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لله فى كل يوم ثلاثمائة وستين نظرة، لا ينظر فيها الى صاحب الشاة.

''بے شک اللہ تعالیٰ روزانہ تین سو ساٹھ مرتبہ نظر رحمت کرتا ہے اور اس دوران وہ کسی بکری والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا''۔

ابوالفتح ازدی کے بیان کے مطابق اس راوی کا انتقال 216 ہجری میں ہوا۔

۷۳۵۹ - محمد بن حجاج بن رشدین مہری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے احمد بن محمد نے روایات نقل کی ہیں' اس نے ابن وہب سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 242 ہجری میں ہوا۔

۷۳۶۰ - محمد بن حجاج

یہ ابولبابہ کی اولاد میں سے ہے' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۷۳۶۱ - محمد بن حجاج برجمی کوفی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۳۶۲ - محمد بن حجاج حمصی

اس نے جابان یا شاید موسیٰ بن جابان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے بقیہ بن ولید نے روایات

نقل کی ہیں۔ازدی کہتے ہیں:اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔

۷۳۶۳ - محمد بن حجاج بن جعفر بن ایاس بن نذیر کوفی

اس نے ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضبی ہے' اس نے ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں:اس کا انتقال بغداد میں ہوا تھا۔حافظ ابن عقدہ کہتے ہیں:اس کے معاملے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں:اس کا انتقال بغداد میں 261 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 97 برس تھی۔محاملی اور ابوسعید بن اعرابی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۶۴ - محمد بن حجاج مصری

اس نے ابوموسیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۶۵ - محمد بن حجاج بجلی

اس نے قاسم بن ولید سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۷۳۶۶ - محمد بن حجر

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۳۶۷ - محمد بن حجر بن عبدالجبار بن وائل بن حجر

اس نے اپنے چچا سعید سے جبکہ اس سے ابراہیم بن سعید جوہری سے روایات نقل کی ہیں۔اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ''ابوالخنافس'' ہے۔امام بخاری کہتے ہیں:اس میں کچھ غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۳۶۸ - محمد بن حذیفہ اسیدی

اس نے سفیان بن عیینہ سے ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے اور یہ کہا ہے:اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان شاهد الزور مع العشار فی النار.

''جھوٹی گواہی دینے والا شخص جہنم میں ٹیکس وصول کرنے والے کے ساتھ ہوگا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' زیاد بن علاقہ نے اس کا سماع نہیں کیا اور سفیان کے پاس زیاد کے حوالے سے صرف چار روایات منقول تھیں اور وہ چاروں معروف ہیں۔

۷۳۶۹ - محمد بن حذیفہ بن داب

امام ابوحاتم کہتے ہیں:یہ ضعیف ہے۔

۷۳۷۰ - محمد بن حذیفہ

اس نے ابوقتادہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابوذئب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے بھی اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۳۷۱ - محمد بن حرب (م) ذہلی

اس نے جابر بن سمرہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف اس کے بھائی سماک نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں یہ روایت منقول ہے:

احذروهم -يعني الكذابين. ''اُن لوگوں سے بچ کر رہو'' یعنی کذاب لوگوں سے بچ کر رہو۔

۷۳۷۲ - محمد بن حسان (د)

یہ مروان بن معاویہ کا استاد ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ مصلوب ہوا تھا۔

۷۳۷۳ - محمد بن حسان سلمی

یہ مجہول ہے۔

۷۳۷۴ - محمد بن حسان سمتی

اس نے ہشیم اور اُس کے معاصرین سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابویعلیٰ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے بھی یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ اس نے ضعیف راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس قول کے مطابق 228 ہجری میں ہوا۔

۷۳۷۵ - محمد بن حسان (ق) ازرق شیبانی

یہ امیر معن بن زائدہ کا غلام ہے۔

اس نے ابن عیینہ اور وکیع سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابن ماجہ، محاملی، ابن ابوحاتم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی اور ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 257 ہجری میں ہوا۔

۷۳۷۶ - محمد بن حسان کوفی خزاز

اس نے ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف تھا اور یہ کذاب تھا، یعنی لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں جھوٹا تھا۔

۷۳۷۷ - محمد بن حسان اموی

اس نے عبدہ بن سلیمان کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان اللہ امر الارض ان تبتلع ما یخرج من الانبیاء .

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اُس چیز کو نگل لیا کرے جو انبیاء کے جسم سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''الافراد'' کے آغاز میں نقل کی ہے جو محمد بن سلیمان بن محمد باہلی نعمانی کے حوالے سے منقول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن حسان اور ہمارے مشائخ منفرد ہے۔ یہ راوی ثقہ ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''الاحادیث الواہیہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابن حسان کذاب ہے۔

۷۳۷۸ - محمد بن حسن بن تل اسدی کوفی

اس نے فطر بن خلیفہ اور سفیان ثوری سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عمر اور ابوشیبہ کے دونوں صاحبزادوں اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ فسوی بیان کرتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا.

منهم مسيلمة، والعنسي، والمختار، وشر قبائل العرب بنو امية وبنو حنيفة وثقيف.

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذابوں کا ظہور نہیں ہوگا' جن میں مسیلمہ' عنسی اور مختار شامل ہیں اور عربوں کے سب سے بدترین قبیلے بنواُمیہ اور بنوحنیفہ اور ثقیف ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: روایت کے یہ الفاظ'' کہ اُن میں سے ایک مسیلمہ ہے'' شاید یہ راوی کے الفاظ ہیں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) اُن کے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الدعاء سلاح المؤمن، وعماد الدين، ونور السموات والارض.

''دعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے''۔

امام حاکم نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے' حالانکہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے (چونکہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان امام حسین رضی اللہ عنہ کا واسطہ ہونا چاہیے تھا)۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے محمد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جس کا لقب ''تل'' ہے' اور ثقہ راویوں سے روایات نقل کی ہیں' میں اس کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۷۳۷۹ - محمد بن حسن (ق) براد

اس نے زبیر بن منذر بن ابواسید ساعدی کے حوالے سے جبکہ اس سے صرف صفوان بن سلیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۸۰ - محمد بن حسن شیبانی' ابوعبداللہ

یہ اکابر فقہاء میں سے ایک ہیں۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے ان کے حافظہ کے حوالے سے انہیں کمزور قرار دیا ہے۔ انہوں نے امام مالک بن انس اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ علم اور فقہ کے سمندروں میں سے ایک تھے اور امام مالک کے بارے میں قوی ہیں۔

۷۳۸۱ - محمد بن حسن صدفی

اس نے عبادہ بن نسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حیض کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۳۸۲ - محمد بن حسن یمامی

محمد بن رافع نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۳۸۳ - محمد بن حسن ہاشمی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۷۳۸۴ - محمد بن حسن اسدی

اس نے امام اعمش سے جبکہ اس سے داؤد بن عمرو ضبی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے کہ یہ وہ راوی ہے جس کا لقب ''تل'' ہے۔

۷۳۸۵ - محمد بن حسن (د) بن عطیہ عوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' تاہم اُنہوں نے اسے متروک قرار نہیں دیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا بلغ اولادكم سبع سنين فعلموهم الصلاة، فاذا بلغوا عشرا فاضربوهم عليها، وفرقوا بينهم في المضاجع.

''جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو اُنہیں نماز کی تعلیم دو اور وہ جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز کی وجہ سے اُن کی پٹائی کرو اور اُن کے بستر ایک دوسرے سے الگ کر دو''۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۷۳۸۶ - محمد بن حسن (د) بن زبالہ مخزومی مدنی

اس نے امام مالک اور ذویہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام نسائی اور ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

فتحت القرى بالسيف، وفتحت المدينة بالقرآن.

''میں نے بستیوں کو تلوار کے ذریعے فتح کیا ہے اور میں نے مدینہ کو قرآن کے ذریعے فتح کیا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المدينة مهاجري، وفيها بيتي، وحق على امتي حفظ جيراني.

''مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے' یہاں پر میرا گھر ہوگا' یہ میری اُمت پر یہ بات لازم ہے کہ وہ میرے پڑوسیوں کی حفاظت کریں''۔

۷۳۸۷ - محمد بن حسن (خ،ت) بن ہلال

یہ محبوب ہے۔ اس نے خالد حذاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۳۸۸ - محمد بن حسن (ت) بن ابویزید ہمدانی کوفی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ہم نے اس سے سماع کیا تھا' یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا تھا: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الدعاء سلاح المؤمن، وعماد الدين، ونور السموات والارض.

''دعا مؤمن کا ہتھیار اور دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے''۔

امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' حالانکہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يفعله.

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو کسی گناہ کے حوالے سے عار دلائے گا' وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اُس گناہ کا مرتکب نہیں ہوگا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یقول اللہ :من شغله قراء ة القرآن عن دعائی ومسالتی اعطیته افضل ثواب الشاکرین.

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص قرآن کی تلاوت کی وجہ سے مجھ سے دعا نہیں کر پاتا' مجھ سے مانگ نہیں سکتا' میں اُسے شکر کرنے والوں کا سب سے بہترین ثواب عطا کرتا ہوں''۔

امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' حالانکہ یہ حسن ہے نہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من مات فی هٰذا الوجه من حاج او معتمر لم یعرض ولم یحاسب، وقیل له :ادخل الجنة.

''جو شخص حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے راستے میں فوت ہو جائے تو اُسے حساب کتاب نہیں دینا ہوگا' اُس سے کہا جائے گا: تم جنت میں جاؤ''۔

۷۳۸۹ - محمد بن حسن فردوسی بصری

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت غیر محفوظ ہے اور یہ نقل کے اعتبار سے مشہور بھی نہیں ہے اور اس کی حدیث کی سند کی متابعت بھی نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اعمش کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من رجل یلقاه ابن عمه فیساله من فضله فیمنعه الا منعه اللہ من فضله یوم القیامة.

''جب بھی کسی شخص سے اُس کا کچھ چچازاد ملاقات کرے اور اُس کے پاس موجود اضافی چیز اُس سے مانگے اور وہ شخص وہ چیز اُسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا فضل اُسے عطا نہیں کرے گا''۔

۷۳۹۰ - محمد بن حسن (خ، ت، ق) مزنی

یہ واسط کا قاضی ہے۔ اس نے عوام بن حوشب اور ابن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' زید بن حریش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ موقوف روایات کو مرفوع روایات کے طور پر اور مرسل روایات کو مسند روایات کے طور پر نقل کر دیتا تھا' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے جسے اس نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے حالانکہ مشہور یہ ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے' اس نے ثقہ راویوں کے بارے میں بھی کچھ کر کیا ہے' تاہم یہ زیادہ درست ہے۔

۷۳۹۱ - محمد بن حسن

یہ نرسی کا شاگرد ہے اور دراصل خوارزم کا رہنے والا ہے اور اس کا اسم منسوب بغدادی ہے۔ اس نے یحییٰ بن ہاشم سمسار اور علی بن جعد سے جبکہ اس سے مکرم قاضی نے روایات نقل کی ہیں۔ یزید بن محمد ازدی کہتے ہیں: اس نے موصل میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس کی حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس کا انتقال 294 ہجری میں ہوا۔

۷۳۹۲ - محمد بن حسن بن آتش صنعانی ابناوی

اس نے جعفر بن سلیمان اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے احمد بن صالح، محمد بن رافع اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان کو اس کے بارے میں وہم ہوا' اُنہوں نے اس کے حالات میں یہ کہا ہے: اس نے ہمام بن منبہ سے روایات نقل کی ہیں' حالانکہ اُنہوں نے درمیان میں ایک شخص کو چھوڑ دیا ہے۔

۷۳۹۳ - محمد بن حسن ازدی مہلبی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مدرک بن تمام نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۳۹۴ - محمد بن حسن بن احمد بن محمد بن موسیٰ اہوازی

یہ ابن ابوعلی اصبہانی کے نام سے معروف ہے۔ ابوبکر خطیب نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں۔ اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے' اس سے روایت کرنا مناسب نہیں ہے' کیونکہ یہ اسانید ایجاد کرتا تھا' بعض حضرات نے اسے جھوٹ کے کیڑے کا نام دیا ہے۔ یہ ابوولید دربندی ہے' جس سے احمد بن علی جصاص نے اہواز میں سماع کیا اور یہ کہا تھا: ہم اسے جھوٹ کا کیڑا قرار دیتے ہیں۔

۷۳۹۵ - محمد بن حسن استراباذی عطار

اس نے عمار بن رجاء سے سماع کیا ہے۔ ابوسعد ادریسی کہتے ہیں: یہ اَن پڑھ تھا اور غفلت کا شکار شخص ہے' اسے یہ بھی پتا نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا حدیث بیان کر رہا ہے۔

۷۳۹۶ - محمد بن حسن

محمد بن اسحاق بن محمد سوسی نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ ہے' شاید یہ نقاش ہے جس نے ایک تفسیر بھی لکھی ہے کیونکہ وہ شخص تو کذاب ہے یا وہ دجالوں میں سے آخری شخص ہے۔ اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لمعاویة :انه یحشر وعلیه حلة من نور، ظاهرها من الرحمة

وباطنها من الرضا، يفتخر بها في الجمع، لكتابته الوحي.

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب اُن کا حشر ہوگا تو اُن کے جسم پر نور کا ایک حلّہ ہوگا' جس کے ظاہر میں رحمت ہوگی اور باطن میں رضامندی ہوگی اور تمام اہلِ محشر اُس پر رشک کریں گے' ایسا وحی کی کتابت کی وجہ سے ہوگا''۔

اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے:

ان معاوية يبعث نبيا من حمله وائتمانه على كلام ربي.

''بے شک معاویہ کو نبی بنا کر مبعوث کیا جائے گا کیونکہ اُس نے اس کا وزن اُٹھایا ہے اور میرے پروردگار کے کلام کا امین بنا''۔

۷۳۹۷ - محمد بن حسن بن احمد' ابوبکر جوہری الواعظ

اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یحییٰ بن مندہ کہتے ہیں: اس نے جولاہوں اور اساکنہ کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بارے میں جھوٹی اسناد ذکر کی تھیں۔

۷۳۹۸ - محمد بن حسن عسکری

اس نے عباس بحرانی کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

يوزن حبر العلماء.

''ایک بڑے عالم کا وزن کیا جائے گا''۔

خطیب کہتے ہیں: میری اس کے بارے میں یہ رائے ہے کہ یہ اس نے ایجاد کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ دعا ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۳۹۹ - محمد بن حسن بن تمیم

اس نے ابوبکر بن خلف شیرازی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عساکر کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منقول کوئی ایسی اصل نہیں دیکھی جس سے یہ خوش ہو۔

۷۴۰۰ - محمد بن حسن بزاز بن شمعی

اس نے قطیعی سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب نے اس پر تنقید کی ہے۔

۷۴۰۱ - محمد بن حسن بن ازہر دعّاء

اس نے عباس دوری سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب ابوبکر نے اس پر تہمت عائد کی ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص ہے جو کتاب الحیدہ کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ اُس سے ابوعمرو بن سماک نے نقل کی ہے' میں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث دیکھی ہے جس کی سند میں اس کے علاوہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ حدیث

جھوٹی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے کتاب الحیدہ ایجاد کی ہے کیونکہ اس کا وقوع پذیر ہونا انتہائی ناممکن ہے۔ خطیب ابوبکر کہتے ہیں: یہ ابوبکر قطائعی اصم دعّاء ہے۔

اس نے قعنب بن محرز عمر بن شبہ اور عباس بن یزید بحرانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن سماک محمد بن عبداللہ بن بخیت دقاق ابوحفص بن شاہین اور ابوحفص کتانی نے روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس نے موضوع روایت نقل کی ہیں اور یہ بحرانی سے ملا بھی نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح عليهم.

''بڑے عالم کا وزن شہید کے خون کے ساتھ کیا جائے گا تو عالم کو اس پر فوقیت دی جائے گی''۔

اس کا انتقال 320 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما ان دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة مهاجرا اكثر اليهود السائل وهو يجيبهم ... الحديث.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی آپ سے بکثرت سوالات کیا کرتے تھے اور آپ انہیں جوابات دیا کرتے تھے''۔

اس روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

فمضى الى منزل الصديق، فقال: ان الله امرني ان اصاهرك وان اتزوج هذه الجارية عائشة.

''تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تم سے رشتہ قائم کروں اور اس لڑکی عائشہ کے ساتھ شادی کرلوں''۔

۷۴۰۲ - محمد بن حسن بن علی مدینی

اس نے زبیر بن بکار سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۴۰۳ - محمد بن حسن بن فلان بن اسامہ بن زید بن حارثہ

ابراہیم بن منذر حزامی نے عباس بن ابوسلیم کے حوالے سے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے یہ مجہول ہے۔

۷۴۰۴ - محمد بن حسن بن موسیٰ کندی

اس نے حرملہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث میں اتنے پائے کا نہیں ہے اس کا بھائی موسیٰ بن حسن کچھ

معروف اور کچھ منکر ہے۔

۷۴۰۵ - محمد بن حسن بن مالک سعدی

اس نے ابورجاء محمد بن حمدویہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابومسعود دمشقی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷۴۰۶ - محمد بن حسن بن علی بن راشد انصاری

اس نے وراق حمیدی سے روایت نقل کی ہے' اس نے ملتزم کے پاس دعا مانگنے کے بارے میں ایک موضوع حدیث ذکر کی ہے۔

۷۴۰۷ - محمد بن حسن فیومی

حافظ احمد بن عیسیٰ نے اس سے ایک حدیث روایت کی ہے' جس کو ایجاد کرنے کا اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔

۷۴۰۸ - محمد بن حسن بن مقسم' ابوبکر مقری نحوی

یہ ائمہ میں سے ایک ہے' محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ انہوں نے ابومسلم کجی اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے' البتہ قرات میں ان سے اجتناب کیا ہے' وہ قرات جس کی نقل مستند نہیں ہے اور یہ اُس قرات کو محراب میں پڑھا کرتے تھے اور یہ اس بارے میں اُس چیز پر اعتماد کرتے تھے جو عربی زبان و ادب کے حوالے سے انہیں سمجھ آتی تھی' اگرچہ قاری کے طور پر یہ اُس سے واقف نہیں تھے۔ ان کا انتقال 350 ہجری میں ہوا۔

۷۴۰۹ - محمد بن حسن بن کوثر' ابوبحر البربہاری

یہ معروف اور واہی راوی ہے۔ برقانی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: امام دارقطنی ہمیں یہ کہا کرتے تھے کہ ابوعلی بحر کی صرف اُن احادیث پر اکتفاء کرو جو میں نے منتخب کی ہیں' بس وہی کافی ہیں۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے کدیمی اور تمتام سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 362 ہجری میں ہوا تھا۔ اس کی عالی سند کے ساتھ جو روایات منقول ہیں اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

المعروف کله صدقة.

''نیکی پوری کی پوری (یعنی ہر قسم کی نیکی) صدقہ ہے''۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: برقانی نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے: ایک دن میں ابن کوثر کے پاس موجود تھا تو ابن سرخسی نے ہم سے کہا: میں ظاہر کروں گا کہ ایک جھوٹا شیخ ہے۔ پھر انہوں نے کہا: اے شیخ! فلاں بن فلاں نے فلاں مقامات کے اوپر پڑاؤ کیا' کیا تم نے اس کے بارے میں سنا ہے؟ تو ابوبحر نے کہا: جی ہاں! میں نے اُس سے یہ سماع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ اُس کا کوئی وجود نہیں تھا۔

۷۴۱۰ - محمد بن حسن بن محمد بن زیاد موصلی، ثم بغدادی، ابوبکر نقاش

یہ علم قرات کا ماہر اور علم تفسیر کا ماہر ہے۔اس نے ابومسلم کجی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں اور اس نے روایات کی بنیاد پر علم قرات سیکھا ہے اس نے مختلف شہروں کا سفر کیا، مشقت کا شکار ہوا اس کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور یہ اپنے زمانے میں قاریوں کا استاد تھا، اگر چہ اس میں ضعف موجود تھا۔ابوعمرو دانی نے اس کی تعریف کی ہے، تاہم اُنہوں نے اس سے روایت نوٹ نہیں کی، باوجود یکہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ میں نے ابن شنبوذ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں دمشق سے نکل کر بغداد آیا اور میں نے ہارون اخفش سے علم قرات سیکھا تو وہاں سے ایک قافلہ آ رہا تھا، جس میں ابوبکر نقاش موجود تھا اور اُس کے ہاتھ میں روٹی تھی، اُس نے مجھ سے کہا: اخفش کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: اُس کا انتقال ہو گیا ہے، پھر نقاش واپس چلا گیا اور اُس نے کہا: میں نے اخفش سے علم قرات سیکھا ہے۔طلحہ بن محمد شاہد کہتے ہیں: نقاش حدیث میں غلط بیانی کرتا تھا، یہ زیادہ تر قصے بیان کیا کرتا تھا۔ برقانی کہتے ہیں: نقاش کی نقل کردہ ہر حدیث منکر ہے۔ابوقاسم لالکائی کہتے ہیں: نقاش کی تفسیر سینے کو شق کر دیتی ہے، یہ سینے کو شفاء نہیں دیتی ہے۔نقاش کا انتقال 351 ہجری میں ہوا۔

۷۴۱۱ - محمد بن حسن بن درید، ابوبکر

یہ لغت کا مصنف ہے، اس نے امام ابوحاتم سجستانی، ابوفضل ریاشی اور اُن کے طبقے کے افراد سے استفادہ کیا ہے۔یہ علم ادبیات میں مہارت رکھتا تھا اور حافظے کے حوالے سے ضرب المثل تھا۔امام دارقطنی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ابومنصور ازہری لغوی کہتے ہیں: میں ابن درید کے پاس آیا تو میں نے اُسے نشے کی حالت میں دیکھا۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 311 ہجری میں ہوا۔

۷۴۱۲ - محمد بن حسن بن محمد بن زیاد

اس نے علی بن بحر بن بری سے روایت نقل کی ہے اور عدن کی فضیلت کے بارے میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ یہ صدوق ہے، اُس شخص نے اس کے بارے میں غلطی کی ہے جس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، تاہم یہ شخص عمدہ نہیں ہے۔

۷۴۱۳ - محمد بن حسن بن سلیمان قزوینی، ابوبکر

اس نے جعفر فریابی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے، اس کے حوالے سے ایک جزء منقول ہے، جس میں سے زیادہ تر روایات میں سند اور متن کے اندر اختلاط پایا جاتا ہے۔اس کا انتقال 375 ہجری میں ہوا۔

۷۴۱۴ - محمد بن حسن بن سماعہ حضرمی

اس نے ابونعیم اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے محاملی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، یہ قوی نہیں ہے۔

۷۴۱۵ - محمد بن حسن بن باکیر شیرازی

یہ کاتب تھا اور شیعہ تھا، اس نے شاموخی کے حوالے سے ایک جزء روایت کیا ہے۔ابن ناصر کہتے ہیں: اس کا حال اس سے زیادہ

مشہور ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے' یہ ظلم کرنے والا شخص تھا' اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 511 ہجری میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے!

۷۴۱۶ - محمد بن حسن بن یقطین قصار

اس نے ابومحمد جوہری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' اس میں رفض پایا جاتا تھا۔

۷۴۱۷ - محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ بن شیخ القراء ابوطاہر بن سوار

اس نے احمد بن محمد رحبی اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے۔ یہ کذاب ہے' اس نے متردد طبراق کا جھوٹا دعویٰ کیا جس کی وجہ سے اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

۷۴۱۸ - محمد بن حسن بن برکات الخطیب

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابن ناصر کہتے ہیں: اس نے متعدد اجزاء میں اپنا سماع ظاہر کیا ہے۔ اس پر رافضی ہونے کا بھی الزام ہے۔

۷۴۱۹ - محمد بن حسن بن محمد انصاری

یہ سلفی کا استاد ہے اور رافضی ہے۔ ابن ناصر نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

۷۴۲۰ - محمد بن حسین' ابوشیخ برجلانی

یہ کتاب ''الرقائق'' کا مصنف ہے۔ اس نے حسین جعفی' ازہر سمان اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابودنیا اور ابن مسروق نے روایات نقل کی ہیں' مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ تاہم میں نے اس کے بارے میں کسی کی توثیق یا جرح نہیں دیکھی ہے' ابراہیم حربی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: مجھے صرف بھلائی کا علم ہے۔ برجلانی کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔

۷۴۲۱ - محمد بن حسین ہمدانی

اس نے محمد بن جہم سمری سے روایت نقل کی ہے' یہ ساقط الاعتبار ہے اور روایت کرنے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یہ محمد بن حسین بن سعید بن ابان ہے' جیسا کہ میرا گمان ہے۔ جی نہیں! ابوجعفر جہنی ہے جو طیان کے نام سے معروف ہے۔ یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے مصر' شام' حجاز اور عراق کا سفر کیا اور ابویحییٰ بن ابومسرہ' یحییٰ بن ابوطالب' ابراہیم بن دیزیل اور اُن کے طبقے کے افراد سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس سے محمد بن مظفر حافظ' احمد بن ابراہیم بن فراس مکی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ صالح بن احمد کہتے ہیں: ہم نے اس سے کتابت کو اس لیے ترک کر دیا تھا کیونکہ عبدالرحمٰن بن حمدان کی خواہش تھی اور عبدالرحمٰن کی رائے ان کے بارے میں خراب تھی' بطورِ خاص اُس مسند کے سماع کے بارے میں جو ابراہیم بن نصر سے منقول ہے اور یہ بھی عبدالرحمٰن

کے بارے میں کلام کرتا تھا اور افراط سے کام لیتا تھا۔ امام دارقطنی نے محمد نامی اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔ حمزہ سہمی نے ابن غلام زہری اور ابوبکر بن عدی منقری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ راوی پسندیدہ نہیں تھا۔ ہم نے اس کے بارے میں یہ حکایت نقل کی ہے: یہ کہتا ہے کہ ہم ہمدان میں تھے' سردی بہت زیادہ تھی' ہماری سطح کے اوپر ایک برتن میں ایک اونٹنی کا دودھ تھا' وہ برتن ٹوٹ گیا تو وہ مری سطح کے اوپر آ کر نصب ہوگئی اور جم گئی' یہاں تک کہ چمڑے کی مانند ہوگئی۔ میں نے اُس سے دو موزے کاٹ لیے اور اُنہیں پہن لیا اور اُنہیں پہن کر سلطان کے گھر تک آیا۔ یا شاید جس طرح بھی حمزہ نے بیان کیا۔ تو میں نے اس کے حوالے سے کچھ ایسی احادیث دیکھی ہیں جن کا متن منکر ہے اور سند بھی منکر ہے اور جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۷۴۲۲ - محمد بن حسین ابوالفتح بن یزید ازدی موصلی

یہ حافظ الحدیث ہے۔ اس نے امام ابو یعلیٰ موصلی' باغندی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے جمع وتصنیف کا کام بھی کیا ہے۔ جرح اور ضعیف راویوں کے بارے میں اس سے ایک بڑی کتاب بھی منقول ہے' جس میں اس پر مواخذے بھی کیے گئے ہیں۔ ابواسحاق برمکی اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ برقانی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابونجیب عبد الغفار ارموی کہتے ہیں: میں نے اہل موصل کو دیکھا ہے کہ وہ ابوالفتح کو کمزور قرار دیتے تھے اور اُسے کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر روایات منقول ہیں' یہ حافظ الحدیث تھا' اس نے علومِ حدیث میں بھی ایک کتاب لکھی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 394 ہجری میں ہوا۔

۷۴۲۳ - محمد بن حسین ازدی

یہ ایک اور شخص ہے جس کا محل صدق ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ جبلہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے محمد بن فرج ازرق اور ابواسماعیل ترمذی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوقاسم تنوخی کے دادا نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۲۴ - محمد بن حسین بن موسیٰ شریف رضی' ابوالحسن

یہ بغداد کا شاعر ہے اور سخت رافضی تھا۔

۷۴۲۵ - محمد بن حسین' ابوعبدالرحمٰن سلمی نیشاپوری

یہ صوفیاء کے استاد ہیں' انہوں نے اُن کی تاریخ مرتب کی ہے' اُن کے طبقات لکھے ہیں' اُن کی وضاحت کی ہے۔ محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے' یہ عمدہ نہیں ہیں۔ انہوں نے اصم اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے علم حدیث کی طرف بھی توجہ کی تھی اور یہ اُس کے رجال میں سے بھی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے بارے میں سوال کیا گیا' خطیب محمد بن یوسف قطان نے مجھ سے کہا: یہ صوفیاء کے لیے حدیث ایجاد کرتا تھا۔ حافظ عبد الغافر فارسی نے ''تاریخ نیشاپور'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے ایسی کتابیں مرتب کی ہیں کہ اس ترتیب کے ساتھ اس سے پہلے کسی نے نقل نہیں کیں' یہاں تک کہ اس کی تصانیف کی فہرست ایک سو سے زیادہ ہوگئی۔ اس نے مرو' نیشاپور' عراق اور حجاز میں احادیث نوٹ کی تھیں۔ اس کی

پیدائش 330 ہجری میں ہوئی تھی۔ خطیب کہتے ہیں: ابو عبدالرحمٰن کی اس کے شہر والوں کے نزدیک قدر بہت زیادہ تھی اور اس کے ہمراہ یہ علمِ حدیث کا ماہر اور بہت عمدہ شخص تھا' لیکن اس کے حوالے سے صوفیاء کے بارے میں کچھ چیزیں منقول ہیں۔ سلمی کا انتقال شعبان کے مہینے میں 412 ہجری میں ہوا اور جن روایات کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے اُن کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ اُلجھن ہے (یہ طبقات الصوفیہ کا مصنف ہے)۔

۷۴۲۶ - محمد بن حسین بن جعفر

یہ ایک صوفی بزرگ ہے۔ اس نے بھی اصم ایک موضوع روایت نقل کی ہے جس کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۷۴۲۷ - محمد بن حسین' ابوخازم

یہ قاضی ابویعلیٰ بن فراء کا بھائی ہے۔ اس نے امام دارقطنی سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ معتزلہ کے نظریات رکھتا تھا۔ یہ کہتا ہے: یہ صحیفے سے حدیث روایت کرتا تھا' اس نے مصر میں صحیفے خریدے تھے اور اُن سے حدیث روایت کر لیتا تھا۔

۷۴۲۸ - محمد بن حسین وراق

اس نے ابوبکر قطیعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرنے والا شخص ہے۔ یہ ابن خفاف کے نام سے معروف ہے۔ اس کا انتقال 418 ہجری میں ہوا۔

۷۴۲۹ - محمد بن حسین جرجانی

یہ جامع نیشاپور کا امام تھا۔ امام حاکم نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عجیب و غریب روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۴۳۰ - محمد بن حسین بن محمد بن حاتم

اس کا والد عبید العجل کے نام سے معروف ہے۔ امام دارقطنی نے اس سے احادیث نقل کی ہیں اور اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۴۳۱ - محمد بن حسین شاشی

یہ ایک جھوٹا معمولی شیخ ہے۔ ابوسعد بن سمعانی کہتے ہیں: یہ ایک بہت زیادہ رونے والا بزرگ ہے' میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے میرے شیخ اشج نے حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من العود الی العود ثقل ظهر الخطائين، ومن الهفوة الی الهفوة كثرة ذنوب الخطائين.

''ایک لکڑی سے دوسری لکڑی تک خطائیں کرنے والوں کی پشت کا بوجھ ہوتا ہے اور ایک ہفوۃ سے دوسری ہفوۃ تک خطائیں کرنے والوں کے گناہوں کی کثرت ہوتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ ابن سمعانی کی مغفرت کرے کہ اُنہوں نے اس جھوٹی روایت کو جائز کیسے قرار دے دیا۔

۷۴۳۲ - محمد بن حسین ابوالعز قلانسی

یہ عراق کا سب سے بڑا قاری ہے۔ سمعانی کہتے ہیں: میں نے عبدالوہاب انماطی کو سنا ہے کہ انہوں نے اس کی نسبت رفض کی طرف کی تھی اور اس کی برائیاں بیان کی تھیں۔ مؤلف کہتے ہیں: جہاں تک رفض کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہے البتہ اس کے حوالے سے ایسے اشعار منقول ہیں جو چاروں خلفاء کی تعظیم کے بارے میں ہیں' بشرطیکہ اس نے تقیہ کے طور پر تعظیمی اشعار نہ کہے ہوں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: اس نے اپنے سماع کو ایک جزء میں لاحق کیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید ہو سکتا ہے کہ اسے اُس نے لاحق کیا ہو' جس نے اسے ثبت قرار دیا ہے۔ احمد بن احمد بن القاص کہتے ہیں: میں اس کے پاس علم قرات سیکھنے کے لیے آیا تو اس نے مجھ سے سونا مانگا' میں نے کہا: میں یہ دے سکتا ہوں لیکن میں تمہیں قرآن کا معاوضہ نہیں دوں گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوالعز ہمارے نزدیک ثقہ ہے اور قرات میں پسندیدہ شخصیت کا مالک ہے۔

۷۴۳۳ - محمد بن حسین بن حسن بن حسویہ حسوی

اس نے کدیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ سہمی کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کی بھلائی کے حوالے سے تعریف کی ہو۔ اس کا انتقال 364 ہجری میں ہوا۔

۷۴۳۴ - محمد بن حسین بن عمر مقدسی

اس نے اپنا نام لاحق بیان کیا ہے۔ حافظ ابونعیم نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں۔ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۴۳۵ - محمد بن ابوحفصہ (خ، م، س) بصری

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک شیخ ہے جو بصیرت رکھتا ہے۔ اس کی کنیت ابوسلمہ اور ابومیسرہ ہے۔ اس میں کچھ خرابی ہے' اسی وجہ سے ایک مرتبہ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ صالح ہے۔ اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' جس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما اذن الله لشیء کاذنه لرجل حسن الترنم بالقرآن.

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے اُس آدمی کی تلاوت کو سنتا ہے جو عمدہ ترنم کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابراہیم بن طہمان نے محمد بن ابوحفصہ کے حوالے سے زہری سے ایک نسخہ نقل کیا ہے' جس میں تقریباً ایک سو

احادیث ہیں۔اس کی نقل کردہ غریب روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے:

یا رسول اللہ، افضت قبل ان ارمی ؟ قال :لا حرج.

''یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف افاضہ کرلیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سالم بن ابوحفصہ کوفی کا ذکر پہلے گزر چکا ہے' وہ اس کا بھائی نہیں ہے۔

۷۴۳۶ - محمد بن حفص

یہ ہاشم کا والد ہے اور امام مالک کا معاصر ہے۔اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۴۳۷ - محمد بن حفص خراسانی

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے۔

۷۴۳۸ - محمد بن حفص حجازی

اس نے عمر بن علی بن حسین سے روایات نقل کی ہیں۔اس سے اس کے بیٹے قاسم بن محمد کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۷۴۳۹ - محمد بن حفص حمصی

اس نے محمد بن حمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ابن مندہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وصابی ہے۔ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس سے سماع کا ارادہ کیا تھا' لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ سچ نہیں بولتا' تو میں نے اسے ترک کردیا۔

۷۴۴۰ - محمد بن حفص (د) قطان

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ایک قول کے مطابق یہ عیسیٰ بن شاذان کا ماموں ہے۔

امام ابوداؤد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ابن مندہ کہتے ہیں: اس نے سفیان اور یحییٰ قطان کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۴۱ - محمد بن حفص حزامی

اس نے رحیم بن اسدی سے روایات نقل کی ہیں' اس کا نام عبدالرحمٰن ہے' اس نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے چالیس احادیث روایت کی ہیں' اس میں خرابی کی جڑ یا تو یہ ہے یا اس کا استاد ہے۔

۷۴۴۲ - محمد بن حفص طالقانی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی' اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۴۴۳ - محمد بن ابوحفص کوفی عطار

اس نے سدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۴۴۴ - محمد بن حکم (خ) مروزی

اس نے نضر بن شمیل سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے، میرے علم کے مطابق امام بخاری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۴۴۵ - محمد بن ابوالحکم

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے عطاء بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۷۴۴۶ - محمد بن حکم کاہلی

اس نے نوف بکالی سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ ولید بن حکم ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۷۴۴۷ - محمد بن حماد بن زید حارثی کوفی

اس نے احمد بن بشیر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۷۴۴۸ - محمد بن حماد سابری

اس نے مہران بن ابوعمر رازی سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۷۴۴۹ - محمد بن حماد ظہرانی

یہ امام عبدالرزاق کا شاگرد ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا، اس کی شان بڑی بلند تھی۔ امام دارقطنی اور امام ابن ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ ابن عدی نے منصور فقیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے مشائخ میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ میری یہ خواہش ہو کہ میں اُس کی مانند ہو جاؤں، یعنی فضیلت کے اعتبار سے اُن کی مانند ہو جائے، سوائے تین آدمیوں کے، جن میں سب سے پہلے محمد بن حماد ظہرانی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق نے اپنی ''الاحکام'' اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، اس نے حدیث نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ ابن حزم بیان کرتے ہیں: اس نے عبدالرزاق کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمونة (فھذا)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کر لیتے تھے''۔

تو یہ روایت ابن زنجویہ اور دیگر حضرات نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے ابن جریج سے نقل کی ہے۔

اس میں یہ بھی منقول ہے: عمرو بن دینار نے مجھے بتایا' وہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی: میرے ذہن میں یہ گمان گزرتا ہے کہ ابوشعثاء نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا۔ برسانی نے یہ روایت اسی طرح ابن جریج کے حوالے سے شک کے ساتھ نقل کی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: ظہرانی نے اس میں یقین کے ساتھ غلطی کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے غلطی نہیں کی بلکہ اُنہوں نے اس تحمل کو مختصر کر دیا ہے اور صرف لفظ عن کے اوپر قناعت کی ہے اور تدلیس کر دی ہے اور یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔

۷۴۵۰ - محمد بن حماد بن ماہان دباغ

اس نے علی بن عثمان لاحقی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۴۵۱ - محمد بن حمدان بن صالح ضبی

اس نے ابن عرفہ کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں روایات اس نے حافظے کی بنیاد پر نقل کی ہیں۔

۷۴۵۲ - محمد بن حمد بن خلف' ابوبکر بندنیجی حنفش

یہ فقیہ ہے' یہ پہلے حنبلی ہوا' پھر حنفی بنا' پھر شافعی ہو گیا' اسی لیے اس کا لقب حنفش ہے۔ اس کی پیدائش 453 ہجری میں ہوئی' اس نے صریفینی' ابن نقور' ابوعلی بن بناء سے سماع کیا اور اُن کے سامنے تلاوت کی جبکہ اس سے سمعانی' ابن عساکر اور ابن سکینہ نے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن صالح جیلی کہتے ہیں: یہ شریعت کو ہلکا سمجھتا تھا اور اُسے معطل کر دیتا تھا' یہ حدیث اور اہلِ حدیث کو کمتر سمجھتا تھا اور اُن پر لعنت کیا کرتا تھا۔ سمعانی کہتے ہیں: یہ نمازوں میں بھی خلل کا شکار تھا۔ اس کا انتقال 538 ہجری میں ہوا۔

۷۴۵۳ - محمد بن حمران قیسی بصری

اس نے خالد حذاء اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے معلّیٰ بن اسد' سلیمان شاذکونی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منفرد اور غریب روایات منقول ہیں۔ یہ احتمال رکھتا ہے' ویسے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۷۴۵۴ - محمد بن حمزہ بن زیاد طوسی

یہ بغداد میں ہوتا تھا۔ ابن مندہ کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور اس کا باپ بھی عمدہ نہیں ہے۔

۷۴۵۵ - محمد بن حمزہ رقی اسدی' ابووہب

اس نے جعفر بن برقان سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ سعید بن یحییٰ اموی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۵۶ - محمد بن حمزہ بن عمر بن ابراہیم علوی کوفی

اس کے دادا زیدی مسلک کے علماء میں سے تھے اور یہ رافضی تھا۔

۷۴۵۷ - محمد بن حمزہ بن عمر بن محمد بن احمد بن عثمان' ابوطاہر اموی مدینی

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ ابن یونس نے اس کا تذکرہ شعراء میں کیا ہے' یہ حافظ نہیں تھا اور وہم بھی نہیں رکھتا تھا۔ اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ یہ اختلاط کا شکار ہوا تھا تو اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہوا' اسے تلقین کی جاتی تھی لیکن یہ غلطی سے رجوع نہیں کرتا تھا۔

ابوالعرب محمد بن احمد بن تمیم نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابوطاہر مدینی کے حوالے سے کتاب میں کوئی روایت منقول نہیں ہے' البتہ محمد بن عبدالعزیز اور محمد بن بسطام نے اس کے حوالے سے ابوطاہر کے حوالے سے روایت ہمیں بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حرملہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے مصر میں روایات نقل کی ہیں جبکہ یعقوب بن کاسب سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 331 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی' مؤمل بن یحییٰ اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۵۸ - محمد بن حمید (م،س،ق)' ابوسفیان معمری یشکری بصری

ایک قول کے مطابق اسے معمری اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے معمر کی طرف سفر کیا تھا' یہ عبادت گزار نیک لوگوں میں سے ایک تھا۔ اس نے ہشام بن حسان اور معمر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوخیثمہ اور ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

۷۴۵۹ - محمد بن حمید (د،ت،ق) رازی

یہ حافظ الحدیث ہے۔ اس نے یعقوب قمی اور ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں' یہ علم کے سمندروں میں سے ایک ہے لیکن ویسے یہ ضعیف ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: اس نے بکثرت منکر روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ فضلک رازی کہتے ہیں: میرے پاس ابن حمید کے حوالے سے پچاس ہزار احادیث منقول ہیں لیکن میں اُن میں سے ایک حرف بھی روایت نہیں کرتا۔ محمد بن شاذان نے اسحاق کوسج کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن حمید نے ہمارے سامنے کتاب المغازی سلمہ ابرش کے حوالے سے بیان کی تو اُس نے یہ فیصلہ دیا کہ میں علی بن مہران کے پاس گیا اور میں نے اُنہیں کتاب المغازی سلمہ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا' میں نے اُن سے کہا: کیا یہ کتاب ابن حمید نے پڑھی ہے (یعنی سلمہ کے حوالے سے نقل کی ہے) تو وہ مجھ پر حیران ہوئے اور بولے: محمد بن حمید نے یہ مجھ سے سنی ہے اور کوسج سے سنی ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا: میں یہ گواہی دیتا

ہوں کہ یہ کذاب ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: ہم ابن حمید کو ہر اُس چیز کے حوالے سے متہم قرار دیتے ہو جو وہ ہمیں حدیث بیان کرتا ہے' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں اُس سے زیادہ جرات کرنے والا ہو' وہ لوگوں کی احادیث حاصل کرتا تھا اور اُنہیں ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کر دیتا تھا۔ ابن خراش کہتے ہیں: ابن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی' اللہ کی قسم! وہ جھوٹ بولتا ہے۔ کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ابن حمید حدیث میں چوری کیا کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: میں نے ابن حمید اور ابن شاذکونی سے زیادہ ماہر جھوٹا اور کوئی نہیں دیکھا۔ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: میں نے امام ابن خزیمہ سے کہا: اگر آپ ابن حمید سے بھی سند حاصل کر لیتے تو یہ مناسب ہوتا کیونکہ امام احمد بن حنبل نے اُس کی بڑی تعریف کی۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: امام احمد بن حنبل اُس سے واقف نہیں تھے' اگر وہ اُس سے اُسی طرح واقف ہوتے جس طرح ہم اُس سے واقف ہیں تو کبھی اُس کی تعریف نہ کرتے۔ ابواحمد عسال بیان کرتے ہیں: میں نے فضلک رازی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں محمد بن حمید کے پاس گیا وہ اُس اسانید کو متون پر چڑھا رہا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ قرآن کا حافظ نہیں تھا کیونکہ محمد بن جریر نے جیسا کہ اُن کے حوالے سے مستند طور پر منقول ہے' اُنہوں نے یہ کہا ہے: محمد بن حمید رازی نے ہمارے سامنے پڑھا:

لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك. پڑھا۔ ابوبکر صناعانی نے کہا کہ میں اس سے روایات بیان کیوں نہ کروں؟ جبکہ امام احمد بن حنبل اور ابن معین نے اس سے بیان کی ہیں۔

۷۴۶۰ - محمد بن حمید ابوبکر لخمی خزاز

یہ ضعیف ہے' یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے۔

۷۴۶۱ - محمد بن حمید بن سہل مخرمی

اس نے ابوخلیفہ جمحی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابونعیم اصبہانی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۴۶۲ - محمد بن حمید

یہ سابری کا شاگرد ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ اس نے مہران رازی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حسین بن محمد بن شعیب نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۶۳ - محمد بن ابوحمید (ت،ق) مدنی

یہ حماد بن ابوحمید ہے۔ محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس نے مقبری اور موسیٰ بن وردان سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من سعادة ابن آدم استخارته الله، ومن شقاوة ابن آدم تركه الاستخارة.

''انسان کی سعادت مندی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور اُس کی بدبختی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی استخارہ کو ترک کر دے''۔

۷۴۶۴ - محمد بن ابوحمید زہری

یہ ابوبکر بن عیاش کا استاد ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ وہ نہیں ہے جس کا ذکر اس سے پہلا ہوا ہے' بلکہ یہ ایک اور شخص ہے اور تقریباً مجہول ہے۔

۷۴۶۵ - محمد بن حمیر (خ، س، ق) سلیحی حمصی

اس نے محمد بن زیاد الہانی اور ابراہیم بن ابوعبلہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے کثیر بن عبید' محمد بن مصفی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دحیم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ بقیہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔ فسوی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے غریب اور منفرد روایات منقول ہیں۔ اس کا انتقال 200 ہجری میں ہوا۔ الہانی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' جو اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من لزم قراء ة آية الكرسي دبر المكتوبة لم يكن بينه وبين الجنة الا ان يموت.

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی باقاعدگی سے پڑھتا رہے گا' اُس کے اور جنت کے درمیان صرف یہ چیز ہوگی کہ اُس کا انتقال ہو جائے''۔

۷۴۶۶ - محمد بن حمیر

اس نے اپنے والد اور امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے اہل کبائر کو عذاب ہونے کے بارے میں ایک منکر روایت منقول ہے۔ یحییٰ بن یمان بن یزید اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ شاید اس کے اور امام باقر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص کا ذکر نہیں ہوا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: میں محمد بن حمیر سے واقف نہیں ہوں۔

۷۴۶۷ - محمد بن حنظلہ (ق) مخزومی

اس نے معروف بن مشکان سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابراہیم بن محمد شافعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۶۸ - محمد بن حنین

میرے علم کے مطابق عمرو بن دینار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' یہ بات امام حاکم نے بیان کی ہے۔

۷۴۶۹ - محمد بن حنیفہ ابوحنیفہ قصبی واسطی

اس نے خالد بن یوسف سمتی سے روایت نقل کی ہے۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۴۷۰ - محمد بن حیویہ بن مؤمل کرجی

اس نے ہمدان میں اسید بن عاصم اور اکابرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک عرصے تک زندہ رہا۔ خطیب کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے' یہ بات برقانی نے بیان کی ہے۔

۷۴۷۱ - محمد بن حیدرہ بن عمر زیدی کوفی

اس نے ابی نرسی سے سماع کیا ہے' ابن خلیل کی اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ یہ رافضی ہے تاہم اس کا سماع درست ہے۔

۷۴۷۲ - محمد بن خازم (ع) ضریر

یہ ثقہ اور ثبت ہے' مجھے اس کے بارے میں ایسی کسی بات کا علم نہیں ہے جو اسے مطلق طور پر کمزور قرار دیتی ہو۔ اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۷۴۷۳ - محمد بن خالد (ق) بن عبداللہ واسطی طحان

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ایک بُرا آدمی تھا۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: امام احمد اور یحییٰ نے اس کی جس چیز کو سب سے زیادہ منکر قرار دیا ہے وہ اس کی وہ روایت ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اعمش سے نقل کی ہے' پھر اس کے حوالے سے ان کے علاوہ بھی منکر روایت منقول ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے محمد بن سعد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن جنید کو یا شاید صالح جزرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن خالد بن عبداللہ کذاب ہے' اگر تم اُس سے ملاقات کرو تو اُسے تھپڑ لگاؤ۔ عبدان نے اس سے ملاقات کی تھی اور اس سے سماع سے انکار کر دیا تھا۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا يدخل احد مكة الا باحرام، من اهلها لا من غير اهلها.

''مکہ میں کوئی بھی شخص احرام کے بغیر داخل نہیں ہوگا خواہ وہ وہاں کا رہنے والا ہو' خواہ وہ وہاں کا رہنے والا نہ ہو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس روایت کے مسند ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتا ہوں۔

۷۴۷۴ - محمد بن خالد (د)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا ابوخالد سلمی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ ابوملیح رقی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۷۵ - محمد بن خالد

درست یہ ہے کہ اس کا نام خالد بن محمد ابورحال ہے۔اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے۔

۷۴۷۶ - محمد بن خالد ختلی

ابن جوزی نے اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں یہ بات بیان کی ہے: محدثین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔اس نے کثیر بن ہشام کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصی تجلی فرمائے گا۔ابن مندہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔اس نے شعیب بن حرب سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا سورة الكهف في يوم الجمعة سطع له نور من تحت قدمه الى عنان السماء يضء به يوم القيامة، وغفر له ما بين الجمعتين.

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا تو اُس کے لیے اُس کے پاؤں کے نیچے سے لے کے آسمان تک ایک نور روشن کر دیا جائے گا''۔

۷۴۷۷ - محمد بن خالد مخزومی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ابن جوزی کہتے ہیں: یہ مجروح ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اليقين الايمان كله.

''یقین سارے کا سارا ایمان ہے''۔

اس متن کو امام بخاری نے کتاب الایمان میں تعلیق کے طور پر ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

۷۴۷۸ - محمد بن خالد دمشقی

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

۷۴۷۹ - محمد بن خالد بن عمرو حنفی

ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد بن خلید ہے۔اس نے عبدالواحد بن زیاد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۷۴۸۰ - محمد بن خالد قرشی

اس نے عطاء کے حوالے سے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

اذا شربتم فاشربوا مصا.

"جب تم کچھ پیو تو چوس کر پیو"۔

ہشیم اس سے یہ روایت کرنے میں منفرد ہے' اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔

۷۴۸۱ - محمد بن خالد

اس نے حمزہ بن ابواسید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابن اسحاق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۷۴۸۲ - محمد بن خالد براثی

یہ احمد کا والد ہے۔ اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۴۸۳ - محمد بن خالد بن امہ خراسانی

اس نے شام میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۷۴۸۴ - محمد بن خالد ہاشمی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسے ابن امہ کہا جاتا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس کا لقب ابن امہ ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ اس میں تصحیف ہوئی ہے۔

۷۴۸۵ - محمد بن خالد (ق) جندی

اس نے ابان بن صالح سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے امام شافعی نے روایت نقل کی ہے۔ آزدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ عبداللہ حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

لا مهدی الا عیسی ابن مریم "مہدی صرف عیسیٰ بن مریم ہی ہوں گے"۔

یہ روایت منکر ہے جسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور ہم تک اس کی موافقت میں یونس بن عبدالاعلیٰ کے حوالے سے بھی ایک روایت پہنچی ہے۔ یہ راوی ثقہ ہے۔ امام شافعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: ہماری روایت میں اسی طرح منقول ہے کہ یہ شافعی سے منقول ہے۔ جبکہ جزء عتیق میں ایک مرتبہ یہ کہا گیا ہے کہ میرے نزدیک یونس بن عبدالاعلیٰ کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے' وہ یہ کہتے ہیں: مجھے شافعی کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس بنیاد پر یہ روایت منقطع شمار ہوگی' باوجودیکہ ایک

جماعت نے یہ روایت یونس کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں وہ یہ کہتے ہیں: امام شافعی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ تاہم درست یہ ہے کہ اُنہوں نے اس حدیث کا اُن سے سماع نہیں کیا اور ابان بن صالح صدوق ہے' مجھے اُس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے' تاہم یہ بات کہی گئی ہے کہ اُنہوں نے حسن بصری سے سماع نہیں کیا' یہ ابن صلاح نے اپنی امالی میں بیان کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: محمد بن خالد ایک مجہول بزرگ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ شافعی کے علاوہ تین اور رجال نے اُس سے روایات نقل کی ہیں' اس حدیث میں ایک دوسری علت بھی ہے۔ امام بیہقی بیان کرتے ہیں: امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ صامت بن معاذ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مڑ کر لشکر کی طرف آیا تو میں اُن لوگوں کے ایک محدث کے پاس پہنچا' میں نے اُس کے پاس یہ روایت پائی جو محمد بن خالد جندی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تو اُس نے یہ انکشاف کیا کہ یہ راوی واہی ہے۔

۷۴۸۶ - محمد بن خالد (ت) ضبی مدنی

سفیان اور ابو معاویہ نے اس کے حوالے سے روایات بیان کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۴۸۷ - محمد بن خثیم

اس نے شداد بن اوس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۴۸۸ - محمد بن خثیم محاربی

اس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ شاید یہ ازدی ہی ہے۔ محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۴۸۹ - محمد بن خثیم محاربی

اس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے' ورنہ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور اس کی کنیت ابو یزید بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''میں اور علی غزوۂ عشیرہ میں ایک دوسرے کے ساتھی تھے' یہاں پر صدقہ بن ثابت نے یہ الفاظ نقل کیا ہے: غزوۂ عشیرہ میں۔ تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوتراب! کیا میں آپ کو دو آدمیوں میں سے بدبخت ترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: یزید کا محمد سے اور محمد کا ابن خثیم سے اور ابن خثیم کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے۔

۷۴۹۰ - محمد بن خراشہ

یہ ایک بزرگ ہے جس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام اوزاعی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں کچھ کمزوری ہے۔

۷۴۹۱ - محمد بن خزیمہ

اس نے ہشام بن عمار کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس شخص کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۷۴۹۲ - محمد بن خزیمہ

یہ امام طحاوی کے استاد ہیں اور مشہور اور ثقہ ہیں۔

۷۴۹۳ - محمد بن خطاب بن جبیر بن حیہ ثقفی بصری

اس نے علی بن زید بن جدعان اور بکر بن عبداللہ سے جبکہ اس سے امام مسلم' ابوسلمہ منقری اور منصور بن ابومزاحم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا ذلت العرب ذل الاسلام.

''جب عرب ذلیل ہوں گے تو اسلام ذلیل ہو جائے گا''۔

۷۴۹۴ - محمد بن خلاد بن ہلال اسکندرانی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے لیث بن سعد اور ضمام بن اسماعیل سے سماع کیا ہے جبکہ امام ابوزرعہ' ابوحاتم اور علی بن جنید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ابومطر کہتے ہیں: اس کا انتقال 231 ہجری میں ربیع الثانی کے مہینے میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' جو مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

ام القرآن عوض من غيرها، وما منها عوض.

''سورۂ فاتحہ کسی سورت کا عوض بن سکتی ہے لیکن دوسری کوئی اس کا عوض نہیں ہوگی''۔

اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اسے نقل کرنے میں ابن خلاد نامی راوی منفرد ہے اور یہ روایت زہری کے حوالے سے اس سند کے ساتھ منقول ہے:

لا تجزء صلاة لا يقرا فيها بام القرآن.

''ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کی گئی ہو''۔

ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا تھا۔ یہ اسکندرانی ہے اور اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

۷۴۹۵ - محمد بن خلف بن وکیع قاضی

یہ روایات کا بڑا عالم ہے' اس کے حوالے سے تصانیف منقول ہیں۔ اس نے زبیر بن بکار اور ابوحذافہ سہمی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے جعابی اور ابن مظفر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: لوگوں میں اس میں موجود کمزوری کی وجہ سے اس سے اجتناب کیا تھا کیونکہ اس کی کمزوری کا واقعہ مشہور ہو گیا تھا۔ اس کا انتقال 306 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔

۷۴۹۶ - محمد بن خلف مروزی

یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ یہ بات ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

خلقت انا وهارون ويحيى وعلي من طينة واحدة.

''مجھے' حضرت ہارون کو' حضرت یحییٰ کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے''۔

یہ روایت موضوع ہے۔

۷۴۹۷ - محمد بن خلف بن مرزبان' ابوبکر

یہ روایات کا عالم ہے اور صاحبِ تصانیف ہے۔ اس نے زبیر اور رمادی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوعمرو بن حیویہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 309 ہجری میں ہوا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا کمزور شخص ہے۔

۷۴۹۸ - محمد بن خلید بن عمرو حنفی کرمانی

یہ محمد بن خالد بن عمرو ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس نے ابن مبارک اور عبدالواحد بن زیاد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایت نقل کرتا تھا' اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے واہی قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا دعي احدكم الى طعام فليخلع نعليه.

''جب کسی شخص کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو اُسے اپنے جوتے اُتار دینے چاہیے''۔

یہ روایت مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا مشت امتی المطیطاء، وخدمتها ابناء فارس والروم، سلط اللہ شرارهم علی خیارهم۔

''جب میری اُمت عیش پرستی کی زندگی گزارے گی اور اہلِ فارس اور اہلِ روم کے لوگ اُن کے خدمت گزار بن جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کے بُرے لوگوں کو اُن کے نیک لوگوں پر مسلط کر دے گا''۔

اس راوی نے اسی طرح نقل کیا ہے کہ راوی کا نام موسیٰ بن عبیدہ' ابن سوقہ نہیں ہے اور یہ روایت مستند بھی نہیں ہے۔

امام طبرانی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

زر غبا تزدد حبا.

''وقفے وقفے سے ملا کرو' محبت میں اضافہ ہوگا''۔

امام مالک سے منسوب ہونے کے حوالے سے یہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۴۹۹ - محمد بن خلید

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے' میرے خیال میں یہ پہلے والا راوی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ جھوٹی روایات بیان کرتا تھا۔

۷۵۰۰ - محمد بن خلید بن عمرو کرمانی

اس نے ابواحوص سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۵۰۱ - محمد بن خلیفہ قرطبی

اس نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا اور آجری سے سماع کیا۔ ابن فرضی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور اُنہوں نے اسے رائیگاں قرار نہیں دیا ہے۔

۷۵۰۲ - محمد بن خلیل ذہلی بلخی

اس نے ابونضر ہاشم بن قاسم سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

استوصوا بالغوغاء خیرا فانهم یسدون الشوق ویطفئون الحریق.

''تم لوگ بھلائی غوغا کرنے کی تلقین قبول کرو کیونکہ یہ چیز شوق کو ختم کر دیتی ہے اور آگ کو بجھا دیتی ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔ عبداللہ بن محمد بن طرخان بلخی کہتے ہیں: محمد بن خلیل بلخی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قلت: یا رسول اللہ، مالك اذا دخلت فاطمة قبلتها وجعلت لسانك فی فمها ترید ان تلعقها ...

قال :ان جبرائیل ناولنی من الجنة تفاحة فاکلتها فصارت نطفة فی صلبی، فلما نزلت واقعت خدیجة، ففاطمة من تلك النطفة.

''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ جب بھی فاطمہ کے پاس جاتے ہیں تو اُس کا بوسہ لیتے ہیں اور اپنی زبان اُس کے منہ میں ڈالتے ہیں' آپ چاہتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے شہد چاٹ لے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے جنت سے ایک سیب لا کر دیا' اُس کے نتیجے میں میری پشت میں ایک نطفہ پیدا ہوا' جب میں گھر واپس آیا تو میں نے خدیجہ کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا تو فاطمہ اُس نطفے سے پیدا ہوئی''۔

یہ روایت بھی موضوع ہے' اسے خطیب بغدادی میں تاریخ بغداد میں نقل کیا ہے۔

۷۵۰۳- محمد بن خلی ختلی

اس نے کثیر بن ہشام سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ محمد بن خالد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ محدثین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کے باپ کو آزاد قرار دیا گیا ہے۔

۷۵۰۴ - محمد بن داب (ق) مدینی

اس نے صفوان بن سلیم سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا' یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۷۵۰۵ - محمد بن داؤد بن دینار فارسی

یہ ابن عدی کے مشائخ میں سے ایک ہے' اُنہوں نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبیداللہ بن عبداللہ کے حالات میں اس کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں۔

۷۵۰۶ - محمد بن داؤد قنطری

اس نے جبرون افریقی سے جو جھوٹی روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں روایات ابن عدی نے جبرون کے حالات میں نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: محمد نامی راوی ان دونوں کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ علی بن داؤد کا بھائی ہے۔

۷۵۰۷ - محمد بن داؤد رملی

اس نے ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللہ، ما منزلة علی منك ؟ قال :منزلتی من اللہ عزوجل.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی بارگاہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیا قدرومنزلت حاصل ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھے حاصل ہے''۔

تو یہ روایت اس جاہل کی ایجاد کردہ ہے جسے ابوعروبہ نے مخلد بن مالک سلمسینی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں یہ روایت بھی ہے:

اللّٰھم افقر المعلمین کی لا یذھب القرآن، واغن العلماء کی لا یذھب الدین.

''اے اللہ! معلمین کو غریب رکھنا تا کہ قرآن رخصت نہ ہو جائے اور علماء کو خوشحال رکھنا تا کہ دین رخصت نہ ہو جائے''۔

ایک قول کے مطابق یہ محمد بن داؤد بن دینار نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے۔

۷۵۰۸ - محمد بن درہم

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۵۰۹ - محمد بن درہم عبسی

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے۔ شبابہ بن سوار نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

قیس بن ربیع اور حجاج بن منہال نے اپنی سند کے ساتھ کعب بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم من الانصار وھم یحصبون مسجدا، فقال لھم: اوسعوہ تملئوہ.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرے' وہ لوگ اُس وقت مسجد تعمیر کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کشادہ رکھو اور اسے بھر دینا''۔

جہاں تک حجاج کا تعلق ہے تو اُس نے یہ کہا ہے: یہ روایت کعب کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ زیادہ درست محسوس ہوتا ہے۔

۷۵۱۰ - محمد بن دینار (د،ت) طاحی بصری' ابوبکر

اس نے یونس' ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عفان' قتیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں یہ بات نقل کی ہے: یہ بعض اشیاء کو نقل کرنے میں منفرد ہے' ویسے یہ ''صدوق'' ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ انتقال سے پہلے تغیر کا شکار ہو گیا تھا اور تقدیر کے بارے میں اس کا مؤقف کمزور تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے بھی اسی طرح کہا ہے جیسا کہ احمد بن ابوخیثمہ نے اُن کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقبلھا ویمص لسانھا.

''نبی اکرم ﷺ اُن کا بوسہ لیتے تھے اور اُن کی زبان کو چوستے تھے''۔

یہ الفاظ صرف اسی روایت میں منقول ہیں اور امام نسائی نے بھی یہ روایت اپنی سنن میں نقل نہیں کی ہے بلکہ امام ابوداؤد نے ابن طباع کے حوالے سے محمد نامی اس راوی سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت امام احمد بن حنبل نے اپنی ''مسند'' میں ہشام بن سعید کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: محمد نامی اس راوی نے ہمیں خبر دی' اور اُس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

کان یقبلھا وھو صائم ویمص لسانھا.

''نبی اکرم ﷺ روزے کے دوران اُن کا بوسہ لیتے تھے اور اُن کی زبان چوس لیتے تھے''۔

سعد نامی راوی کو بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سئل عن رجل طلق امراتہ ثلاثا فتزوجت آخر فطلقھا قبل ان یدخل علیھا :ھل تحل للاول ؟ قال :لا، حتی یکون الآخر قد ذاق من عسیلتھا.

''نبی اکرم ﷺ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' پھر وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے اور دوسرا شوہر اُس سے صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے تو کیا وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب تک دوسرا شوہر اُس کا شہد نہیں چکھ لیتا (اُس وقت تک وہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی)''۔

عاصم نے ابن دینار کے حوالے سے مصدع ابویحییٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث بیان کی جبکہ میرے اور اُن کے درمیان پردہ موجود تھا' وہ بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن یصلی صلاۃ الا اتبعھا برکعتین غیر الغداۃ (والعصر) فانہ کان یعجل الرکعتین قبلھما.

''نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی نماز ادا کرتے تھے تو آپ اُس کے بعد (دو رکعت) ضرور ادا کرتے تھے' البتہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد ایسا نہیں کرتے تھے' البتہ آپ ان سے پہلے دو رکعت ادا کر لیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یحافظ علی صلاۃ الضحی الا اواب.

''چاشت کی نماز باقاعدگی سے صرف کوئی نیکوکار شخص ہی ادا کرے گا''۔

۷۵۱۱ - محمد بن دینار عرقی

اس نے ہشیم سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۵۱۲ - محمد بن ذکوان (ق)

اس نے ابونضرہ اور حسن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ اس کا شمار اہلِ بصرہ میں کیا گیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: محمد بن ذکوان جس نے منصور سے روایات نقل کی ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

عم الرجل صنو ابيه.

''آدمی کا چچا اُس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجل من العباس صدقة عامين.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی وصول کر لی تھی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله / صلى الله عليه وسلم قال :من اوسع على عياله واهله يوم عاشوراء اوسع الله عليه سائر سنته.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص عاشورا کے دن اپنے گھر والوں پر کھلا خرچ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے پورا سال کشادگی عطا کرتا ہے''۔

سلیمان نامی راوی معروف نہیں ہے (جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے)۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انا لقعود بفناء رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ مرت امراة فقال بعض القوم :هذه بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال ابوسفيان :مثل محمد في بني هاشم مثل الريحانة في وسط النتن ...الحديث بطوله.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک خاتون وہاں سے گزری تو حاضرین میں سے کسی نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ تو ابوسفیان بولا: بنو ہاشم میں محمد کی مثال یوں ہے جس طرح گندگی کے دوران ریحانہ پھول کی ہوتی ہے'' اُس کے بعد طویل حدیث ہے۔

اس روایت کو عبداللہ بن بکر سہمی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۵۱۳ - محمد بن ذکوان

اس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود اور اُن کے بھائی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے شعبہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ یہ کپڑے کی تجارت کیا کرتا تھا۔

۷۵۱۴ - محمد بن راشد (عو) مکحولی شامی

اس نے مکحول اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ دحیم کہتے ہیں: اس کا ذکر قدریہ فرقے کے نظریات کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم کنانی کہتے ہیں: میں نے امام ابوحاتم سے محمد بن راشد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ رافضی تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دمشق کا رہنے والا ایک شخص جس نے بصرہ میں پڑاؤ کیا ہوا ہو' وہ رافضی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ عارم' شیبان اور بشر بن ولید نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کا انتقال 170 ہجری سے پہلے ہوگیا تھا۔ پھر میں نے غور کیا تو میں نے اس شخص کو خزاعی پایا اور خزاعہ قبیلے کے لوگ اہلِ بیت سے محبت کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان کہتے ہیں: میں نے ابونضر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں بابِ رصافہ کے پاس موجود تھا اور شعبہ بھی وہاں موجود تھے' میرے پاس سے محمد بن راشد خزاعی گزرا تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم نے اس سے کوئی چیز نوٹ کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! بہت زیادہ روایات نوٹ کی ہیں۔ تو شعبہ نے کہا: تم اس سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ یہ معتزلی ہے' خشبی ہے اور رافضی ہے۔ یہ روایت احمد اور حلوانی نے ابونضر کے حوالے سے نقل کی ہے' اُن دونوں نے یہ کہا ہے: یہ شیعہ ہے۔ یہاں پر احمد نامی راوی کو شک ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا: یہ شیعہ ہے' یا شاید یہ کہا تھا: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

سلیمان بن احمد واسطی کہتے ہیں: میں نے ابن مہدی سے کہا: میں نے آپ کو سنا ہے کہ آپ ہمارے محدثین میں سے ایک ایسے شخص کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں جس سے روایت نقل کرنے کو محدثین ناپسند کرتے ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: محمد بن راشد دمشقی۔ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ (یعنی محدثین اسے کیوں ناپسند کرتے ہیں؟) میں نے کہا: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ تو وہ غصے میں آگئے اور بولے: اگر یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے تو اس میں نقصان کیا ہے؟ امام احمد سے یہ روایت منقول ہے: یہ راوی ثقہ ہے' ثقہ ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: امام عبدالرزاق نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ میں نے حدیث میں اس سے زیادہ احتیاط کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

۷۵۱۵ - محمد بن راشد بغدادی

اس نے بقیہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۷۵۱۶ - محمد بن راشد شامی

یہ مکحولی نہیں ہے (اس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے)۔ اس نے ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۵۱۷ - محمد بن راشد

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۵۱۸ - محمد بن راشد بصری

اس نے یونس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۷۵۱۹ - محمد بن راشد (ق)

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور اس کا اسم منسوب ''منقری بصری'' ہے (اور اس کا لقب) ضریر (نابینا) ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔ اس نے ابن عون اور عوف سے جبکہ اس سے محمد بن منصور طوسی' حمید بن مسعدہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۲۰ - محمد بن ربیعہ

ایک قول کے مطابق بشر بن ربیعہ ہے' یہ ایک بزرگ ہے جو اعمش کا معاصر ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۵۲۱ - محمد بن ربیعہ (عو) کلابی

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے اور غور وفکر کی گنجائش بھی ہے۔ عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: محمد بن ربیعہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ مطالبہ کیا کہ ہم اس کے حوالے سے روایات نوٹ کریں۔ تو ہم نے کہا: ہم اپنی حدیث میں جھوٹے لوگوں کی روایات شامل نہیں کریں گے۔

۷۵۲۲ - محمد بن ربیع شمشاطی

ابن مندہ کہتے ہیں: اس نے سفیان ثوری کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۲۳ - محمد بن رجاء

اس نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ہے اور اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام اسی شخص کے سر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ خارجہ بن زید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا ام حبیبة، للہ اشد حبا لمعاویة منك، كانی اراہ علی رفارف الجنة.

''اے ام حبیبہ! اللہ تعالیٰ معاویہ سے اس سے زیادہ محبت کرتا ہے' جتنی تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور میں نے اسے جنت کے تخت پر دیکھا ہے''۔

۷۵۲۴ - محمد بن رزام بصری

اس نے انصاری اور اُس جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ جھوٹی احادیث بیان کرتا تھا۔

۷۵۲۵ - محمد بن زریق

اس کے حوالے سے عاصم بن بہدلہ سے قرات اور کچھ حروف منقول ہیں۔ یعقوب حضرمی نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۵۲۶ - محمد بن ابورزین (ت)

اس نے اپنی والدہ سے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمان بن حرب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ تاہم سلیمان کے شیوخ ثقہ ہیں' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۵۲۷ - محمد بن رفاعہ (ت، ق)

اس نے سہیل بن ابوصالح اور عبداللہ بن دینار سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۷۵۲۸ - محمد بن رکانہ (د، ت)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابوالحسن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ ایک بزرگ ہے جس کے بارے میں یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت کا متن یہ ہے:

فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس.

''ہمارے اور مشرکین کے درمیان بنیادی فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے''۔

اس کے حوالے سے اس کے بیٹے جعفر نے کشتی کے مقابلے والی روایت بھی نقل کی ہے۔

۷۵۲۹ - محمد بن روح قتیری مصری

اس نے ابن وہب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۵۳۰ - محمد بن روح قنطری بزاز

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۵۳۱ - محمد بن زاذان (ت، ق) مدنی

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں:

یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

السلام قبل الکلام.

''سلام' کلام سے پہلے ہوگا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا وقعت کبیرۃ او ھاجت ریح او ظلمۃ، علیکم بالتکبیر فانہ یجلی العجاج الاسود.

''جب کوئی بڑی صورتِ حال آجائے یا تیز ہوا چلنے لگے یا تاریکی چھا جائے تو اُس وقت تم پر لازم ہے کہ تم تکبیر کہو کیونکہ یہ سیاہی کو روشن کر دیتی ہے''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سعد انصاریہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لیس علی من اسلف مالا زکاۃ.

''جس شخص نے کوئی مال اُدھار کے طور پر دیا ہو اُس پر زکوۃ لازم نہیں ہوگی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق عنبسہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے یہ روایت نقل نہیں کی اور عنبسہ نامی راوی ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایت بھی منقول ہے جو اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے نقل کی ہے۔

۷۵۳۲ - محمد بن زاذان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پہلے والا راوی ہے۔

۷۵۳۳ - محمد بن زائدہ کوفی صیرفی

اس نے لیث بن ابوسلیم اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے منجاب اور ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۷۵۳۴ - محمد بن زبیر

یہ حران کی مسجد کا امام تھا۔ اس نے زہری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ (کمزوری) ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عمرو بن خالد اور نفیلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ خلفاء کا اتالیق رہا ہے۔

۷۵۳۵ - محمد بن زبیر

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۵۳۶ - محمد بن زبیر (س) تمیمی حنظلی بصری

اس نے اپنے والد' حسن بصری اور عمر بن عبدالعزیز سے جبکہ اس سے عبدالوارث' ابن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے معاصرین میں سے یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ محمد بن زبیر حنظلی کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک مرتبہ ایک شخص اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اُس پر جھوٹا الزام لگایا' تو میں نے کہا: یہ تو تم سے کئی گنا زیادہ بہتر ہے۔ تو اس نے کہا: اس نے مجھے غصہ دلا دیا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: حماد بن زید نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے اور اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا نذر فی معصیة، وکفارته کفارة یمین.

''معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت سفیان ثوری اور ابوبکر نہشلی نے اس راوی نے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جبکہ ایک جماعت نے یہ روایت یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے محمد بن زبیر کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کی ہے۔

۷۵۳۷ - محمد بن زحاف

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۷۵۳۸ - محمد بن ابوزعیزعہ

اس نے عطاء اور نافع سے جبکہ اس سے صرف محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث' امام بخاری نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ ایک قول کے مطابق یہ اذرعات کا رہنے والا تھا۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں ایک وہ روایت ہے جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تصافحوا، فان المصافحة تذهب الشحناء.

''ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کیا کرو' کیونکہ مصافحہ ناراضگی کو ختم کرتا ہے۔
اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ومن الناس من يشتري لهو الحديث -باللعب والباطل، ولا تسمح نفسه ولا تطيب نفسه ان يتصدق بدرهم.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''لوگوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کھیل کود کی چیزیں خریدتے ہیں'' اس سے مراد ایسا کھیل کود ہے جو باطل ہو اور آدمی اُس سے راحت حاصل نہ کرے اور اُس سے پاکیزگی حاصل نہ کرے کہ وہ ایک درہم ہی صدقہ کر سکے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يدخل الكعبة فقابلته وقارة صورة فرجع، وقال :يا ابا بكر، اذهب فامح تلك الصورة، فمحاها.

''نبی اکرم ﷺ نے خانۂ کعبہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ کے سامنے ایک تصویر آئی تو آپ واپس آ گئے' آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم جاؤ اور اُس تصویر کو مٹا دو' تو اُنہوں نے اُسے مٹا دیا''۔

میں نے نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

من التفى من والديه او ارى عينيه ما لم ير فليتبوا مقعده من النار.

''جو شخص اپنے ماں باپ سے نسبت کی نفی کرے یا اپنی آنکھوں کو ایسی چیز دکھائے جو اُنہوں نے نہیں دیکھی تو وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

عبداللہ کہتے ہیں: اس کے بعد ہم ایک زمانے تک اسی صورتِ حال میں رہے کہ ہم حدیث میں کسی اضافے سے ڈرا کرتے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تحدثوا عني ولا حرج، فانكم لن تبلغوا ما كان فيه من خير او شر، الا ومن قال علي كذبا ليضل الناس بغير علم فانه بين عيني جهنم يوم القيامة، وما قال من حسنة فالله ورسوله يامران بها.

قال :ان الله يامر بالعدل والاحسان.

''تم میرے حوالے سے حدیث بیان کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ تم اس میں جس بھی بھلائی یا بُرائی تک پہنچو گے اور خبردار! جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کی لاعلمی کی وجہ سے اُنہیں گمراہ کر دے تو قیامت کے دن اُس کی دو آنکھوں کے عین سامنے جہنم ہو گی اور جو شخص کوئی بھلائی کی بات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بھلائی کا ہی حکم دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے''۔

یہ روایات ہشام بن عمار نے ابن سمیع کے حوالے اس راوی سے نقل کی ہے۔ جبکہ ہشام بن عمار نے ابن سمیع کے حوالے سے محمد

ابوزعیزعہ کے حوالے سے عمرو سے نقل کی ہے۔

۷۵۳۹ - محمد بن ابوزعیزعہ

ابن حبان کہتے ہیں: یہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے' یہ وہ شخص ہے جس نے ابوملیح رقی سے روایت نقل کی ہے۔اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاع النبي صلى الله عليه وسلم جوعا شديدا، فنزل جبرائيل وفي يده لوزة فناوله اياها ففكها، فاذا فيها فريدة خضراء عليها مكتوب بالنور :لا اله الله محمد رسول الله، ايدته بعلي، ونصرته به، ما آمن بي من اتهمني في قضائي، واستبطاني في رزقي.

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک محسوس ہوئی' تو حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُن کے ہاتھ میں ایک لوز تھا' اُنہوں نے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی ہتھیلی میں لیا تو اُس میں ایک سبز رنگ کا موتی تھا جس پر نور کے ساتھ یہ لکھا ہوا تھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں نے علی کے ذریعے اُن کی مدد کی ہے' وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو میرے فیصلے کے بارے میں مجھ پر تہمت عائد کرتا ہے اور میرے رزق کے بارے میں مجھے تاخیر کا ذمہ دار قرار دیتا ہے''۔

۷۵۴۰ - محمد بن زکریا خطیب

اس نے سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۵۴۱ - محمد بن زکریا بن دوید کندی

اس نے حمید طویل کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن حسن بن مہدی جوہری نے روایت نقل کی ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ یہ کون ہے' جہاں تک زکریا بن دوید کندی کا تعلق ہے تو وہ کذاب ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۵۴۲ - محمد بن زکریا اصبہانی

اس کے حوالے سے ایک جزء منقول ہے جس کا ہم نے سماع کیا ہے۔اس نے قعنبی اور بکار سیرینی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابواحمد عسال اور ابوشیخ نے روایات نقل کی ہیں۔ابن مندہ کہتے ہیں: اس کے سماع کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۷۵۴۳ - محمد بن زکریا غلابی بصری

یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور اس کی کنیت ابوجعفر ہے۔اس نے عبداللہ بن رجاء غدانی' ابوولید اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوالقاسم طبرانی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: جب یہ کسی ثقہ راوی سے روایت نقل کرے تو اس کی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا۔ابن مندہ کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت

ابوزبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا عند جابر، فدخل علي بن الحسين، فقال جابر :دخل الحسين، فضمه النبي صلى الله عليه وسلم اليه وقال :يولد لابني هذا ابن يقال له علي، اذا كان يوم القيامة نادى مناد :ليقم سيد العابدين، فيقوم هذا.

ويولد له (ولد يقال له) محمد اذا رايته يا جابر فاقرا عليه مني السلام.

''ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' اسی دوران امام زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ساتھ چمٹالیا اور آپ نے فرمایا: میرے اس بیٹے کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا' جس کا نام علی ہوگا' قیامت کے دن ایک منادی یہ اعلان کرے گا: عبادت گزاروں کا سردار کھڑا ہو جائے! تو وہ کھڑا ہوگا۔ اور پھر اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا' اے جابر! جب تم اُسے دیکھو تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا''۔

یہ غلابی کی طرف سے ایجاد کردہ جھوٹ ہے۔

غلابی کہتے ہیں: ابن عائشہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم :ان الله امرني ان يكون نطقي ذكرا، وصمتي فكرا، ونظري عبرة.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میرا کلام ذکر ہونا چاہیے' میری خاموشی فکر ہونی چاہیے اور میرا غور وفکر عبرت ہونی چاہیے''۔

یہ حدیث معضل ہے۔

۷۵۴۴ - محمد بن زکریا تمیمی

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر مجہول ہونے کے طور پر کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ محمد بن ابوزکریا ہے۔ مروان بن معاویہ فزاری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۴۵ - محمد بن زنبور (س) مکی

یہ ایک مشہور بزرگ ہے جس کی عالی سند کے ساتھ روایات ہم تک پہنچی ہیں۔ اس نے اسماعیل بن جعفر، فضیل بن عیاض' حماد بن زید اور ایک جماعت نے جبکہ اس سے امام نسائی' بزاز اور ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوجعفر دیبلی نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

۷۵۴۶ - محمد بن زہیر بن عطیہ سلمی

ازدی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی منقول ہے جو شاید اسی نے ایجاد کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

اوحي الله الى نبيه :استكتب معاوية، فانه امين مامون.

''اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف یہ بات وحی کی کہ تم معاویہ کو کاتبِ وحی مقرر کرو کیونکہ وہ امین اور مامون ہے''۔

۷۵۴۷ - محمد بن زہیر بن ابو جبل

یہ تابعی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک حدیث کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے:

من ركب البحر حتى يريح فلا ذمة له.

''جو شخص سمندر کے سفر میں طغیانی کے وقت نکلا ہو' تو اُس کے لیے کوئی ذمہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت شعبہ نے ابو عمران جہنی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۷۵۴۸ - محمد بن زہیر

یہ تابعی ہے' اس نے ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔ وہیب بن ورد نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۵۴۹ - محمد بن زہیر' ابو یعلیٰ ابلی

ازہر بن احمد سرخسی اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ احادیث میں غلطی کرتا ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن غلام زہری کہتے ہیں: یہ انتقال کے دو سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ اس کا انتقال 318 ہجری میں ہوا۔ حران کے رہنے والے ایک شخص نے اس پر حدیث داخل کر دی تھی۔

۷۵۵۰ - محمد بن زیاد (خ، عو) الہانی حمصی

یہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ امام احمد اور دیگر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کسی بات کا علم نہیں ہے سوائے امام حاکم کے اس قول کے کہ یہ شیعہ ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں محمد بن زیاد اور حریز بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں' حالانکہ یہ دونوں راوی ناصبی ہونے کے حوالے سے مشہور ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے محمد نامی اس راوی کے بارے میں اس چیز کا علم نہیں ہے' تاہم اہلِ شام پر غالب یہی ہے کہ وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں توقف سے کام لیتے ہیں کیونکہ انہوں نے جنگِ صفین کی تھی اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ لوگ اور اُن کے بڑے ان دونوں گروہوں میں سے حق کے زیادہ قریب تھے۔ جس طرح اہلِ کوفہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے انحراف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت پائی جاتی ہے' ماسوائے اُس شخص کے جسے تمہارا پروردگار چاہے اور اہلِ کوفہ کے اسلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ اور اُن کے مددگار ہیں جبکہ ہم اہلِ سنت کا گروہ ہم چاروں خلفاء سے محبت کرنے والے اور اُن سے موالات رکھنے والے

لوگ ہیں۔ پھر عراق کے شیعہ حضرات میں ایک گروہ پیدا ہوا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے اور یہ لوگ اُن لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کی۔ تو یہ خفیف قسم کا تشیع ہے۔

۷۵۵۱ - محمد بن زیاد (خ،ق) بن عبید اللہ زیادی ابوعبداللہ بصری

اس کا لقب یؤیؤ ہے۔ اس نے حماد بن زید اور ابراہیم بن ابویحییٰ سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے امام بخاری امام ابن خزیمہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ ابن مندہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متعتان فعلناهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا عنهما عمر فلم نعد اليهما.

''دو قسم کے متعہ تھے جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کیا کرتے تھے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ہمیں منع کر دیا تو ہم نے دوبارہ یہ نہیں کیے''۔

اس روایت کو امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

۷۵۵۲ - محمد بن زیاد بن زبار کلبی

اس نے شرقی بن قطامی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شاعر ہے اور مشہور شخص ہے تاہم اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں۔ جزرہ کہتے ہیں: یہ تاریخی روایات کا عالم ہے لیکن اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۷۵۵۳ - محمد بن زیاد (ت) یشکری میمونی طحان

اس نے میمون بن مہران اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شیبان بن فروخ عقبہ بن مکرم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ کذاب اور کانا ہے یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابراہیم بن جنید اور دیگر حضرات سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۵۴ - محمد بن زیاد بن مروان الیشکری النجاری:

شیخ فاضل صاحب سنت تھے اس نے عثمان بن عبدالرحمٰن القاضی سے سماع کیا ہے اور اس سے جعفر بن داؤد بخاری نے کیا ہے۔ اور یہ ''صدوق'' ہے۔

۷۵۵۵ - محمد بن زیاد تمیمی

اس نے محمد بن کعب قرظی سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۵۵۶ - محمد بن زیاد قرشی

یہ وہ شخص ہے جس نے ابن عجلان سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۵۵۷ - محمد بن زیاد اسدی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے' میں اس واقف نہیں ہوں۔

۷۵۵۸ - محمد بن زیاد یمانی

سعید بن عبدالحمید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۵۵۹ - محمد بن زیاد مکی

اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوعبداللہ بن مندہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۵۶۰ - محمد بن زیاد مکی

اس نے محمد بن عمر بن آدم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۵۶۱ - محمد بن زیاد

یہ ابن علیہ کا استاد ہے۔ اس نے ابوعبداللہ شقری سے سماع کیا ہے۔ اس کی تعارف تقریباً نہیں ہو سکا۔

۷۵۶۲ - محمد بن زیاد رقی

اس نے عثمان بن زفر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۵۶۳ - محمد بن زیاد اسلمی

اس نے معاذ بن جبل سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۶۴ - محمد بن زیاد انصاری

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۶۵ - محمد بن زیاد برجمی

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں' یہ تمام راوی مجہول ہیں۔

۷۵۶۶ - محمد بن زید (ت، ق) عبدی

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ''جرمی'' ہے اور ایک قول کے مطابق ''کندی'' بصری ہے۔ یہ مرو کا قاضی بھی بنا تھا' اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابراہیم نخعی اور قاضی ابوشریح سے نقل کی ہے جبکہ اس سے داؤد بن ابوفرات' معمر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۷۵۶۷ - محمد بن زید بن اصم

جعفر بن برقان نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۷۵۶۸ - محمد بن زید شامی

اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۷۵۶۹ - محمد بن زید (ق)

اس نے حیان اعرج سے روایات نقل کی ہیں۔ مغیرہ ازدی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ عبدی نامی راوی ہو۔

۷۵۷۰ - محمد بن ابوزینب

۷۵۷۱ - محمد بن زکریا

۷۵۷۲ - محمد بن ابوالحسن

۷۵۷۳ - محمد بن حسان

عقیلی کہتے ہیں: یہ سب ایک ہی شخص ہے اور وہ محمد بن سعید مصلوب ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۵۷۴ - (صح) محمد بن سابق (خ، م، د، ت، س) ابوجعفر بزاز

یہ بنوتمیم کا غلام ہے۔ اس نے مالک بن مغول اور ورقاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' تمتام' احمد بن زہیر اور دوسرے حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ بات بیان کی ہے: محمد بن سابق یا شاید فضل بن یعقوب نے اس راوی کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ یعقوب سدوسی کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' تاہم یہ ضبط کے ساتھ موصوف نہیں ہے۔ محمد بن سابق کی جن روایات کو منکر قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر

نقل کی ہے:

لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفحاش ولا البذء.

''مؤمن بہت زیادہ طعنہ دینے والا یا بہت لعنت کرنے والا اور فحش گفتگو کرنے یا بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والا نہیں ہوتا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ روایت لیث بن ابوسلیم نے زبید یامی کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ احمد بن زہیر کہتے ہیں: یحییٰ بن معین سے محمد بن سابق کے بارے مس دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ ضعیف ہے۔ اس کا انتقال عبیداللہ بن موسیٰ انصاری کے ساتھ ہوا اور یہ میرے نزدیک ثقہ ہے۔

۷۵۷۵ - محمد بن ساج

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۵۷۶ - محمد بن ابوسارہ

یہ محمد بن عبداللہ بن ابوسارہ ہے اور یہ مجہول نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محمد بن ابوسارہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عبید طنافسی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۷۵۷۷ - محمد بن سالم (ت) 'ابوسہل ہمدانی کوفی

یہ امام شعبی کا شاگرد ہے۔ محدثین نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: تم لوگ اس کی حدیث کو ایک طرف کر دو۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ سعدی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے وراثت کے ایک کتاب تالیف کی ہے۔

۷۵۷۸ - محمد بن سالم

اس نے محمد بن کعب قرظی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوعاصم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منقطع ہے کیونکہ اس نے قرظی سے سماع نہیں کیا ہے۔

۷۵۷۹ - محمد بن سالم سلمی

اس نے ابودنیا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

من غزا كتبت غزوته باربعمائة حجة، فانكسرت القلوب، فقال :ما صلى احد الا كتبت صلاته باربعمائة غزوة.

''جو شخص ایک مرتبہ جنگ میں حصہ لیتا ہے اُس ایک غزوہ کی وجہ سے چار سو حج کرنے کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں نوٹ کیا جاتا ہے۔ اس پر لوگوں کے دل ٹوٹ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ ایک مرتبہ نماز ادا کرتا ہے تو اُس کی ایک

نماز کا ثواب چار سو غزوات میں شرکت کے جتنا لکھا جاتا ہے"۔

اگر یہ ابودنیا کا بیان کردہ جھوٹ نہیں ہے تو پھر اسے اُس کے شاگرد محمد نامی اس راوی نے ایجاد کیا ہوگا۔

۷۵۸۰ - محمد بن سائب (ت) کلبی' ابونضر کوفی

یہ مفسر ہے' علمِ نسب کا ماہر ہے' تاریخی روایات کا عالم ہے۔ اس نے شعبی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ہشام اور ابومعاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔ سفیان کہتے ہیں: کلبی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوصالح نے مجھ سے کہا: تم ہر اُس چیز کا جائزہ لو جو تم نے میرے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے تو پھر تم اُسے روایت نہ کرو۔ ابومعاویہ کہتے ہیں: میں نے کلبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اس طرح حفظ کیا ہے کہ کسی نے قرآن ایسے حفظ نہیں کیا ہوگا' میں نے یہ چھ یا سات دن میں کر لیا تھا اور میں اس طرح بھولا ہوں کہ کوئی نہیں بھولا ہوگا' میں نے اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیا' پھر میں نے سوچا کہ نیچے والے کاٹتا ہوں' لیکن میں نے مٹھی کے اوپر والے حصے کو کاٹ دیا۔ احمد بن سنان کہتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کلبی نے مجھے یہ بات کہی: میں نے جو چیز یاد کی وہ میں بھول گیا' ایک مرتبہ حجام آیا ہوا تھا' اُس نے میری داڑھی کی طرف اشارہ کیا اور اُس کو مٹھی میں لیا' وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ یہاں سے کاٹ دو' تو اُس نے کہا: یہاں سے کاٹ دو' تو اُس نے مٹھی کے اوپر سے کاٹ دیا۔ یعلی بن عبید کہتے ہیں: ثوری نے یہ کہا ہے: کلبی سے بچ کر رہو' اُن سے کہا گیا: آپ بھی تو اُس سے روایت نقل کرتے ہیں' اُنہوں نے جواب دیا: میں اس کے جھوٹ کے مقابلے میں اس کے سچ کی شناخت رکھتا ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ابونضر کلبی کو یحییٰ اور ابن مہدی نے متروک قرار دیا ہے۔ پھر امام بخاری نے یہ فرمایا ہے: علی یہ کہتے ہیں: یحییٰ نے سفیان کے حوالے سے یہ بات ہمیں بتائی ہے: کلبی نے مجھ سے کہا: میں تمہیں ابوصالح کے حوالے سے جو بھی حدیث بیان کروں وہ جھوٹ ہوگی۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ بن یعلیٰ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں کلبی کے پاس آتا جاتا تھا اور اس سے قرآن سیکھتا تھا' ایک مرتبہ میں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو جو کچھ مجھے یاد تھا وہ میں بھول گیا' پھر میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اُنہوں نے اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈالا تو جو کچھ میں بھول چکا تھا وہ مجھے یاد ہو گیا۔ تو میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی تمہارے حوالے سے روایت نقل نہیں کروں گا' تو میں نے کلبی کو ترک کر دیا ہے' یہ روایت عباس دوری نے یحییٰ بن یعلیٰ کے حوالے سے زائدہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس میں یحییٰ کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

یزید بن زریع کہتے ہیں: کلبی نے ہمیں حدیث بیان کی' یہ سبائی تھا کہ ابومعاویہ کہتے ہیں: اعمش نے یہ کہا ہے کہ سبائیوں سے بچ کے رہو کیونکہ میں نے لوگوں کو پایا ہے' لوگوں نے ان کا نام کذاب رکھا ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے کلبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح نے مجھ سے کہا: مکہ میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ جس سے اور جس کے باپ سے میں واقف نہ ہوں۔

اس نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

كل مسكر حرام. فقال :رجل ان هٰذا الشراب اذا اكثرنا منه اسكرنا ؟ فقال :ليس كذلك اذا شرب تسعة فلم يسكر فلا باس واذا شرب العاشر فسكر فذالك حرام.

"یہ نشہ آور حرام ہے' اس پر ایک شخص نے کہا: یہ ایک مشروب ہے جسے ہم زیادہ پی لیں تو ہمیں نشہ آتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ایسا نہیں ہے! جب کوئی شخص نو گھونٹ پئے اور اُسے نشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب وہ دسواں گھونٹ پئے اور نشہ ہو تو پھر وہ حرام ہوگا''۔

اس راوی نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تقوم الساعة حتى يلتقي شيخان، فيقول احدهما لصاحبه :متى ولدت افيقول :يوم طلعت الشمس من المغرب.

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بزرگ ایک دوسرے سے ملیں گے نہیں اور اُن میں سے ایک دوسرے سے یہ نہیں کہے گا: تم کس دن پیدا ہوئے تھے؟ تو وہ کہے گا: اُس دن جب سورج مغرب سے نکلا تھا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

عسى من الله واجب.

''اللہ کی طرف سے سختی ضروری ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه، اخى بين الغنى والفقير.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کروایا' آپ نے ایک غریب اور ایک امیر شخص کو ایک دوسرے کا بھائی مقرر کیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئول عن مولود ولد له قبل ودبر، من اين يورث ؟ فقال :من حيث يبول.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو پیدا ہوا تو اُس کا اگلا اور پچھلا حصہ تھا' تو اُس کس حساب سے وارث قرار دیا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله يزيد في عمر العبد ببره والديه.

''اللہ تعالیٰ بندے کے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے بندے کی عمر میں اضافہ کرتا ہے''۔

اس راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لان يمتلء جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلء شعرا. عائشة :لم يحفظ الحديث، انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير من ان يمتلء شعرا هجيت به.

''آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا' اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو صحیح طرح یاد نہیں رکھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اس سے زیادہ بہتر ہے کہ اُس کا پیٹ ایسے شعر سے بھر جائے جس میں ہجو کی گئی ہو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: کلبی کے حوالے سے سفیان' شعبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ لوگ تفسیر میں اس سے راضی ہیں' البتہ حدیث میں اس سے منکر روایات منقول ہیں' بطور خاص وہ روایات جو اس نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں: کلبی اُن سبائی لوگوں میں سے ایک تھا جو اس بات کے قائل تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال نہیں ہوا اور وہ دنیا واپس تشریف لائیں گے اور اُسے عدل سے بھر دیں گے جس طرح پہلے یہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ یہ لوگ اگر بادل دیکھتے تھے تو یہ کہتے تھے: امیر المؤمنین اس کے اندر ہیں۔ تبوذ کی کہتے ہیں: میں نے ہمام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مَیں نے کلبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں سبائی ہوں۔

ابوعوانہ نے کلبی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان جبرائیل یملی الوحی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، فلما دخل النبی صلی اللہ علیه وسلم الخلاء جعل یملی علی علی.

''حضرت جبرائیل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی املاء کراتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو املاء کرواتے تھے''۔

ابوعبید نے حجاج بن محمد کے حوالے سے کلبی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے سات دن میں قرآن حفظ کرلیا تھا۔ احمد بن زہیر کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: کیا کلبی کی تفسیر کو دیکھنا جائز ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: کہ کلبی ثقہ نہیں ہے۔ جوز جانی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام دار قطنی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: دین میں اس کا مسلک اور اس کی کذب بیانی اتنی نمایاں ہے کہ اس کے بارے میں کچھ اور کہنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی ہے۔ اس نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر روایت کی ہے اور ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زیارت نہیں کی تھی اور کلبی نے ابوصالح سے کوئی سماع نہیں کیا' مگر یہ کہ حرف کے بعد ایک حرف' تو جب اس کی ضرورت پیش آئے گی تو زمین اپنی جگر کے ٹکڑے اس کے لیے نکال دے گی۔ اس کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے' تو اس سے استدلال کرنا کیسے جائز ہوگا۔

۷۵۸۱ - محمد بن سائب نکری

یہ ولید بن مسلم کا کم درجے کا شیخ ہے۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ کلبی ہی ہے اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے ان کو دو آدمی قرار دیا ہے۔

۷۵۸۲ - محمد بن سائب (ت، س، د) بن برکہ مکی

اس نے اپنی والدہ سے اور عمرو بن میمون اودی سے جبکہ اس سے ابن جریج' ابن عیینہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۵۸۳ - محمد بن سری

اس نے اسماعیل بن رافع سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے۔

۷۵۸۴ - محمد بن سری تمار

اس نے غلام خلیل اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے منکر اور آزمائش والی روایات نقل کی ہیں۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کی حسن بن عرفہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ امام دارقطنی اور محمد بن محمد بن زنبور نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوبکر ہے۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث کرنے کے بعد یہ کہا ہے: شاید اس شیخ نے ایک حدیث کو دوسری حدیث میں شامل کر دیا ہے۔

۷۵۸۵ - محمد بن سری رازی

اس نے محمد بن احمد بن عبدالصمد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۷۵۸۶ - محمد بن ابوسری عسقلانی

یہ ابن متوکل ہے۔ جس سے منکر روایات منقول ہیں۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۵۸۷ - محمد بن سعدان بزار

اس نے قعنبی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت غلط ہے۔

۷۵۸۸ - محمد بن سعد بن زرارہ مدنی

اس نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ مصعب بن محمد بن شرحبیل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۷۵۸۹ - محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ عوفی

اس نے یزید بن ہارون' روح اور عبداللہ بن بکر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن صاعد' احمد بن کامل' خراسانی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: حدیث میں یہ کمزور تھا۔ امام حاکم نے دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا انتقال 276 ہجری میں ہوا۔

۷۵۹۰ - محمد بن سعد

اس نے عبیداللہ بن ابوصعصعہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۷۵۹۱ - محمد بن سعد خطمی

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے یعقوب بن محمد زہری نے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۵۹۲ - محمد بن سعد مقدسی

اس نے ابن لہیعہ سے جبکہ اس سے صفوان بن صالح سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۵۹۳ - محمد بن سعد قرشی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۵۹۴ - محمد بن سعد (د) کاتب واقدی

یہ صدوق ہے' یہ بات امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔ مصعب زبیری نے یحییٰ بن معین سے کہا: اے ابوزکریا! محمد بن سعد کاتب نے ہمیں یہ یہ روایت بیان کی ہے' تو اُنہوں نے کہا: اُس نے جھوٹ بولا ہے۔ تاریخ خطیب میں یہ ہے کہ اُس نے جھوٹ بولا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ الفاظ اُس چیز کے بارے میں جا رہے ہیں جس کی حکایت بیان کی گئی تھی اور یہ بھی احتمال موجود ہے کہ اس کے ذریعے مقصود ابن سعد ہو' تاہم یہ بات ثابت ہے کہ یہ راوی ''صدوق'' ہے۔

۷۵۹۵ - محمد بن سعد (ت) انصاری شامی

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے ربیعہ بن یزید اور ابوظبیہ کلاعی سے جبکہ اس سے ہشیم' ابن فضیل اور ابن عیینہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۹۶ - محمد بن سعد انصاری اشہلی مدنی

یہ 200 ہجری کے بعد بھی زندہ تھا۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو ابن عجلان سے نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن عبداللہ مخرمی نے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۵۹۷ - محمد بن سعدون اندلسی

اس نے مصر میں ابومحمد بن ورد سے ملاقات کی تھی۔ ابن فرضی کہتے ہیں: تحریر کے اعتبار سے یہ ضعیف ہے۔

۷۵۹۸ - محمد بن سعید (ت، ق) مصلوب

یہ اہلِ دمشق میں سے شام کا رہنے والا ہے' ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' اس پر زندیق ہونے کا الزام تھا جس کی وجہ سے اسے

مصلوب کر دیا گیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' ویسے یہ مکحول کے شاگردوں میں سے ہے۔ اس نے زہری' عبادہ بن نسی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عجلان' سفیان ثوری' مروان فزاری' ابومعاویہ' محاربی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ راویانِ حدیث نے اس کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس کی پردہ پوشی کے لیے اور اس کی تدلیس کے لیے اس کے کئی نام تبدیل کر کے بیان کیے ہیں' ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد بن حسان ہے تو یہاں اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی گئی۔ ایک قول کے مطابق محمد بن ابوقیس ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد بن ابوحسان ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد بن ابوسہل ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد بن طبری ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد مولیٰ بنو ہاشم ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد اردنی ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد شامی ہے۔ سعید بن ابوایوب نے ابن عجلان کے حوالے سے محمد بن سعید بن حسان بن قیس سے روایت نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے محمد بن ابوزینب نام ذکر کیا۔ بعض نے محمد بن ابوزکریا کہا ہے۔ بعض نے محمد بن ابوالحسن کہا ہے۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن شامی سے روایت منقول ہے۔ بعض اوقات محدثین اس کے لیے لفظ عبدالرحمٰن' عبدالکریم یا اس کے علاوہ کوئی اور نام نقل کر دیتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے نام میں کمزوری وسعت پکڑ گئی۔ امام نسائی کہتے ہیں: محمد بن سعید نے جبکہ ایک قول کے محمد بن سعد بن حسان بن قیس نے روایت نقل کی۔ ایک قول کے مطابق محمد بن ابوقیس ابوعبدالرحمٰن نے روایت نقل کی جو نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس شخص کو مصلوب کیا گیا تھا' اُسے ابن طبری کہا جاتا ہے۔ عقیلی یہ گمان رکھتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن بن ابوشمیلہ ہے' تو اُنہیں وہم ہوا ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: محمد بن خالد نے اپنے والد کے حوالے سے محمد بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی کلام اچھا ہو تو تم اُس کے لیے کوئی سند ایجاد کر دو۔ عیسیٰ بن یونس نے سفیان ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابوزرعہ دمشقی نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوجعفر نے اسے زندیق ہونے کی وجہ سے مصلوب کروا دیا تھا۔ حسن بن رشیق نے امام نسائی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ لوگ کذاب ہیں اور حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہیں۔ مدینہ میں ابن ابویحییٰ' بغداد میں واقدی' خراسان میں مقاتل بن سلیمان اور شام میں محمد بن سعید۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: محمد بن سعید شامی منکر الحدیث ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ویسا نہیں تھا جیسے لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اسے زندیق ہونے کی وجہ سے مصلوب کر دیا گیا تھا بلکہ یہ منکر الحدیث ہے۔

امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے: یہ جان بوجھ کر حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمررنا بغلام يسلخ شاة، فقال :تنح حتى اريك، فادخل رسول الله صلى الله عليه وسلم يده بين الجلد واللحم قد حسر بها حتى توارت الى الابط، ثم قال :هكذا فاسلخ، واصاب ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم (نفح) من دم ومن فرث، فانطلق فصلى بالناس لم يغسل يده ولا ما اصاب ثوبه.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اُتار رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک طرف ہٹو تا کہ میں تمہیں کر کے دکھاؤں کہ کھال کیسے اُتارتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اُس جانور کے کھال اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اندر تک لے گئے یہاں تک کہ بغل تک آپ کا بازو اُس کے اندر چھپ گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح اس کی کھال الگ کرو۔ تو نبی اکرم ﷺ کے کپڑے کے اوپر (اُس جانور کے جسم کا مواد) لگ گیا' جس میں خون بھی تھا اور گوبر بھی تھا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ نے اپنے بازو میں سے صرف اُتنے حصے کو دھویا جتنے حصے پر آپ کے کپڑے پر اُس جانور کا مواد لگا تھا''۔

ابن جوزی کہتے ہیں: جو شخص کسی کذاب کا ذکر تدلیس کے طور پر کرے گا تو اُس کے لیے گناہ لازم آئے گا' کیونکہ اُس شخص نے ایک ایسی چیز کو نقل کیا ہے جسے شریعت میں اختیار کیا جائے گا اور وہ ایک جھوٹی بات ہے۔ تو بکر بن خنیس نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: ابو عبدالرحمٰن شامی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن سعید نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی اور اُنہوں نے کہا: محمد بن سعید بن حسان نے ہمیں حدیث بیان کی اور سعید بن ابو ہلال نے اس سے روایت بیان کی تو اُس نے کہا: محمد بن سعید اسدی نے ہمیں حدیث بیان کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان دو آدمیوں نے اُس کی تدلیس نہیں کی۔ مروان بن معاویہ اور عبدالرحمٰن بن سلمان کہتے ہیں: محمد بن حسان۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان دونوں راویوں نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی ہے۔ مروان نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: محمد بن ابو قیس نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ جبکہ ابو معاویہ نے یہ کہا ہے: ابو قیس دمشقی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن احمد بن سوادہ کہتے ہیں: راویوں نے اس کے نام کو ایک سو سے زیادہ قسموں میں تبدیل کیا ہے' بلکہ اس سے بھی زیادہ تبدیل کیا ہے' میں نے اُن تمام ناموں کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے مختلف مقامات پر اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور وہ اس کے بارے میں یہی سمجھے ہیں کہ یہ مختلف لوگ ہیں۔

۷۵۹۹ - محمد بن سعید بن حسان عنسی حمصی

یہ وہ شخص ہے جس نے عبداللہ بن سالم سے فتنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور عبداللہ بن عیاش نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ تو یہ دوسرا شخص ہے جو مصلوب والے راوی سے بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی نے اسے ''ضعیف'' قرار نہیں دیا اور نہ ہی اتنا معروف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تفرغوا من هموم الدنيا ما استطعتم.

''تم سے جہاں تک ہو سکے دنیاوی پریشانیوں سے بچ کر رہو''۔

۷۶۰۰ - محمد بن سعید (د، س) طائفی

اس نے طاؤس سے جبکہ اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوسعید مؤذن ہے۔ اس نے عبداللہ بن عیینہ' عطاء اور ایک جماعت سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے زید بن حباب' یحییٰ بن سلیم طائفی' معتمر بن سلیمان نے بھی روایات نقل کی ہیں' تو اس سے مجہول ہونے کی نفی ہو جائے گی۔

۷۶۰۱ - محمد بن سعید

شاید یہ وہی راوی ہے جس کا لقب مصلوب ہے۔ اس نے ابوکبشہ انماری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۷۶۰۲ - محمد بن سعید طائفی صغیر

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة فی قبورهم ...الحدیث.

''لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کو قبروں میں وحشت نہیں ہوگی''۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے اور یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر معروف ہے۔

۷۶۰۳ - محمد بن ابوسعید ثقفی طائفی

یہ واقدی کا استاد ہے اور مجہول ہے۔

۷۶۰۴ - محمد بن سعید بن ابوسعد

ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۶۰۵ - محمد بن سعید

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے قتادہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۶۰۶ - محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن بن عنبسہ بن سعید بن العاص اموی

لیث بن سعد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۷۶۰۷ - محمد بن سعید بن عبدالملک

یہ کم سن تابعی ہے۔ اس نے مرسل روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۶۰۸ - محمد بن سعید بن زیاد کریزی اثرم

اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس سے حدیث نوٹ کی تھی لیکن پھر میں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا کیونکہ یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تمتام اور یعقوب فسوی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 231 ہجری میں ہوا۔

۷۶۰۹ - محمد بن سعید ازرق

اس نے ہدبہ بن خالد اور سریج بن یونس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ اس کا انتقال 290 ہجری میں ہوا۔ اس نے ہدبہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ابوعوانہ نے ہمیں اپنے والد کے حوالے سے حدیث بیان کی' تو یہ واضح طور پر جھوٹ ہے کیونکہ ابوعوانہ ایک غلام تھا جو جرجان میں قید ہوا تھا اور اس کا باپ کافر تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المرجئة فقال :لعن الله المرجئة، قوم يتكلمون على الايمان بغير عمل، وان الصلاة والزكاة والحج ليس بفريضة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرجئہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مرجئہ فرقے کے لوگوں پر لعنت کی ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو عمل کے بغیر ایمان کی بنیاد پر کلام کرتے ہیں کہ نماز' زکوٰۃ اور حج فرض نہیں ہیں''۔

یہ روایت واضح طور پر جھوٹی ہے۔

۷۶۱۰ - محمد بن سعید بن ہلال رسعنی ابن بناء

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے معافی بن سلیمان کے حوالے سے ابوعروبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے قابلِ اعتماد نہیں ہے' یعنی یہ سرکاری اہلکاروں کے لئے کام کیا کرتا تھا' ابوعروبہ نے اس طرح اشارہ کیا ہے۔

۷۶۱۱ - محمد بن سعید میلی طبری

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے محمد بن عمرو بجلی سے روایات نقل کی ہیں جو اس کی مانند مجہول ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من صلى ليلة النصف من شعبان خمسين ركعة قضى الله له كل حاجة طلبها تلك الليلة، وان كان كتب في اللوح المحفوظ شقيا يمحو الله ذلك ويحوله الى السعادة ويبعث اليه سبعمائة الف ملك

يكتبون له الحسنات، وسبعمائة الف ملك يبنون له القصور في الجنة، ويعطى بكل حرف قراه سبعين حوراء منهن من لها سبعون الف وصيف وسبعون الف وصيفة، ويعطى اجر سبعمائة الف شهيد، ويشفع في سبعين الف موحد، الى ان قال :وقال سلمان الفارسي: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :يعطى بكل حرف من "قل هو الله احد "تلك الليلة سبعين حوراء ...وذكر الحديث بطوله.

''جو شخص شب برات میں پچاس رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی ہر اُس حاجت کو پورا کردے گا جو وہ اُس رات میں طلب کرے گا اور اگر اُسے لوحِ محفوظ میں بدبخت لکھا گیا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس تحریر کو مٹا دے گا اور اُسے سعادت مند کی طرف تبدیل کردے گا اور اُس کی طرف سات لاکھ فرشتوں کو بھیجے گا جو اُس کے لیے نیکیاں نوٹ کرتے رہیں گے اور سات لاکھ فرشتوں کو بھیجے گا جو اُس کے لیے جنت میں محل بنائیں گے اور اُس نے جو تلاوت کی ہوگی اُس کے ہر ایک حرف کے عوض میں اُسے ستر حوریں عطا کرے گا جن میں سے ہر ایک حور کے ستر ہزار خادم اور ستر ہزار خادمائیں ہوں گی اور اُس شخص کو سات لاکھ شہیدوں کا ثواب عطا کیا جائے گا اور ستر ہزار مواحدین کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: حضرت سلمان فارسی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اُس رات میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کے ہر ایک حرف کے عوض میں اُسے ستر حوریں ملیں گی'' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوا کرے جس نے اسے ایجاد کیا ہے کیونکہ اُس نے اس میں ایسا جھوٹ اور بہتان عائد کیا ہے جس کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی۔

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يعطى بكل حرف الف الف حوراء ، ومن احيا ساعة من ساعات تلك الليلة يعطى بعدد ما طلعت عليه الشمس والقمر جنات، في كل جنة بساتين -الى ان قال :والذى بعثني بالحق لا يرغب عن هذه الصلاة الا فاجر او فاسق -الى ان قال: ...ويرفع له تعالى الف الف مدينة في الجنة، في كل مدينة الف الف قصر، في القصر الف الف دار، في الدار الف الف صفة، في الصفة الف الف وسادة والف الف زوجة من الحور، لكل حوراء الف الف خادم، في البيت الف الف مائدة عرضها كما بين المشرق الى المغرب، على كل مائدة الف الف قصعة، في كل قصعة الف الف لون

''اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں دس لاکھ حوریں ملیں گی اور جو شخص اُس رات کی ایک ساعت کے اندر عبادت کرے گا تو اُسے اُتنی تعداد میں جنتیں ملیں گی جتنے باغات پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہیں اور ہر جنت میں مزید باغات ہوں گے۔

یہاں تک کہ آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اس نماز سے بے رغبتی صرف کوئی فاجر اور فاسق شخص ہی اختیار کرے گا۔ آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک شہر بنائے گا جس میں سے ہر ایک شہر میں دس لاکھ محل ہوں گے' ہر ایک محل میں دس لاکھ کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں دس لاکھ چبوترے ہوں گے' ہر ایک چبوترے پر دس لاکھ تکیے ہوں گے اور دس لاکھ حوریں ہوں گی جن میں سے ہر ایک حور کے دس لاکھ خادم ہوں گے اور گھر کے اندر دس لاکھ دستر خوان ہوں گے جن کی چوڑائی اتنی ہو گی جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے اور ہر ایک دستر خوان پر دس لاکھ پیالے ہوں گے' ہر ایک پیالے میں دس لاکھ رنگ ہوں گے''۔

مجھے حیرانگی ہوتی ہے کہ ابن ناصر میں پرہیز گاری کتنی کم تھی کہ اُنہوں نے اس روایت کو نقل کیسے کر دیا اور اسے کمزور قرار دینے کے حوالے سے بھی خاموش رہے' تو ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔

۷۶۱۲ - محمد بن سعید بورقی

اس نے سلیمان بن جابر سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ 300 ہجری کے بعد سے تعلق رکھنے والے حدیث ایجاد کرنے والے لوگوں میں سے ایک ہے۔ ابوبکر شافعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے جس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اس نے ایجاد کی ہیں' یہی بات امام حاکم نے بھی بیان کی ہے۔ اس کا انتقال 318 ہجری میں ہوا۔ خطیب نے تفصیل سے اس کے حالات نقل کیے ہیں۔

۷۶۱۳ - محمد بن سعید

اس نے عبدالعزیز بن ابومحذورہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ طائفی مؤذن ہے۔ معتمر بن سلیمان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۶۱۴ - محمد بن سعید بن نبہان کاتب

یہ ایک 100 سال تک زندہ رہا تھا (یا شاید 100 ہجری تک زندہ رہا تھا)۔ اس کا سماع صحیح ہے' تاہم اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ البتہ یہ اپنے انتقال سے دو سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا تو اس سے سماع کرنے والے کی تاریخ کا اعتبار کیا جائے گا۔

۷۶۱۵ - محمد بن سکن

اس نے عبداللہ بن بکیر سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت بھی منکر ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ یہ بنو شقرہ کی مسجد کا مؤذن تھا۔

امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

فقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوما فی الصلاۃ، فقال :ما خلفکم ؟ قالوا :صلینا فی بیتنا.

فقال :لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نماز باجماعت میں غیر موجود پایا تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں رہ گئے تھے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے اپنے گھروں میں ہی نمازیں ادا کرلی تھیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں درست ہوتی ہے''۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔

۷۶۱۶ - محمد بن سلام خزاعی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔ جبکہ اس سے ابن ابوفدیک نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت کا متن یہ ہے اور یہ مرفوع روایت ہے:

اربعة يشون فی سخط الله :المتشبه من الرجال بالنساء، والذی یاتی البهيمة، والذی يمشی بالنميمة، والذی یاتی الرجال.

''چار طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتے ہیں: عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مرد وہ شخص جو جانور سے بدفعلی کرتا ہے وہ شخص جو چغلی کرتا ہے اور وہ شخص جو مرد کے ساتھ حرام کام کرتا ہے''۔

۷۶۱۷ - محمد بن سلام بن عبداللہ جمحی ابوعبداللہ بصری

یہ حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور عبدالرحمٰن بن سلام کا بھائی ہے۔ یہ ادبیات کے ائمہ میں سے ایک ہے اس نے شاعری کے طبقات کے بارے میں کتاب مرتب کی تھی۔ اس نے حماد بن سلمہ مبارک بن فضالہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبداللہ بن احمد بن حنبل ثعلب احمد بن علی ابار اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله عليه وسلم قال لام عطية :اذا خفضت فاشمی ولا تنهكی، فانه اسری للوجه واحظی عند الزوج.

''نبی اکرم ﷺ نے سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم ہلکی ہو جاؤ تو خوشبو استعمال کرو اور مبالغہ نہ کرنا کیونکہ اس سے چہرہ زیادہ اچھا ہوتا ہے اور شوہر کو یہ چیز زیادہ اچھی لگتی ہے''۔

ثعلب کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو ابن سلام کے پاس دیکھا کہ انہوں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

ابوخلیفہ نے رقاشی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہمارے نزدیک محمد بن سلام کی نقل کردہ احادیث ایوب کی محمد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایات کی مانند ہیں۔ ابوخلیفہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے اسی طرح کہا تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

محمد بن ابوخیثمہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن سلام کے حوالے سے حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ ایک ایسا شخص تھا کہ جو قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا' اس کے حوالے سے شعر کو تحریر کیا جائے گا' البتہ حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔

ابوخلیفہ کہتے ہیں: محمد بن سلام اپنی داڑھی اور بالوں کو سفید رکھتا تھا' اس کی عمر 27 سال تھی۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس کا انتقال 231 ہجری میں ہوا۔

۷۶۱۸ - محمد بن سلام منبجی

اس نے عیسیٰ بن یونس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: اس سے غریب روایات منقول ہیں۔

۷۶۱۹ - محمد بن سلام مصری

اس نے یحییٰ بن بکیر کے حوالے سے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۷۶۲۰ - محمد بن سلمہ بن کہیل

یہ یحییٰ بن سلمہ کا بھائی ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے سماع کیا ہے' اس سے علی بن ہاشم اور حسان بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔ پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں۔

۷۶۲۱ - محمد بن سلمہ نباتی

اس نے ابواسحاق سبیعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے ترک کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے اعمش اور ابوسفیان کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضحك من الضرطة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا خارج ہونے پر ہنسنے سے منع کیا ہے''۔

یہ روایت عبداللہ بن عصمہ نصیبی نے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۷۶۲۲ - محمد بن سلمہ بن قرباء بغدادی

اس نے عسقلان میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عثمان بن ابوشیبہ اور ان کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابوبکر بن مقری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۶۲۳ - محمد بن ابوسلمہ بن فرقد مصری

یہ بنو مخزوم کا غلام ہے اور یہ مجہول ہے۔

۷۶۲۴ - محمد بن ابوسلمہ مکی

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

ہے:

اهديت لعائشة وحفصة هدية وهما صائمتان فاكلتا منها، فذكرتا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال :اقضيا يوما مكانه ولا تعودا.

''ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو کوئی کھانے کی چیز تحفہ کے طور پر پیش کی گئی' ان دونوں خواتین نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا' ان دونوں نے اُسے کھا لیا' بعد میں ان دونوں کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اُس کی جگہ ایک اور دن روزہ رکھ لینا لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا''۔

۷۶۲۵ - محمد بن سلیمان (ت،س،ق) بن اصبہانی

اس نے سہیل بن ابوصالح اور عطاء بن سائب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے لوین' ابوشیبہ کے دونوں صاحبزادوں اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں اور یہ کئی چیزوں میں غلطی کر جاتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من قرا خلف الامام لم يصب الفطرة.

''جو شخص امام کے پیچھے قرات کرتا ہے وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوتا''۔

۷۶۲۶ - محمد بن سلیمان (س) بن ابوداؤد حرانی بومہ

اس نے جعفر بن برقان اور فطر بن خلیفہ سے جبکہ اس سے اس کے پوتے سلیمان بن عبداللہ' سلیمان بن سیف اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۶۲۷ - محمد بن سلیمان بن معاذ قرشی بصری

عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن یحییٰ ازدی اور سمویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۶۲۸ - محمد بن سلیمان بن مسمول مسمولی مخزومی' حجازی

امام بخاری کہتے ہیں: میں نے حمیدی کو محمد بن سلیمان بن مسمول مسمولی مخزومی کے بارے میں کلام کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' اس کے علاوہ قاسم بن مخول کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ حمیدی نے اس کا زمانہ پایا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ مکہ کا رہنے والا شخص ہے اور ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متن یا سند کے اعتبار سے متابعت نہیں کی گئی۔ اُن میں سے

ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تشهد علی شهادة حتی تکون اضوا من الشمس.

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تم اُس وقت تک کوئی گواہی نہ دو جب تک وہ سورج سے زیادہ روشن (یعنی سچی) نہ ہو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

الناس معادن، والعرق دساس، وادب السوء کعرق السوء.

''لوگ کانوں کی طرح ہیں اور عادت نسل در نسل چلتی ہے بے ادبی بری خصلت کی طرح ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا توضع النواصی الا للّٰه فی حج او عمرة.

''پیشانیوں کو صرف حج اور عمرہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے لیے رکھا جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ میل بن مشرح اشعری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ اپنے ناخن کو تراش کر اُنہیں دفن کر دیتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۶۲۹ - محمد بن سلیمان بن ابوکریمہ

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس نے ہشام سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں، جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

طاعة النساء ندامة.

''عورتوں کی فرمانبرداری کرنا ندامت کا باعث ہوتا ہے''۔

۷۶۳۰ - محمد بن سلیمان (ق) بن ہشام

اس کی کنیت ابوجعفر خزاز ہے اور یہ مطر وراق کے نواسے کے طور پر معروف ہے۔ اس نے ابومعاویہ اور وکیع سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے ایک مرتبہ تو اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث کو موصول کر دیتا تھا اور اُس میں چوری کیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے وکیع کی طرف جو جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے وکیع کے حوالے سے امام مالک اور زہری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما اوذی احد ما اوذیت.

''کسی بھی شخص کو اتنی اذیت نہیں پہنچائی گئی جتنی اذیت مجھے پہنچائی گئی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صوامع المؤمنين بيوتهم.

''مؤمنین کی عبادت گاہیں اُن کے گھر ہیں''۔

خطیب بغدادی نے اس پر اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

لما اسرى بي فصرت في السماء الرابعة سقط في حجري تفاحة فانفلقت، فخرجت منها حوراء تقهقه، فقلت :لمن انت ؟ قالت :للمقتول عثمان بن عفان رضي الله عنه.

''جب مجھے معراج کروائی گئی اور میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو میری گود میں ایک سیب آ کے گرا' میں نے اُسے چیرا تو اُس میں سے ایک حور نکلی جس نے قہقہہ لگایا' میں نے دریافت کیا: تم کسے ملو گی؟ اُس نے جواب دیا: قتل ہونے والے صاحب کو (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو)''۔

یہ روایت تمام رازی نے نقل کی ہے۔ ابراہیم بن محمد بن صالح بن سنان نے محمد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ابن جوزی کہتے ہیں: اس بارے میں ایجاد کرنے کا الزام اسی شخص کے سر ہے۔ ابن عقدہ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کے معاملے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 265 ہجری میں ہوا۔

۷۶۳۱ - محمد بن سلیمان صنعانی

اس نے منذر بن نعمان افطس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے اور وہ حدیث جسے اس نے روایت کیا ہے' وہ منکر ہے۔

۷۶۳۲ - محمد بن سلیمان' بصری

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت خراش بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغ الحاجم قال :لقد عظمت امانة رجل قام على اوداج رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديدة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے' جب پچھنے لگانے والا شخص فارغ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ایک شخص کی امانت کو عظیم قرار دیا ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رگوں کے اوپر لوہا لے کر کھڑا ہوا تھا''۔

یہ روایت منکر ہے۔

۷۶۳۳ - محمد بن سلیمان بن حارث باغندی

اس نے انصاری اور قبیصہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن ابوفوارس نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات مستقیم ہیں۔ اس کے بارے میں امام دارقطنی کے مختلف اقوال منقول ہیں' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل روایت ابن طبرزذ کے نزدیک عالی ہے۔ اس کا انتقال 283 ہجری کے آخر میں ہوا تھا۔

۷۶۳۴ - محمد بن سلیمان

اس نے معتمر بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۶۳۵ - محمد بن سلیمان عبدی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۶۳۶ - محمد بن سلیمان بن سلیط

یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۷۶۳۷ - محمد بن سلیمان جوہری

اس نے انطاکیہ میں ابوعمر حوضی اور ابوولید سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ محمد بن احمد بن مستنیر نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

۷۶۳۸ - محمد بن سلیمان بن دبیر

اس نے عبدالوہاب بن غیاث کے حوالے سے جبکہ اس سے امام ابن حبان نے روایات نقل کی ہیں۔ اُن کی اس سے ملاقات بصرہ میں ہوئی تھی۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کی طرف ایجاد کرتا ہے' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انه وقت اربعين يوما للنفساء الا ان ترى الطهر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی' البتہ اگر وہ اس سے پہلے (پاکی) دیکھ لے تو حکم مختلف ہوگا''۔

۷۶۳۹ - محمد بن سلیمان بن علی بن عبداللہ ہاشمی

یہ بصرہ کا امیر ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: نقل کے اعتبار سے یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل

کی ہے:

یمسح الیتیم ھکذا. "یتیم پر اس طرح ہاتھ پھیرا جائے گا"۔

پھر صالح نامی راوی نے سر کے درمیان حصے سے لے کر پیشانی تک ہاتھ لا کر دکھایا اور جس شخص کا باپ موجود ہو اُس کی پیشانی سے لے کر سر کے درمیانی حصے تک ہاتھ لے جایا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے۔

۷۶۴۰ - محمد بن سلیمان، ابوعلی مالکی بصری

320 ہجری کے آس پاس امام دارقطنی سفر کر کے اس کے پاس گئے تھے اگر اللہ نے چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ابن غلام زہری کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ ساجی کے زمانے میں حدیث روایت کرتا تھا جو ابن ابوعمر عدنی کے حوالے سے منقول تھی۔ تو اس نے یہ کہا ہے کہ میں نے اُن سے پہلے حج کیا تھا، حالانکہ ابن ابوعمر اُس وقت فوت ہو چکے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے ابن ابوعمر کے حوالے سے روایت نقل کرنا بند کر دیا، اس کو اس کے بیٹے نے خراب کیا تھا۔

۷۶۴۱ - محمد بن ابوسلیمان بن ابوفاطمہ

اس نے اسد بن موسیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۶۴۲ - محمد بن سلیمان سعیدی

اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں روایت منقول ہے۔ امام حاکم نے اس کی نقل کردہ روایت کو اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے مسترد کیا ہے۔

۷۶۴۳ - محمد بن سلیمان بن زبان

یہ ایک بزرگ تھا جو بصرہ میں موجود تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ اس نے حدیث ایجاد کی تھی، یہ مدبر غلام تھا۔

۷۶۴۴ - محمد بن سلیمان بن اسحاق مخزومی

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث تھا۔

۷۶۴۵ - محمد بن سلیمان

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے جبکہ اس سے لیث بن سعد نے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۷۶۴۶ - محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری سالمی

عقیلی کہتے ہیں: نقل کے اعتبار سے یہ مجہول ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے سیدہ اُم معبد رضی اللہ عنہا کا واقعہ نقل کیا

ہے۔اس سے عبدالعزیز بن یحییٰ نے روایت نقل کی ہے اور یہ راوی بھی واہی ہے۔

۷۶۴۷ - محمد بن سلیمان

ایک قول کے مطابق یہ محمد بن ابوسلیمان ہے۔اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۷۶۴۸ - محمد بن سلیمان جوعی

یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ابن عدی نے یہ بات ذکر کی ہے: وہ اس سے صرفندہ میں ملے تھے اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

البركة مع الاكابر.

''برکت اکابرین کے ساتھ ہوتی ہے''۔

اس نے سعید بن بشیر کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت صرف اسی سے سند ہے اور یہ روایت عبدالسلام بن عتیق نے محمد بن بکار بن بلال کے حوالے سے سعید نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۷۶۴۹ - محمد بن سلیم

اس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۷۶۵۰ - محمد بن سلیم

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے سے متعلق حدیث نقل کی ہے جبکہ اس سے حکم بن محمد نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۷۶۵۱ - محمد بن سلیم بغدادی قاضی

اس نے شریک سے روایت نقل کی ہے۔یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حدیث میں یہ غلط بیانی کرتا تھا۔امام ابوحاتم نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۷۶۵۲ - محمد بن سلیم (عو) ابوہلال عبدی راسبی بصری

اس نے حسن' ابن سیرین اور ابن بریدہ سے جبکہ اس سے ابن مہدی' شیبان بن فروخ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے' تاہم یہ متین نہیں ہے۔امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق تھا لیکن یہ قدریہ فرقے کے عقائد رکھتا تھا۔فلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید' ابوہلال کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے' جبکہ عبدالرحمٰن اس کے حوالے سے حدیث روایت کر لیتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا بويع لخليفتين فاقتلوا الآخر منهما.

''جب دو خلیفوں کی بیعت کرلی جائے تو بعد والے کو قتل کردو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى على رجل فقالوا : ما افطر هذا منذ كذا وكذا.

قال :لا صام ولا افطر.

فلما راى عمر غضب النبي صلى الله عليه وسلم قال :يا رسول الله صوم يوم وافطار يوم ؟

قال :ذاك صوم اخي داؤد.

قال :يا رسول الله صوم يوم عرفة ويوم عاشوراء ؟ فقال :احدهما يكفر السنة والآخر يكفر ما قبلها او بعدها.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران ایک شخص آیا اور لوگوں نے کہا: اس شخص نے اتنے اتنے دنوں سے کوئی نفلی روزہ نہیں چھوڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے نہ درحقیقت روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کو دیکھا تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن روزہ نہ رکھا جائے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے بھائی حضرت داؤد کے روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! عرفہ کے دن اور عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک' ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور دوسرا ایک پہلے سال کے اور ایک بعد والے سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے' یا پہلے سال کے یا بعد والے سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے''۔

روایت کے الفاظ میں یہ شک ابوہلال نامی راوی کو ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا ننام في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلا نحدث لذلك وضوءا.

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے اندر ہی سو جایا کرتے تھے تو ہمارے نزدیک اس طرح وضو نہیں ٹوٹتا تھا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: قتادہ کے حوالے سے اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثنا عامة ليله ولا يقوم الا لصلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس رات کے زیادہ تر حصے میں ہمارے ساتھ بات چیت کرتے رہے اور آپ صرف نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھے''۔

اس روایت کو عمرو بن حارث نے قتادہ سے نقل کیا ہے اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خلق الله يحيى بن زكريا في بطن امه مؤمنا، وخلق فرعون في بطن امه كافرا.

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کو اُن کی والدہ کے پیٹ میں مؤمن پیدا کیا تھا اور فرعون کو اُس کی ماں کے پیٹ میں کافر پیدا کیا تھا''۔

اس راوی نے قتادہ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لو كنت على نهر فحدثتكم بما اعلم ما وصلت يدي الى فمي (منه) حتى اقتل.

''اگر میں کسی نہر کے کنارے (پانی پینے کے لیے) موجود ہوں اور پھر میں تمہیں علم کے مطابق روایات بیان کروں تو میرا ہاتھ میرے منہ تک پہنچنے سے پہلے مجھے قتل کر دیا جائے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔ یہ بصرہ کے علماء میں سے ایک تھا۔

۷۶۵۳ - محمد بن سمرہ

اس نے زاجر بن صلت سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر ہے۔

۷۶۵۴ - محمد بن سمیر

یا شاید محمد بن شمیر۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۶۵۵ - محمد بن سمیفع یمانی

یہ علمِ قرات کے ماہرین میں سے ایک ہے' اس کے حوالے ایک شاذ قرات منقول ہے جس کی سند منقطع ہے' یہ بات ابوعمرو دانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اس سے اسماعیل بن مسلم مکی نے روایات نقل کی ہیں جو خود ایک واہی شخص ہے' اور یہاں ایک دوسرا خبط بھی ہے اور وہ یہ کہ محمد بن سمیفع نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے نافع بن ابونعیم سے تلاوت سیکھی ہے اور ابوحیوہ اور شریح بن یزید سے سیکھی ہے۔

سبط الخیاط نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ابن سمیفع کا انتقال ولید بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں 90 ہجری میں ہوا تھا۔ تو آپ اس آزمائش کا خود ہی جائزہ لے لیں' پھر اُس نے اپنی سند کے ساتھ محبوب بن حسن بصری کے حوالے سے اور عبدالوہاب بن عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اسماعیل بن مسلم مکی نے یمانی کے حوالے سے کچھ حروف کی روایت' ہمیں بیان کی ہے۔

۷۶۵۶ - محمد بن سنان شیرازی

اس نے ابن علیہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۶۵۷ - محمد بن سنان قزاز

یہ روایات نقل کرنے والا معروف شخص ہے۔ اس نے محمد بن بکر برسانی اور ابوعامر عقدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسماعیل صفار اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کی ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ جہاں تک دارقطنی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کا ساتھ دیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا انتقال 271 ہجری میں ہوا۔

۷۶۵۸ - محمد بن سہل ابوسہل

اس نے امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، امام بخاری کی کتاب ''الضعفاء'' کا جو نسخہ میرے ہے اُس میں اسی طرح ہے اور اس میں غلطی پائی جاتی ہے، شاید یہ نسخہ نقل کرنے والے کی غلطی ہے کیونکہ اس راوی کا نام محمد بن سالم ابوسہل ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

۷۶۵۹ - محمد بن سہل عطار

یہ ابوبکر شافعی کے اساتذہ میں سے ایک ہے۔ اس پر محدثین نے حدیث ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک ایسے گروہ سے روایات نقل کی ہیں جن کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۶۶۰ - محمد بن سہل عسکری

اس نے مؤمل بن اسماعیل سے روایات نقل کی ہیں، یہ موضوعات نقل کرنے والا شخص ہے، شاید یہ پہلا والا راوی ہی ہے۔

۷۶۶۱ - محمد بن سہل شامی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابن عساکر نے ''النبل'' میں یہ بات بیان کی ہے: امام نسائی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۶۶۲ - محمد بن ابوسہل

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی، یعنی اُس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی جو اس نے نقل کی ہے۔ ابوبکر بن عیاش اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک قول کے مطابق یہ مصلوب ہے، (یعنی وہ راوی ہے جس کا نام مصلوب ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) یہ بات ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۶۶۳ - محمد بن سہل

اس نے سفیان ثوری سے جبکہ اس سے شعیب بن واقد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۶۶۴ - محمد بن سواء (ح،م) سدوسی

یہ ثقہ اور معروف راویوں میں سے ایک ہے۔ ازدی کہتے ہیں: قدریہ فرقے کے نظریات میں یہ غالی تھا۔

۷۶۶۵ - محمد بن ابوسوید (ت) ثقفی

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابراہیم بن میسرہ مکی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۷۶۶۶ - محمد بن سوید

اس نے عمران قصیر سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۶۶۷ - محمد بن ابوشبابہ

یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۷۶۶۸ - محمد بن شبیب

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' پھر انہوں نے الواہیات میں اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو كان في هٰذا المسجد مائة الف، فيهم رجال من اهل النار فتنفس نفسا لاحرق المسجد ومن فيه.

''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ لوگ ہوں اور اُن میں جہنمی بھی ہوں اور پھر تم ایک سانس لو تو مسجد اور اُس میں موجود تمام لوگ جل جائیں''۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

۷۶۶۹ - محمد بن شجاع نبہانی

اس نے ابوہارون عبدی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مبارک کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کئی حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محمد بن شجاع بن نبہان مروزی کے بارے میں محدثین نے خاموشی اختیار کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نعیم بن حماد اور ہدبہ بن عبدالوہاب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۶۷۰ - محمد بن شجاع بن ثلجی

یہ فقہ کا ماہر ہے' بغداد کا رہنے والا ہے اور حنفی ہے' اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ صاحب تصانیف ہے۔ اس نے یزیدی سے علمِ قرات سیکھا اور ابن علیہ اور وکیع سے روایات نقل کیں' اس نے امام حسن بن زیاد لولوی اور دیگر حضرات سے علمِ فقہ سیکھا۔ اس سے روایت کرنے والا آخری شخص محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ تشبیہ کے بارے میں حدیث ایجاد کر کے اُسے محدثین کی طرف

منسوب کر دیتا تھا' تا کہ اس کی بنیاد پر انہیں بُرا بھلا کہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ یہ امام احمد اور اُن کے شاگردوں پر تنقید کرتا تھا اور یہ کہتا تھا: احمد کو کھڑا کرو! مروزی کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے' جس طرح میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا آسمان یا اللہ تعالیٰ کی زمین۔ متوکل نے اسے قاضی بنانے کا ارادہ کیا تو اُسے بتایا گیا: یہ تو بشر مریسی کے شاگردوں میں سے ہے۔ تو اُس نے کہا: ہم تو بشر سے بہت دور ہیں' پھر اُس نے اُس تحریر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ میں نے علی بن جہم کو ابوعبداللہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: ہم اُس وقت لشکر میں موجود تھے کہ ابن ثلاج نے یہ حکم دیا ہے کہ اسحاق بن ابراہیم یعنی بغداد کے متولی نے متوکل سے یہ کلام کیا ہے کہ وہ اسے قاضی بنا دے' تو میں وہاں داخل ہوا اور اُس کے سامنے تین کتابیں موجود تھیں جن پر وہ مہر لگانا چاہ رہا تھا اور اُس کے سامنے بہت زیادہ خربوزہ رکھا ہوا تھا' اسی دوران اسحاق کا قاصد آ گیا' تو متوکل نے مجھ سے کہا: اے علی! محمد بن شجاع نامی یہ شخص کون ہے؟ تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ بشر مریسی کا شاگردوں میں سے ہے' تو اُس نے کہا: یہ اُن میں سے ہے! پھر اُس نے اُس کتاب کو پھاڑ دیا' پھر وہ پیغام رساں واپس چلا گیا' پھر اسحاق آیا' میں اس کی طرف گیا تو میں نے اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو یہ وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے مجھے اسبیجاب جانا پڑا۔ ابن ثلاج یہ کہا کرتا تھا: احمد بن حنبل کے شاگرد اس بات کے محتاج ہیں کہ اُنہیں ذبح کر دیا جائے۔
ایک مرتبہ احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا: حسن بن بزاز نے مجھ سے کہا: قاضی عبدالسلام نے مجھ سے کہا: میں نے ابن ثلاج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: احمد بن حنبل کے زندیقوں کی کتابیں ہیں۔ مروزی نے ابواسحاق ہاشمی کے حوالے سے زیادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں ابن ثلاج کی وصیت کے وقت موجود تھا' اُس میں یہ تحریر تھا کہ دو تہائی مال صرف اُسے دیا جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن مخلوق ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن قاسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن ثلجی یہ کہتا تھا: شافعی کون تھا؟ اُس نے بربر مغنی کی شاگردی کی تھی' جب اُس کی وفات کا وقت قریب آیا تو پھر اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ امام شافعی پر رحم کرے! پھر اُس نے اُن کے علم و فضل کا ذکر کیا اور یہ کہا: میں اُن کے بارے میں جو کچھ کہتا تھا اُس سے میں رجوع کرتا ہوں۔ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے محمد بن احمد بن موسیٰ قمی کے پاس دیکھا ہے کہ اُس نے اپنے والد کے حوالے سے محمد بن شجاع کے حوالے سے کتاب المناسک تحریر کی تھی' جس میں ساٹھ سے زیادہ بڑے بڑے باریک جزء تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی بدتمیزی کے باوجود یہ تلاوت کرنے والا عبادت گزار شخص تھا اور نمازِ عصر ادا کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں اس کا انتقال ہوا' اگر اللہ نے چاہا تو اس پر رحم کیا جائے گا۔ اس کا انتقال 266 ہجری میں 86 برس کی عمر میں ہوا۔ زکریا ساجی کہتے ہیں: محمد بن شجاع کذاب تھا اور اہلِ رائے کی مدد میں یہ حدیث کو باطل قرار دیتا تھا۔ احمد بن کامل کہتے ہیں: یہ اپنے وقت میں عراق کے بڑا فقیہ تھا۔ ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: اس نے علمِ فقہ سیکھا اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی۔ اس کا انتقال ذوالحج کے مہینے میں اچانک ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن ثلجی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اللہ خلق الفرس فاجراها فعرقت ثم خلق نفسه منها.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو پیدا کیا' پھر اُسے دوڑایا' پھر اُسے پسینہ آیا تو پھر اپنی ذات کو اُس سے پیدا کیا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جو واضح طور پر جھوٹ ہے' یہ جہمیوں کی ایجاد کردہ ہے' کیونکہ اسے اُس موقعہ پر استدلال کے لیے پیش کرتے ہیں کہ لفظ نفس کا اطلاق مخلوق میں سے کسی چیز پر ہو سکتا ہے اور اسی طرح اُس کے کلام کی نسبت اس قبیل سے تعلق رکھتی ہوگی جو ملکیت اور شرف دلانے کے حوالے سے ہوگی' جیسا کہ اللہ کا گھر' اللہ کی اونٹنی۔ پھر وہ یہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کے ذات کی نسبت کی جا سکتی ہے تو اُس کے کلام کی نسبت کرنا بدرجۂ اولیٰ کرنا جائز ہوگا' تو ہر صورت میں اس کو کوئی مسلمان احادیث صفات میں شمار نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے۔ محدثین نے اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ نفس کا اثبات کیا ہے کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی تھی:

ولا اعلم ما فی نفسك. ''میں یہ نہیں جانتا ہے کہ تیرے نفس میں کیا ہے''۔

۷۶۷۱ - محمد بن شداد مسمعی

اس نے یحییٰ القطان اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابوبکر شافعی سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُس کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ برقانی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا لقب زرقان ہے اور یہ معتزلی تھا۔ اس کا انتقال 278 ہجری میں ہوا۔

۷۶۷۲ - محمد بن شداد (س) کوفی

اس سے صرف حسن بن عبید اللہ نخعی نے روایت نقل کی ہے' جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۷۶۷۳ - محمد بن شرحبیل صنعانی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۶۷۴ - محمد بن شرحبیل

اس نے مغیرہ بن سعید سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۷۶۷۵ - محمد بن شرحبیل (ق)

اس نے قیس بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۷۶۷۶ - محمد بن شریک (ق)' ابوعثمان مکی

اس نے عمرو بن دینار سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شخص مجہول نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن معین اور امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام

ابوحاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس نے عطاء اور ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ محمد بن عثمان مکی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ عثمان بن عبداللہ ہے' یہ بات امام دارقطنی نے بیان کی ہے۔

۷۶۷۷ - محمد بن شعیب

اس نے امیر داؤد بن علی ہاشمی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس سے روایت کرنے والا شخص سلیمان بن قرم بھی ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطائر، فقال :اللّٰھم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی، فجاء ہ علی فقال :اللّٰھم وال من والاہ.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پرندے کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین بندے کو میرے پاس لے آ' تاکہ وہ بھی میرے ساتھ کھائے۔ تو اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! جو اس سے محبت رکھتا ہے تُو بھی اُس سے محبت رکھ''۔

۷۶۷۸ - محمد بن شعیب (عو) بن شابور دمشقی

یہ مشہور شخص ہے اور اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔ اس نے یحییٰ بن حارث ذماری' یحییٰ شیبانی اور عمر مولیٰ عفرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 200 ہجری سے پہلے ہوگیا تھا۔

۷۶۷۹ - محمد بن ابوشمال عطاردی بصری' ابوسفیان

اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے یہ بات نقل کی ہے کہ سیدہ اُم طلحہ رضی اللہ عنہا نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی' یہ شاید مکہ میں ہوئی یا شاید مدینہ میں ہوئی' میں نے اُن سے حیض کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: کاش کہ تمہیں استحاضہ کے مقابلے میں حیض کے خون کی پہچان ہوتی' حیض کا خون سرخ بحرانی ہوتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون گوشت کے دُھلے ہوئے پانی کی طرح ہوتا ہے' جب کوئی عورت اسے دیکھے تو وہ اپنے مخصوص ایام کا انتظار کرے اور پھر پاک ہونے کے مخصوص ایام تک بیٹھی رہے' پھر وہ ہر ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے اور نماز ادا کرے اور روزہ رکھے' اُس کا شوہر اگر چاہے تو اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرسکتا ہے۔

یہ روایت اس سے زیادہ بہتر سند کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے۔

۷۶۸۰ - محمد بن شمیر (س)

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) محمد سمیر رعینی مصری۔ عبدالرحمٰن بن شریح کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی ہیں اور

اس کی نقل کردہ روایت حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

حرمت النار علی عین دمعت من خشیة الله.

''آگ کو ایسی آنکھ کے لیے حرام قرار دیا گیا ہے جو اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے''۔ اس راوی کی کنیت ابوصباح ہے۔

۷۶۸۱ - محمد بن شیبہ

اس نے حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۶۸۲ - محمد بن ابوشیبہ ابوعمرو

یہ مصر کا رہنے والا ہے اور یہ دونوں راوی (یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۷۶۸۳ - محمد بن شیبہ (م) بن نعامہ کوفی

یہ ابومعاویہ کا استاد ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس نے علقمہ بن مرثد اور عمرو بن مرہ سے ملاقات کی تھی۔

۷۶۸۴ - محمد بن صالح (عو) بن دینار مدنی تمار

اس نے قاسم بن محمد اور زہری سے جبکہ اس سے قعنبی خالد بن مخلد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۶۸۵ - محمد بن صالح (د،س،ق) مدنی ازرق

اس نے محمد بن منکدر اور زید بن اسلم سے جبکہ اس سے ابوثابت محمد بن عبیداللہ عبدالعزیز اویسی اور عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اخرج اذی من المسجد بنی الله له بیتا فی الجنة.

''جو شخص مسجد سے کسی تکلیف دہ چیز کو باہر نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ابن حبان کے علاوہ دوسرے حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر یہ ہے کہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۷۶۸۶ - محمد بن صالح صیمری

اس نے ابوحمہ محمد بن یوسف سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۷۶۸۷ - محمد بن صالح طبری

اس نے ابوکریب سے روایات نقل کی ہیں اس نے اہل ہمدان سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اس پر جھوٹا

ہونے کا الزام ہے' یہ اختلاط کا شکار بھی ہو گیا تھا' اس نے علمِ حدیث کی طلب میں سفر کیا ہے اور احادیث یاد کی ہیں۔

۷۶۸۸ - محمد بن صالح بن عمر بن صفوان

یہ مجہول ہے' ایک قول کے مطابق لفظ صفوان کی جگہ لفظ نافع استعمال ہوا ہے۔

۷۶۸۹ - محمد بن صالح ثقفی

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۶۹۰ - محمد بن صالح بن فیروز عسقلانی

یہ اصل میں مرو کا رہنے والا تھا۔ اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت :یا رسول الله، ای الناس احب الی الله ؟ قال :انفعهم للناس.

قلت :فای الاعمال احب الی الله ؟ قال :سرور تدخله علی مسلم ...الحدیث.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کسی مسلمان کو خوشی عطا کرو''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

لان امشی مع اخ لی فی حاجة احب الی من ان اعتکف فی هذا المسجد شهرا -یعنی المسجد الحرام.

''میں اپنی کسی بھائی کے ساتھ اُس کے کسی کام کے سلسلے میں چل کر جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اس مسجد میں ایک مہینے تک اعتکاف کروں' یعنی مسجد حرام میں''۔

ان دونوں روایت کی امام مالک کی نسبت جھوٹی ہے' اس کے حوالے سے ایک تیسری روایت بھی منقول ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۷۶۹۱ - محمد بن صالح (ق) بن مہران نطاح بصری' ابوالتیاح

یہ روایات کا عالم اور علامہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس نے معتمر بن سلیمان' ابوعبیدہ لغوی' واقدی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابودنیا اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 252 ہجری میں ہوا تھا۔ اسلم بن سہل نے بھی اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس میں شاید اُسے وہم ہوا ہے۔

۷۶۹۲ - محمد بن ابوصالح سمان

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں

ہے۔

۷۶۹۳ - محمد بن صالح بلخی

یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت انتہائی منکر ہے جسے احمد بن حامد بلخی نامی ایک مجہول راوی نے نقل کیا ہے' یہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' آپ نے فرمایا ہے:

اذا قال الرجل لامراته :انت طالق بشيئة الله او بارادة الله الشيئة هي خاص لله لا يقع الطلاق و (في) الارادة يقع الطلاق.

''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم اپنی اللہ تعالیٰ کی مشیت' یا اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے مطابق طلاق یافتہ ہو تو مشیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' اس لیے طلاق واقع نہیں ہوگی' لیکن لفظ ارادہ استعمال کرنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی''۔

۷۶۹۴ - محمد بن صالح بن جعفر بغدادی

اس نے جزیرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے ابوعروبہ اور ابن جوصا سے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۶۹۵ - محمد بن صالح ہمدانی تمار

یہ ایک شیخ ہے جس سے زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۷۶۹۶ - محمد بن صباح کوفی مقری

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۶۹۷ - محمد بن صباح

اس نے ضحاک بن مزاحم سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۶۹۸ - محمد بن صباح سمان بصری

اس نے ازہر سمان سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۷۶۹۹ - محمد بن صباح

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۷۰۰ - محمد بن صباح (د، ق) جرجرائی

یہ دولابی نہیں ہے' اس نے ہشیم اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۷۰۱ - محمد بن صباح (ع) دولابی

یہ رے کے صوبے کے ایک گاؤں دولاب سے تعلق رکھتا تھا' یہ ثقہ اور حجت ہے اور یہ جرجرائی سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔ اس کا انتقال اُس سے پہلے ہو گیا تھا' میں نے ان دونوں کا تذکرہ صرف امتیاز واضح کرنے کے لیے کیا ہے۔

۷۷۰۲ - محمد بن صبیح بن سماک واعظ

اس نے ہشام بن عروہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' ابن نمیر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تشتروا السمك في الماء، فانه غرر.

''پانی میں موجود مچھلی نہ خریدو' کیونکہ یہ دھوکا ہوگا''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ یزید نامی راوی سے منقول ہے' تاہم مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اسی طرح اس روایت کو زائدہ نے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ محمد بن بشیر نے ابن سماک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

الذباب على العذرة احسن من القارء على ابواب الملوك.

''گندگی پر موجود مکھی اُس قاری سے زیادہ بہتر ہے جو بادشاہوں کے دروازے پر کھڑا ہو''۔

ایک قول کے مطابق ابن سماک یہ کہا کرتا تھا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم مجھے فائدہ کر کے نہیں دے سکتے کہ تم اپنے آپ کو اس چیز میں رکھ دو جو کمایا گیا ہے۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: وعظ کرنے کا یہ سرخیل تھا' ایک مرتبہ اس نے رشید کو وعظ کیا تھا تو اُس پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی۔ اس کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔

۷۷۰۳ - محمد بن صبیح سعدی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۷۰۴ - محمد بن صبیح سعدی' ابوعبداللہ بغدادی

اس نے مجاشع بن عمرو سے جبکہ اس سے محمد بن نصر نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں' یہ بات ابن مندہ نے بیان کی ہے۔

۷۷۰۵ - محمد بن صبیح

اس نے عمر بن ایوب موصلی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۷۷۰۶ - محمد بن صخر ترمذی

اس نے ابراہیم بن ہدبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۷۷۰۷ - محمد بن صخر سجستانی

ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور قابلِ مذمت ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا فسدت البلدان فنعم المسكن كرمان.

''جب شہر خراب ہو جائیں تو سب سے بہترین رہائشی جگہ کرمان ہوگی''۔

یہ روایت واضح طور پر جھوٹی ہے۔

۷۷۰۸ - محمد بن صدقہ

اس نے شعبہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۷۰۹ - محمد بن صدقہ فدکی

اس کی نقل کردہ منکر حدیث ہے۔ طبرانی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ادخر لاهله قوت السنة تصدق بما بقي.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلِ خانہ کے لیے سال بھر کی خوراک (کا اناج) سنبھال کر رکھ لیتے تھے اور جو باقی بچتا تھا اُسے صدقہ کر دیتے تھے''۔

ایک قول کے مطابق یہ روایت امام مالک کے کاتب حبیب نے ابن صدقہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۷۷۱۰ - محمد بن صفوان

اس نے محمد بن زیاد الہانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۷۱۱ - محمد بن صلت (خ، ت، م، ق)' ابو جعفر اسدی کوفی

اس نے فلیح اور عبدالرحمٰن بن غسیل سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری اور امام ابوزرعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: ابوغسان نہدی میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے اور وہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 218 ہجری میں ہوا۔

۷۷۱۲ - محمد بن صلت (خ،س) ابویعلیٰ ثوزی فارسی ثم بصری

یہ حافظ الحدیث اور ثقہ ہے۔ اس نے دراوردی اور ولید بن مسلم سے جبکہ اس سے امام بخاری اور امام ابوزرعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' یہ اپنے حافظہ کی بنیاد پر تفسیر اور دیگر چیزیں بھی املاء کرواتا تھا اور بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتا تھا۔

۷۷۱۳ - محمد بن ضوء بن صلصال بن دلہمس بخاری بن جمل بن جندلہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت صلصال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدخل علي، فقال :يا علي، كذب من زعم انه يحبني ويبغضك، من احبك فقد احبني، ومن احبني احبه الله، ومن احبه الله ادخله الجنة، ومن ابغضك فقد ابغضني، ومن ابغضني ابغضه الله وادخله النار.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ تم سے بغض رکھتا ہو' جو شخص تم سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور جو شخص مجھ سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا' اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھے گا اُسے وہ جنت میں داخل کرے گا' اور جو شخص تم سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا اور جو مجھ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرے گا اور جہنم میں داخل کر دے گا''۔

اس راوی سے باغندی اور علی بن سعید عسکری نے حدیث روایت کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ثقہ بھی نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث بھی جھوٹی ہے' اس نے بغداد میں عطاف بن خالد کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی اور ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ جھوٹ بولنے اور شراب پینے کے حوالے سے معروف ہے۔ خطیب بغدادی نے باغندی کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوصلصال رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا تزال امتي في فسحة من دينها ما لم تؤخر صلاة الفجر الى امحاق النجوم، ولم يكلوا الجنائز الى اهلها.

''میری امت اپنے دین کی کشادگی پر رہے گی جب تک فجر کو ستاروں کے ڈوب جانے تک مؤخر نہ کریں اور جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کریں''۔

خطیب کہتے ہیں: محمد نامی راوی کا یہ محل نہیں ہے کہ اس سے علم میں استفادہ کیا جائے کیونکہ یہ کذاب ہے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو شراب نوشی اور فسق و فجور میں مبتلا رہے۔

۷۷۱۴ - محمد بن طالب (ق)

اس نے ابوعوانہ وضاح کے حوالے سے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ صرف محمد بن خلف عسقلانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۱۵ - محمد بن طاہر' ابونصر وزیری

اس نے ابوحامد بن بلال سے روایت نقل کی ہے' اس نے حدیث مسلسل بالاولیہ روایت کی ہے اور اُس کا تسلسل اُس کے اختتام تک مزید بیان کیا ہے' تو اس حوالے سے لوگوں نے اس پر طعن کیا ہے۔

۷۷۱۶ - محمد بن طاہر مقدسی

یہ حافظ الحدیث ہے تاہم قوی نہیں ہے۔ اپنی تالیفات میں اسے بہت زیادہ وہم لاحق ہوئے ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: اس میں کچھ خرابی بھی تھی اور یہ تصحیف بھی کرتا تھا۔ ابن عساکر کہتے ہیں: اس نے کتبِ ستہ کے اطراف کو جمع کیا تھا' میں نے وہ اس کی تحریر میں دیکھے ہیں' اس کتاب میں اُس نے کئی مقامات پر انتہائی فحش غلطیاں کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ یہ سنت کو چھوڑ کر تصوف کی طرف چلا گیا تھا اور ناپسندیدہ شخصیت کا مالک ہے' ویسے یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے اور اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی۔ یہ حافظ الحدیث ہے اور اس نے (علمِ حدیث کی طلب میں) بہت زیادہ سفر کیا ہے۔

۷۷۱۷ - محمد بن طریف

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۱۸ - محمد بن طریف

اس نے جابر بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۷۷۱۹ - محمد بن طریف بن عاصم

یہ نقاش کا استاد ہے' یہ کذاب ہے' بعض اوقات تدلیس کرتے ہوئے وہ یہ کہتا تھا: محمد بن عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی' اور بعض اوقات یہ کہتا تھا: محمد بن نبہان نے ہمیں حدیث بیان کی' اور اس کے علاوہ بھی الفاظ استعمال کرتا تھا' باوجودیکہ نقاش نامی راوی خود بھی قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

۷۷۲۰ - محمد بن طفیل حرانی

اس نے وکیع کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ روایت حسین بن عبداللہ قطان نے اس راوی سے نقل کی ہے' اس راویت کو ابن عدی نے قطان کے حوالے سے شبیب کے حالات میں نقل کیا ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ه رجل، فقال :ان ابنا لي دب الى ميزاب..وذكر الحديث.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی: میرے بیٹے نے میرے لیے ایک پرنالہ بنایا ہے'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو مکمل طور پر شبیب نامی کے حالات میں مذکور ہے۔

۷۷۲۱-(صح) محمد بن طلحہ (خ،م،د،ت،ق) بن مصرف

اس نے اپنے والد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک صدوق اور مشہور ہے اور اس سے صحیحین میں روایات نقل کی گئی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تین لوگوں کی حدیث سے بچا جائے گا: محمد بن طلحہ بن مصرف' ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان۔ میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ابوکامل مظفر بن مدرک سے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ یہ ہر چیز کے بارے میں یہ کہہ دیتا ہے کہ اُس نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عباس نے یحییٰ کے حوالے سے مظفر بن مدرک کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن طلحہ نے مجھے کہا: میں نے اپنے والد کو بردبار پایا ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے صالح روایات نقل کی ہیں۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبدالرحمٰن بن مہدی' عون بن سلام اور جبارہ بن مغلس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

۷۷۲۲ - محمد بن طلحہ (س،ق) بن عبدالرحمٰن بن طلحہ تیمی

یہ معروف اور ''صدوق'' ہے۔ علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

۷۷۲۳ - محمد بن طلحہ نعالی

یہ ابوعبداللہ حسین بن احمد کا دادا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ رافضی تھا۔ اس نے ابوبکر شافعی اور جعابی سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۲۴ - محمد بن طہمان

اس نے یحییٰ بن یعمر سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۷۲۵ - محمد بن عابد بغدادی خلال

اس نے علی بن داؤد قنطری کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:

ابعث علی البراق، وعلی علی ناقتی.

''قیامت کے دن مجھے براق پر اور علی کو میری اونٹنی پر اُٹھایا جائے گا''۔

عبید اللہ بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۲۶ - محمد بن عاصم قرشی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۷۲۷ - محمد بن عامر رملی

اس نے سفیان بن عیینہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو اُن کی حدیث نہیں ہوتی۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا یقولون :مالک یوم الدین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ پڑھا کرتے تھے: مالک یوم الدین''۔

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی معروف ہے کہ یہ حضرات جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

۷۷۲۸ - محمد بن عامر (س)

یہ ایک دوسرا شخص ہے جسے امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس نے ابوعوانہ' ابونعیم اور ابن عدی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' یہ انطاکی تھا جس نے رملہ میں رہائش اختیار کی' یہ پہلے والے راوی سے کمسن ہے۔ اس نے شریح بن نعمان اور محمد بن عیسیٰ طباع سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۲۹ - محمد بن عامر خراسانی

اس نے امام عبدالرزاق سے روایت نقل کی ہے' اس نے ایک جھوٹی ذکر کی ہے جس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔

۷۷۳۰ - محمد بن عائذ (د،س) دمشقی

یہ مغازی کا مصنف ہے اور ولید بن مسلم کا شاگرد ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' البتہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ امام ابوداؤد سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: یہ ایسا ہی ہے جیسے اللہ نے چاہا۔

۷۷۳۱ - محمد بن عباد بن سعد

معن بن عیسیٰ نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۷۷۳۲ - محمد بن عباد بن عباد مہلبی امیر

اس نے اپنے والد اور ہشیم سے جبکہ اس سے ابراہیم حربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ حربی اور ایک جماعت نے یہ

بات بیان کی ہے: یہ علم حدیث میں بصیرت نہیں رکھتا تھا۔ اس نے ابن جابر کے لفظ کی تصحیف کرتے ہوئے اُسے ابن جدیر کہہ دیا اور اسی طرح ایک اور مقام پر تصحیف کرتے ہوئے بقرۃ کی جگہ ھرۃ کہہ دیا۔

۷۷۳۳ - محمد بن عباد بن موسیٰ' سندولا

اس نے دراوردی' عبدالسلام بن حرب اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ناجیہ اور ابن ابودنیا نے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس کی تعریف نہیں کی۔ ابن عقدہ کہتے ہیں: اس کے معاملے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۷۳۴ - محمد بن عباد

اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۷۳۵ - محمد بن عباد

اس نے ابویحییٰ تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۷۳۶ - محمد بن عباس بن سہیل

اس نے ابوہشام رفاعی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے' یہ بات ابوبکر خطیب نے بیان کی ہے۔ اُنہوں نے اس کے حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کے علاوہ ان دونوں روایات کے تمام راوی ثقہ ہیں' اُن میں سے ایک روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

قلب المؤمن حلو يحب الحلاوة. ''مؤمن کا دل میٹھا ہوتا ہے اور مٹھاس کو پسند کرتا ہے''۔

جبکہ دوسری حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لو اغتسل اللوطي بماء البحر لم يجئ يوم القيامة الا جنبا.

''اگر قومِ لوط کا کرنے والے شخص کو سمندر کے پانی سے دھویا جائے تو بھی وہ قیامت کے دن جنابت کی حالت میں آئے گا''۔

۷۷۳۷ - محمد بن عباس' ابوبکر عطار مری

اس نے شیبان بن فروخ اور عمر بن عبداللہ بجلی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوجہم مشغرائی نے اخبار زائفہ اور اس کے علاوہ دیگر تباہ کن روایات نقل کی ہیں' یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی قابلِ اعتماد ہے۔

۷۷۳۸ - محمد بن عباس' ابوعلی

اس نے محمد بن ابوثلج سے روایات نقل کی ہیں' یہ بغدادی ہے۔ اس نے یوسف بن موسیٰ قطان کے حوالے سے بھی ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابن جمیع نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۳۹ - محمد بن عباس' ابوالحسین بن نحوی' قاضی کلوذای

اس نے عباس دوری اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ محمد بن سیرین اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

عشنا الی زمان لا نعشق فیه.

''ہم نے ایک زمانے تک ایسی حالت گزاری کہ ہم نے اس میں عشق نہیں کیا''۔

اس کا انتقال 343 ہجری میں ہوا۔

۷۷۴۰ - (صح) محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی مکی

اسے محمد محرم بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے عطاء اور ابن ابوملیکہ سے جبکہ اس سے نفیلی' داؤد بن عمرو ضبی اور متعدد افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاھد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن السبیل الی الحج، فقال :الزاد والراحلة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ حج کے لیے سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔

ضمرہ نے ابن شوذب کا یہ بیان نقل کیا ہے: عکرمہ نے محمد محرم سے کہا: مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جو تم سے زیادہ بُرا ہو' اُس نے کہا: وہ کیسے؟ عکرمہ نے کہا: وہ اس طرح کہ لوگ تلبیہ پڑھتے ہوئے بیت اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں اور تم اس کی طرف پیٹھ کر لیتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: محمد نامی یہ راوی پورا سال احرام باندھ کر رکھتا تھا اور جب اپنے گھر واپس جاتا تھا تو بھی راستے میں حج کا تلبیہ پڑھتا تھا۔

۷۷۴۱ - محمد بن عبداللہ (د) بن انسان طائفی.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

نھی عن صید وج. ''وج کے شکار سے منع کیا گیا ہے''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ روایت ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کی ہے۔ ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: جہاں تک اس کے باپ کا تعلق ہے تو وہ معروف نہیں ہے۔

۷۷۴۲ - محمد بن عبداللہ (د، ت، س) بن حسن بن حسن ہاشمی علوی

یہ وہ صاحب ہے جنہوں نے 145 ہجری میں مدینہ منورہ میں منصور کے خلاف بغاوت کی تھی اور اسی حوالے سے جنگ کے دوران قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں' ان سے دراوردی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے کچھ احادیث منقول ہیں' جس میں سے ایک روایت یہ ہے:

اذا سجد فليضع يديه على ركبتيه ....الحديث.

''جب آدمی سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور مجھے نہیں معلوم کہ اس نے ابوزناد سے اس کا سماع کیا ہے یا نہیں۔

۷۷۴۳ - محمد بن عبداللہ (د، س) بن سائب مخزومی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ سائب بن عمر کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی' یہ مجہول ہے۔

۷۷۴۴ - محمد بن عبداللہ بن عباد (د)

یہ فلیح بن سلیمان کا استاد ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۷۴۵ - محمد بن عبداللہ (س) بن کناسہ اسدی

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین' ابن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۷۷۴۶ - محمد بن عبداللہ' ابوہمام بصری

اس نے ابوظلال سے حدیث روایت کی ہے' یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۷۷۴۷ - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اس سے معمر کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۷۷۴۸ - محمد بن عبداللہ (ع،س) بن عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث ہاشمی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے صرف زہری نے روایت نقل کی ہے۔ ابن اسحاق نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے جبکہ بعض حضرات نے یہ روایت زہری کے حوالے سے عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے نقل کی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

۷۷۴۹ - محمد بن عبداللہ (خ،م) بن مسلم زہری

اس نے اپنا چچا ابن شہاب سے جبکہ اس سے معن' قعنبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے اور صالح الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ دارمی نے یحییٰ بن معین سے جو روایت نقل کی ہے' اُس میں اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور محمد بن یحییٰ ذہلی نے اسے زہری کے اُن شاگردوں میں شمار کیا ہے جو اسامہ بن زید لیثی اور ابن اسحاق اور فلیح کے ساتھی شمار ہوتے ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسے اس کے بیٹے اور غلاموں نے قتل کر دیا تھا جو اس کے مال کی وجہ سے تھا' ایک 157 ہجری کی بات ہے۔ یہ اپنے چچا سے تین احادیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

كل امتي معافي الا المجاهدين.

''میری اُمت کے تمام لوگوں کو عافیت نصیب ہوگی سوائے مجاہدین کے''۔

دوسرا یہ کہ:

الصلاة والسلام كان ياكل بكفه كلها.

''نبی اکرم ﷺ اپنی پوری ہتھیلی کے ذریعے کھایا کرتے تھے''۔

تیسرا یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب خطبہ دیتے تھے تو یہ کہتے تھے:

كل ما هو آت قريب لا بعد لما هو آت.

''جو آنے والا ہے وہ قریب ہے اور اُس کے لیے زیادہ دور نہیں ہے جو آنے والا ہے''۔

چوتھی روایت یہ ہے:

اشتروا على الله واستقرضوا عليه. ''اللہ تعالیٰ سے سودا کرلو اور اُسے قرض دے دو''۔

تاہم یہ روایت واقدی کے حوالے سے اس راوی سے منقول ہے۔

۷۷۵۰ - محمد بن عبداللہ (ق) بن عمرو بن عثمان بن عفان عثمانی

اس کا لقب دیباج ہے' یہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا نواسا ہے۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا عدوی ولا هامة ولا صفر، وفر من المجذوم كما تفر من الاسد.

''عدوی، ہامہ اور صفر (کے منحوس ہونے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تم جذام کے شکار شخص سے یوں بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو''۔

ابن ابوزناد نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس روایت کا منقطع ہونا زیادہ مستند ہے۔

اس راوی نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تديموا النظر الى المجذمين.

''جذام کا شکار لوگوں کی طرف مسلسل نہ دیکھو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما نعلم شيئا خيرا من مائة مثله الا المؤمن.

''ہمیں ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جو اپنے جیسی ایک سو چیزوں سے زیادہ بہتر ہو' سوائے مؤمن کے (اپنے جیسے ایک سو مؤمنوں سے بہتر ہو سکتا ہے)''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: منصور نے محمد بن عبداللہ کے ساتھ اس کی بغاوت کی وجہ سے اسے قتل کروادیا تھا۔

۷۷۵۱ - محمد بن عبداللہ (د، ت، س) بن عمرو بن العاص' ابوشعیب سہمی

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے شعیب اور اس کے علاوہ حکیم بن الحارث فہمی نے روایات نقل کی ہیں' یہ بات ابن یونس نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

طاف محمد بن عبد الله بن عمرو مع ابيه، فلما كان في السابع اخذ بيده الى دبر الكعبة.

''ایک مرتبہ محمد بن عبداللہ بن عمرو اپنے والد کے ساتھ طواف کر رہے تھے' جب ساتویں چکر کی باری آئی تو اُنہوں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر کعبہ کی پچھلی جانب کیا''۔

محمد کے حوالے سے کچھ ایسی چیزیں بھی نقل کی گئی ہیں جن کے حوالے سے اختلاف منقول ہے اور اُن کے حوالے سے صریح روایت کوئی بھی نہیں ہے سوائے اُس کے جو اُنہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے یا اُن کے بیٹے شعیب نے اُن سے نقل کی ہے' یہ معروف الحال نہیں ہیں' اور ان کا تذکرہ نہ تو توثیق کے ہمراہ کیا گیا ہے اور نہ ہی کمزوری کے ہمراہ کیا گیا ہے۔

۷۷۵۲ - محمد بن عبداللہ (د، س، ق) بن علاثہ حرانی قاضی' ابویسیر عقیلی

اس نے عبدہ بن ابولبابہ اور عبدالکریم جزری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حرمی بن حفص' عبدالعزیز اویسی اور عمرو بن حصین

نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ ثقہ ہوگا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کے حافظے کے بارے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں جائز نہیں ہے۔ یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابن علاثہ (عباسی خلیفہ) منصور اور مہدی کا قاضی رہا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''رشک اور خوشامد صرف علم کے حصول کے لیے کی جاسکتی ہے''۔

تو ہوسکتا ہے کہ اس میں خرابی کی جڑ عمر نامی راوی ہو کیونکہ وہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة.

''مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''۔

ابن عدی نے ابن علاثہ نامی اس راوی کے حوالے سے حسن احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: ابن علاثہ متروک ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اس کے جھوٹے ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: ازدی اس بات کو کہنے میں منفرد ہے اور اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اس کے سامنے عمرو بن حصین کی ابن علاثہ سے نقل کردہ روایات پیش کی گئی ہوں گی' اُن روایات کی وجہ سے ازدی نے ابن علاثہ کو جھوٹا قرار دیا' حالانکہ اُن میں خرابی کی جڑ عمرو بن حصین نامی راوی ہے' کیونکہ وہ کذاب ہے۔ جہاں تک ابن علاثہ کا تعلق ہے تو یحییٰ بن معین نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: مجھے ائمہ میں سے کسی ایک شخص کے بارے میں یہ یاد نہیں ہے کہ جسے یحییٰ نے اُس صفت سے موصوف کیا ہو اور اُس کے بارے میں کوئی اختلاف ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: آپ نے خود ہی امام بخاری کا یہ قول بھی روایات کیا ہوا ہے: اس کے حافظے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ابن حبان نے جو کہا ہے وہ پہلے گزر چکا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً فیما ینفعهم من امر دینهم بعث یوم القیامة مع العلماء .

وفضل العالم علی العابد سبعین درجة، الله اعلم ما بین الدرجتین.

''جو شخص میری اُمت کے لیے چالیس احادیث یاد کرلے جن میں اُن کے دینی معاملات کے حوالے سے کچھ فائدہ ہو' تو قیامت کے دن اُسے علماء کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور عالم کو عبادت گزار شخص پر ستر درجے کی فضیلت حاصل ہے اور دو درجوں کے درمیان فرق کتنا ہے' یہ اللہ بہتر جانتا ہے''۔

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ عمرو بن حصین نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے۔ ابن علاثہ کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

۷۷۵۳ - محمد بن عبداللہ (د) بن ابو قدامہ

میرے علم کے مطابق عکرمہ ابن عمار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۷۷۵۴ - محمد بن عبداللہ بن عتیک

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے صرف محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۵۵ - محمد بن عبداللہ (عو) بن مہاجر شعیثی نصری دمشقی

اس نے خالد بن معدان اور مکحول سے جبکہ اس سے ولید بن مسلم اور مقری اور حجاج مصیصی نے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۷۵۶ - محمد بن عبداللہ (ع) بن زبیر بن عمر' ابواحمد زبیری اسدی کوفی

یہ حافظ الحدیث اور ثبت ہے' یہ بنواسد کا غلام ہے' یہ رسیاں فروخت کیا کرتا تھا۔ اس نے عیسیٰ بن طہمان' مالک بن مغول اور ثوری سے جبکہ اس سے امام احمد' زہیر' نصر بن علی' احمد بن فرات اور بہت سی مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ نصر بن علی نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ سفیان کی روایات سے متعلق میری تحریر چوری ہو جائے' کیونکہ مجھے یہ تمام روایات یاد ہیں۔ احمد بن زہیر نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ دارمی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' ثقہ ہے اور اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: سفیان کی نقل کردہ روایات میں یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔ بندار کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ابواحمد سے بڑا حافظ الحدیث ہو۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ حدیث کا حافظ تھا' عبادت گزار تھا' مجتہد تھا' تاہم اسے وہم لاحق ہوتے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ باقاعدگی سے نفلی روزے رکھتا تھا۔ اس کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

۷۷۵۷ - محمد بن عبداللہ (ق) بن ابوسبرہ' ابوبکر مدنی

یہ واقدی کا استاد ہے اور اپنی کنیت کے حوالے سے معروف ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۷۵۸ - محمد بن عبداللہ (ق) بن ابوسلیم

اس نے حضرت انس بن مالک سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۷۷۵۹ - (صح) محمد بن عبداللہ (س) بن عمار موصلی

یہ حافظ الحدیث اور صدوق ہے' اس سے ایک مفید تاریخ بھی منقول ہے۔ اس نے ابن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے جعفر فریابی اور باغندی نے روایات نقل کی ہیں۔ حسین بن ادریس ہروی نے اس کے حوالے سے اس کی کتاب نقل کی ہے جو روایات

کی علتوں اور رجال کے بارے میں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور علم حدیث کا عالم ہے۔ عبید عجلی اس کے معاملے کو عظیم قرار دیتے تھے اور اس کی قدر و منزلت کو بلند قرار دیتے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ابویعلیٰ کو ابن عمار کے بارے میں غلط رائے دیتے ہوئے سنا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس نے میرے ماموں کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 242 ہجری میں ہوا۔

۷۷۶۰ - محمد بن عبداللہ بن عمر عمری

اس نے امام مالک کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا غدا الى العيد غدا ماشيا ورجع راكبا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کی نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو پیدل تشریف لے جاتے تھے اور واپسی پر سوار ہو کر آتے تھے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ قاسم بن عبداللہ کا بھائی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ قاسم کا بھائی نہیں ہے بلکہ محمد بن عبداللہ بن عمر بن قاسم بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب ہے۔

۷۷۶۱ - محمد بن عبداللہ عصری بصری

اس نے ثابت بنانی سے جبکہ اس سے محمد بن ابوبکر مقدمی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن کا اعتبار اُس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ دیگر (صحیح) روایات کے موافق ہوں۔

۷۷۶۲ - محمد بن عبداللہ عمی بصری

عقیلی کہتے ہیں: یہ حدیث کو قائم نہیں رکھتا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول لاصحابه :اتعجزون ان تكونوا مثل ابى ضمضم؟ فان ابا ضمضم رجل فيمن كان قبلنا، كان اذا اصبح يقول :اللهم انى اتصدق اليوم بعرضى على من ظلمنى.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کرتے تھے: کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ تم ابوضمضم کی مانند ہو جاؤ! کیونکہ ابوضمضم ایک ایسا شخص تھا جو ہم سے پہلے زمانے میں گزرا ہے وہ صبح کے وقت یہ کہا کرتا تھا: اے اللہ! آج کے دن میں اپنی عزت کو اُس شخص کے لیے صدقہ کرتا ہوں جس نے میرے ساتھ زیادتی کی (یعنی میں اُسے معاف کرتا ہوں)''۔

یہ روایت حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ سند زیادہ مناسب ہے۔

۷۷۶۳ - محمد بن عبداللہ بن محمد بلوی

اس نے حضرت عمارہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ابن جوزی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اُن کے دادا (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یا علی، لو ان عبدا عبد الله الف عام، وکان له مثل احد ذهبا فانفقه فی سبیل الله وحج الف سنة علی قدمیه، ثم قتل بین الصفا والمروة مظلوما ثم لم یوالك -لم یرح رائحة الجنة ولم یدخلها.

''اے علی! اگر کوئی بندہ ایک ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اُس کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو' جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کردے اور وہ پیدل چل کر ایک ہزار سال تک (یعنی ایک ہزار مرتبہ) حج کرے اور پھر وہ صفا اور مروہ کے درمیان ظلم کے طور پر قتل ہو جائے اور پھر بھی وہ تم سے محبت نہ رکھتا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

یہ روایت خطیب خوارزمی نے نقل کی ہے۔

۷۷۶۴ - محمد بن عبداللہ بن نمران

اس نے زید بن ابوانیسہ سے روایات نقل کی ہیں۔امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام ابن نمیران ہے' اور ایک نسخہ میں ابن مہران ہے اور یہ تصحیف ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۷۷۶۵ - محمد بن عبداللہ بصری

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔اس خرزی کے نام سے معروف ہے' اس سے عائذ عجلی نے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۷۶۶ - محمد بن عبداللہ (د،س،ق) بن میمون بن مسیکہ طائفی

اس نے عمرو بن شرید سے جبکہ اس سے صرف وبر بن ابولیلہ نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: اہلِ طائف نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔اس کے حوالے سے کتابوں میں یہ حدیث منقول ہے جو اس نے عمرو کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ نے فرمایا ہے:

لی الواجد یحل عرضه وعقوبته.

''خوشحال شخص کا (ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا اُس کی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے''۔

یہ روایت نبیل اور ایک جماعت نے وبر نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۷۷۶۷ - محمد بن عبداللہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے محمد بن مرہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۷۶۸ - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۷۶۹ - محمد بن عبداللہ کنانی

اس نے عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۷۷۰ - محمد بن عبداللہ انصاری' ابوسلمہ

یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے۔ اس نے مالک بن دینار اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ ابن طاہر کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

اس کے حوالے سے تباہ کن روایات منقول ہیں جس میں ایک یہ روایت ہے:

من كسح مسجدا فكانما غزا معي اربعمائة غزوة، وكانما حج مائة حجة ...الحديث.

''جس شخص نے مسجد میں جھاڑو کیا تو گویا اُس نے میرے ساتھ چار سو غزوات میں شرکت کی اور گویا اُس نے ایک سو مرتبہ حج کیا''۔

اس نے یہ روایت حیاء کی کمی سے حمید طویل کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجاء رجل من جبال مكة اذا اقبل شيخ متوكئا على عكازة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :مشية جني ونغمته.

فقال :اجل.

فقال :من اى الجن انت ؟ فقال :انا هامة بن الهيم بن لاقيس بن ابليس.

فقال :لا ارى بينك وبينه الا ابوين.

قال :اجل، قال :كم اتى عليك ؟ قال :اكلت عمر الدنيا الا اقلها، كنت ليالي قتل قابيل هابيل غلاما ابن اعوام، امشي على الآكام، واصيد الهام، وآمر بفساد الطعام، واورش بين الناس، واغرى بينهم.

فقال النبي صلى الله عليه وسلم :بئس عمل الشيخ المتوسم، والفتى المتلوم.

قال :دعني من اللوم والهبل، فقد جرت توبتي على يدي نوح. فكنت فيمن آمن به، فعاتبته على دعائه على قومه، فبكى وابكاني، وقال :اني من النادمين.

ولقيت صالحا فعاتبته في دعائه على قومه، فبكى، وابكاني.

وكنت مع ابراهيم خليل الرحمن اذا القي في النار، فكنت بينه وبين المنجنيق حتى اخرجه الله منه.

وكان عليه بردا وسلاما.

وكنت مع يوسف حتى اخرجه الله من الجب.

ولقيت موسى.

وكنت مع عيسى، فقال :ان لقيت محمدا فاقره مني السلام.

يا رسول الله، قد بلغت وآمنت بك.

فقال :وعلى عيسى السلام، وعليك ياهام، ما حاجتك؟ فقال :موسىٰ علمني التوراة، وعيسى علمني الانجيل، فعلمني القرآن، قال عمر :فعلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سور، وقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينعه الينا ولا اراه حيا.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا اسی دوران مکہ کے پہاڑوں سے ایک شخص آیا' جب وہ آیا تو وہ ایک بزرگ شخص تھا جس نے پھالے والے ڈنڈے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا چلنا جن کی طرح ہے اور اس کی آواز بھی ویسی ہی ہے۔ اُس نے عرض کی: جی ہاں! (میں جن ہی ہوں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کون سے جن ہو؟ اُس نے کہا: میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال ہے کہ تمہارے اور ابلیس کے درمیان صرف دو باپ ہوں گے۔ اُس نے کہا: بالکل ٹھیک! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے دنیا کی عمر کا تھوڑا حصہ ہی دیکھا ہے' میں اُن دنوں چند سال کا لڑکا تھا جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اور میں چراگاہوں میں گھومتا پھرتا تھا اور شکار کیا کرتا تھا' کھانے خراب کرتا تھا' لوگوں کے درمیان لڑائیاں کرواتا تھا اور اُنہیں غلط فہمی کا شکار کرتا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک بوڑھے شخص کا بُرا عمل ہے اور نوجوان کا بُرا عمل ہے۔

اُس نے عرض کی: آپ مجھے ملامت نہ فرمائیں' میں نے حضرت نوح کے ہاتھ پر توبہ کی تھی' میں اُن افراد میں شامل تھا جو حضرت نوح پر ایمان لائے اور میں نے اُن کے اپنی قوم کے خلاف دعا کرنے پر اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا تو وہ خود بھی روئے اور اُنہوں نے مجھے بھی رُلا دیا۔ اُنہوں نے کہا: میں ندامت کا اظہار کرنے والے لوگوں میں سے ایک ہوں۔ پھر میری حضرت صالح سے ملاقات ہوئی تو میں اُن کی اپنے قوم کے خلاف دعا پر اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا تو وہ خود بھی روئے اور اُنہوں نے مجھے بھی رُلا دیا۔ جب حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کو آگ میں ڈالا جانے لگا تھا تو میں اُس وقت اُن کے ساتھ تھا'

اُس وقت میں اُن کے اور منجنیق کے درمیان آ گیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس کے اندر سے نکال دیا اور آگ اُن کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ میں حضرت یوسف کے بھی ساتھ رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کنویں سے نکال لیا۔ پھر میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی' پھر میں حضرت عیسیٰ کے ساتھ بھی رہا تھا۔ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر تمہاری حضرت محمد ﷺ سے ملاقات ہو تو اُنہیں میری طرف سے سلام کہنا۔ یارسول اللہ! میں نے وہ سلام پہنچا دیا ہے اور اب میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ پر بھی سلام ہو اور اے ہام! تم پر بھی سلام ہو! تمہیں کیا ضرورت ہے۔ اُس نے عرض کی: حضرت موسیٰ نے مجھے تورات سکھائی تھی' حضرت عیسیٰ نے مجھے انجیل سکھائی تھی تو آپ مجھے قرآن سکھا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے قرآن کی دس سورتیں سکھائیں' پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' اُس کے بعد وہ کبھی ہمیں نظر نہیں آیا اور نہ ہی ہم نے کبھی اُسے زندہ دیکھا''۔

اسی طرح کی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ روایت دونوں سندوں کے حوالے سے جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم معنا يهودي، فعطس نبي الله صلى الله عليه وسلم، فقال اليهودي :يرحمك الله يا محمد.

فقال :هداك الله، فاسلم في موضعه.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ہمارے ساتھ ایک یہودی بھی بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ کو چھینک آئی تو اُس یہودی نے کہا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! تو نبی اکرم ﷺ نے دعا دی: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت نصیب کرے! تو وہ اُسی جگہ مسلمان ہو گیا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اخبرني جبرائيل عن الله تعالى انه يقول :وعزتي وجلالي، ووحدانيتي وفاقة خلقي الي، واستوائي على عرشي، وارتفاع مكاني -اني لاستحي من عبدي وامتي يشيبان في الاسلام ثم اعذبهما.

ورايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يبكي عند ذلك، فقلت :ما يبكيك؟ فقال :بكيت لمن يستحي الله منه ولا يستحي من الله عزوجل.

''حضرت جبرئیل نے مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' اپنی وحدانیت اور اپنی مخلوق کے اپنے محتاج ہونے کی قسم ہے اور اپنے عرش پر استواء کرنے اور اپنی عظمت اور شان کی قسم ہے کہ میں اپنے ایسے بندے اور ایسے اُمتی سے حیاء کرتا ہوں کہ جو مسلمان ہونے کے دوران بوڑھے ہو گئے ہوں اور پھر میں

اُنہیں عذاب دوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے آپ رو پڑے
میں نے عرض کی: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اُس شخص کے لئے رو رہا ہوں جس کے لیے
اللہ تعالیٰ حیاء کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے حیاء نہیں کرتا''۔

یہ روایت ایک جماعت نے یحییٰ بن خذام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۷۷۷۱-(صح) محمد بن عبداللہ (ع) بن مثنیٰ انصاری نجاری انسی بصری

یہ فقیہ اور بصرہ کا قاضی تھا' پھر یہ بغداد کا بھی قاضی رہا۔ اس نے حمید اور سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری' امام ابوحاتم' ابو مسلم کجی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یحییٰ قطان اور معاذ بن معاذ نے انصاری نامی اس راوی کی اُس روایت کو منکر قرار دیا ہے جو اس حبیب بن شہید کے حوالے سے منقول ہے اور روزہ دار کے پچھنے لگوانے کے بارے میں ہے۔

معاذ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے انصاری کو کبھی اشعث کے پاس نہیں تھا۔ جبکہ انصاری یہ کہتے ہیں: حبیب نے میمون بن مہران کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم احتجم وھو صائم.

''نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

اثرم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: انصاری محدثین کی طرف جھوٹی روایات منسوب نہیں کرتا' ماسوائے اُس کے کہ جب یہ رائے میں غور و فکر کرے۔ جہاں تک سماع کا تعلق ہے تو اس نے سماع کیا ہے۔ امام احمد نے اس کے حوالے پچھنے لگوانے سے متعلق حدیث نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس کی روایات رخصت ہو گئی تھیں' اُس کے بعد یہ اپنے غلام ابوحکیم کی تحریر میں سے احادیث روایت کرتا تھا اور اُس تحریر میں دوسری روایات داخل کر دی گئی تھیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: تو یہ خرابی شاید اسی وجہ سے آئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مناسب نہیں ہے کہ انصاری جیسے شخص کے بارے میں اس وجہ سے کلام کیا جائے کہ وہ کسی حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے کیونکہ وہ حدیث کا ماہر ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے صرف تین لوگوں کو امام دیکھا ہے: احمد' انصاری اور سلیمان بن داؤد ہاشمی۔ زکریا ساجی کہتے ہیں: انصاری ایک عالم شخص تھا لیکن علم حدیث کی مہارت میں وہ یحییٰ قطان اور ان کے افراد جیسا نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ وہ روایت جو پچھنے لگوانے کے بارے میں ہے وہ روایت درست یہ ہے کہ وہ سفیان بن حبیب کے حوالے سے حبیب بن شہید کے حوالے سے میمون بن مہران کے حوالے سے یزید بن اصم سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اُس وقت حالتِ احرام میں تھے' باوجودیکہ انصاری نے یہ روایت حبیب

جیسے اس شخص سے نقل کی ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انصاری کا ایک لڑکا تھا جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اُسے اپنی طرف سے بنا کر پیش کر دیتا تھا۔ ابن مدینی نے اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ اتنی پائے کی چیز نہیں ہے' اُن کی مراد وہ روایت تھی جو میمون نے یزید بن اصم کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے بارے میں نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا پیدائش 118 ہجری میں ہوئی اور اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 215 ہجری میں ہوا۔

۷۷۷۲ - محمد بن عبداللہ (ق) بن حفص انصاری اصغر

اس نے انصاری کبیر' سالم بن نوح اور ابو عاصم سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' ابو عروبہ اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۷۷۳ - محمد بن عبداللہ (د، ق) بن عیاض طائفی

اس نے عثمان بن ابوالعاص سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ سعید بن سائب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۷۴ - محمد بن عبداللہ' ابورجاء حبطی

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے شعبہ کے حوالے سے ابواسحاق سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُس کی حدیث نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا فقر اشد من الجهل، ولا مال اعود من العقل، ولا وحدة اوحش من العجب، ولا مظاهرة اوثق من المشاورة ...الحديث.

''جہالت سے زیادہ شدید غربت اور کوئی نہیں ہے اور عقل مندی سے زیادہ بہترین مال اور کوئی نہیں ہے' خود پسندی سے زیادہ وحشت ناک تنہائی اور کوئی نہیں ہے اور مشورہ لینے سے زیادہ قابلِ اعتماد پشت پناہی اور کوئی نہیں ہے''۔

۷۷۷۵ - محمد بن عبداللہ بن سلیمان کوفی

ابو خالد احمر سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۷۷۶ - محمد بن عبداللہ (د، س) بن میمون اسکندرانی

اس نے ولید بن مسلم اور ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے' یہ جائز الحدیث ہے۔ اس سے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام طحاوی' امام ابن خزیمہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم اور ابن یونس نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

اس کا انتقال 262 ہجری میں ہوا۔

۷۷۷۷ - محمد بن عبداللہ بن خیام سمرقندی، ابومظفر

مجھے نہیں معلوم ہو کہ یہ کون ہے، اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے حضرت خضر اور حضرت الیاس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار۔

''جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

یہ روایت علامہ ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد فورانی نے نقل کی ہے، جو صاحبِ تصانیف ہیں۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس روایت کو ابوعمرو بن صلاح نے بھی املاء کروایا ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت ایک ایسے نسخہ میں ہم تک پہنچی ہو جو حضرت خضر اور حضرت الیاس سے منقول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نسخے کے بارے میں مجھے نہیں پتا نہیں چل سکا کہ اسے کس نے ایجاد کیا ہے۔

۷۷۷۸ - محمد بن عبداللہ بینونی

اس نے سفیان ثوری سے جبکہ اس سے عباس بن ابوطالب اور حسن بن محمد زعفرانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۷۷۹ - محمد بن عبداللہ (خ) بن اسید

یہ حجاز کا رہنے والا ایک بزرگ ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے اور یہ مجہول ہے۔ ضیاء مقدسی کے نسخے میں یہ بات تحریر ہے کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس سے صرف عمرو بن وہب نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۷۸۰ - محمد بن عبداللہ بن ابوہدبہ

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۷۷۸۱ - محمد بن عبداللہ بن عتبہ

اس نے کثیر بن افلح سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا شمار اہل مدینہ میں کیا گیا ہے اور یہ مجہول ہے۔

۷۷۸۲ - محمد بن عبداللہ عامری دمشقی

اس نے ثور اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ہشام بن عمار سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت

نہیں ہوسکی۔

۷۷۸۳ - محمد بن عبداللہ بن معاویہ بن سفیان

اس نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۷۸۴ - محمد بن عبداللہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کے بارے میں ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ اس راوی کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۷۸۵ - محمد بن عبداللہ کوفی 'ثم الرازی مقری

اس کا لقب داہر ہے' اس نے لیث بن ابوسلیم اور اعمش سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ اور ابن حمید زنیج نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' تاہم انہے متروک قرار نہیں دیا۔

۷۷۸۶ - محمد بن عبداللہ بن ایوب' ابوبکر قطان

اس نے محمد بن جریر سے روایات نقل کی ہیں۔ عبیداللہ ازہری کہتے ہیں: اس کا سماع صحیح ہے' تاہم یہ رافضی ہے۔

۷۷۸۷ - محمد بن عبداللہ بن عبدالملک

حافظ ابوذر ہروی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔

۷۷۸۸ - محمد بن عبداللہ دغشی

اس نے موسیٰ بن قریر سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

۷۷۸۹ - محمد بن عبداللہ' ابوعبدالرحمٰن سمرقندی

اس نے ابن لہیعہ کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جس کی خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۷۷۹۰ - محمد بن عبداللہ' ابولقمان نخاس

اس نے ابونصر ہاشم بن قاسم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ خطیب نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس نے مصر میں احادیث بیان کی تھیں۔ اس کا انتقال 260 ہجری میں ہوا۔

۷۷۹۱ - محمد بن عبداللہ بن ثابت اشنانی

اس نے علی بن جعد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دجال ہے' یہ بات امام دارقطنی نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوبکر شاذان اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوبکر ہے۔

۷۷۹۲ - محمد بن عبداللہ بن بشیر حذاء

اس نے دحیم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو یونس کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۷۹۳ - محمد بن عبداللہ بن قاسم ابوالحسین حارثی نحوی رازی

اس نے ابو حاتم رازی سے روایات نقل کی ہیں۔ اسے جھوٹ کا کیڑا کہا جاتا ہے۔ فلکی نے اس کے القاب میں یہ بات بیان کی ہے کہ محمد نامی راوی سے یہ کہا گیا: آپ کا لقب جھوٹ کا کیڑا ہے' تو اُس نے کہا: نہیں! بلکہ میں جھوٹ کی جونک ہوں' اگر تم چاہو تو سماع کر لو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔ حافظ احمد بن عبدالرحمٰن نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ گمان ہے کہ یہ روایت کے علاوہ میں جھوٹ بولتا ہے۔

۷۷۹۴ - محمد بن عبداللہ (د) بن عباد

یہ مجہول ہے۔ فلیح بن سلیمان نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۷۷۹۵ - محمد بن عبداللہ

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی (اسی طرح) مجہول ہے۔ یہ ابن ابوہدبہ محسوس ہوتا ہے۔

۷۷۹۶ - محمد بن عبداللہ عیشی

ابن ابو حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۷۷۹۷ - محمد بن عبداللہ بن شیبان

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابن انسان ہے' یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے والد کے حوالے سے عروہ سے ''وج'' کے شکار کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۷۹۸ - محمد بن عبداللہ بن سلیمان خراسانی

اس نے عبداللہ بن نجی کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بکر بن سہل دمیاطی نے ایک موضوع حدیث نقل کی ہے۔

۷۷۹۹ - محمد بن عبداللہ بن فقیہ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بکری

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک انتہائی منکر روایت نقل کی ہے جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' آپ نے فرمایا ہے:

الخلية والبرية والحرام لا تحل حتى تنكح زوجا غيره.

''(بیوی کو طلاق دیتے ہوئے) لفظ خلیہ' بریہ' حرام استعمال کرنے سے (ایسی طلاق ہوتی ہے کہ عورت پہلے شوہر کے لیے) اُس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)''۔

خطیب کہتے ہیں: امام مالک سے اس روایت کو نقل کرنے میں کسی نے اس بزرگ کی متابعت نہیں کی۔

۷۸۰۰ - محمد بن عبداللہ غابی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس راوی سے جعفر بن محمد بن بیان نے نقل کی ہے' جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔ خطیب کہتے ہیں: غابی مجہول ہے اور جعفر نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔

۷۸۰۱ - محمد بن عبداللہ بن جبلہ

اس نے حسن بن عرفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' یہاں تک کہ تمام رازی نے 340 ہجری کے بعد اس سے سماع کیا' اس کے علاوہ عبدالرحمٰن بن ابونصر نے بھی اس سے سماع کیا ہے۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۷۸۰۲ - محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن ثابت' ابوبکر بغدادی عنبری

یہ وہ اشنانی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس نے اپنے بیان کے مطابق یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل اور ایک گروہ سے سماع کیا ہے۔ جبکہ اس سے ابن سماک اور علی بن حسن جراحی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ دجال تھا۔ خطیب کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا اور اس کا ہشام بن عمار کے حوالے سے روایات ایجاد کرنا ایسی سند کے ساتھ ہے جو سورج کی طرح (نمایاں طور پر ایجاد کی ہوئی محسوس ہوتی ہیں)' وہ روایت یہ ہے:

هبط جبرائيل، فقال: ان الله يقول: حبيبي اني كسوت حسن يوسف من نور الكرسي، وحسنك من نور العرش.

''ایک مرتبہ حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے: اے میرے محبوب! میں نے یوسف کے حسن کو کرسی کے نور سے آراستہ کیا تھا اور تمہارے حسن کو عرش کے نور سے آراستہ کیا ہے''۔

اس کی نقل کردہ تباہ کن روایتوں میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

في اعلى عليين قبة معلقة بالقدرة تخترقها رياح الرحمة، لها اربعة آلاف باب، كلما اشتاق ابوبكر الى الجنة انفتح منها باب ينظر الى الله.

''اعلیٰ علیین میں ایک قبہ ہے جو قدرت کے ساتھ متعلق ہے' رحمت کی ہوا اُسے چیرتی ہے' اُس کے چار ہزار دروازے ہیں'

ابوبکر جب بھی جنت کا مشتاق ہوتا ہے تو اُس میں سے ایک دروازہ کھلتا ہے اور وہ اللہ کا دیدار کرے گا"۔

۷۸۰۳ - محمد بن عبداللہ ابومغیث حموی

اس نے میتب بن واضح سے جبکہ اس سے حافظ ابواحمد حاکم نے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۸۰۴ - محمد بن عبداللہ بن یاسر

یہ عبدالوہاب میدانی کا استاد ہے منکر ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کو بھی ایک مرتبہ منکر قرار دیا گیا ہے۔

۷۸۰۵ - محمد بن عبداللہ (خ، ت) قطان

اس نے محمد بن جریر طبری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ رافضی اور معتزلی ہے۔

۷۸۰۶ - محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز بن شاذان ابوبکر رازی صوفی

یہ کچھ منکر روایات کو نقل کرنے والا شخص ہے اس سے شیخ ابوعبدالرحمن سلمی نے عجیب وغریب اور حیران کن روایات نقل کی ہیں اور اس راوی پر تہمت بھی عائد کی گئی ہے۔ حاکم نے اس پر طعن کیا ہے۔ ابونعیم اور ابوحازم عبدوی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس نے اپنی نسبت محمد بن ایوب کی طرف کی حالانکہ محمد کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ حاکم کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا اور میں نے ڈانٹا تو یہ اس سے باز آ گیا۔ اس کا انتقال 376 ہجری میں نیشاپور میں ہوا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر محمد بن سعید حربی کا یہ قول نقل کیا ہے:

سمعت سريا السقطي يقول :مكثت عشرين سنة اطوف بالساحل اطلب صادقا، فدخلت يوما الى مغارة فاذا بزمنى وعميان ومجذومين قعود، فقلت :ما تصنعون هٰهنا ؟ قالوا :ننتظر شخصا يخرج علينا يمر يده علينا فنعافى ، فجلست فخرج كهل عليه مدرعة من شعر فسلم وجلس، ثم امر يده على اعمى فابصر، وامر يده على زمانة هٰذا فصح، وامر يده على جذامة هٰذا فبرا، ثم قام موليا فضربت يدى اليه، فقال :سرى خل عنى، فانه غيور لا يطلع على سرك فيراك. وقد سكنت الى غيره فيسقط من عينه.

"میں نے سری سقطی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں بیس سال تک ساحل کے چکر لگاتا رہا تا کہ کسی سچے شخص کو تلاش کروں ایک دن میں ایک ویرانے میں داخل ہوا تو وہاں کچھ اندھے اور کچھ جذام زدہ افراد بیٹھے ہوئے تھے میں نے دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم ایک شخص کا انتظار کر رہے ہیں جو ہمارے پاس آئے گا اور ہم پر ہاتھ پھیرے گا تو ہم ٹھیک ہو جائیں گے۔ میں بھی وہاں بیٹھ گیا' پھر ایک شخص باہر آیا جس نے بالوں سے بنا ہوا کمبل اوڑھا ہوا تھا۔ اُس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا' پھر اُس نے اپنا ہاتھ ایک نابینا کے اوپر پھیرا تو اُس کی بینائی واپس آ گئی' پھر اُس نے اپنا ہاتھ ایک گنجے کے اوپر پھیرا تو وہ ٹھیک ہو گیا' پھر اُس نے اپنا ہاتھ ایک جذام زدہ کے اوپر پھیرا تو وہ بھی ٹھیک ہو گیا' پھر وہ منہ پھیر کر جانے

لگا تو میں نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا تو اُس نے کہا: اے سری! مجھے چھوڑ دو' کیونکہ غیرت والی ذات تمہارے سر پر مطلع نہیں ہوگی کہ وہ تمہیں دیکھے کہ تم نے اُس کی بجائے کسی اور سے سکون حاصل کرنا شروع کر دیا ہے تو وہ اس کی آنکھوں سے گر جائے گا''۔

۷۸۰۷ - محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی

یہ حافظ الحدیث ہے اور کوفہ کا محدث ہے۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے اس پر نکتہ چینی کی اور اُس نے علی بن ابوشیبہ پر نکتہ چینی کی اور ان دونوں کا معاملہ آخر کار قطع رحمی پر جا کر ختم ہوا۔ اس لیے الحمدللہ معاصرین کے ایک دوسرے کے بارے میں کیے گئے بہت سے کلام کو شمار نہیں کیا جاتا۔ ابونعیم ابن عدی جرجانی کہتے ہیں: ہمارے درمیان کلام واقع ہوا' یہاں تک کہ دونوں میں سے ہر ایک نکل کر خشونت اور اپنے ساتھی پر بے جا تنقید کی طرف نکل گیا' تو میں نے ابن ابوشیبہ سے کہا: تم دونوں کے درمیان یہ کیا اختلاف ہے؟ تو اُس نے میرے سامنے کچھ احادیث ذکر کی جن میں مطین نے غلطی کی تھی اور ابن ابی شیبہ نے اُس پر رد کیا تھا' یعنی خرابی کا آغاز یہاں سے ہوا۔ پھر ابونعیم جرجانی نے ایک طویل فصل ذکر کی' جس میں آگے چل کر یہ کہا: اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ درست یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی رائے بھی دوسرے کے بارے میں قبول کرنے سے رُک جایا جائے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مطین نامی راوی کو لوگوں نے ثقہ قرار دیا ہے اور وہ اس حوالے سے ابن ابی شیبہ کی طرف راغب نہیں ہوئے۔ اس راوی کا انتقال 297 ہجری میں ہوا۔

۷۸۰۸ - محمد بن عبداللہ' ابو مفضل شیبانی کوفی

اس نے بغوی' ابن جریر اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے مصر اور شام کا سفر بھی کیا تھا۔ خطیب کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حوالے سے دارقطنی کا انتخاب نوٹ کیا ہے' پھر جب اس کا جھوٹ واضح ہوا تو لوگوں نے اس کی حدیث کو مٹا دیا' اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو رافضیوں کے لیے احادیث ایجاد کرتے تھے۔ اس کا انتقال 387 ہجری میں نوے سال کی عمر میں ہوا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ جو موضوع روایات نقل کی ہیں' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

ان نبیا شکا الی اللہ جبن قومہ فقال لہ :مرھم ان یستقوا الحرمل فانہ یذھب الجبن.

''ایک نبی نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کی بزدلی کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اُنہیں یہ کہو کہ وہ حرمل پئیں' یہ بزدلی کو ختم کردے گا''۔

۷۸۰۹ - محمد بن عبداللہ سلمی طرسوسی

اس نے 400 ہجری کے آس پاس میں بانیاس میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۸۱۰ - (صح) محمد بن عبداللہ ضبی نیشاپوری حاکم' ابوعبداللہ

یہ حافظ الحدیث ہے اور صاحب تصانیف ہے اور امام اور ''صدوق'' ہے۔ تاہم انہوں نے اپنی مستدرک میں بہت سی ایسی احادیث

کو صحیح قرار دیا ہے جو ساقط الاعتبار ہیں اور ایسی روایات کافی ساری ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا یہ بات ان سے مخفی رہی تھی' کیونکہ کون شخص ہے جو اس سے ناواقف ہو اور اگر انہیں اس بات کا پتا تھا تو پھر یہ بہت بڑی خیانت ہے۔ پھر وہ مشہور شیعہ میں ہے' البتہ وہ شیخین سے تعرض نہیں کرتے (یعنی حضرت ابوبکر اور عمر کی شان میں گستاخی نہیں کرتے)۔

ابن طاہر کہتے ہیں: میں نے ابواسماعیل عبداللہ انصاری سے حاکم ابوعبداللہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: وہ حدیث میں امام ہے اور رافضی اور خبیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ انصاف کو پسند کرتا ہے' یہ شخص رافضی نہیں تھا صرف شیعہ تھا۔ اور اُس شخص نے تو انتہائی زیادتی کی ہے جس نے یہ کہا ہے: تمام اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضبی (امام حاکم) کذاب ہیں اور اُن کا یہ کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب پیدا ہوئے تھے تو آپ مسکرا رہے تھے اور آپ کے ختنے ہوئے تھے تو یہ چیز تواتر سے ثابت ہے اور اُن کی یہ روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' تو وہ اپنی ذات کے اعتبار سے سچے ہیں اور علمِ حدیث کی معرفت میں اُن پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ ان کا انتقال 405 ہجری میں ہوا۔

۷۸۱۱ - محمد بن عبداللہ بصری

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

ان فاطمة جاء ت بكسرة الى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: اما انها اول طعام دخل جوف ابيك منذ ثلاث.

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ پہلا کھانا ہے جو پچھلے تین دنوں میں تمہارے باپ کے پیٹ میں داخل ہوا ہے''۔

امام بخاری اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں: یہ روایت ہشام بن عبدالملک نے عمار بن عمارہ کے حوالے سے اس راوی سے ہمیں بیان کی ہے۔ یہ راوی مجہول ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۸۱۲ - محمد بن عبداللہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' پھر اس نے ایک حدیث نقل کی ہے جسے اس کے والد نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس سے سہیل نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۸۱۳ - محمد بن عبداللہ بن ابوملیکہ

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۸۱۴ - محمد بن عبداللہ بن ابان' ابوبکر ہیتی

خطیب کہتے ہیں: یہ آئے اور انہوں نے ابوعمرو بن سماک اور نجاد کے حوالے سے احادیث ہمیں املاء کروائیں۔ ان کے اصول

مستقیم ہیں' لیکن یہ غلطی بہت زیادہ کرتے ہیں' البتہ ان کی حالت مستور ہے اور یہ تنگ دست ہیں اور انہوں نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ یہ علمِ حدیث میں مہارت نہ رکھنے کے ہمراہ غفلت کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ روایت املاء کروائی کہ علی بن عباس مقانعی نے ہمیں حدیث بیان کی اور یہ روایت آج بھی میری تحریر میں اسی غلطی کے ساتھ منقول ہے' حالانکہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ کس نے انہیں مقانعی کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی' اُس وقت میں ابتدائی طالب علم تھا۔ اس کا انتقال (ہیت) میں 410 ہجری میں ہوا۔

۷۸۱۵ - محمد بن عبداللہ بن یوسف' ابوبکر مہری بصری

اس نے علی بن حسین درہمی' حسن بن عرفہ اور نضر بن طاہر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوبکر بن شاذان' ابن حیویہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' تاہم اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس نے غلطی بھی کی ہے' وہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

لما عرج بي الى السماء ما مررت بسماء الا وجدت فيها مكتوبا :محمد رسول الله، وابو بكر الصديق من خلفي.

''جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں جس بھی آسمان سے گزرا' اُس میں یہ لکھا ہوا تھا: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکر صدیق میرے خلیفہ ہیں''۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

ما مررت بسماء ...فذكره.

''میں جس بھی آسمان سے گزرا' اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

پھر خطیب نے اس روایت کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے' حالانکہ یہ روایت بھی جھوٹی ہے' مجھے نہیں معلوم کہ اس میں کس نے خرابی پیدا کی ہے' کیونکہ یہ تمام راوی تو ثقہ ہیں۔ پھر خطیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن عرفہ کے پاس ایک دوسری سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول تھی' پھر اُنہوں نے اسے ابن عرفہ کے جزء سے نقل کیا ہے' وہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما مررت بسماء الا وجدت اسمي فيها.

''میں جس بھی آسمان سے گزرا' اُس میں میرا نام مجھے ملا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: غفاری نامی راوی پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ اس راوی کا انتقال 416 ہجری میں ہوا۔ تو اس سے اس روایت کے منقول ہونے کا احتمال موجود ہے' جہاں تک معاویہ کے احتمال کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے۔

۷۸۱۶ - محمد بن عبداللہ موصلی

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ازدی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ليس من عالم الا وقد اخذ الله ميثاقه يدفع عنه مساوء عمله لمحاسن عمله الا انه لا يوحى اليه.

''ہر عالم سے اللہ تعالیٰ نے یہ میثاق لیا ہوا ہے کہ اُس سے اُس کے عمل کی بُرائی کو پرے کر دے گا اور اُس کے عمل کی اچھائی کو رہنے دے گا' ماسوائے اس کے کہ اُس کی طرف وحی نہیں کی جائے گی''۔

تو یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۷۸۱۷ - محمد بن عبداللہ

احمد بن عبدالجبار عطاردی نے اس کے حوالے سے ایک حکایت نقل کی ہے' جس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۸۱۸ - محمد بن عبداللہ

(یہ محمد بن عبداللہ) بن عمر بن قاسم بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوی عمری ہے۔عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے اور یہ حدیث نقل کرنے کے حوالے سے معروف بھی نہیں ہے۔اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اقتدوا باللذين من بعدى :(ابو بكر، وعمر).

''میرے بعد ان دو لوگوں کی پیروی کرنا: ابوبکر اور عمر''۔

امام مالک سے منقول ہونے کے حوالے سے اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ یہ روایت حذیفہ بن یمان سے منقول ہونے کے طور پر معروف ہے۔امام دارقطنی کہتے ہیں: عمری نامی یہ راوی امام مالک کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔ابن مندہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۷۸۱۹ - محمد بن عبداللہ بن قاسم' ابوحُسین حارثی نحوی رازی

حافظ احمد بن عبدالرحمٰن نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس کا لقب جراب ہے۔

۷۸۲۰ - محمد بن عبداللہ غابی

اس نے امام مالک بن انس سے روایات نقل کی ہیں۔خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۸۲۱ - (صح) محمد بن عبداللہ (س) بن عبدالحکم

یہ اہلِ مصر کا فقیہ ہے۔اس نے ابن وہب اور انس بن عیاض سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اصم اور دیگر حضرات نے اس سے بکثرت

روایات نقل کی ہیں۔ ابن جوزی کتاب ''الضعفاء'' میں کہتے ہیں: اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ابن جوزی کی واضح غلطی ہے کیونکہ اس نے امام مالک کا زمانہ نہیں پایا' پھر ابن جوزی نے یہ کہا ہے کہ ربیع بن سلیمان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ اس سے زیادہ معزز ہے کہ غلط بیانی کرے۔ امام نسائی نے اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثقہ ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں نے اسلام کے فقہاء میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ میں نے جتنے لوگوں کو دیکھا ہے یہ اُن میں امام مالک کے مسلک کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہے' البتہ جہاں تک اسناد کا تعلق ہے تو اُن کا حافظ نہیں تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 268 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

ليس فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في التحريم والتحليل حديث ثابت، والقياس انه حلال.

''اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے حرام قرار دینے یا حلال قرار دینے کے بارے میں کوئی ثابت شدہ حدیث نہیں ہے اور قیاس سے یہ لگتا ہے کہ یہ حلال ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ منکر قول ہے کیونکہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حرام ہو۔ اس کی مراد عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا ہے۔

اس بارے میں ایک مستند حدیث منقول ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں: جب حدیث مستند طور پر ثابت ہو جائے تو میرا قول دیوار پر مار دو۔

ابن صباغ کو اس حکایت کو ''الشامل'' میں نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: ربیع یہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس راوی نے شافعی کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے کیونکہ شافعی نے اپنی چھ کتابوں میں اس عمل کے حرام ہونے کا ذکر کیا ہے۔ امام طحاوی نے بھی یہ حکایت ابن عبدالحکم کے حوالے سے شافعی سے نقل کی ہے اور انہوں نے امام شافعی سے اسے نقل کرنے میں غلطی کی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اُنہوں نے جان بوجھ کر غلط بیانی کی ہوگی۔

۷۸۲۲ - محمد بن عبداللہ بن سہیل' ابوالفرج نحوی

اس نے ابوطیب احمد بن علی جعفری کے حوالے ابوبکر بن مقری سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۷۸۲۳ - محمد بن عبداللہ' ابوجعفر خوارزمی' ثم سامری

یہ ابوموذان کا داماد ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ آفات میں سے ایک ہے اور یہ اختلاط کا شکار ہو جاتا تھا۔

۷۸۲۴ - محمد بن عبداللہ بن حسین دمشقی نحوی

اس نے علی بن ابوالعقب سے روایات نقل کی ہیں۔ کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کو دین کے حوالے سے تہمت زدہ قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ محمد بن عبیداللہ ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۸۲۵ - محمد بن عبداللہ تیمی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

انکم ستغربلون .

''تم لوگ عنقریب آزمائے جاؤ گے''۔

اس سے حکم بن عتیبہ نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی ہے اور یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۸۲۶ - محمد بن عبداللہ بن احمد بن عمر اسدی

ابن مندہ کہتے ہیں: اس نے عبدالسلام بن مطہر کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۲۷ - محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدہ سلیطی

یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے اور اس کا سماع صحیح ہے' اگر اللہ نے چاہا۔ حاکم ابوعبداللہ کہتے ہیں: ابوبکر غازی وراق اس کی طرف گئے تھے اور اُنہوں نے اس کے سماع میں اضافہ کیا تھا' جیسا کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے۔

۷۸۲۸ - محمد بن عبدالجبار

اس نے محمد بن کعب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: نقل کے اعتبار سے یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ کے شیوخ میں تفاوت (ثقاہت) پائی جاتی ہے' البتہ اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن میں یہ چیز نہیں ہے اور اُن میں ایک یہ شخص بھی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت قطع رحمی کے بارے میں ہے۔

۷۸۲۹ - محمد بن عبدالحمید سمرقندی

اس کا لقب ''العلاء العالم'' ہے۔ ابوسعد سمعانی نے اسے متروک قرار دیا ہے کیونکہ یہ باقاعدگی سے شراب پیتا تھا' اُنہوں نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۷۸۳۰ - محمد بن عبدالخالق بن احمد بن عبدالقادر یوسفی

یہ ابوالحسین عبدالحق کا بھائی ہے۔ اس نے علم حدیث طلب کیا' سماع کیا اور اد بار اس سے ملے ہیں' اس کا جھوٹ پھیل گیا' یہ وہ شخص

ہے جس نے خطیب موصلی ابوالفضل طوسی سے اجزاء کے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا' جب خطیب موصل کے سامنے اس کا معاملہ ظاہر ہوا تو اُنہوں نے اس کی نقل کردہ ہر روایت کو باطل قرار دیا اور محمد نامی راوی یہیں پر ختم ہو گیا' اس کی نقل ساقط ہو گئی اور خطیب کے تمام مشائخ کو اس نے اپنی ذات کے حوالے سے جمع کیا۔

۷۸۳۱ - محمد بن عبدالرحمٰن (عو) بن ابولیلیٰ انصاری کوفی

یہ صدوق اور امام ہے' تاہم ان کا حافظہ خراب ہے' انہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے شعبی' عطاء اور حکم سے جبکہ ان سے شعبہ' وکیع اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ فقیہ اور صدوق سے سنت کے عالم کے تھے' جائز الحدیث ہیں' قرات کے ماہر تھے' عالم تھے' انہوں نے حمزہ زیات سے علمِ قرات سیکھا تھا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ اس سے زیادہ قوی نہیں ہیں جتنے ہونے چاہیے تھے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ان سے زیادہ بُرے حافظے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: ان کا حافظہ انتہائی خراب تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کے نہیں ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: ان کا حافظہ خراب تھا اور یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتے تھے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مقلوب ہیں۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: یہ دنیا کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ یحییٰ بن یعلیٰ محاربی کہتے ہیں: زائدہ نے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو ایک طرف رکھ دیا تھا۔ سعد بن صلت کہتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ ایسے شخص کے قول کو درست قرار نہیں دیتے تھے جو نبیذ نہیں پیتا تھا۔

احمد بن یونس کہتے ہیں: میں نے زائدہ سے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: وہ سب سے بڑے فقیہ تھے۔ بشر بن ولید کہتے ہیں: میں نے ابویوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی ایسا شخص قاضی نہیں بنا جو ابن ابی لیلیٰ سے زیادہ اللہ کی کتاب کا عالم ہو اور اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق حق بات کہتا ہو اور لوگوں کے اموال سے بچ کر رہتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: ابن شبرمہ بھی نہیں؟ اُنہوں نے کہا: وہ تو ایک ایسا شخص تھا جو کثرت چاہتا تھا۔

بشر بیان کرتے ہیں: حفص بن غیاث کو قاضی ابویوسف کے مشورہ کے بغیر قاضی بنا دیا گیا تو اُنہوں نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا' اُنہوں نے اور حسن لولوی نے مجھ سے کہا: تم اُس کے فیصلوں کی تحقیق کرتے رہو۔ ہم نے اُن کی فیصلوں کی تحقیق کی' جب اُنہوں نے اس کا جائزہ لیا تو بولے: یہ تو ابن ابی لیلیٰ کے فیصلے ہیں' پھر اُنہوں نے کہا: تم یہ تحریریں اور یہ رجسٹر رکھ دو' تو ہم نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم نے اُن کا جائزہ لیا تو حفص اور اُن جیسے لوگ رات کے نوافل ادا کرنے کے لیے مدد حاصل کرتے تھے۔

ثوری نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حکم کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

یا مریم اقنتی لربک -قال :اطیلی الرکوع.

''اے مریم! اپنے پروردگار کی فرمانبردار رہو'' مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تم طویل رکوع کرو''۔

ابن ادریس نے لیث کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

یا مریم اقنتی لربک -قال :کانت تقوم حتی ترم قدماھا.

''اے مریم! تم اپنے پروردگار کی فرمانبردار رہو'' مجاہد کہتے ہیں: وہ اتنا قیام کرتی تھیں کہ اُن کے قدم ورم آلود ہو جاتے

تھے''۔

ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: جس چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے قرعہ اندازی کی ہے وہ درست ہے اور جس چیز کے بارے میں آپ نے قرعہ اندازی نہیں کی وہ قمار ہے۔

احمد بن حمید کہتے ہیں: میں نے احمد سے ہمام کی نقل کردہ اُس روایت کے متعلق دریافت کیا جو اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

الحامل لا تحیض، اذا رات الدم صلت.

''حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا' اگر اُس کا خون خارج ہو بھی تو وہ پھر بھی نماز ادا کرے گی (یعنی نماز ادا کرنا ترک نہیں کرے گی)''۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ' ابن ابی لیلیٰ اور مطر کی عطاء کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو ضعیف قرار دیتے تھے۔

یحییٰ بن معین نے ابوحفص ابار کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا' اُنہوں نے مجھ سے سوالات کرنے شروع کیے' اُن کے شاگردوں نے اُن کی اس بات پر اعتراض کیا اور بولے: آپ اس سے سوال کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ کس بات پر اعتراض کرتے ہو' یہ مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: عطاء حج کے احکام کے بڑے عالم تھے۔

سلیمان بن سافر بیان کرتے ہیں: میں نے منصور سے سوال کیا: اہلِ کوفہ کا سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: اُن کا قاضی ابن ابولیلیٰ۔

اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل الوحی قلت :نذیر قوم اھلکوا او صبحھم العذاب بکرۃ، فاذا سری عنہ فاطیب الناس نفسا، واطلقھم وجھا، واکثرھم ضحکا -او قال :تبسما.

''نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو میں یہ سوچتا تھا کہ یہ اپنی قوم کو ڈرانے والے لوگ ہیں' وہ قوم جو ہلاکت کا شکار ہو گئی اور صبح کے وقت عذاب اُنہیں لپیٹ میں لے لے گا' جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو لوگوں کی حالت بہت بہتر ہو گئی اور اُن کے چہرے کھل اُٹھے اور وہ زیادہ ہنسنے لگے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ زیادہ مسکرانے لگے''۔

ثوری اور دیگر حضرات نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان المشرکین ارادوا ان یشتروا جسد رجل اصیب یوم الخندق ....الحدیث.

''مشرکین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ایک شخص کا جسم خرید لیں جو غزوہ خندق کے موقعہ پر مارا گیا تھا''۔

امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ عبدالحق نے اپنی کتاب ''احکام'' اور ابن قطان نے یہ کہا ہے: اس کی سند ضعیف اور منقطع ہے کیونکہ حکم نامی راوی نے مقسم نامی راوی سے صرف پانچ احادیث کا سماع کیا ہے اور یہ روایت اُن میں شامل نہیں ہے۔ ان

دونوں حضرات نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے' تاہم اس بارے میں امام ترمذی کی رائے زیادہ مناسب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن سریحہ غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عشر آيات بين يدي الساعة :خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف بجزيرة العرب، والدابة، والدجال، وابن مريم، وياجوج وماجوج، وريح تنسفهم تطرحهم في البحر، وطلوع الشمس من مغربها.

''قیامت سے پہلے دس نشانیاں نمودار ہوں گی: ایک دھنسنا مشرق میں ہوگا' ایک دھنسنا مغرب میں ہوگا' ایک دھنسنا جزیرۂ عرب میں ہوگا' دابۃ الارض ہوگا' دجال ہوگا' حضرت ابن مریم ہوں گے' یاجوج ماجوج ہوں گے اور ایک ہوا چلے گی جو انہیں ختم کر کے اُنہیں اُٹھا کے سمندر میں پھینک دے گی اور سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا''۔

عثمان دارمی اور معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یوسف بن عمر نے اسے کوفہ کا قاضی بنایا تھا۔ اس کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔ اس کا حافظہ خراب تھا' یہ بہت فحش غلطیاں کرتا تھا' اس کی حدیث میں منکر الفاظ زیادہ ہو گئے تھے تو یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار پایا۔ امام احمد اور یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ہماری یہ رائے نہیں ہے کہ ان دونوں حضرات نے اسے متروک قرار دیا ہے' بلکہ ان دونوں حضرات نے اسے لین قرار دیا ہے۔

اس راوی نے حضرت عبداللہ زید مازنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان اذان رسول الله صلى الله عليه وسلم شفعا شفعا، واقامته شفعا شفعا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان کے کلمات بھی جفت ہوتے تھے اور آپ کی اقامت کے کلمات بھی جفت ہوتے تھے''۔

یہی روایت عثمان بن ابوشیبہ نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: مرفوع حدیث ہونے کے طور پر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ابن ابولیلیٰ نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

في الذي يموت وعليه رمضان -قال :يطعم عنه لكل يوم نصف صاع من بر.

''جو شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے رمضان کے روزے ہوں' اُس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کیا جائے گا''۔

اس راوی نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ضحك الرجل في صلاته فعليه الوضوء والصلاة، واذا تبسم فلا شيء عليه.

''جب کوئی شخص نماز کے دوران (آواز کے ساتھ) ہنس پڑے تو اُس پر وضو کرنا اور نماز پڑھنا دونوں لازم ہوں گے اور اگر

وہ مسکرا دے تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی''۔

۷۸۳۲ - محمد بن عبدالرحمٰن' ابوجابر بیاضی مدنی

اس نے سعید بن مسیّب سے روایت نقل کی ہے' یہ وہ شخص ہے' جس کے بارے میں امام شافعی نے یہ کہا ہے: جو شخص ابوجابر بیاضی کے حوالے سے حدیث روایت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کو سفید کر دیتا ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس سے راضی نہیں تھے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ امام مالک کا یہ قول منقول ہے: ہم اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن ابوذئب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

۷۸۳۳ - محمد بن عبدالرحمٰن (د، ق) بن بیلمانی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک نسخہ روایت کیا ہے' جس میں تقریباً دو سو احادیث ہیں اور وہ تمام احادیث موضوع ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مسح الركن فكانما وضعها في كف الرحمن عزوجل.

''جو شخص رکن پر ہاتھ پھیرتا ہے وہ گویا اپنا ہاتھ رحمٰن کی ہتھیلی میں رکھتا ہے''۔

ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اختلفت الاهواء فعليكم بدين اهل البادية.

''جب لوگوں کی خواہشات میں اختلاف ہو جائے (یعنی مختلف فرقے بن جائیں) تو تم پر لازم ہے کہ دیہاتوں کے رہنے والوں کے دین کو اختیار کرو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ولد الزنا لا يرث ولا يورث.

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ نہ وارث بنتا ہے اور نہ اُس کا کوئی وارث بنتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صام يوم الجمعة كتب الله له عشرة ايام غرا زهراء لا يشا كلهن ايام الدنيا.

''جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے دس روشن دنوں کا ثواب عطا کرتا ہے' جو دنیا کے دنوں کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صام صبیحة یوم الفطر فکانما صام الدهر.

"جو شخص عید الفطر کی صبح روزہ رکھتا ہے اُس نے گویا پورا سال روزے رکھے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان الذی یعمل الطاعات یحفظه الله فی سبع قرون من ذریته.

"بے شک جو شخص اطاعت و فرمانبرداری پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی اولاد میں سے سات پشتوں تک اُس کی حفاظت کرتا ہے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا لقیت الحاج فصافحه، ومره ان یستغفر لك، فانه مغفور له.

"جب تم کسی حاجی سے ملو تو اُس سے مصافحہ کرو اور اُس سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

لا یزال اربعون یحفظ الله بهم الارض.

"ہمیشہ ایسے چالیس افراد موجود رہیں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت کرتا ہے"۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا شفعة لصغیر ولا لغائب، والشفعة کحل العقال.

"کسی نابالغ بچہ یا غیر موجود شخص کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا اور شفعہ کی مثال رسّی کھولنے کی طرح ہے"۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابن بیلمانی کی نقل کردہ تمام تر روایات میں خرابی کی جڑ یہی راوی ہے۔ اور محمد بن لحارث نامی راوی بھی ضعیف ہے (جس نے ابن بیلمانی سے روایات نقل کی ہیں)۔

۷۸۳۴ - محمد بن عبدالرحمٰن (م، د، س) بن عنج

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ مقارب الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' میرے علم کے مطابق لیث بن سعد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: لیث نے اس کے حوالے سے ایک نسخہ روایت کیا ہے جو ساٹھ حدیثوں پر مشتمل ہے۔

۷۸۳۵ - محمد بن عبدالرحمٰن (د، س) بن ابولبیبہ

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں:

یہ ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وکیع اور اُن کے طبقے کے افراد نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

۷۸۳۶۔ محمد بن عبدالرحمٰن (خ، د، ت، س) طفاوی

یہ مشہور بزرگ ہے، یہ ثقہ ہے۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اسی طرح کی روایت امام ابوزرعہ سے بھی منقول ہے۔ اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔ اس نے ایوب اور ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے بارہ غریب روایات نقل کی ہیں۔ علی بن مدینی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۸۳۷۔ محمد بن عبدالرحمٰن سہمی باہلی

اس نے حصین سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ فلاس کہتے ہیں: اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابن مثنیٰ اور نصر بن علی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۳۸۔ محمد بن عبدالرحمٰن (ق) بیروتی

اس نے سلیمان بن بریدہ سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۸۳۹۔ محمد بن عبدالرحمٰن (س)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ مجاہد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس سے یہ روایت منقول ہے:

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

۷۸۴۰۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر تیمی جدعانی ملیکی ابوغرارہ

یہ جبرہ خزاعیہ کا شوہر ہے۔ اس نے قاسم بن محمد اور ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں جو اس کے والد کا چچا ہے، اس کے علاوہ عبید اللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اسماعیل بن ابواویس اور مسدد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللهم بارك لامتى فى بكودها.

''اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں اُن کے لیے برکت رکھ دے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نامی راوی محمد بن عبدالرحمٰن ابوغرارہ کے علاوہ کوئی اور شخص ہے اور ان دونوں کی نسبت جدعان کی طرف کی گئی ہے اور یہ دونوں مدنی ہیں اگر یہ اُس کے علاوہ ہے تو پھر ابوغرارہ نامی راوی نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الرفق يمن.

''نرمی برکت ہے''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر جدعانی منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کے حوالے سے میں اس پر تہمت کرتا ہوں اور وہ روایت سورۂ یٰسین کے بارے میں ہے:

من قراها عدلت له عشرين حجة، ومن كتبها وشربها دخل جوفه الف دواء والف نور ... الحديث.

''جو شخص اسے ایک مرتبہ تلاوت کرے گا تو اُسے بیس حج کا ثواب ملے اور جو شخص اسے لکھ کر پی لے گا تو اُس کے پیٹ میں ایک ہزار دوائیں اور ایک ہزار نور داخل ہو جائیں گے''۔

یہ روایت اسماعیل بن ابواویس نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ اس کی سند میں سلیمان نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

۷۸۴۱ - محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی

یہ کوئی دوسرا راوی ہے اور یہ کمزور ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے راوی کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے یا شاید یہ وہی ہے۔

۷۸۴۲ - (صح) محمد بن عبدالرحمٰن (م، عو) بن عبید تیمی کوفی

یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی آل کا غلام ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سائب بن یزید، عیسیٰ بن طلحہ اور کریب سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ، دونوں سفیانوں اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے، میں نے اس کی نقل کردہ احادیث کو منکر قرار دیا ہے۔

۷۸۴۳ - محمد بن عبدالرحمٰن (ع) بن مغیرہ بن ابوذئب

یہ جلیل القدر ثقہ راویوں میں سے ایک ہے، جس کی عدالت پر اتفاق ہے۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے، محدثین نے اس کی کچھ روایات کے حوالے سے اسے کمزور قرار دیا ہے، جو روایات اس نے زہری سے نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اُسے ثقہ قرار دیا، تاہم

زہری سے روایت کرنے میں وہ اس سے راضی نہیں تھے۔ سلیمانی نے اس کا تذکرہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں میں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ جبکہ واقدی اور دیگر حضرات نے اس سے قدریہ فرقے سے تعلق کی نفی ہے۔ اس کا انتقال 159 ہجری میں ہوا۔

۷۸۴۴ - محمد بن عبدالرحمٰن (ق) بن ابوبکر جمحی' ابوالثورین

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔ عمرو بن دینار اور عثمان بن اسود نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال عطاء بن ابورباح کے ساتھ ہوا تھا۔

۷۸۴۵ - محمد بن عبدالرحمٰن بن مجبر عمری بصری

اس نے نافع اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ امام نسائی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اطلبوا الخير عند حسان الوجوه.

''خوبصورت چہرے والوں سے بھلائی طلب کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

شمت اخاك ثلاثا، فان زاد فانما هي نزلة او زكام.

''تم تین مرتبہ اپنے بھائی کو چھینک کا جواب دو' اگر اس سے زیادہ مرتبہ اُسے چھینک تو وہ نزلے یا زکام کی وجہ سے ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يفتح احد على نفسه باب مسالة الا فتح الله عليه باب فقر.

''جو شخص اپنے لیے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

اس کی سند میں مجبر نامی راوی ابن عبدالرحمٰن بن عمر بن خطاب ہے اور یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے۔

۷۸۴۶ - محمد بن عبدالرحمٰن بن بجیر بن عبدالرحمٰن بن معاویہ بن بجیر بن ریسان

اس نے اپنے والد کے حوالے سے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد بن عدی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنے والد' امام مالک' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ما احسن عبد الصدقة الا احسن الله تعالى الخلافة على تركته.

''جب بھی کوئی شخص اچھی طرح سے صدقہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ اُس کے مال میں اُس کا بدل اچھی طرح سے دے

دیتا ہے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما قضى الله على مؤمن من قضاء الا بالذى هو خير.

"اللہ تعالیٰ کسی بھی مؤمن کے بارے میں وہی فیصلہ دیتا ہے جو اُس کے حق میں زیادہ بہتر ہوتا ہے"۔

یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: علی بن محمد بصری واعظ اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۴۷ - محمد بن عبدالرحمٰن (ت) بن نبیہ

یہ ایک مدنی بزرگ ہے، جس نے ابن منکدر سے سے روایات نقل کی ہیں، عبداللہ بن جعفر مخرمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۷۸۴۸ - محمد بن عبدالرحمٰن ثقفی

اس نے ابو مالک اشجعی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابو کامل جحدری نے اس سے سماع کیا ہے۔

۷۸۴۹ - محمد بن عبدالرحمٰن بن طلحہ

اس نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث میں چوری کرتا تھا اور یہ ضعیف ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما عزى النبى صلى الله عليه وسلم برقية امراة عثمان قال: الحمد لله، دفن البنات من المكرمات.

"جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کی تعزیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی تو آپ نے یہ فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، ایک عزت دار بیٹی کو دفن کر دیا گیا"۔

یہ روایت عراک بن خالد نے عثمان نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، اُس نے یہ روایت اس سے چوری کی ہے، یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

۷۸۵۰ - محمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو

اس نے رجاء بن حیوہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۷۸۵۱ - محمد بن عبدالرحمٰن (م) بن عبداللہ

یہ بنو زہرہ کا آزاد کردہ غلام ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس

نے ابوسلمہ سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۷۸۵۲ - محمد بن عبدالرحمٰن بن یحنس

اس کی نقل کردہ روایت بیت المقدس سے احرام باندھنے کے بارے میں ہے' جو ثابت نہیں ہے' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔ یہ روایت ابن ابوفدیک نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من اهل بحجة وعمرة من المسجد الاقصى الى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه.

''جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک آنے کے لیے حج اور عمرے کا احرام باندھتا ہے' اُس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: یہ روایت ابویعلیٰ محمد بن صلت نے ابن ابوفدیک کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی' کیونکہ اس بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ اور جحفہ کو میقات مقرر کیا ہے اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔

۷۸۵۳ - محمد بن عبدالرحمٰن

اس نے عبداللہ بن ابورافع سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ اس روایت کی شناخت نہیں ہوسکی جو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں ہے۔

ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

۷۸۵۴ - محمد بن عبدالرحمٰن بن رداد مدینی

یہ ابن ام مکتوم کی اولاد میں سے ہے۔ اس نے عبداللہ بن دینار اور یحییٰ بن سعید سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سافروا تصحوا وتغنموا.

''تم لوگ سفر کرو' تم تندرست بھی رہو گے اور تمہیں غنیمت بھی حاصل ہو گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عمرہ نامی خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تکلم مروان یوما علی المنبر، فذکر مکة فاطنب، فقال له رافع ابن خدیج :اشهد لسمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول :المدینة خیر من مکة.

''ایک مرتبہ مروان نے منبر پر گفتگو کرتے ہوئے مکہ کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں بات کو طول دیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مدینہ، مکہ سے زیادہ بہتر ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت علی بن سعید نے یعقوب کے حوالے سے (اس راوی سے نقل کی ہے)۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ مکہ کے بارے میں اس کے برخلاف روایت مستند طور پر منقول ہے۔

۷۸۵۵ - محمد بن عبدالرحمٰن قشیری کوفی

اس نے اعمش اور حمید سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال :ان العجم یبدء ون بکبارهم اذا کتبوا الیهم، فاذا کتب احدکم الی اخیه فلیبدا بنفسه.

''عربوں کا یہ معمول ہے کہ جب وہ خط لکھتے ہیں تو وہ اپنے بڑوں کے ذکر سے آغاز کرتے ہیں تو جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کی طرف خط لکھے تو وہ پہلے اپنا ذکر کرے (یعنی یہ میری طرف سے فلاں شخص کے نام ہے)''۔

ایک قول کے مطابق یہ راوی بیت المقدس (کے علاقے) میں رہائش پذیر رہا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اصاب دینارا او درهما -اظنه قال :من الغنیمة -طبع علی قلبه بطابع النفاق حتی یؤدیه.

''جو شخص ایک دینار یا ایک درہم حاصل کرلے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: مالِ غنیمت میں سے ناجائز طور پر حاصل کرلے) تو اُس شخص کے دل پر نفاق کی مہر لگا دی جاتی ہے جب تک وہ اُسے (سرکاری خزانے میں) جمع نہیں کرواتا''۔

اس راوی نے اپنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من جمع المال من غیر حقه سلطه اللّٰہ علی الماء والطین

''جو شخص مال کو ناحق طور پر جمع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر پانی اور مٹی کو مسلط کر دیتا ہے (یعنی وہ اُس مال کو تعمیرات میں خرچ کرتا ہے)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت نبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

نهی ان یغسل الراس والیدان بشیء یؤکل.

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ سر یا ہاتھوں کو کسی ایسی چیز سے دھویا جائے جسے کھایا جاتا ہو''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ دوسری روایات بھی نقل کی ہیں جو اسی نوعیت کی ہیں۔ اس راوی میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اور اس پر تہمت بھی عائد کی گئی ہے' یہ ثقہ نہیں ہے۔ شرحبیل کے نواسے سلیمان نے اس کا زمانہ پایا ہے۔ یہ محمد بن عبدالرحمٰن مقدسی ہے جس نے عبدالملک بن ابوسلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب اور متروک الحدیث ہے۔

۷۸۵۶ - محمد بن عبدالرحمٰن قرشی

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۸۵۷ - محمد بن عبدالرحمٰن قرشی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اتی الرجل الرجل فھما زانیان.

''جب کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ جنسی عمل کرتا ہے تو وہ دونوں زانی شمار ہوں گے''۔

یہ روایت اس راوی سے شجاع بن ولید نے نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۷۸۵۸ - محمد بن عبدالرحمٰن سمرقندی

اس نے 300 ہجری کے بعد ایک مدت تک احادیث روایت کی ہیں' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ اور یہ جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔ حمزہ بن یوسف رازی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۸۵۹ - محمد بن عبدالرحمٰن بن شداد بن اوس انصاری مقدسی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ خود معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے عبدالملک بن ابوسلیمان سے روایت نقل کی ہے۔

۷۸۶۰ - محمد بن عبدالرحمٰن مقدسی

یہ شاید وہی ہے (جس کا ذکر پہلے ہوا)۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب اور متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی نہیں! بلکہ یہ قشیری ہے جس کے بارے میں ہم نے تنبیہ کی ہے۔

۷۸۶۱ - محمد بن عبدالرحمٰن بن ہشام مخزومی اوقص

یہ مدینہ منورہ کا قاضی تھا' اس نے ابن جریج اور عیسیٰ بن طہمان سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل فى مصلاه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جائے نماز سے ہی تلبیہ پڑھنا شروع کیا''۔

اس کی سند میں ابن زبالہ نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے (جس نے اس راوی سے یہ روایت نقل کی ہے)۔

۷۸۶۲ - محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوزناد

اس کا انتقال اپنے والد کے ساتھ کافی پہلے ہو گیا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ یہ اپنے والد کے انتقال کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہا تھا' اس کے والد اس سے عمر میں سترہ سال بڑے تھے۔ اس نے محمد بن ہشام بن عروہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق واقدی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

۷۸۶۳ - محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان

اس کا والد ''قراد'' کے نام سے معروف ہے۔ اس نے امام مالک' شریک' ضمام بن اسماعیل کے حوالے سے مصیبتیں نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' جن میں انتقال کے اعتبار سے آخری فرد محاملی ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ لوگوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد انصرافه من حجة الوداع، وكان آخر خطبة خطبها فيما اعلم، فقال: من قال لا اله الا الله لا يخلط معها غيرها وجبت له الجنة، فقام اليه على فقال: مالا يخلط معها غيرها صفه لنا فسره لنا.

قال: حب الدنيا، وطلب لها، ورضا بها، واتباعا (لها)، وقوم يقولون اقاويل الانبياء ويعملون اعمال الجبابرة، فمن قال لا اله الا الله ليس فيها من هذا وجبت له الجنة.

''حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور یہ وہ آخری خطبہ تھا جو میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ اعتراف کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرتا ہو' تو اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اس کے ساتھ کسی دوسرے چیز کو نہ ملائے' آپ اس کی ہمارے سامنے وضاحت کر دیں اور اس کی تفصیل بیان کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے محبت کرنا اور اُس کی طلب کرنا اور اُس سے راضی رہنا اور اُس کی پیروی کرنا' کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو انبیاء کے اقوال بیان کریں گے لیکن ظالم لوگوں کے

سے عمل کریں گے' تو جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو اور اُس میں ان میں سے کوئی چیز نہ ہو تو اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما كان (من) خلق الله ابغض الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من الكذب، وما عرف من احد كذبة الا ما تلجلج له صدره حتى يعرف انه قد تاب.

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی اور جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے بارے میں یہ اندازہ ہوتا کہ اُس نے غلط بیانی کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ناراض رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کو پتا چل جاتا کہ اب اُس نے اچھی طرح سے توبہ کرلی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اتاني جبرائيل فقال :يا محمد، ان الله امرك ان تستشير ابا بكر.

''جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ ابوبکر سے مشورہ لیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے:

ان الله اهلين من الناس هم اهل القرآن.

''بے شک لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں' وہ اہلِ قرآن ہیں''۔

یہ روایت ایک دوسری عمدہ سند سے بھی منقول ہے۔

۷۸۶۴ - محمد بن عبدالرحمٰن بن فرقد

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۸۶۵ - محمد بن عبدالرحمٰن سعیدی

اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

۷۸۶۶ - محمد بن عبدالرحمٰن عتکی

۷۸۶۷ - محمد بن عبدالرحمٰن انصاری

یہ (سابقہ تینوں راوی) مجہول ہیں' یہ بات ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے۔

۷۸۶۸ - محمد بن عبدالرحمٰن حکمی

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۸۶۹ - محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حارث' ابوالفضل

اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: النظر الی الخضرة یزید فی البصر، والنظر الی المراة الحسناء یزید فی البصر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سبزہ کی طرف دیکھنے سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے اور خوبصورت عورت کی طرف دیکھنے سے بھی بینائی میں اضافہ ہوتا ہے''۔

۷۸۷۰ - محمد بن عبدالرحمٰن بن قدامہ بصری

یہ وہ شخص ہے جس کا ذکر ابھی کچھ پہلے ہوا ہے۔ اس کے حوالے سے چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس نے ابو مالک اشجعی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابو کامل جحدری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۷۱ - محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد عرزمی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' یہ بھی اور اس کا باپ بھی اور اس کا دادا بھی (سب متروک الحدیث ہیں)۔

۷۸۷۲ - محمد بن عبدالرحمٰن

اس نے ابراہیم بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یا پھر شاید یہ ابن قراد ہے' جس کا ذکر کچھ پہلے ہوا ہے۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

ابو بکر یلی امتی من بعدی.

''میرے بعد ابوبکر میری اُمت کے اُمور کا نگران بنے گا''۔

۷۸۷۳ - محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث

اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ بات ازدی نے بیان کی ہے کہ یہ بات یحییٰ بن معین نے کہی ہے۔

۷۸۷۴ - محمد بن عبدالرحمٰن سمرقندی

یہ 300 ہجری کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۷۵ - محمد بن عبدالرحمٰن بن صبر' ابوبکر حنفی

یہ فقیہ ہے' صاحب تصانیف ہے لیکن انتہا پسند معتزلی تھا۔

۷۸۷۶ - محمد بن عبدالرحمٰن مسعودی تاج الدین مروزی بنجدیہی

یہ صوفی اور محدث ہے اس نے مقامات شرح بھی تحریر کی ہے اس نے علم حدیث میں بھی بھرپور حصہ لیا اور اس کے لیے سفر کیا۔ اس کا انتقال 580 ہجری کے بعد دمشق میں ہوا۔ حافظ بن خلیل کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۸۷۷ - محمد بن عبدالرحیم بن شماخ

اس نے عمرو بن مرزوق سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوالحسن دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۸۷۸ - محمد بن عبدالسلام بن نعمان

یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے حدیث نوٹ کی ہے اور اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے کہ یہ وہ روایت نقل کرتا ہے جس کا اس نے سماع نہیں کیا ہوتا۔ اس نے ہدبہ اور شیبان سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۷۹ - محمد بن عبدالصمد بن جابر

اس نے اپنے والد سے جبکہ احمد بن یونس ضبی اصبہانی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے تاہم اس کی حدیث کی متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۷۸۸۰ - محمد بن عبدالعزیز (خ) بن عمر زہری

اس نے اپنے والد اور زہری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ قاضی بھی بنا تھا اور میرا خیال ہے کہ مدینہ کا قاضی بنا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف قاضی منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کے مشورے کے تحت امام مالک کو کوڑے لگائے گئے تھے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ تین بھائی ہیں: محمد عبداللہ اور عمران ان تینوں کی حدیث مستقیم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے اس کے بیٹے ابراہیم (اُس کے علاوہ) عبدالصمد بن حسان نے روایات نقل کی ہیں اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۸۱ - محمد بن عبدالعزیز (خ،م،س) عمری رملی

اس نے مروان بن معاویہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اس کا سب سے عمر رسیدہ شیخ حفص بن میسرہ ہے۔ فسوی کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قابل تعریف نہیں ہے۔

۷۸۸۲ - محمد بن عبدالعزیز تیمی

یہ ایک بزرگ ہے جس نے عفان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ عثمان دارمی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۷۸۸۳ - محمد بن عبد العزیز دینوری

احمد بن مروان نے اس کے حوالے سے اکثر روایات نوٹ کی ہیں اور یہ منکر الحدیث اور ضعیف ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں جو اس نے موسیٰ بن اسماعیل' معاذ بن اسد اور اُن کے طبقے کے افراد سے نقل کی ہیں' یہ ثقہ نہیں ہے' اس نے ضعیف روایات نوٹ کی ہیں۔ اس کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ليس للرجل عن اخيه غنى، مثل اليدين لا تستغنى احداهما عن الاخرى.

''آدمی اپنے بھائی سے اتنا ہی بے نیاز ہوسکتا ہے' جیسے دو ہاتھوں میں سے ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں ہوتا''۔

اس کی نقل کردہ موضوع روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

كان نقش خاتم النبي صلى الله عليه وسلم صدق الله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: ''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے''۔

۷۸۸۴ - محمد بن عبد العزیز (م،ت) راسبی

یہ جرمی کے نام سے معروف ہے۔ اس نے عبید اللہ بن ابوبکر بن انس اور ابوشعثاء جابر بن زید سے جبکہ اس سے ابواحمد زبیری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام مسلم نے اس سے استشہاد کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ روایت میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے' امام مسلم نے بھی اس کے ذریعے صرف ایک مقام پر استشہاد کیا ہے۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

۷۸۸۵ - محمد بن عبد العزیز بن ابورجاء

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس نے ہوذہ اور عفان سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے ابن قانع اور ابوبکر شافعی نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۸۶ - محمد بن عبد العزیز بن اسماعیل بن حکم بن عبدان جارودی عبادانی

ابوبکر بن عبد الملک شیرازی کہتے ہیں: یہ ہمارے پاس آیا تھا' میں نے اس سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں دیکھا۔ تاہم یہ جھوٹ بولتا تھا۔ اس نے محمد بن عبد الملک دقیقی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۸۷ - محمد بن عبد العزیز

یہ مکی بردعی کے نام سے معروف ہے۔ اس نے قاضی ابہری سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۸۸۸ - محمد بن عبدالقادر بن سماک

اس نے ابوطالب بن غیلان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۷۸۸۹ - محمد بن عبدالقدوس

اس نے مجالد بن سعید سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے' یہ بات ابن مندہ نے بیان کی ہے۔

۷۸۹۰ - محمد بن عبدالکریم بن حویطب حرانی

یہ ایک بزرگ ہے جو 200 ہجری کے بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۷۸۹۱ - محمد بن عبدالکریم مروزی

اس نے وہب بن جریر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رازی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷۸۹۲ - محمد بن عبدالمجید (د) بن سہیل مدنی

یہ معروف نہیں ہے۔ ابوجعفر نفیلی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی۔ ایک قول کے مطابق اس کے والد کا درست نام عبدالحمید ہے۔

۷۸۹۳ - محمد بن عبدالمجید تمیمی مفلوج

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن غالب تمتام نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا ظهرت الفتن وسب اصحابی فلیظهر العالم علمه، فمن لم یفعل فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین، لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا.

''جب فتنے ظاہر ہو جائیں اور میرے اصحاب کو بُرا کہا جانے لگے تو اُس وقت عالم اپنا علم ظاہر کرے' جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو اُس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

یہ روایت احمد بن قاسم بن مساور نے اس سے سنی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یستکتب معاویة فأستشار جبرائیل، فقال :استکتبه فانه امین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب مقرر کریں' آپ نے اس بارے میں حضرت جبرائیل

سے مشورہ کیا تو اُنہوں نے کہا: آپ اُسے کاتب مقرر کرلیں کیونکہ وہ امین ہے"۔
(اس روایت کی سند میں مذکور) اصرم نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔

۷۸۹۴ - محمد بن عبدالملک (د) بن ابومحذورہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اذان کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ حجت نہیں ہے' البتہ اس کی روایت کو ثانوی شواہد کے طور پر نوٹ کیا جائے گا۔ ثوری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

۷۸۹۵ - محمد بن عبدالملک انصاری' ابوعبداللہ مدنی

ایک قول کے مطابق یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اس نے عطاء' ابن منکدر اور نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے ایک بزرگ کے بارے میں دریافت کیا جس کا نام محمد بن عبدالملک تھا' اُس نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتخلل بالقصب والآس.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ نرکل اور ریحان کے ذریعے خلال کیا جائے"۔

یہ روایت یحییٰ وحاظی نے اس سے نقل کی ہے' تو امام احمد نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہوا ہے' یہ نابینا شخص تھا' حدیث ایجاد کرتا تھا اور جھوٹ بولتا ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے ابن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من قاد اعمى اربعين خطوة ....

"جو شخص نابینا کو چالیس قدم تک ساتھ لے کر چلتا ہے"۔

یہ متروک الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من صام ايام العشر كتب له بكل يوم صوم سنة وبعرفة سنتين.

"جو شخص دس دن تک روزے رکھے گا تو اُس کے ہر دن کے عوض میں ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا اور عرفہ کے دن کے عوض میں دو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وقروا من تتعلمون منه ومن تعلمونه.

"اُن لوگوں کی تعظیم کرو جن سے تم نے علم حاصل کیا ہے اور جنہیں تم تعلیم دیتے ہو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ذكرت الحمامات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :هي حرام على امتي، فقيل :يا رسول الله، ان فيها كذا وفيها كذا، فقال :لا يحل لمسلم ان يدخلها الا بمئزر، وعلى اناث امتي الا

من مرض.

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے حمام کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میری اُمت کے لیے حرام ہیں۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ان میں یہ یہ کچھ ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تہبند پہنے بغیر حمام میں داخل ہو اور میری اُمت کی خواتین کے لیے بھی وہاں جانا جائز نہیں ہے' البتہ بیماری کی صورت میں وہ جاسکتی ہیں''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے تمام واہی روایات نقل کی ہیں جن میں سے بعض دوسریوں سے زیادہ منکر ہیں' شاید اس نے حمص میں رہائش اختیار کی تھی۔

۷۸۹۶ - محمد بن عبدالملک' ابوجابر ازدی

یہ شعبہ کا شاگرد ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' میں نے اس کا زمانہ پایا ہے' یہ ہم سے کچھ عرصہ پہلے ہی فوت ہوا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن عون سے ملاقات کی تھی اور مکہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ حارث بن ابواسامہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۷۸۹۷ - محمد بن عبدالملک بن قریب اصمعی

خطیب کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی حدیث نہیں سنی' صرف یہی حدیث سنی ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ حدیث بھی انتہائی منکر ہے' یہ وہ روایت ہے جو محمد بن یعقوب فرجی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سرعة المشي تذهب بهاء المؤمن.

''تیزی سے چلنا مومن کی رونق کو رخصت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت درست نہیں ہے۔

۷۸۹۸ - محمد بن امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ روح بن عبادہ نے اس سے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں۔

۷۸۹۹ - محمد بن عبدالملک (د، ق) بن مروان بن حکم' ابوجعفر واسطی دقیقی

مطین اور دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی عقل مستحکم نہیں تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 261 ہجری میں 66 سال کی عمر میں ہوا۔ اس نے یزید بن ہارون اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۹۰۰ - محمد بن عبدالملک واسطی کبیر

اسماعیل بن ابوخالد اور یحییٰ بن ابوکثیر سے جبکہ اس سے وہب بن بقیہ اور محمد بن ابان نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تدلیس کرنے والا شخص ہے یہ بات ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں بیان کی ہے۔

۷۹۰۱ - محمد بن عبدالملک کوفی قناطری

یہ عبداللہ بن محمد سعدی مروزی کا استاد ہے اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے:

''شیخ اپنے معتقدین میں یوں ہوتا ہے جیسے نبی اپنی اُمت میں ہو''۔

یہ روایت ابن عساکر نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: اسے قناطری اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ڈھیروں کے حساب سے جھوٹ بولتا تھا۔

۷۹۰۲ - محمد بن عبدالملک بن صفوان اندلسی

یہ ایک بزرگ ہے اور مسند ہے اور ابن عبدالبر کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہے۔ یہ حج کے لیے گیا تھا اور اُس نے ابوسعید بن اعرابی سے ملاقات کی تھی۔ ابن فرضی کہتے ہیں: یہ عادل اور نیک شخص تھا' تاہم یہ بعض ایسی اشیاء کے بارے میں اضطراب کا شکار ہوا جو اس کے سامنے پڑھی گئی تھیں' اس نے اُن کا سماع کیا تھا' ویسے ہی اس کے اندر ضبط کمزور تھا۔

۷۹۰۳ - محمد بن عبدالملک' ابوسعد اسدی بغدادی

یہ سلفی کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ ابن ناصر نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔ اس نے ابوعلی بن شاذان سے سماع کیا تھا۔

۷۹۰۴ - محمد بن عبدالواحد بن فرج اصبہانی

اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ حافظ یحییٰ بن مندہ نے اس کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں ایک جزء تصنیف کیا ہے' وہ حدیث جو تیمّم کے بارے میں ہے اور جسے نقل کرنے میں یہ منفرد ہے' یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

۷۹۰۵ - محمد بن عبدالوہاب بغدادی دلال

اس کے ابوعلی بن صواف سے سماع کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس نے قطیعی سے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ میں نے خود یہ چیز نوٹ کی ہے' حالانکہ وہ طری کا خط ہے اور اس کا اُس سے مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا سماع درست ہے۔

۷۹۰۶ - محمد بن عبد بن عامر سمرقندی

یہ 300 ہجری کے آس پاس سے تعلق رکھتا ہے اور حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ خطیب بغدادی نے اس کے تفصیلی حالات نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے یحییٰ بن یحییٰ' عصام بن یوسف اور ایک جماعت کے حوالے سے جھوٹی

روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوبکر شافعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا ليلة النصف الف مرة "قل هو الله احد" في مائة ركعة لم يمت حتى يبعث الله اليه في منامه مائة ملك.

''جو شخص پندرہ شعبان کی رات کو ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص ایک سو رکعت میں پڑھے وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُس کے خواب میں اُس کی طرف ایک سو فرشتے نہیں بھیجے گا''۔

جعفر بن حجاج بکارہ موصلی کہتے ہیں: محمد بن عبد ہمارے پاس موصل آیا تھا اور اس نے ہمیں منکر احادیث بیان کیں۔ تو مشائخ کی ایک جماعت اکٹھی ہوئی اور ہم اس کی طرف گئے تا کہ اس کا انکار کریں' تو یہ محدثین اور عام لوگوں کے ایک حلقے کے درمیان موجود تھا' جب اس نے دُور سے ہمیں دیکھا تو اسے پتا چل گیا کہ ہم اس پر اعتراضات کرنے کے لیے آئے ہیں تو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

القرآن كلام الله غير مخلوق.

''قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے''۔

تو پھر عام لوگوں کے خوف کی وجہ سے ہم آگے بڑھ کر اس پر حملہ آور نہ ہو سکے اور واپس آ گئے۔

۷۹۰۷ - محمد بن عبدک

اس نے ابوبلال سے جبکہ اس سے عثمان بن سماک نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو بُرا کہنے والوں میں سے دسویں شخص کے بارے میں ہے۔

۷۹۰۸ - محمد بن عبدہ بن حرب' ابوعبیداللہ قاضی بصری

اس نے علی بن مدینی اور ہدبہ سے جبکہ اس سے ابوحفص زیات' علی بن عمر حربی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک راویوں میں سے ایک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' یہ اُن لوگوں سے حدیث روایت کرتا ہے جنہیں اس نے دیکھا بھی نہیں ہے۔ اس کا انتقال 313 ہجری میں بغداد میں ہوا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: میں نے سبیعی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس کا معاملہ واضح ہو گیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مصر کا قاضی تھا' اس کے ایک سو غلام تھے۔ خمارویہ نے اسے قاضی مقرر کیا تھا' اسے ہر مہینے کے تین ہزار دینار ملتے تھے' یہ بات ابن زولاق نے بیان کی ہے اور اُس نے اس کے حالات تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ خطیب کی

امالی میں ایک سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فی الجنة دار یقال لها دار الفرح لا یدخلها الا من یفرح الصبیان.

''جنت میں ایک جگہ ہے جسے دارالفرح کہتے ہیں' اس میں صرف وہ شخص داخل ہوگا جو بچوں کے ساتھ خوش ہو کے رہتا ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۹۰۹ - محمد بن عبس

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے' جس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس نے محمد بن عبیداللہ بن ابورافع کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۹۱۰ - محمد بن عبیداللہ (ت،ق) بن ابورافع مدنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محمد بن عبیداللہ بن ابورافع (یعنی وہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں) نے داؤد بن حصین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے۔ اس سے مندل اور علی بن ہاشم نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا طنت اذن احدکم فلیذکرنی، ولیصل علی، ولیقل ذکر اللہ من ذکرنی بخیر.

''جب کسی شخص کے کان میں درد ہو تو وہ مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور وہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اُس سے زیادہ بہتر ہے جس نے میرا ذکر بھلائی سے کیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل عقربا وھو یصلی.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے دوران ایک بچھو کو مار دیا تھا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

کان یکتحل وھو صائم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے دوران سرمہ لگایا تھا''۔

امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی :اول من یدخل الجنة انا وانت، والحسن والحسین، وذرارینا خلفنا، وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا.

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میں' تم' حسن' حسین اور ہماری پیچھے ہماری اولاد اور ہمارے ایمان اور ہمارے شمائل سے تعلق رکھنے والے ہمارے شیعہ داخل ہوں گے''۔

حرب نامی راوی کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے اور اس سند کے ساتھ یہ روایت جھوٹی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار کوفہ کے شیعہ حضرات میں ہوتا تھا۔

۷۹۱۱ - محمد بن عبید اللہ (ت، د) بن میسرہ عرزمی کوفی

اس نے عطاء اور مکحول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سفیان' شعبہ اور ایک اور گروہ نے روایات نقل کی ہیں' جن میں سب سے آخر میں قبیصہ کا انتقال ہوا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شعبہ کے اُن مشائخ میں سے ایک ہے جن کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' تاہم یہ اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک تھا' اس کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

فی الرجل یموت وعلیہ دین الی اجل ؟قال :ھو حال.

''جو شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے ایک متعین مدت کے بعد ادائیگی کا قرض ہو تو اس کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ حال ہو گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان ابا بکر وعمر وعثمان کانوا لا یجیزون الصدقة حتی تقبض.

''حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم صدقہ کو اُس وقت تک جائز قرار نہیں دیتے تھے جب تک اُسے قبضے میں نہ لے لیا جائے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان اول من ضرب فی الخندق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاخذ المعول بیدہ، ثم قال :بسم اللہ وبہ بدینا، ولو عبدنا غیرہ شقینا، حبذا ربا وحبذا دینا، ثم ضرب.

''سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے خندق میں ضرب لگائی' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے پھاوڑا پکڑا' پھر یہ پکڑا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اُس کی مدد کے ساتھ ہم اپنے دین کا اظہار کرتے ہیں' اور اگر ہم اُس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کریں تو ہم بد بخت ہوں گے' ہمارا پروردگار کتنا عمدہ ہے اور ہمارا دین بھی کتنا عمدہ ہے' پھر

آپ نے ضرب لگائی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء يلبسها في العيدين ويرخيها من خلفه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ عمامہ تھا جسے آپ عیدین کے موقع پر زیب سر فرماتے تھے اور اُس کا شملہ پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :اني اغتسلت وصليت الفجر، ثم اصبحت، فرايت قدر موضع الظفر لم يصبه ماء، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لو كنت مسحت عليه بيدك اجزاك.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے غسل کرنے کے بعد فجر کی نماز ادا کر لی' پھر میں نے دیکھا کہ ایک ناخن جتنی جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس پر اپنے ہاتھ کے ذریعے مسح کر لیتے تو تمہارے لیے یہ بھی کافی ہوتا''۔

ابن ابوذعور کہتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن عبیداللہ عرزمی ایک نیک شخص تھا' تاہم اُس کی تحریریں ضائع ہو گئی تھیں تو یہ حافظے کی بنیاد پر روایات نوٹ کرتا تھا' اسی وجہ سے یہ خرابیاں پیدا کرتا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے عرزمی اصغر سے دریافت کیا تو اُس نے چیزوں کو یاد نہیں رکھا ہوا تھا' پھر میں اُس کے پاس تحریریں لے کر آیا تو وہ اچھی طرح پڑھ بھی نہیں سکتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: محمد بن عبیداللہ ابوعبداللہ ابوعبدالرحمٰن عرزمی کوفی کو قبیصہ نے کنایہ کے طور پر ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ نے اسے ترک کر دیا تھا۔ شریک نے محمد بن ابوسلیمان فزازی سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: عباد بن احمد نے مجھ سے کہا: یہ محمد بن عبیداللہ بن ابوسلمان فزاری ہے' جو عبدالملک بن ابوسلیمان کا بھتیجا ہے۔

۷۹۱۲ - محمد بن عبیداللہ (س) بن یزید قردوانی' ابوجعفر شیبانی

یہ اُن کا آزاد کردہ غلام ہے اور حرانی ہے' یہ حران کا قاضی تھا۔ اس نے اپنے والد اور عثمان طرائفی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی' ابوبکر بزار' ابوعوانہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ ابوعروبہ کہتے ہیں: حرانی عادل حکمرانوں میں سے ایک تھا' البتہ یہ حدیث کی معرفت نہیں رکھتا تھا' اس کے پاس تحریریں موجود تھیں۔ اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے وہ روایات اپنے والد سے سنی ہیں۔ اس کا انتقال 268 ہجری میں ہوا۔

۷۹۱۳ - محمد بن عبیداللہ بن ابوملیکہ

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۷۹۱۴ - محمد بن عبید اللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ بغدادی بزاز

اس نے ابومحمد بن ماسی سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اسے اصول میں دیکھا ہے' تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنے نام کو لاحب کرلیا تھا۔ ابوالقاسم بن برہان نے مجھ سے کہا کہ یہ کذاب ہے' کیونکہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہارا اسماع میرے والد کے اصول کے بارے میں ہے تو تم اسے نوٹ کیوں نہیں کرتے' حالانکہ میں نے اس کے باپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ محمد نامی اس راوی کا انتقال 435 ہجری میں ہوا۔

۷۹۱۵ - محمد بن عبید اللہ

یہ ابوآذان کا داماد تھا اور 300 ہجری کے بعد سے تعلق رکھتا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے امام ابوزرعہ دمشقی سے سماع کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق محمد بن عبداللہ ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۷۹۱۶ - محمد بن عبید اللہ بن مصاد

یہ ابن اصم کے نام سے معروف ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۷۹۱۷ - محمد بن عبید اللہ بن مرزوق

یہ اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ یہ کیا حدیث روایت کر رہا ہے' اس نے عفان کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جو ایک قول کے مطابق اس پر داخل کی گئی تھی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما عرج بی جبرائیل رایت فی السماء خیلا موقوفة مسرجة ملجمة لا تروث ولا تبول، رؤوسها من الیاقوت، وحوافرها من الزمرد الاخضر، وابدانها من العقیان الاصفر ذوات الاجنحة.

فقلت: لمن هذه؟ فقال جبرائیل: هذه لمحبی ابی بکر وعمر، یزورون الله علیها.

''جب جبرائیل مجھے معراج پر لے کر گئے تو میں نے آسمان میں ایک گھوڑا دیکھا' جس کے اوپر زین بھی رکھی ہوئی تھی اور اُس میں لگائی بھی ڈالی گئی تھی' وہ نہ تو لید کرتا تھا اور نہ ہی پیشاب کرتا تھا' اُس کا سر یاقوت سے بنا ہوا تھا اور اُس کے پاؤں سبز رنگ کے زمرد سے بنے ہوئے تھے اور اُس کا جسم زرد خالص سونے سے بنا ہوا تھا' اُس کے پر بھی تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے: تو جبرائیل نے کہا: یہ حضرت ابوبکر اور عمر سے محبت کرتا ہے اور وہ اس پر اللہ کی زیارت کرتے ہیں''۔

اس سے اسماعیل خطمی اور محمد بن محرز نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے عفان کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' جن میں سے زیادہ تر مستقیم ہیں۔ اس کا انتقال 295 ہجری میں ہوا۔

۷۹۱۸ - محمد بن عبید اللہ ابوسعد قرشی

یہ تمام کا استاد ہے۔اس نے دو موضوع روایات نقل کیں تو اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

۷۹۱۹ - محمد بن عبید قرشی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔محمد بن مصفی اور ابوامیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۲۰ - محمد بن عبید حرشی کوفی

اس سے منکر روایات منقول ہیں۔حسن بن علیل عنزی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۲۱ - محمد بن عبید بن ثعلبہ

اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور ایک ساقط روایت نقل کی ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے تذکرے کے بارے میں ہے۔

۷۹۲۲ - محمد بن عبید (د) مکی

اس نے مجاہد اور صفیہ بنت شیبہ سے روایات نقل کی ہیں۔یہ انتہائی تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے' امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔اس سے ثور بن یزید اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۹۲۳ - محمد بن عبید (ع) طنافسی

یہ یعلیٰ بن عبید کا بھائی ہے' یہ صدوق اور مشہور ہے۔اس نے اعمش اور اُس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے اور اُس پر اصرار بھی کرتا ہے' ویسے یہ ثقہ ہے۔یحییٰ بن معین نے اسے قرار دیا ہے۔امام ابوداؤد میں سوالات میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه كان يضرب ولده على اللحن، فقال رجل :لو اخذناك بهذا ما رفعنا عنك العصا.

''اُنہوں نے اپنے بیٹے کو لحن کی غلطی کی وجہ سے مارا تو ایک شخص نے کہا: اگر ہم اس بنیاد پر آپ کو پکڑنا چاہیں تو آپ سے عصا پیچھے بھی نہ رکھے''۔

۷۹۲۴ - محمد بن عبید بن آدم بن ابوایاس عسقلانی

یہ ایک جھوٹی کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔طبرانی کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

القرآن الف الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف، فمن قراه صابرا محتسبا كان له بكل حرف زوجة من الحور العين.

''قرآن دس لاکھ حروف اور ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے' جو شخص صبر کرتے ہوئے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اس کی تلاوت کرتا ہے' تو اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں حورِعین میں سے ایک بیوی ملے گی''۔

طبرانی نے اپنی معجم اوسط میں یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند سے منقول ہے۔

۷۹۲۵ - محمد بن عبید (ت)

اس نے ابوحاتم مزنی سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ عبداللہ بن ہرمزفدکی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۲۶ - محمد بن عبید انصاری (م، د)

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے جس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ حمید طویل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۲۷ - محمد بن ابوعبیدہ کوفی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے عباس عنبری نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: مجھے اس کے اور اس کے والد کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے والد نے اعمش سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۲۸ - محمد بن عبیدہ

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں' یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' یہ بات ابوسعید نقاش نے بیان کی ہے۔

۷۹۲۹ - محمد بن عبیدہ مروزی

(اس میں لفظ عبیدہ میں عین پر زبر پڑھی جائے گی) اس نے عبداللہ بن محمد مسندی سے روایت نقل کی ہیں۔ ابونصر بن ماکولا کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۹۳۰ - محمد بن عبیدون اندلسی

اس نے محمد بن وضاح کے حوالے سے ایک جزء روایت کیا ہے اور یہ شاید دنیا میں اُس سے روایت کرنے والا آخری شخص ہے۔ اس نے گیارہ سال کی عمر میں سماع کیا تھا اور یہ 368 ہجری تک زندہ رہا۔ ابن عفیف نے اس کی عدالت کے بارے میں طعن کیا ہے۔

۷۹۳۱ - محمد بن عثمان

اس نے عمرو بن دینار مکی سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۹۳۲ - محمد بن عثمان قرشی

شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔ اس نے عطاء اور نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: ان سے استدلال کرنا جائز نہیں

ہے' میں نے حافظ ضیاء مقدسی کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ابن حبان کا یہ کہنا ہے کہ یہ محمد بن عثمان ہے' یہ غلطی ہے' اصل میں عثمان بن عبداللہ ابوعمرو زہری ہے۔ عامر بن سیار نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

زر غبا.

''وقفے سے ملو''۔

اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلحظ فی صلاتہ ولا یلتفت.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران ملاحظہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے' تاہم آپ منہ نہیں پھیرتے تھے''۔

۷۹۳۳ - محمد بن عثمان واسطی

اس نے ثابت بنانی سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۹۳۴ - محمد بن عثمان (ق) ابومروان عثمانی

اس نے اپنے والد عثمان بن خالد اور ابراہیم بن سعد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابن ماجہ اور فریابی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' تاہم یہ اپنے والد کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ منکر روایات پائی جاتی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان روایات کا منکر ہونا اس کے باپ کی وجہ سے ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ محمد نامی اس راوی کا انتقال امام احمد بن حنبل کے ہمراہ ہوا تھا (یعنی اُسی سال ہوا تھا)۔

۷۹۳۵ - محمد بن عثمان (ق) بن صفوان جمحی

یہ حمیدی کا استاد ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے ہشام اور اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما خالطت الصدقة مالا قط الا اهلكته.

''جب بھی صدقہ کسی مال میں ملتا ہے تو اُسے ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے''۔

یہ روایت سریج بن یونس' ولید بن مسرح اور احمد بن یعقوب بن کاسب نے اس سے نقل کی ہے۔

۷۹۳۶ - محمد بن عثمان حرانی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب حدانی ہے۔ تاہم ''ر'' کے ساتھ لفظ زیادہ درست ہے۔ اس نے مالک بن دینار کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے اور اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

للہ لوح من در ویاقوت، قلمه النور فيه يخلق ويرزق، ويعز ويذل.

''اللہ تعالیٰ کی لوح ہے جو در اور یاقوت سے بنی ہوئی ہے اور اُس کا قلم نور کا ہے اور اُس لوح میں یہ لکھا جاتا ہے کہ کسے پیدا کیا جائے گا اور کسے رزق دیا جائے اور کسے عزت دی جائے گی اور کسے ذلیل کیا جائے گا''۔

یہ روایت اس نے امام مالک' حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۷۹۳۷ - محمد بن عثمان بن سعید بن عبدالسلام بن ابوسوار مصری

اس نے لیث کے کاتب ابوصالح سے حدیث روایت کی ہے جبکہ اس سے حمزہ کنانی اور ابن رشیق نے روایت نقل کی ہے۔ ابوسعید بن یونس نے اس کی تاریخ وفات 297 ہجری بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۷۹۳۸ - محمد بن عثمان بن ابوسوید ذراع

یہ بصرہ کا رہنے والا معمر شخص ہے۔ اس نے عثمان بن ہیثم اور مسلم بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عدی اور ابوطاہر ذہلی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس کی کتابیں ضائع ہوگئی تھیں' اس لیے اسے اشتباہ لاحق ہو جاتا ہے' ورنہ مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو اس حوالے سے منکر قرار دیا گیا ہے کہ اس نے ان لوگوں سے ملاقات کی ہے' البتہ یہ ہے کہ یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس کے سامنے ایک نسخے سے روایات پڑھی گئیں جو اس کی حدیث میں شامل نہیں تھیں اور وہ ایسے لوگوں سے منقول تھیں' جنہیں اس نے دیکھا ہے حالانکہ درحقیقت اس نے اُنہیں نہیں دیکھا' تو یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور اُنہیں پڑھتا تھا۔ میں نے ابوخلیفہ کو اس کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے اور اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ اس سے سماع کیا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اقال نادما ... الحديث.

''جو شخص ندامت کا شکار ہو کر اقالہ کرے''۔

یہ روایت قعنبی سے منقول نہیں ہے بلکہ یہ اسحاق فروی نے امام مالک سے نقل کی ہے۔ حمزہ سہمی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ضعیف ہے۔

۷۹۳۹ - محمد بن عثمان

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ میں نے مختلف جگہ پر اس کے بارے میں تحقیق کی تو اس کے حوالے سے یہ منکر روایت ملی۔ عبداللہ بن احمد نے زیادات مسند میں اس کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت خديجة النبي صلى الله عليه وسلم عن ولدين ماتا لها في الجاهلية، فقال: هما في النار. فلما راى الكراهية في وجهها قال: لو رايت مكانهما لابغضتهما.

قالت :فولدای منك ؟ قال :فی الجنة.

ثم قال علیه الصلاة والسلام :ان المؤمنین واولادهم فی الجنة، وان المشرکین واولادهم فی النار

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن بچوں کے بارے میں دریافت کیا: جو زمانہ جاہلیت میں اُن کے بچے فوت ہو گئے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائیں گے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا: اگر تم اُن دونوں کی جگہ کو دیکھ لو تو تم اُن سے بغض رکھو گی۔ تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے جو بچے آپ سے ہوئے ہیں' وہ؟ تو آپ نے فرمایا: وہ جنت میں جائیں گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمنین کے بچے جنت میں ہوں گے اور مشرکین کے بچے جہنم میں ہوں گے''۔

۷۹۴۰ - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ' ابوجعفر عبسی کوفی

یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے اپنے والد' ابن مدینی' احمد بن یونس اور ایک مخلوق سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے نجاد' شافعی' بزاز' طبرانی نے روایات نقل کی ہیں' یہ علم حدیث اور علم رجال میں بصیرت رکھتا تھا اور اس کی مفید تالیفات بھی ہیں۔ صالح جزرہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی' اور جیسا کہ عبدان نے میرے سامنے اس کی صفت بیان کی ہے' یہ ایسا ہی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جہاں تک عبداللہ بن احمد بن حنبل کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ مطین کہتے ہیں: یہ حضرت موسیٰ کا عصا تھا جو ان کے بنے بنائے کھیل کو نگل رہا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس نے حدیث کے علاوہ کتاب حاصل کی تھی۔ برقانی کہتے ہیں: میں نے لوگوں کو مسلسل ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اس کے بارے میں مذمت بیان کرتے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 297 ہجری میں 80 سال کے لگ بھگ عمر میں ہوا۔ خطیب کہتے ہیں: اس سے ایک بڑی تاریخ منقول ہے' اسے معرفت اور فہم حاصل تھا۔ ابونعیم بن عدی کہتے ہیں: میں نے اسے اور مطین کو دیکھا ہے کہ یہ ایک دوسرے پر تنقید کرتے تھے۔ مطین نے مجھ سے کہا: محمد بن عثمان کی ابن ابولیلیٰ سے کہاں ملاقات ہوئی تھی؟ تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ اُس پر تنقید کر رہے ہیں' میں نے اُس سے دریافت کیا: محمد کا انتقال کب ہوا؟ تو اُس نے کہا: 24 ہجری میں۔ میں نے اپنے بیٹے سے کہا: اسے نوٹ کر لو' پھر میں نے اُسے دیکھا کہ وہ ندامت کا شکار ہوا ہے۔ اُس نے کہا: اس کے دو سال بعد ہوا تھا' پھر میں نے اُسے دیکھا کہ ابن ابولیلیٰ کے انتقال کے بارے میں بھی غلطی کی' پھر میں نے اُسے دیکھا کہ محمد بن عثمان کی اُن احادیث کو منکر قرار دیا ہے۔ پھر میں نے محمد بن عثمان کے سامنے مطین کا ذکر کیا اور اس بات کا ذکر کیا کہ جن احادیث کو منکر قرار دیا گیا ہے' تو میں تو اُس کے تعصب کی وجہ سے واقف ہو چکا تھا جو تعصب ان دونوں کے درمیان 70 ہجری میں کوفہ میں واقع ہوا تھا اور اُس کی بنیاد پر ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی حدیث کو منکر قرار دیا۔

ابن عقدہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن اسامہ کلبی' ابراہیم بن اسحاق صواف اور داؤد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن عثمان کذاب ہے' جبکہ داؤد بن یحییٰ نے مزید یہ کہا ہے: یہ لوگوں کی طرف ایسی روایات ایجاد کر دیتا ہے جو اُن لوگوں نے کبھی بیان بھی نہیں کی

ہوتی ہیں' جبکہ ابن عقدہ نے اس کی مانند باتیں ایک گروہ کے حوالے سے محمد نامی اس راوی کے حق میں بھی نقل کی ہیں۔

۷۹۴۱ - محمد بن عثمان بن حسن قاضی نصیبی' ابوالحسین

اس نے اسماعیل صفار اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابوطیب طبری نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے ازہری سے اس کے بارے میں سوال کیا تو وہ بولے: یہ کذاب ہے۔ حمزہ دقاق نے اس نے شیعہ کے لیے منکر روایات نقل کی ہیں' اس نے اُن کے لیے روایات ایجاد کی ہیں۔

۷۹۴۲ - محمد بن عثمان بن ربیعہ

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک شاذ روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۹۴۳ - محمد بن عثیم حضرمی' ابوذر

اس نے ابن بیلمانی سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ اس کے باپ کا نام عثمان تھا اور اس کی کنیت ابوذر ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعف کے باوجود اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ معتمر اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوتر وھو راکب.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر رہتے ہوئے وتر ادا کیے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

افتقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل فالتمسته فاذا ھو ساجد کالثوب الطریح، وھو یقول :سجد لک خیالی وسوادی، وآمن بک فؤادی، ھذہ یدی بما جنیت علی نفسی، یا عظیما یرجی لکل عظیم، اغفر الذنب العظیم.

''ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے غیر موجود پایا تو میں نے اندھیرے میں آپ کو تلاش کیا تو آپ سجدے کی حالت میں تھے جیسے کپڑا اچھا ہوا ہوتا تھا' اور یہ کہہ رہے تھے: مجھے سجدہ کیا میرے خیال نے' میرے وجود نے میرا دل تجھ پر ایمان رکھتا ہے اور یہ میرا ہاتھ ہے جس کے ذریعے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' اے عظمت والے! ہر عظیم سے اُمید رکھی جاتی ہے تو عظیم گناہ کی مغفرت کر دے''۔

۷۹۴۴ - محمد بن عجلان (عو)

یہ امام' صدوق اور مشہور ہے۔ اس نے اپنے والد' مقبری اور ایک گروہ سے جبکہ اس سے امام مالک' شعبہ اور یحییٰ قطان سے روایات

نقل کی ہیں۔ امام احمد، یحییٰ بن معین، ابن عیینہ اور امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ابن عجلان، محمد بن عمر سے زیادہ ثقہ ہے اور یہ کسی راوی کے بارے میں شک نہیں کرتا۔ امام حاکم کہتے ہیں: امام مسلم نے اس کے حوالے سے اپنی کتاب میں تیرہ احادیث نقل کی ہیں، جو تمام کی تمام شواہد کے طور پر ہیں۔ ہمارے ائمہ میں سے متاخرین نے اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس پر کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ تین روایات جن کا نام بیان کیا گیا ہے، اس سے نقل کرنے والے لوگ کم ہیں۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں: یہ نافع کی حدیث میں اضطراب کا شکار ہوتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں: امام مالک سے کہا گیا اہلِ علم میں سے کچھ لوگ حدیث بیان کرتے ہیں، امام مالک نے دریافت کیا: مثلاً کون سے؟ کہا گیا: ابن عجلان، تو اُنہوں نے کہا: ابن عجلان ان چیزوں سے واقف نہیں ہے اور وہ عالم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام مالک نے یہ بات اُس وقت کہی تھی جب اُن تک ابن عجلان کے حوالے سے یہ حدیث پہنچی تھی:

خلق الله آدم على صورته.

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

اس روایت میں ابن عجلان کی متابعت کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں اور یہ روایت صحیح میں بھی موجود ہے۔ امام بخاری نے ابن عجلان کے حالات میں کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: علی بن ابووزیر نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ابن عجلان کا ذکر کرتے ہوئے یہ روایت ذکر کی۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: یحییٰ قطان کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے ابن عجلان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، تو وہ اختلاط کا شکار ہو گیا اور اُس نے ان دونوں روایات کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول قرار دے دیا۔ امام بخاری کی کتاب ''الضعفاء'' کا جو نسخہ میرے پاس موجود ہے، اُس میں اسی طرح تحریر ہے۔ اور میرے پاس ایک دوسری جگہ پر یہ تحریر ہے: ابن عجلان نے سعید کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، تو یہ اُس کے سامنے اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس نے ان دونوں روایات کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول قرار دے دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ زیادہ مناسب ہے، ورنہ اس میں اعتراض قطان پر آئے گا، وہی جو مقبری کے بارے میں ہے اور مقبری صدوق ہے، اُس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں، تو یہ اُس سے الگ ہو جائے گا۔ ابن عجلان بلند مرتبے کے حامل ائمہ میں سے اور نیک اور پرہیزگار لوگوں میں سے ایک تھے اور اہلِ فتویٰ میں سے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اُن کا ایک حلقۂ درس ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ آئے، وہ محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ نکلے تھے، اُن لوگوں کے والیٔ مدینہ جعفر بن سلیمان ہاشمی کی طرف جانے کا ارادہ تھا کہ وہ اُنہیں کوڑے لگوائے گا اور ان کا ہاتھ کٹوا دے گا، تو حاکم سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ امیر کو ٹھیک رکھے! اگر آپ حسن بصری کو دیکھتے کہ اُنہوں نے ایسا کیا ہے تو کیا آپ اُنہیں مارتے؟ اُس نے

جواب دیا: جی نہیں۔ تو اُس سے کہا گیا: ابن عجلان اہلِ مدینہ میں اُسی طرح ہے۔ جس طرح اہلِ بصرہ میں حسن بصری ہیں۔ تو حاکم نے اُن سے درگزر کیا۔

ابن عجلان اگرچہ حافظے کے حوالے سے درمیانے درجے کے تھے لیکن اُنہوں نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی فہم و فراست کے اوپر دلالت کرتی ہیں' تو ابومحمد حرمزی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید قطان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں کوفہ آیا' وہاں ابن عجلان بھی موجود تھے اور وہاں علم کے اور طلب گار بھی موجود تھے' جیسے ملیح بن وکیع' حفص بن غیاث' ابن ادریس اور یوسف سمتی۔ ہم نے سوچا کہ ہم ابن عجلان کے پاس جاتے ہیں تو یوسف نے کہا: ہم اُن کے سامنے اُس کی نقل کردہ حدیث کو اُلٹ پلٹ دیں گے' تا کہ اُن کی فہم کا اندازہ لگا سکیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا تو وہ روایات جو سعید کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول تھیں' اُن لوگوں نے وہ اُن کے والد سے نقل کر دیں اور جو سعید کے والد سے منقول تھیں وہ سعید سے نقل کر کے بیان کر دیں۔ تو یحییٰ نے کہا: میں تو اس میں حصہ نہیں لوں گا۔ پھر وہ لوگ ابن عجلان کے پاس گئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا: تو جب اُس تحریر کا آخری سامنے آیا تو شیخ متنبہ ہو گئے' اُنہوں نے کہا: یہ دوبارہ پڑھو' اُن کے سامنے دوبارہ پیش کی گئیں' تو اُنہوں نے کہا: تم نے اُن کے والد کے حوالے سے جو سوال مجھ سے کیا ہے' وہ اصل میں سعید نے مجھے سنائی ہے اور جو تم نے سعید کے حوالے سے میرے سامنے بیان کی ہے وہ سعید نے اپنے والد کے حوالے سے مجھے بیان کی تھی۔ پھر وہ یوسف بن خالد کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اگر تم نے مجھے رسوا کرنے کا اور میرا عیب نکالنے کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ تمہارے اسلام کو صلب کر دے۔ پھر وہ حفص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ تمہیں دین اور دنیا کی آزمائش میں مبتلا کرے۔ پھر وہ ملیح کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ تمہارے علم کے ذریعے تمہیں نفع نہ دے۔ یحییٰ کہتے ہیں: تو ملیح کا انتقال ہو گیا اور اُس کے علم کا نفع حاصل نہ ہو سکا' حفص جسمانی طور پر فالج میں مبتلا ہوا اور دینی اعتبار سے قاضی بن گیا اور یوسف کا انتقال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک اُس پر زندیق ہونے کی تہمت عائد نہیں کی گئی۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے ابن عجلان اور موسیٰ بن عقبہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ دونوں ثقہ ہیں اور ایک دوسرے کے قریبی مرتبے کے ہیں۔ عباس بن نصر بغدادی نے صفوان بن عیسیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن عجلان تین برس تک اپنی والدہ کے پیٹ میں رہے تھے' جب اُس انتقال کا خاتون ہو گیا تو اُس کا پیٹ چیر کر انہیں نکالا گیا تو ان کے دانت نکل چکے تھے۔ ابوبکر بن شاذان نے عبدالعزیز بن احمد غافقی مصری کے حوالے سے عباس سے' جبکہ ابوحاتم رازی نے اپنے ایک شیخ کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ابن عجلان سے زیادہ اہلِ علم کے مشابہ ہو' میں اُنہیں علماء کے درمیان ایک یاقوت کی مانند قرار دیتا ہوں۔ واقدی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن محمد بن عجلان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے والد محمد بحالت حمل والدہ کے پیٹ میں تین سال سے زیادہ عرصہ رہے ہیں۔ واقدی کہتے ہیں: میں نے امام مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کہ حمل دو سال کا بھی ہوتا ہے۔

ولید بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام مالک سے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں:

لا تحمل المراة فوق سنتين قدر ظل مغزل.

''کوئی عورت لحہ بھر بھی دوسال سے زیادہ حاملہ نہیں رہ سکتی''۔

تو امام مالک نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون کہتا ہے؟ یہ ابن عجلان کی بیوی ہوگی جو ہماری پڑوسی تھی' یہ ایک نیک اور سچی عورت تھی' اُس نے بارہ سال کے اندر تین بچوں کو پیدا کیا اور بچے کی پیدائش سے پہلے وہ چار سال تک حاملہ رہی۔

محمد بن محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کی زندگی میں ہی چار سال بعد پیدا ہوا تھا۔ عجلان' فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس عبشمیہ کا غلام تھا۔ ابن عجلان کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔ اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی گئی ہے۔ یہ مجھے نہیں معلوم کہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے براہِ راست ملاقات کی تھی یا اُن کے حوالے سے تدلیس کے طور پر روایت نقل کی ہے۔

۷۹۴۵ - محمد بن ابوعدی (ع) بصری

یہ ثقہ اور جلیل القدر ہے۔ اس نے حمید اور ابن عون سے جبکہ اس سے احمد' بندار اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک مرتبہ امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' اس کا انتقال 194 ہجری میں ہوا تھا۔

۷۹۴۶ - محمد بن عرفطہ

یہ عراق کا رہنے والا بزرگ ہے' اس نے سلم علوی سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۹۴۷ - محمد بن عروہ بن ہشام بن عروہ بن زبیر زبیری

اس نے اپنے دادا سے جبکہ اس سے ابراہیم بن علی رافعی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' اس سے استدلال جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس میں مجہول ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

۷۹۴۸ - محمد بن عزیز (س،ق) ایلی

اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ اس نے اپنے بھانجے سلامہ بن روح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی' امام ابن ماجہ' ابوعوانہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت نقل کرنے والوں میں انتقال کے اعتبار سے آخری شخص ابوالفوارس صابونی جو ابن نظیف کا استاد ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ کم درجے کا صالح شخص ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے اور ضعیف ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ محمد بن حمدون نے یعقوب فسوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں ایلہ گیا' میں نے سلامہ بن روح کی تحریروں کے بارے میں دریافت کیا اور ابن عزیز کے حوالے سے نقل کردہ اُن کی روایت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے وہاں بھرپور کوشش کی تو اُنہوں

نے یہ بیان کیا کہ اُنہوں نے سلامہ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا اور نہ ہی اُن کے پاس سلامہ کی کتابوں میں سے کوئی چیز تھی۔ لیکن پھر اُس کے بعد اُنہوں نے سلامہ کی حدیث کو لوگوں کے سامنے بیان کیا ہے۔ ابن عزیز نامی اس راوی کا انتقال ایلہ میں 267 ہجری میں ہوا۔

۷۹۴۹ - محمد بن عطاء

اس نے عبداللہ بن شداد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ محمد بن عمرو بن عطاء ہے جو ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ عبیداللہ بن ابوجعفر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو امام دارقطنی نے نقل کی ہے' اس میں اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف ہے' امام دارقطنی اسے پہچان نہیں سکے اور اُنہوں نے اس کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ یہ مجہول ہے۔

۷۹۵۰ - محمد بن عطاء بلقاوی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابن عساکر نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

۷۹۵۱ - محمد بن ابوعطاء

اس نے ابن جریج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من مات مریضا مات شهيد

''جو شخص بیمار ہونے کے عالم میں مرتا ہے' وہ شہید ہونے کے طور پر مرتا ہے''۔

اسی طرح کی روایت بعض طرق سے ابن جریج سے منقول ہے اور یہ راوی ابراہیم بن محمد بن ابوعطاء ہے اور یہی ابن ابویحییٰ ہے جو واہی راوی ہے۔

۷۹۵۲ - محمد بن عطیہ بن سعد عوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد بن عدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔

۷۹۵۳ - محمد بن عطیہ (د) سعدی

یہ شام کا رہنے والا ہے اور تابعین میں سے ایک ہے۔ اس کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں اس کا بیٹا امیر عروہ منفرد ہے۔

۷۹۵۴ - محمد بن عطیہ

یہ شام کا رہنے والا ایک اور شخص ہے۔ اس نے ایک شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۷۹۵۵ - محمد بن عقبہ (ق) قرطبی

اس نے اپنے چچا ثعلبہ بن ابو مالک اور اُم ہانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس کے پوتے زکریا بن منظور اور محمد بن رفاعہ کے علاوہ اور کسی نے حدیث روایت نہیں کی ہے' یہ بات امام ابن حبان نے بیان کی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ کم درجے کا صالح شخص ہوگا۔

۷۹۵۶ - محمد بن عقبہ (ق) شامی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اپنے والد کی طرح اس کی بھی شناخت نہیں ہوسکی۔ صرف احمد بن یزید داری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۵۷ - محمد بن عقبہ (د) حجازی

اس نے قاسم سے جبکہ اس سے صرف دراوردی نے روایت نقل کی ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ موسیٰ بن عقبہ کا بھائی ہے۔

۷۹۵۸ - محمد بن عقبہ (م،س،ق)

یہ موسیٰ بن عقبہ کا بھائی ہے۔ اس نے کریب سے روایت نقل کی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ امام احمد' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

۷۹۵۹ - محمد بن عقبہ

ایک قول کے مطابق اس کا نام عقبہ بن محمد ہے۔ اس نے ابوحازم سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۹۶۰ - محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی بصری

اس نے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سامی سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے حدیث روایت نہیں کروں گا۔ جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ یہ ایسے راویوں سے روایات نقل کرتا ہے جو معروف نہیں ہیں۔ اس نے جن سے ملاقات کی ہے اُن میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ حماد بن زید ہیں۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں روایت نقل کی ہے۔

۷۹۶۱ - محمد بن عقیل (د،س) خزاعی

یہ نیشاپوری شیخ ہے اور معروف ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو (تو معاملہ مختلف ہو گا)۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ايما اهاب دبغ فقد طهر.

''جب چمڑے کی دباغت کرلی جائے' تو وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

ایک جماعت نے یہ روایت اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور اس راوی کو امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے امام نسائی' ابن خزیمہ' ابوعوانہ' ابوحامد بن شرقی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' اس نے دو ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ اس نے عراق میں تقریباً دس مقلوب احادیث بیان کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 257 ہجری میں ہوا۔

۷۹۶۲ - محمد بن عکاشہ

اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ محمد بن اسحاق عکاشی کذاب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ محمد بن عکاشہ کرمانی ہے جس نے مسیب بن واضح سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خطیب نے اس کی قرات کا سماع کیا ہے' اس پر بجلی گری تھی جس کے نتیجے میں یہ مر گیا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اطعموا حبالاكم اللبان يخرج الغلام شجاعا ذكيا، وان كانت جارية حسنها وعظم عجيزتها، وحظيت عند زوجها.

''حاملہ عورتوں کو دودھ پلاؤ تو بچہ بہادر اور سمجھدار پیدا ہوگا' اگر لڑکی ہوئی تو وہ خوبصورت ہوگی اور صحت مند ہوگی اور اپنے شوہر کے نزدیک پسندیدہ ہوگی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ محمد بن محصن ہے' جس کا نام محدثین تدلیس کے طور پر نقل کرتے ہوئے اس کی نسبت اس کے دور کے دادا کی طرف کر دیتے ہیں۔

۷۹۶۳ - محمد بن عکاشہ کوفی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۹۶۴ - محمد بن عکرمہ (د،س) بن عبدالرحمٰن مخزومی

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' ابراہیم بن سعد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۷۹۶۵ - محمد بن علوان

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک منقطع روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک اور راوی علی ہے۔

۷۹۶۶ - محمد بن علوان

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ راوی متروک ہے۔

۷۹۶۷ - محمد بن علی قرشی

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حرملہ بن عمران نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۷۹۶۸ - محمد بن علی بن خلف عطار

اس نے حسین اشقر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ محمد بن منصور کہتے ہیں: محمد بن مخلد عطار نے اس سے روایت نقل کی ہیں' میں نے المغنی میں یہ بات ذکر کی ہے کہ ابن عدی نے اس پر تہمت عائد کی ہے اور یہ کہا ہے: اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس حدیث میں خرابی عطار نامی راوی کی طرف سے ہے۔

۷۹۶۹ - محمد بن علی بن محمد بن اسحاق

یہ امام طبرانی کا استاد ہے' اس کی نقل کردہ حدیث بعض اجزاء میں منقول ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا تھا۔

۷۹۷۰ - محمد بن علی بن ولید سلمی بصری

اس نے محمد بن ابوعمر عدنی کے حوالے سے محمد بن عبدالاعلیٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام طبرانی اور ابن عدی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر بیہقی نے گوہ سے متعلق حدیث اس کے حوالے سے ایک عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور پھر بیہقی نے یہ کہا ہے: اس میں سارا وزن سلمی نامی اس راوی پر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اللہ کی قسم! بیہقی نے بالکل ٹھیک کہا ہے کیونکہ یہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۹۷۱ - محمد بن علی بن عمر مذکر' ابوعلی نیشاپوری واعظ

یہ امام حاکم کے قدیم مشائخ میں سے ایک ہے۔ امام مزی نے احمد بن خلیل کے حالات کے ضمن میں یہ بات ذکر کی ہے کہ مذکر نامی یہ راوی حدیث میں سرقہ کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ اسے برنوذی بھی کہا جاتا ہے اور برنوذ' نیشاپور کی ایک بستی ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس نے احمد بن ازہر' محمد بن یزید' اسحاق بن عبداللہ بن رزین سے سماع کیا ہے' اگر یہ انہی لوگوں پر اکتفاء کر لیتا تو اپنے زمانے کا بڑا محدث ہوتا' لیکن اس نے اپنے والد کے مشائخ کے حوالے سے' جیسے محمد بن رافع اور اُن کے معاصرین کے حوالے سے احادیث روایت کیں اور پھر اس نے اُن حضرات کے حوالے سے منکر روایات بھی نقل کیں' تو اس کی یہ خرابی اس بات سے روکتی ہے کہ ہم اس جیسے لوگوں سے روایات نقل کریں۔

اس کا انتقال 337 ہجری میں ہوا۔

۷۹۷۲ - محمد بن علی بن عثمان بن حمزہ انصاری مدنی' ابو عبداللہ

امام حاکم کہتے ہیں: اس نے خراسان میں ائمہ کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کیں۔ اس نے نعیم بن حماد اور ابراہیم بن منذر سے روایات نقل کیں۔ یہ 293 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

۷۹۷۳ - محمد بن علی بن عثمان بن لسنان غزنوی

یہ ایک فاضل شخص ہے' یہ خوارزم میں وعظ کرتا تھا اور اس نے شرم کی کمی کی وجہ سے یہ بات بیان کی کہ اس نے ایک ہزار سات سو مشائخ سے سماع کیا ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے عبدالجبار بن عبداللہ کے حوالے سے ابوجوائز کاتب سے روایت نقل کی ہے کہ ابوالحسن بن خبازہ نے 392 ہجری میں ہمیں حدیث بیان کی' وہ یہ کہتے ہیں: ہم ایک معمر بزرگ کے پاس گئے تاکہ ہم اُس سے کوئی فائدہ حاصل کریں' تو اُس نے کہا: تم لوگ میرے والد کے پاس جاؤ! ہم اُس کے والد کے پاس گئے تو اُس نے کہا: تم میرے بیٹے کے پاس جاؤ! تو ہم اُس بزرگ کے پاس آئے جو روئی میں موجود تھا' جس کے اندر سے اُس کا سر باہر آ رہا تھا' اُس نے کہا:

فقال فادخلني عمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال لنا :اين انتم عن القواقل -يريد:

قل يا يها الكافرون.

وقل هو الله احد.

والمعوذتين..الحديث.

''میرے والد مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم قل سے شروع ہونے والی سورتوں کو کیوں نہیں پڑھتے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد سورۃ الکافرون' سورۃ الاخلاص اور معوذتین تھی''۔

یہ بات بعید نہیں ہے کہ یہ غزنوی نامی اس راوی کی ایجاد ہو۔

۷۹۷۴ - محمد بن علی بن سہل انصاری مروزی

ابن عدی کہتے ہیں: یہ جرجان سے 95 ہجری میں ہمارے پاس آیا' اس نے ابوعمر حوضی' علی بن جعد اور یحییٰ بن یحییٰ کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کیں۔ یہ ضعیف ہے۔ اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ليلة القدر ليلة ثلاث وعشرين.

''شب قدر تیئسویں رات ہوتی ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے مرو میں اس کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ اس میں تو ہر ایک خرابی موجود ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے سعد بن طریف کے حالات میں

ایک روایت نقل کی ہے اور وہ روایت جھوٹی ہے' اس روایت کو انہوں نے علی بن حجر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور میری یہی رائے ہے کہ اس میں خرابی کی جڑ ابن سہل نامی یہ روای ہے۔

۷۹۷۵ - محمد بن علی بن عباس بغدادی عطار

اس نے ابوبکر بن زیاد نیساری کی طرف نماز کو ترک کرنے والے شخص کے بارے میں ایک جھوٹی روایت منسوب کر دی۔ یہ روایت محمد بن علی موازینی نے اس سے نقل کی ہے جو ابی نرسی کا استاد ہے۔

۷۹۷۶ - محمد بن علی بن حسن شرابی' ابوبکر

یہ بغداد کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ اس نے محمد بن عبد سمرقندی اور قاضی یوسف سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے تمام رازی اور اس کے پوتے علی بن احمد بن محمد اور عبدالرحمٰن بن عمر نحاس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفتح بن مسرور کہتے ہیں: اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ ثقہ ہے کیونکہ تمام نامی راوی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كذب الناس الصواغون والصباغون.

''سب سے زیادہ جھوٹے سنار اور رنگریز ہوتے ہیں''۔

یہ روایت موضوع ہے اور اس میں خرابی کی جڑ شرابی نامی یہ شخص ہے' اس متن کو دوسری ضعیف سند سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ اس راوی کا انتقال 350 ہجری کے بعد ہوا تھا۔

۷۹۷۷ - محمد بن علی قاضی' ابوالعلاء واسطی مقری

یہ ضعیف ہے' اس نے متعدد ائمہ کے سامنے روایات پڑھی ہیں' جن میں دینور میں موجود شیخ ابن حبش شامل ہیں' یہ حریم کا قاضی بھی بنا تھا' اس نے تصنیف بھی کی' روایات کو جمع بھی کیا' اس نے قطیعی اور اُن کے طبقے کے افراد سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ اس سے ابوالفضل بن خیرون' ابوالقاسم بن بیان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے مضطرب اصول دیکھے ہیں اور کچھ ایسی چیزیں دیکھی ہیں جن کے سماع میں فساد پایا جاتا ہے۔ یا تو قلم سے اصلاح کی صورت ہے یا پھر ڈھکی ہوئی چیز کو کھولنا ہے۔ اس نے حدیثِ مسلسل جو ہاتھ پکڑ کر ہوتی ہے' اُسے روایت کیا ہے جس کے رواۃ ائمہ ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اس راوی نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی کہ تمام راویوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ فرمایا:

من اخذ بيد مكروب اخذ الله بيده.

''جو شخص پریشان حال شخص کی دستگیری کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کی دستگیری کرتا ہے''۔

خطیب کہتے ہیں: میں اسے منکر قرار دیتا ہوں اور میرے خیال میں یہ روایت جھوٹی ہے۔ مصنف کہتے ہیں: خطیب نے اس راوی

کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے جس کی سند میں تہمت عائد کی گئی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: جہاں تک ہاتھ پکڑنے والی روایت کا تعلق ہے تو اس کو ایجاد کرنے کا الزام ہے اور میں نے اسے منکر قرار دیا ہے بعد میں اس سے روایت کرنے سے رُک گیا اور اس سے رجوع کر لیا۔ خطیب نے کچھ ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہ راوی کمزور ہو۔ اس راوی کا انتقال 431 ہجری میں 82 برس کی عمر میں ہوا۔

۷۹۷۸ - محمد بن علی قاضی ابوالحسین بصری

یہ معتزلہ کا شیخ ہے اور روایات نقل کرنے کا اہل نہیں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے ایک ہی حدیث روایت کی ہے جو اس نے اپنے حافظے کی بنیاد پر ہمیں بیان کی تھی۔

شعبہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

اذا لم تستحی فاصنع.

''جب تمہیں حیاء نہ آئے تو تم جو چاہے کرو''۔

اس راوی کا انتقال 436 ہجری میں ربیع الثانی کے مہینے میں ہوا۔ اس کی تصانیف بھی منقول ہیں اور یہ عقل وفہم کے اعتبار سے مشہور ہے تاہم دینی اعتبار سے اس کے نظریات بدعتی ہیں۔

۷۹۷۹ - محمد بن علی بن مہر بزذ ابو مسلم اصبہانی

یہ ادبیات کا ماہر ہے اور اس سے ایک بڑی تفسیر بھی منقول ہے یہ معتزلہ کے اکابرین میں سے ایک ہے۔ اس نے ابوبکر بن مقری اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ یہ مامون کے جزء میں اسماعیل حمامی کا استاد ہے۔ اس کا انتقال 459 ہجری میں ہوا۔

۷۹۸۰ - محمد بن علی بن حسین حسنی ہمذانی زیدی

(اس نے علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا اور اسماعیل صفار اور خیثمہ بن سلیمان سے ملاقات کی۔ ادریسی کہتے ہیں: آخری ایام میں یہ روایات کے الفاظ میں کمی بیشی کر دیتا تھا۔ اس کا انتقال 395 ہجری میں ہوا۔

۷۹۸۱ - محمد بن علی کندی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۹۸۲ - محمد بن علی بن عطیہ ابوطالب مکی

یہ صوفی اور زاہد ہے اور قوت القلوب کا مصنف ہے۔ اس نے علی بن احمد مصیصی اور مفید سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عبادت میں بہت زیادہ اہتمام کرتا تھا۔ عبدالعزیز ازجی اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے اپنی کتاب قوت القلوب میں صفات کے بارے میں کچھ منکر چیزیں ذکر کی ہیں یہ پہاڑ کا رہنے والا شخص تھا اور اس کی نشوونما مکہ میں ہوئی تھی۔ ابوطاہر علاف نے مجھ سے یہ بات بیان کی ہے کہ ابوطالب مکی نے بغداد میں وعظ کہنا شروع کیا تو اس کے کلام میں اختلاط آ گیا اس کے

حوالے سے یہ بات محفوظ ہے کہ اس نے یہ کہا ہے: مخلوق کے لیے خالق سے زیادہ ضرر رساں اور کوئی چیز نہیں ہے' اس بات پر لوگوں نے اسے بدعتی قرار دیا اور اس سے لاتعلقی اختیار کی اور اس کی وعظ گوئی ختم ہوگئی۔ اس کا انتقال 386 ہجری میں ہوا۔

۷۹۸۳ - محمد بن علی بن روح کندی

دار قطنی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ وہی راوی ہے جس کا ذکر کچھ پہلے ہوا ہے۔

۷۹۸۴ - محمد بن علی بن محمد بن سہل

اس نے ابن شبیب معمری سے روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا ہے۔

۷۹۸۵ - محمد بن علی بن فتح' ابوطالب عشاری

یہ ایک صدوق اور معروف بزرگ ہے' تاہم لوگ اس پر کچھ اشیاء داخل کر دیتے تھے جنہیں یہ باطن کی سلامتی کے ہمراہ حدیث کے طور پر بیان کر دیتا تھا' اُن میں سے ایک موضوع حدیث بھی ہے جو عاشوراء کی رات کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ اور ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو امام شافعی کے عقیدے کے بارے میں ہے۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبعۃ فامر علیا ان یضرب اعناقھم، فھبط جبرائیل فقال :لا تضرب عنق ھذا.

قال :لم ؟ قال :لانہ حسن الخلق سمح الکف.

قال :یا جبرائیل، اشء عنك او عن ربك ؟ قال :بل ربی امرنی بذلك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمی لائے گئے' آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اُن کی گردنیں اُتار دیں۔ حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور اُنہوں نے کہا: آپ اس کی گردن نہ اُڑائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے عرض کی: کیونکہ اچھے اخلاق اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ ہاتھ روک لیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! کیا یہ تمہاری طرف سے ہے یا تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: بلکہ میرے پروردگار نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے''۔

ہارون نامی راوی بھی قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صوموا عاشوراء ووسعوا علی اھالیکم، فقد تاب اللہ فیہ علی آدم ...الی ان قال :فمن صامہ کان کفارۃ اربعین سنۃ، واعطی ثواب الف شھید، وکتب لہ اجر سبع سموات ...الی ان قال :وفیہ خلق

اللہ السموات والارض، والعرش والقلم، واول یوم خلق یوم عاشوراء۔

''عاشوراء کے دن روزہ رکھو اور اُس اپنے اہل خانہ پر کھل کر خرچ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم کی توبہ قبول کی تھی''۔ آگے چل کر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص اس دن میں روزہ رکھتا ہے تو یہ اُس کے لیے چالیس سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور ایسے شخص کو ایک ہزار شہیدوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اُس کے لیے سات سال کی عبادت کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے''۔ آگے چل کر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو عرش اور قلم کو پیدا کیا اور جو دن سب سے پہلے پیدا ہوا وہ عاشوراء کا دن ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اُسے شخص کو رسوا کرے جس نے اس روایت کو ایجاد کیا ہے اور اس میں سارا ملبہ بغداد کے محدثین پر گرتا ہے کہ اُنہوں نے عشاری کو کیسے ترک کر دیا' جس نے ایسی جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس سے روایت نوٹ کی ہے' یہ ثقہ اور صالح تھا۔ اس کا انتقال 451 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حجت نہیں ہے۔

۷۹۸۶ - محمد بن علی بن محمد' ابوالخطاب جبلی

یہ شاعر ہے اور انتہائی فصیح گفتگو کرنے والا شخص ہے۔ اس نے عبدالوہاب کلابی سے روایت نقل کی ہے اور ابوالعلاء معری کی مدح کرتے ہوئے اُس کی ادبیات کا جواب دیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ رافضی تھا۔

۷۹۸۷ - محمد بن علی بن جعفر بن ثابت

بعض محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۷۹۸۸ - محمد بن علی بن طالب

یہ ابن زبیبا کے حوالے سے معروف ہے۔ اس نے ابوعلی بن مذہب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ نجوم کے ذریعے دنیا کا نظام قائم ہونے کے بارے میں یہ فلسفیوں کا سا نظریہ رکھتا تھا اور یہ گمراہی ہے جسے ابن کلیب نے درست قرار دیا تھا۔

۷۹۸۹ - محمد بن علی بن ودعان قاضی' ابونصر موصلی

یہ چالیس ودعانی روایات کو ایجاد کرنے والا شخص ہے جو موضوع ہیں۔ ابوطاہر سلفی نے اس کی مذمت بیان کی ہے' اُنہوں نے اس کا زمانہ پایا اور اس سے سماع کیا اور یہ کہا: یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور اس پر جھوٹ ہونے کا الزام بھی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال موصل میں محرم کے مہینے میں 494 ہجری میں ہوا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب یہ 492 ہجری میں بغداد سے واپس چلا گیا تھا۔ اس نے اپنے چچا ابوالفتح احمد بن عبیداللہ کے حوالے سے اور محمد بن علی بن بخشل اور حسین بن محمد صیرفی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ سلفی کہتے ہیں: جب اس نے اپنی چالیس روایات کو بیان کیا تو میرے سامنے یہ

بات واضح ہوگئی کہ یہ عظیم اختلاط کا شکار ہو گیا ہے اور اس کی بات' اس کی غلط بیانی اور اس کی اسانید ایجاد کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

ہزارست بن عوض بیان کرتے ہیں: میں نے اس سے اس کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا: میں پندرہ شعبان المعظم کی رات 401 ہجری میں پیدا ہوا تھا اور میں نے آٹھ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ سماع کیا تھا۔ ابن ناصر کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے لیکن میں نے اس سے سماع نہیں کیا کیونکہ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے اور اربعین کے بارے میں اس کی جو کتاب ہے وہ اس نے اپنے چچا ابوالفتح سے چوری کی ہے۔ اور ایک قول کے مطابق زید بن رفاعہ سے چوری کی ہے اور اُس میں سے خطبہ حذف کر دیا ہے اور اُن میں سے ہر ایک حدیث میں سے ایک یا دو آدمیوں کی جگہ ابن رفاعہ کے شیخ یا ابن رفاعہ کا نام رکھ دیا ہے اور اس کے علاوہ فلسفیوں کے وہ کلمات بیچ میں شامل کر دیئے ہیں جو دل نرم کرنے سے متعلق موضوعات سے تعلق رکھتے ہیں' اس میں لقمان کے اقوال شامل کیے ہیں اور احادیث کو طول دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ناقته الجدعاء فقال :ايها الناس، كان الموت على غيرنا كتب، وكان الحق فيها على غيرنا وجب، وكان الذي نشيع من الاموات سفر عما قريب الينا راجعون، بيوتهم اجداثهم، وناكل تراثهم ...وذكر الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی جدعاء پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! یوں لگتا ہے کہ موت ہماری بجائے دوسرے لوگوں کا مقدر کی گئی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ حق ہماری بجائے دوسروں پر لازم ہوا ہے اور مرحومین میں سے ہم جس کے ساتھ جاتے ہیں وہ ایسا سفر ہے کہ عنقریب ہم بھی لوٹ جائیں گے' اُن لوگوں کے گھر قبریں ہیں اور ہم اُن کی وراثت کھا لیتے ہیں' اس کے بعد اس نے پوری حدیث ذکر کی ہے''۔

تو اس روایت کی ایجاد منقری کے سر ہے' انباری کی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ سلفی کہتے ہیں: اگر ابن ودعان نے زید کی کتاب نکال دی ہوتی' وہ کتاب جس کے بارے میں اس کا یہ گمان ہے کہ یہ اُسے ملی تھی جس میں اُس کے مشائخ کے حوالے سے کچھ روایات منقول ہیں تو اس نے غلطی کی ہے کیونکہ اس نے یہ بات خطبے میں بیان نہیں کی ہے اور اگر اس کے علاوہ صورتِ حال تھی جیسا کہ بظاہر یہی لگتا ہے۔ (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں تو یہ کہتا ہوں کہ بلکہ یہ بات یقینی ہے' تو اس نے انتہائی زیادتی کی ہے کیونکہ اس جیسے شخص سے اس کی روایت کی اہمیت کے باوجود یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ اسے ہر وہ حدیث مل گئی ہوگی جو ہاشمی نے نقل کی تھی' اس بنیاد پر کہ اربعین کو اس نے ابن ودعان محمد ہادی سے مصر میں نقل کیا اور ابوعبداللہ بلخی سے عراق میں نقل کیا' مروان بن علی طنزی سے دیارِ بکر میں نقل کیا اور اسماعیل بن محمد نیشاپوری سے حجاز میں نقل کیا اور دیگر راویوں سے بھی نقل کیا۔

۷۹۹۰ - محمد بن علی بن محمد حاتمی طائی اندلسی

یہ فصوص الحکم کے مصنف ہیں (اور مشہور صوفی ابن عربی ہیں)۔

ان کا انتقال 308 ہجری میں ہوا' میں نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے شیخ ابوالحسن بن ہذیل کے حوالے سے اجازت کے طور پر

حدیث روایت کی ہے اور میرے ذہن میں ان کے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے۔ ہمارے شیخ ابوذر صقلی نے ان سے شیخ ابوعمرو دانی کی کتاب ''التیسیر'' کا سماع کیا ہے اور یہ سماع براہِ راست شیخ ابوبکر بن ابوجمرہ سے ہے اور اجازت کے طور پر شیخ ابن ہذیل سے ہے۔ انہوں نے ایک جماعت سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمارے رفیق ابوالفتح یعمری نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے امام تقی الدین ابن دقیق العید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں اپنے شیخ ابومحمد بن عبدالسلام سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اُن کے سامنے شیخ ابوعبداللہ بن عربی طائی کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے یہ کہا: یہ ایک بُرا شیخ ہے اور کذاب ہے۔ میں نے اُن سے کہا: کیا یہ کذاب بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم دمشق میں جن کے ساتھ شادی کا ذکر کر رہے تھے تو اس نے کہا: یہ ناممکن ہے کیونکہ انسانوں کا جسم (مادی اعتبار سے) ٹھوس ہوتا ہے اور جن ایک لطیف روح ہے (یعنی وہ مادی اعتبار سے نظر نہیں آتی) اور کثیف جسم' لطیف روح کے ساتھ معلق نہیں ہوسکتا۔ پھر اُس کے کچھ عرصے بعد انہیں دیکھا کہ ان کے سر پر زخم بنا ہوا تھا' انہوں نے وضاحت کی کہ میں نے ایک جن عورت کے ساتھ شادی کی' اُس سے میرے تین بیٹے ہوئے تو ایک دن اتفاق سے میں نے اپنی بیوی پر غصے کا اظہار کیا تو اُس نے مجھے ہڈی دے ماری جس کی وجہ سے یہ زخم بن گیا۔ اُس کی یہ بات سن کر میں واپس آ گیا' اُس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوالفتح کی تحریر میں ابن رافع نے ان کی حروف میں نقل میرے سامنے بنائی ہے اور میرے نزدیک شیخ محیی الدین ابن عربی نے جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کی ہوگی' تاہم اس میں کچھ خلوات اور بھوک' فساد اور خیال کی وجہ سے اور جنون کی ایک قسم کے حوالے سے ہے۔ انہوں نے فلسفیوں کے تصوف اور وحدت الوجود کے قائلین کے مسلک کے حوالے سے تصانیف تحریر کی ہیں اور بہت سی منکر باتیں کہی ہیں۔ علماء کے ایک گروہ نے انہیں دین سے خارج اور زندیق قرار دیا ہے جبکہ علماء کے ایک گروہ نے انہیں عارفوں کے اشارے اور سالکین کے رموز قرار دیا ہے۔ ایک گروہ نے ان کا شمار متشابہ اقوال میں کیا ہے کہ جس کا ظاہر کفر اور گمراہی ہے اور باطن حق اور عرفان ہے۔ اپنی ذات کے اعتبار سے یہ بات درست ہے اور ان کی شان بلند ہے۔ جبکہ بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس شخص نے صرف جھوٹ اور گمراہی بیان کی ہے' تو جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اسی گمراہی پر فوت ہو گئے تھے' اُن کے نزدیک ظاہری حالت یہ ہے کہ انہوں نے رجوع کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کی تھی' یہ آثار اور سنن کے عالم تھے' علوم میں بھرپور مہارت رکھتے تھے' میری ان کے بارے میں یہ رائے ہے کہ یہ بات ممکن ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اُن اولیاء میں سے ہوں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مرتے وقت اپنی طرف کھینچ لیا ہو اور ان کا خاتمہ اچھا ہو گیا ہو۔ جہاں تک ان کے کلام کا تعلق ہے تو جن لوگوں نے وحدت الوجود کے قواعد کے مطابق ان کا فہم حاصل کیا اور اُنہیں پہچانا' اُس نے لوگوں کی نکتہ چینی کو جان لیا اور ان کی عبارات کے اطراف کو جمع کر دیا' اُس کے سامنے حق واضح ہو جائے گا جو ان کے قول کے خلاف کے بارے میں ہے۔ اسی طرح جو شخص فصوص الحکم کا گہری نظر سے جائزہ لیتا ہے اور اچھی طرح سے غور وفکر کرتا ہے تو وہ خاصا حیران رہ جاتا ہے کیونکہ جب کوئی سمجھدار شخص اُن کے اقوال' اُن کی مثالوں اور اُن کی تشبیہوں میں غور کرتا ہے تو یا تو وہ یہ کہتا ہے: یہ باطن میں اتحادیہ ہیں' یا پھر وہ مؤمن ہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو' جو یہ شمار کرتے ہوں کہ یہ چیزیں سب سے بڑا کفر ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے اس حوالے سے معافی مانگتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں میں ایمان کو تحریر کر دے اور ہمیں دنیاوی زندگی اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے۔ اللہ کی قسم! آدمی ایک گائے کے پیچھے جاہل کے طور پر مسلمان رہ کر

رہ جائے جسے قرآن کی چند سورتوں کے علاوہ کسی چیز کا علم نہ ہو' جن سورتوں کی تلاوت وہ نماز میں کرسکتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' یہ چیز اُس کے لیے زیادہ بہتر ہے کہ اُسے اس قسم کا ڈھیر سارا افہام اور اس طرح کے ڈھیر سارے حقائق معلوم ہوں' خواہ اُس نے ایک سو کتابیں پڑھی ہوئی ہوں یا تنہائی میں ایک سو عمل کیے ہوئے ہوں۔

۷۹۹۱- محمد بن علی بن موسیٰ' ابوبکر سلمی دمشقی حداد

اس سے مین ہبۃ اللہ بن اکفانی نے سماع کیا ہے اور قدماء میں سے ابوبکر خطیب نے سماع کیا ہے۔ اس نے ابوبکر بن ابوحدید اور ابن ابومتوکل اطرابلسی سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس کا انتقال 460 ہجری میں ہوا تھا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا' اس نے ایسے مشائخ کا دعویٰ کیا جیسے اس نے شیخ ابن صلت مجبر سے سماع کا دعویٰ کیا' حالانکہ مجبر کبھی بغداد سے باہر نہیں گئے تھے۔

۷۹۹۲ - محمد بن علی بن ہبۃ اللہ' ابوبکر واسطی مقری

اس نے ابوعلی غلام ہراس سے علمِ قرات سیکھنے کا دعویٰ کیا' ذہبی نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس کی عمر اس بات کا تقاضا نہیں کرتی (کہ اس نے اُس شیخ سے سماع کیا ہو)' میں نے ایک جماعت کو دیکھا ہے کہ اُنہوں نے اس کے بارے میں ایسا کلام کیا ہے جسے ذکر کرنا مجھے پسند نہیں ہے۔

۷۹۹۳ - محمد بن ابوالعلاء

یہ ایک واہی شخص ہے اور خطیب کا استاد ہے۔ یہ ابن عبدالوہاب ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۹۹۴ - محمد بن عمار انصاری مدنی

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۷۹۹۵ - محمد بن عمار بن حفص

اس نے مقبری اور صالح مولیٰ توءمہ اور شریک بن ابونمر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: علی بن حجر نے مجھ سے کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اقيمت الصلاة، فرای النبی صلی الله عليه وسلم ناسا يصلون، فقال: اصلاتان؟

''ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اس دوران نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: کیا دو نمازیں پڑھی جائیں گی''۔

یہ روایت اسماعیل بن جعفر نے شریک کے حوالے سے ابوسلمہ سے اس کی مانند نقل کی ہے' لیکن مرسل کے طور پر نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اسماعیل بن جعفر کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يؤتى يوم القيامة بالعظيم الطويل الاكول الشروب، فلا يزن عند الله جناح بعوضة، اقرء وا ان شئتم :فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا.

''قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو بڑا لمبا چوڑا' خوب کھانے پینے والا ہوگا' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا وزن ایک مچھر کے پَر جتنا نہیں ہوگا' اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''تو ہم قیامت کے دن اُن کے لیے وزن قائم کریں گے''۔

سعید نے اس کے حوالے سے اس کے نانا کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ضرس الكافر مثل احد.

''(آخرت میں) کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی''۔

یہ روایت اس نے اپنے نانا کے حوالے سے صالح نامی راوی سے نقل کی ہے۔ احمد بن حاتم طویل بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو كانت الدنيا تعدل عند الله شيئا ما اعطى كافرا منها شيئا.

''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی بھی چیز کے برابر ہوتی تو وہ کافر شخص کو اس میں سے کوئی بھی چیز عطا نہ کرتا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے محمد بن عمار نامی اس راوی کو محمد بن عمار انصاری مدنی کے حوالے سے مختلف راوی قرار دیا ہے' جس نے شریک کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' حالانکہ یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں اور میرے علم کے مطابق یہ حسن الحدیث ہے' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

المؤمن مرآة المؤمن.

''ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہوتا ہے''۔

امام احمد کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا' اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۹۹۶ - محمد بن عمار (ت) بن سعد قرظ

یہ مذکورہ راوی کا نانا ہے' اس نے اپنے والد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے نواسے اور اس کے داماد عمار نے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ اس کے بھتیجے عبد الرحمٰن بن سعد اور اس کے بیٹے عبد اللہ بن محمد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۷۹۹۷ - محمد بن عمارہ (عو) بن عمرو بن حزم

یہ امام مالک کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے چچازاد ابوبکر بن محمد اور محمد بن ابراہیم تیمی سے جبکہ اس سے عبداللہ بن ادریس اور ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۹۹۸ - محمد بن عمارہ لیثی

یہ ایک بزرگ ہے جس نے 300 ہجری کے بعد دمشق میں احادیث روایت کی تھیں' اسے مجہول قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بیٹے احمد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۷۹۹۹ - محمد بن عمر (ق) بن واقد

اس کی قبیلہ اسلم والوں سے نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اور اس کا اسم منسوب واقدی مدنی ہے' یہ قاضی ہے اور صاحب تصانیف ہے' اپنے ضعیف ہونے کے باوجود بڑا عالم ہے۔ امام ابن ماجہ کہتے ہیں: ابن ابوشیبہ نے اپنے ایک استاد کے حوالے سے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے حدیث نقل کی۔ اس کے بعد اُنہوں نے جمعہ کے دن لباس پہننے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ امام ابن ماجہ نے اس کا نام لینے کا حوصلہ نہیں کیا' حالانکہ یہ واقدی نامی یہی راوی ہے جو بغداد کا قاضی رہا ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' یہ احادیث کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' یہ زہری کے بھتیجے کی نقل کردہ روایت کو معمر اور اُس جیسے افراد کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوحاتم نے یہ بھی کہا ہے اور امام نسائی نے بھی یہ کہا ہے: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں اور خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔ ابن جوزی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ محمد بن ابوشملہ ہے۔ بعض حضرات تدلیس کے طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں۔ جہاں تک امام بخاری کا تعلق ہے تو اُنہوں نے واقدی کے بعد ابن ابوشملہ کا ذکر کیا ہے۔ شیخ ابوغالب کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: واقدی حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''تمہارا روزہ رکھنے کا دن وہ ہوگا جب لوگ روزہ رکھیں گے اور تمہارا عیدالفطر کرنے کا دن وہ ہوگا جب لوگ عیدالفطر کریں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا یحرم من الرضاع الا عشر رضعات.

''رضاعت کے ذریعے اُس وقت تک حرمت ثابت نہیں ہوتی جب تک دس مرتبہ دودھ نہ پیا جائے''۔

مجاہد بن موسیٰ کہتے ہیں: میں نے ایسے کسی شخص کے حوالے سے روایت نوٹ نہیں کی جو واقدی سے بڑا حافظ الحدیث ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے ٹھیک کہا ہے کیونکہ تاریخی روایات' سیرت' مغازی' واقعات' لوگوں کے حالات' فقہ اور اس جیسے دیگر موضوعات کے حوالے سے حافظ اس شخص پر آ کر ختم ہو گیا تھا۔ احمد بن علی ابار کہتے ہیں: سلیمان شاذکونی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: یا تو واقدی سب سے زیادہ سچا شخص ہے یا پھر سب سے بڑا جھوٹا شخص ہے' اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں جب اُنہوں نے اُس کی تحریر کو لے کر نکلنے لگے تو یہ اُس کے پاس آئے اور اس سے درخواست کی تو اس نے کسی ایک حرف کی تبدیلی نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: وہ سفیان اور مالک کی رائے تک سے واقف تھا' میں نے اُس جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ علی بن مدینی یہ کہتے ہیں: واقدی نے تیس ہزار غریب روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی یہ بھی کہتے ہیں: ہیثم بن عدی میرے نزدیک واقدی سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے' میں حدیث میں نسب میں یا کسی بھی چیز میں اس سے راضی نہیں ہوں۔ اسحاق بن طباع کہتے ہیں: میں نے مکہ کے راستے میں واقدی کو دیکھا' وہ غلط طریقے سے نماز پڑھ رہا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن سب اسعد الحميري، وقال :هو اول من كسا البيت.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد حمیری کو بُرا کہنے سے منع کیا ہے' آپ نے فرمایا ہے: یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے خانہ کعبہ کا غلاف چڑھایا تھا''۔

امام طبرانی نے اپنی ''معجم اوسط'' میں اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

انما حر جهنم على امتى كحر الحمام.

''میری اُمت کے لیے جہنم کی آگ یوں ہوگی جیسے بھٹی کی آگ ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کثیر بن شیبہ اشجعی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خدر الوجه من النبيذ يتناثر منه الحسنات.

''نبیذ کے ذریعے چہرے کو بے حس کرو اس سے نیکیاں جھڑتی ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تحريك الاصابع فى الصلاة مذعرة للشيطان.

''نماز کے دوران انگلیوں کو حرکت دینا شیطان کو ڈرا دیتا ہے''۔

واقدی نامی یہ راوی 130 ہجری میں پیدا ہوا تھا' اس نے ابن جریج' ابن عجلان' معمر' ثور بن یزید سے ملاقات کی' اس کا دادا واقد' عبداللہ بن بریدہ بن حصیب کا غلام تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' البتہ میرے پاس

اس کے حوالے سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ ابن راہویہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث کو ایجاد کرتے تھے۔ محمد بن سلام جمحی کہتے ہیں: یہ اپنے زمانے کا عالم تھا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: واقدی اسلام کے حوالے سے لوگوں کا امین ہے اور اسلام کی تاریخ سے متعلق اُمور میں یہ سب سے زیادہ علم رکھتا تھا' جہاں تک زمانہ جاہلیت کی تاریخ کا تعلق ہے تو اسے اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔ مصعب زبیری کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے واقدی جیسا کوئی شخص کبھی نہیں دیکھا۔ دراوردی کہتے ہیں: واقدی امیر المؤمنین فی الحدیث ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: واقدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہر شخص کی تحریریں اُس کے حافظے میں موجود روایات سے زیادہ ہوتی ہیں جبکہ میرے حافظے میں موجود روایات میری تحریر میں موجود روایات سے زیادہ ہیں۔ یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: جب واقدی مغربی حصے میں آ کر رہنے لگے تو یہ بات کہی گئی: اُن کی تحریروں کو ایک سو بیس نے نوٹ کیا تھا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ان کی چھ سو تحریریں ہیں۔

ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ محمد بن اسحاق صغانی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر یہ میرے نزدیک ثقہ نہ ہوتے تو میں ان کے حوالے سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتا۔ مصعب کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ معن قزاز سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: مجھ سے واقدی کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے اور واقدی سے میرے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے۔

جابر بن کردی کہتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: واقدی ثقہ ہے' اسی طرح ابو عبید نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ امام مالک اور ابن ابوذئب کے بیان کردہ مسائل واقدی سے زیادہ قابلِ اعتماد کسی شخص سے حاصل کیے جاسکتے ہیں تو وہ شخص سچ نہیں کہتا۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: واقدی بغداد آیا اور وہاں کے مشرقی حصے کا قاضی بن گیا۔ خطیب کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے کہ مشرق اور مغرب کے اندر اس کا ذکر پھیل گیا اور ایسے کسی شخص سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ لوگوں کی تاریخ کے بارے میں جو اس کا معاملہ ہے (وہ کتنا وسیع ہے) یہاں تک کہ مغازی' سیرت' طبقات' نبی اکرم ﷺ کے حالات' آپ کے زمانے میں پیش آنے والے واقعات' آپ کی وفات کے بعد پیش آنے والے واقعات' فقہ کی تحریریں' حدیث کے بارے میں لوگوں کے اختلافات اور ان جیسے دیگر موضوعات کے بارے میں اس کی تحریریں سوار لے کر چلا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ انتہائی سخی تھا اور سخاوت کے حوالے سے مشہور تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے واقدی کی نقل کردہ تمام روایات اور دیگر روایات اپنی بڑی تاریخ میں نقل کر دی ہیں۔ اس کا انتقال ذوالحج کے مہینے میں 260 ہجری میں ہوا' یہ اُس وقت قاضی تھا' اس بات پر اتفاق ہے کہ واقدی نامی راوی کمزور ہے۔

۸۰۰۰ - محمد بن عمر بن ولید بن لاحق

اس نے امام مالک بن انس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے' البتہ خواص ثانوی کے حوالے کے طور پر اسے نقل کر سکتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تكرهوا مرضاكم على الطعام.

''اپنے بیماروں پر کھانے پر مجبور نہ کرو''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن غالب تمتام نے جبکہ اُس سے ابوزرعہ نے روایت کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: میری یہ رائے ہے کہ اس کے معاملہ اضطراب کا شکار ہے۔

۸۰۰۱ - محمد بن عمر (ت،ق) بن ولید کندی کوفی صوفی

یہ صدوق ہے اُس نے عبیدہ بن حمید اور ابن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مطین کہتے ہیں: اس کا انتقال 256 ہجری میں ہوا۔

۸۰۰۲ - محمد بن عمر بن صالح کلاعی حموی

اس نے حسن اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتا ہے اور یہ حمص کے علاقے حماۃ کا رہنے والا ہے۔ بہلول انباری اور بغوی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتی رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلم علیه، وقال :یا رسول الله، ایمنع سوادی ودمامة وجهي من دخول الجنة ؟

قال :لا، والذی نفسي بیده ما اتقیت ربك وآمنت بما جاء به رسولك.

قال :والذی اکرمك بالنبوة لقد شهدت ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله من ثمانیة اشهر.

قال :لك ما للقوم، وعلیك ما علیهم.

قال :لقد خطبت الی عامة من بحضرتك فردني سوادی ودمامة وجهي، واني لفي حسب من قومي بني سلیم ...وذکر حدیثاً طویلا. وانه بعد زواجه استشهد.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میری سیاہ رنگت اور بدصورتی جنت میں داخلے میں رکاوٹ بنے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جب تک تم اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کیے رکھتے ہو اور اُس چیز پر ایمان لے کر آتے ہو جو تمہارے رسول لے کے آئے ہیں (تو جنت میں داخلے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی)۔ تو اُس شخص نے کہا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے! میں نے آٹھ ماہ پہلے اس بات کی گواہی دی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ تمام سہولیات حاصل ہوں گی جو دیگر مسلمانوں کو حاصل ہیں اور تم پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو دیگر مسلمانوں پر لازم ہیں۔ اُس نے عرض کی:

میں نے آپ کے آس پاس موجود بہت سے لوگوں کو شادی کا پیغام دیا لیکن اُنہوں نے میری سیاہ رنگ اور میری بدصورتی کی وجہ سے اُسے قبول نہیں کیا' حالانکہ میں اپنی قوم بنوسلیم میں صاحبِ حیثیت ہوں'' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: ''شادی کے بعد وہ شخص (ایک جنگ کے دوران) شہید ہو گیا تھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یرد علی الحوض الا التقی النقی الذین یعطون ما علیهم فی یسر وفی عسر.

''حوض پر میرے پاس وہ شخص آئے گا جو پرہیزگار اور پاک صاف ہو' وہ لوگ جو اپنے ذمے ادائیگیوں کو تنگی اور پریشانی ہر حالت میں ادا کرتے ہوں''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے یہ لگتا ہے کہ شاید یہ راوی درج ذیل راوی ہے۔

۸۰۰۳ - محمد بن عمر کلاعی بصری

ابن حبان نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ سوید بن سعید نے اس سے روایت نقل کی ہے' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو مجھے اس سے استدلال نہ کرنا پسند ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کے حوالے سے سوید نے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رجل :یا رسول الله، ایمنع سوادی ودمامتی من دخول الجنة ؟ قال :لا. وذکر الحدیث.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میری سیاہ رنگت اور بدصورتی جنت میں داخلے میں رکاوٹ بنے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں!''۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۸۰۰۴ - محمد بن عمر بن ابوعبیدہ

اس نے حارث عکلی سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۰۰۵ - محمد بن عمر

اس نے حسن سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۸۰۰۶ - محمد بن عمر

اس نے علقمہ بن مرثد سے روایت نقل کی ہے' اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے اور وہ منکر ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت کا متن یہ ہے: ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل السوق قال :بسم الله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تھے تو بسم اللہ پڑھتے تھے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۰۰۷ - محمد بن عمر (عو) بن علی بن ابوطالب' ابوعبداللہ ہاشمی

یہ مدینہ منورہ کے معززین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اور عبیداللہ بن ابورافع سے اور اپنے چچا محمد بن حنفیہ کے حوالے سے اور عباس بن عبیداللہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ ان سے ابن جریج' ہشام بن سعد' محمد بن سعد' محمد بن موسیٰ فطری نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ سفاح کے دورِ حکومت تک زندہ رہے تھے۔ یہ امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے چچازاد ہیں اور اپنے جدامجد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ مجھے ان میں کسی حرج کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں محدثین کا کوئی کلام دیکھا ہے۔ چاروں سنن کے مصنفین نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ان سے نقل کردہ کسی روایت کو منکر قرار نہیں دیا گیا۔

ابن جریج نے ان کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم عباسا فی بادیۃ لنا ولنا کلیبۃ وحمارۃ ...الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ہماری زمینوں پر ملنے کے لیے گئے' ہماری ایک چھوٹی سی گدھی تھی اور کتیا تھی''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' جبکہ عبدالحق نے اپنی درمیانی (الاحکام) میں بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ روایت اُسی طرح ہے جس طرح کہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن عمر نامی راوی کی حالت کے بارے میں پتا نہیں چل سکا' پھر انہوں نے اس کے بعد ان کی نقل کردہ ایک اور روایت ذکر کی ہے' جو انہوں نے کریب کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے:

یصوم السبت والاحد ویقول :ھما عیدان للمشرکین فاحب ان اخالفھما.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتا تھا اور یہ فرمایا کرتے تھے: یہ دونوں دن مشرکین کی عید ہیں تو مجھے یہ پسند ہے کہ میں اُن کے برخلاف کروں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس راوی کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ حسن ہے' یعنی یہ صحت کے مرتبے تک نہیں پہنچتی۔

۸۰۰۸ - محمد بن عمر (ت) رومی

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے فسوی اور ابوحاتم نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح کے علاوہ میں روایت نقل کی ہے جبکہ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے شریک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انا دار الحکمۃ وعلی بابھا.

''میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے''۔

مجھے نہیں معلوم کہ اسے ایجاد کس نے کیا ہے؟

۸۰۰۹ - محمد بن عمر محرمی

اس نے عطاء سے جبکہ اس سے شبابہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کا نام محمد محرم ہے' اُنہوں نے اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا اتی بمن شهد بدرا او شهد الشجرة کبر علیه تسعا ... الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے غزوۂ بدر میں یا بیعت رضوان میں شرکت کی ہوتو آپ اُس کی نمازِ جنازہ میں نو تکبیریں کہتے تھے''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان شابا کان صاحب سماع، فکان اذا اهل هلال ذی الحجة اصبح صائما، فارسل الیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم :ما یحملك علی صیام هذه الایام ؟ قال :انها ایام المشاعر والحج، عسی اللّٰه ان یشرکنی فی دعائهم، فقال :لك بکل یوم تصومه عدل مائة رقبة تعتقها، ومائة بدنة تهدیها ، ومائة فرس تحمل علیها فی سبیل اللّٰه، فاذا کان یوم الترویة فلك عدل الف رقبة والف بدنة والف فرس، فاذا کان یوم عرفة فلك عدل الفی رقبة والفی بدنة والفی فرس، وصیام سنتین.

''ایک نوجوان تھا جو سماع کا شوقین تھا' جب ذوالحج کا چاند نظر آتا تو وہ روزہ رکھنا شروع کر دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پیغام بھجوایا کہ تم ان دنوں میں روزہ کیوں رکھتے ہو؟ اُس نے عرض کی: کیونکہ یہ حج کے مخصوص دن ہیں' تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن کی دعا (کے اجر اور برکت میں) شریک کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جو روزہ رکھتے ہو تو ہر ایک دن کے عوض میں ایک سو غلام آزاد کرنے کا اور ایک سو اونٹ قربان کرنے کا اور ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا اور جب ترویہ کا دن آئے گا تو تمہیں ایک ہزار غلام' ایک ہزار اونٹ اور ایک ہزار گھوڑوں کا ثواب ملے گا اور جب عرفہ کا دن آئے گا تو تمہیں دو ہزار غلاموں' دو ہزار اونٹوں اور دو ہزار گھوڑوں اور دو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا''۔

محمد نامی راوی کہتے ہیں: عطاء کے بارے میں' میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنی قبر میں سے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تو موضوع محسوس ہوتی ہے۔

۸۰۱۰ - محمد بن عمر' ابوبکر قبلی

اس نے ہلال بن العلاء رقی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابوالفتح ازدی' ابن شاہین اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

دار قطنی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۸۰۱۱ - محمد بن عمر انصاری

اس نے کثیر النواء کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۸۰۱۲ - محمد بن عمر' ابوبکر جعابی

یہ حافظ الحدیث ہے اور بغداد میں علمِ حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہے' یہ 350 ہجری کی انتہاء میں (ظہور پذیر ہوا تھا) البتہ یہ فاسق تھا اور دینی اعتبار سے کمزور تھا' یہ موصل کا قاضی بھی بنا تھا' اس نے ابوخلیفہ' محمد بن حسن شیبانی' ابن سماعہ اور قاضی ابویوسف سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عمدہ حافظانِ حدیث میں سے ایک ہے' اس نے ابن عقدہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی بہت سی تصانیف بھی ہیں اور اس سے غریب روایت بھی منقول ہیں' یہ شیعہ تھا۔ ابن رزقویہ اور ابونعیم اصبہانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب میں ابوبکر بن جعابی سے بڑا حافظ الحدیث نہیں تھا' اُس کے حافظے نے مجھے حیران کر دیا۔ حاکم کہتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر جعابی سے کیا تو وہ بولے: ابوعلی یہ کہتا ہے حالانکہ درحقیقت وہ میرا استاد ہے۔

محمد حسین بن فضل قطان نے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ میری تحریریں ضائع ہوگئیں تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم غم نہ کرو کیونکہ اُن تحریروں میں دو لاکھ احادیث تھیں اور اُن میں سے کسی ایک حدیث کی سند یا متن کے بارے میں مجھے کوئی اشکال نہیں ہے۔

ابوالقاسم تنوخی بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے ابوبکر بن جعابی سے بڑا حافظ اور کوئی نہیں دیکھا' اُسے حفاظ پر فضیلت حاصل تھی وہ یوں کہ وہ متون کو اُن کے الفاظ کے ساتھ بیان کر سکتا تھا اور اُس کے زمانے میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو دنیا میں اس حوالے سے اُس سے آگے ہو۔

ابوبکر خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوعمر قاسم بن جعفر ہاشمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ کہا: میں نے جعابی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مجھے چار لاکھ احادیث یاد ہیں اور میں چھ لاکھ احادیث کا مذاکرہ کر سکتا ہوں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: ابن جعابی' ابن عمید کی محفل میں شراب نوشی کرتا تھا۔ حاکم کہتے ہیں: اس کے شاگردوں میں سے ایک ثقہ راوی نے مجھے یہ بتایا ہے کہ ایک مرتبہ یہ سویا ہوا تھا تو اسی دوران اس نے اپنے پاؤں پر لکھ لیا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس نے تین دن پانی استعمال نہیں کیا تھا۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا' اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ خطیب کہتے ہیں: ازہری نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ابن جعابی نے یہ وصیت کی تھی کہ اُس کی تحریریں جلا دی جائیں تو اُنہیں جلا دیا گیا' اُن تحریروں میں لوگوں کی لکھی ہوئی کتابیں بھی تھیں۔ اس کا انتقال 355 ہجری میں ہوا۔

۸۰۱۳ - محمد بن عمر بن فضل جعفی

اس نے ابوالقاسم بغوی سے روایات نقل کی ہیں' اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ اس نے ابوشعیب حرانی اور ابن مسروق سے بھی

روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حافظ ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس کا انتقال 361 ہجری میں ہوا تھا' وہ یہ کہتے ہیں: یہ کذاب تھا۔

۸۰۱۴ - محمد بن عمر بن غالب

یہ بھی ابونعیم کے اساتذہ میں سے ایک ہے۔ ابن ابوفوارس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جعفی ہے اور غالب نامی راوی اس کا دادا ہے۔

۸۰۱۵ - محمد بن عمر بن ابوسعید

حمزہ سہمی نے یہ حکایت نقل کی ہے جو اس کے استاد کے حوالے سے منقول ہے کہ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم یہ متروک نہیں ہے۔

۸۰۱۶ - محمد بن عمر بن خلف بن زنبور بغدادی وراق

اس نے ابوبکر بن ابوداؤد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایات نقل کرنے والوں میں ابونصر زینبی ہے۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف تھا۔ عتیقی کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا تھا۔ ازہری کہتے ہیں: ابن منیع سے روایت نقل کرنے میں یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال 396 ہجری میں ہوا۔

۸۰۱۷ - محمد بن عمران انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کا باپ کون ہے۔ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۰۱۸ - محمد بن عمران (د) حجبی

اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے' یہ منکر ہے' میں نے اس کے بارے میں محدثین کی کوئی جرح یا تعدیل نہیں دیکھی ہے۔ ابوعاصم' وکیع اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

جاء ت امراة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالت :ولد لى غلام فسميته محمدا وكنيته ابا القاسم، فذكر لى انك تكره ذلك.

فقال :ما الذى احل اسمى وحرم كنيتى، وما الذى احل كنيتى وحرم اسمى ؟

''ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: میرے ہاں لڑکا ہوا' میں نے اُس کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھی ہے' میرے ساتھ ذکر کی گئی ہے کہ آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون

ہے جس نے میرے نام کو حلال قرار دیا ہے اور میری کنیت کو حرام قرار دے دیا ہے اور وہ کیا چیز ہے جو کنیت کو حرام دے گی اور میرے نام کو حرام قرار دے گی؟''۔

طبرانی کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

۸۰۱۹ - محمد بن عمران ابوعبیداللہ مرزبانی

یہ کاتب اور تاریخی روایات کا عالم ہے۔ اس نے بغوی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے جو روایات نقل کی ہیں وہ زیادہ تر اجازت کے طور پر منقول ہیں' تاہم یہ اُن روایات کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ مجھے خبر دی۔ اور یہ واضح نہیں کرتا (کہ اُسے اجازت کے طور پر اس روایت کو نقل کرنا ہے)۔

قاضی حسین بن علی صیمری کہتے ہیں: میں نے مرزبانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے گھر میں پچاس کے قریب ایسے لحاف اور دیگر چیزیں ہیں جو اہلِ علم کے استعمال میں رہی ہیں جنہوں نے میرے ہاں رات بسر کی ہے۔ ابوالقاسم ازہری کہتے ہیں: مرزبانی دوات اور نبیذ بھرا برتن رکھتا تھا اور مسلسل لکھتا رہتا تھا اور نبیذ پیتا رہتا تھا۔ عتیقی کہتے ہیں: اس کا مذہب اعتزال تھا ویسے یہ ثقہ ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب نہیں ہے' اس پر زیادہ تر اعتراض اس کے مسلک کے اعتبار سے ہے' یا یہ اعتراض ہے کہ اس کی روایت اجازت کے طور پر ہوتی ہے اور یہ اُسے واضح نہیں کرتا۔ اس نے غدر میں شاعروں کے بارے میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور بڑی نادر اور عمدہ چیزیں مرتب کی ہیں' اس نے جو چیز جمع کی ہے اُس میں ترتیب بہت خوبصورت ہے' یہ بات کہی جاتی ہے کہ تصنیف کے اعتبار سے یہ جاحظ سے زیادہ اچھا مصنف ہے۔ خطیب کہتے ہیں: ازہری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ معتزلی تھا' یہ ثقہ نہیں تھا۔ اس کا انتقال 384 ہجری میں ہوا۔

۸۰۲۰ - محمد بن عمران اخنسی

اس نے ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ بغداد میں موجود ہے' امام بخاری نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' تاہم یہ اصل میں احمد بن عمران ہے۔ احمد عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن ابودنیا اور ابوالقاسم بغوی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 230 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۸۰۲۱ - محمد بن عمرو (عو، خ، م، متابعۃ) بن علقمہ بن وقاص لیثی مدنی

یہ ایک مشہور بزرگ ہے اور حسن الحدیث ہے' اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اس کے حوالے سے متابعت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: محدثین اس کی حدیث سے احتیاط کرتے تھے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: کیا تم معافی چاہتے ہو یا سستی چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ شدت کی جائے' تو انہوں نے فرمایا: یہ ایسا شخص نہیں ہے جو تم چاہتے ہو' یہ کہتا تھا: ہمارے مشائخ ابوسلمہ' یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے ہمیں حدیث بیان کی اور ہم نے امام مالک سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس کے جواب میں وہی کہا جو میں نے تمہارے سامنے بیان کیا ہے۔

اسحاق بن حکیم بیان کرتے ہیں: یحییٰ قطان کہتے ہیں: جہاں تک محمد بن عمرو تو وہ نیک شخص ہے' تاہم یہ حدیث کے بارے میں سب سے بڑا حافظ نہیں ہے۔ البتہ یحییٰ بن سعید انصاری حافظ بھی تھے اور تدلیس سے بھی کام لیتے تھے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' تاہم اس کی حدیث کی خواہش رکھی جائے گی۔ ابن عدی کہتے ہیں: امام مالک نے اس کے حوالے سے موطا میں اور اس کے علاوہ میں روایات نقل کی ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سہیل' علاء بن عبدالرحمٰن اور ابن عقیل ان کی نقل کردہ حدیث حجت نہیں ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: محمد بن عمرو ان سب پر فوقیت رکھتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من نسی الصلاة علی خطء طریق الجنة.

''جو شخص مجھ پر درود پڑھنا جائے وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

اس کا انتقال 144 ہجری یا شاید 145 ہجری میں ہوا۔

۸۰۲۲ - محمد بن عمرو بن سعید بن عاص اموی بن اشدق

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

۸۰۲۳ - محمد بن عمرو' ابوسہل انصاری واقفی مدنی ثم بصری

اس نے قاسم اور ابن سیرین سے جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن ہانی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان اور یحییٰ ابن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس سے روایات نقل کرنے والوں میں علی بن جعد اور کامل بن طلحہ شامل ہیں۔ ابن عدی نے بھی اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک درج ذیل راوی کا تعلق ہے۔

۸۰۲۴ - محمد بن عمرو (د) انصاری مدنی

یہ ایک اور شخص ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ اس نے اپنے ایک شیخ کے حوالے سے اذان سے متعلق حدیث نقل کی ہے' یہ روایت اس راوی سے حماد بن خالد اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے نقل کی ہے۔ اس راوی کا محل عدالت ہے۔

۸۰۲۵ - محمد بن عمرو (م' س) یافعی

اس نے ابن جریج سے جبکہ اس سے صرف ابن وہب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا یرث المسلم النصرانی الا ان یکون عبدہ او امتہ.

''کوئی مسلمان کسی عیسائی کا وارث نہیں بنتا ماسوائے اس کے کہ وہ عیسائی اُس کا غلام یا اُس کی کنیز ہو''۔

ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد اور امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے یہ کہا: یہ ابن وہب کا استاد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق کسی نے بھی اسے ''ضعیف'' قرار نہیں دیا۔ جو حدیث ذکر کی گئی ہے اُس حدیث کو امام عبدالرزاق نے ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اُنہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

۸۰۲۶ - محمد بن عمرو بن عتبہ' ابوجعفر کوفی

اس نے حسین اشقر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ مشہور شخص اور اس کا معاملہ نیک ہے۔ ابن اعرابی اور اصم نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' اس نے ابونعیم اور اُن جیسے افراد سے سماع کیا ہے۔

۸۰۲۷ - محمد بن عمرو سوسی

اس نے عبداللہ بن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: مصر میں یہ رفض کی طرف چلا گیا تھا' اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' ایک جماعت نے اس سے اس کے حوالے سے احادیث ہمارے سامنے بیان کی ہیں۔

۸۰۲۸ - محمد بن عمرو

اس نے ابن وہب سے روایت نقل کی ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے' نباتی کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۰۲۹ - محمد بن عمرو حمصی

اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' نباتی نے اپنے ذیل میں اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۰۳۰ - محمد بن عمرو حوضی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے اپنے جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اور وہ موسیٰ بن ادریس ہے۔ جس نے اپنے والد کے حوالے سے جریر بن عبدالحمید کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ روایت کتاب ''السابق واللاحق'' کے چھٹے جزء میں موجود ہے۔

۸۰۳۱ - محمد بن عمرو بن ابوسعید کوفی

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' یہ 300 ہجری کے بعد سے تعلق رکھتا ہے۔ حافظ ابوالحسن بن حماد کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے' شاید یہ وہی ابن عمرو ہے' جس کا ذکر کچھ پہلے ہوا ہے۔

۸۰۳۲ - محمد بن عمرو بصری

اس نے لیث کے کاتب کے حوالے سے ایک حکایت نقل کی ہے جو ارم ذات العماد کے بارے میں ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔ اس سے رویانی نے روایت نقل کی ہے میں اس پر اُس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام عائد کرتا ہوں۔ اس کے بارے میں ایسی آزمائشیں ہیں جو حیران کن ہیں (یعنی اس نے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں)۔

۸۰۳۳ - محمد بن ابوعمرہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابن جریج نے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۸۰۳۳ - محمد بن عمیر (س) محاربی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ یہ راوی مجہول ہے یہ بات امام نسائی نے بیان کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۰۳۴ - محمد بن عنبسہ بن حماد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ گلاب کے پھول کو میرے پسینے سے پیدا کیا گیا' اور یہ واضح طور پر جھوٹ ہے۔

۸۰۳۶ - محمد بن عوف

اس نے سلیم بن عثمان سے روایت نقل کی ہے اس کی حالت مجہول ہے۔

۸۰۳۷ - محمد بن عون (ق) خراسانی

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس نے نافع اور محمد بن زید جبکہ اس سے یعلیٰ بن عبید اور اسماعیل بن زکریا نے روایت نقل کی ہے۔

یعلیٰ نے اس راوی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجر ثم وضع شفتيه عليه يبكي طويلا، فالتفت، فاذا عمر يبكي، فقال :يا عمر، ها هنا تسكب العبرات.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف رخ کیا اور پھر اپنے ہونٹ اُس پر رکھ کر خاصی دیر تک روتے رہے' پھر آپ متوجہ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس جگہ پر آنسو بہائے جاتے ہیں''۔

۸۰۳۸ - محمد بن عیسیٰ بن کیسان ہلالی عبدی

اس نے ابن منکدر اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری اور فلاس یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے

ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اس سے حدیث روایت کی جائے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ابن منکدر کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے بعض حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے اس کے بعد محمد بن عیسیٰ عبدی کا ذکر کیا ہے اور وہ اگر اللہ نے چاہا تو ویسا ہی ہے۔ اُس سے مسلم بن ابراہیم ابوعتاب سہل بن حماد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رجلا قال :یا رسول الله، ای الخلق اول دخول الجنة ؟ قال :الانبیاء ، ثم الشهداء ، ثم مؤذن مسجدی هذا، ثم سائر المؤذنین علی قدر اعمالهم.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام' پھر شہداء اور پھر میری اس مسجد کے مؤذن اور پھر تمام مؤذنین اپنے اعمال کے حساب سے (جنت میں پہلے داخل ہوں گے)''۔

عبدالصمد بن عبدالوارث نے عبدی کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قل الجراد فی سنة من سنی عمر، فساله عنه فلم یخبر بشیء، فاغتم لذلك، فارسل راکبا یضرب الی الیمن، وآخر الی الشام، وآخر الی العراق یسال :هل یری من الجراد شیئا ؟ فاتاه من الیمن بقبضة من جراد، فالقاها بین یدیه، فلما رآه کبر ثلاثا، ثم قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :خلق الله الف امة ستمائة فی البحر واربعمائة فی البر، فاول شیء یهلك من الامم الجراد، اذا هلك تتابعت مثل النظام اذا انقطع سلکه.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط سالی کے دوران ٹڈی دل کم ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں دریافت کیا' اُنہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا' وہ اس حوالے سے پریشان تھے' پھر اُنہوں نے ایک سوار کو یمن بھیجا' دوسرے کو شام بھیجا' تیسرے کو عراق بھیجا' تاکہ اس کے بارے میں دریافت کریں کہ یہ کیا ٹڈی دل کے بارے میں کسی کو کچھ پتا ہے۔ تو پھر یمن سے اُن کے پاس ٹڈی دل آئے' وہ اُنہوں نے اپنے سامنے رکھے اور تین مرتبہ تکبیر کہی اور پھر یہ کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے سمندر میں چھ سو قسم کی مخلوق پیدا کی ہے اور خشکی میں چار سو قسم کی مخلوق پیدا کی ہے اور ان مختلف قسم کی مخلوقات میں سے سب سے پہلی جو قسم ہلاکت کا شکار ہوگی وہ ٹڈی دل ہے اور جب یہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گی تو باقی مخلوقات یکے بعد دیگرے اس طرح ہلاکت کا شکار ہوں گی کہ جس طرح کسی ہار کی ڈوری ٹوٹ جائے (تو اُس کے دانے بکھر جاتے ہیں)''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں محمد بن عیسیٰ کی نقل کردہ ان دونوں روایات کو منکر قرار دیتا ہوں' اس کے حوالے سے اور بھی تھوڑی سی روایات منقول ہیں۔

۸۰۳۹ - محمد بن عیسیٰ (د، س، ق) بن سمیع' ابوسفیان قرشی

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور دمشق میں علمِ حدیث کے ماہرین میں سے ایک ہے۔ اس نے علمِ حدیث کی طلب میں سفر کیا اور حمید' ہشام بن عروہ اور امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ہشام بن عمار' عباس بن ولید خلال نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا' البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن شاہین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ مستقیم الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں اس کی نقل کردہ اُس روایت کو منکر قرار دوں گا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں ہے اور یہ اُس کی تحریر میں موجود ہے جو اس نے اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ سے نقل کی ہے' جو خود ایک ضعیف راوی ہے اور اُس کے حوالے سے ابن ابوذئب سے نقل کی ہے' اُس نے یہ روایت تدلیس کے طور پر ابن ابوذئب سے نقل کی ہے اور اس میں اسماعیل نامی کا ذکر نہیں کیا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: ہشام بن عمار نے ابن سمیع کے حوالے سے ابن ابوذئب کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں روایت ہمیں بیان کی' میں نے پوری کوشش کی کہ وہ یہ کہے کہ ابن ابوذئب نے ہمیں حدیث بیان کی' لیکن اُس نے یہ بات نہیں مانی اور یہی کہا کہ یہ روایت ابن ابوذئب سے منقول ہے۔

صالح بن محمد کہتے ہیں: محمد بن عیسیٰ کے نواسے محمود نے مجھے کہا کہ یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے ابن ابوذئب سے منقول ہے۔ صالح کہتے ہیں: اسماعیل نامی راوی حدیث ایجاد کرتا تھا' میں نے یہ واقعہ محمد بن یحییٰ ذہلی کو سنایا تو اُنہوں نے کہا: اللہ ہی سے مدد لی جاسکتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کی پیدائش 114 ہجری میں ہوئی تھی اور اس کا انتقال 206 ہجری میں یا اُس سے کچھ پہلے ہوا تھا۔

۸۰۴۰ - محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی

اس نے ابن عیینہ اور شعیب بن حرب سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوالحسن دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور متروک ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ غفلت کا شکار شخص ہے۔ جہاں تک برقانی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۰۴۱ - محمد بن عیسیٰ بن سورہ

یہ حافظ الحدیث' بڑے عالم' امام ابوعیسیٰ ترمذی ہیں' جنہوں نے جامع ترمذی تصنیف کی' یہ ثقہ ہے اور ان پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں ابومحمد بن حزم کے اُس قول کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جو انہوں نے کتاب الایصال کے باب فرائض میں بیان کیا ہے کہ یہ مجہول ہے' کیونکہ ابن حزم ان سے واقف نہیں تھا اور شاید جامع ترمذی کے وجود کا بھی پتا نہیں تھا اور نہ ہی العلل نام کی اُن دو کتابوں کے بارے میں پتا تھا جو امام ترمذی نے تصنیف کی ہیں۔ ان کا انتقال 279 ہجری میں رجب کے مہینے میں ترمذ میں ہوا اُس وقت ان کی عمر

ستر سال تھی' اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے!

۸۰۴۲ - محمد بن عیسیٰ بن رفاعہ اندلسی

اس نے علی بن عبدالعزیز بغوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔

۸۰۴۳ - محمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن تمیم

اس نے مصر میں لوین کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ کذاب ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس نے احمیم میں رہائش اختیار کی تھی۔

۸۰۴۴ - محمد بن عیسیٰ طرسوسی

یہ ایک محدث ہے جس نے علمِ حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا۔ اس نے اسماعیل بن اویس اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو حدیث چوری کیا کرتے تھے اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔ اس کی کنیت ابوبکر تھی' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الغرر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے''۔

یہ روایت اس سند کے اعتبار سے جھوٹی ہے۔

اس راوی کے حوالے سے ایک اور روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ثمن الکلاب کلھا سحت.

''کتے کی قیمت مکمل طور پر حرام ہے''۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ علمِ حدیث کی طلب میں سفر کرنے' اُس کا فہم حاصل کرنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے حوالے سے مشہور ہے۔ اس نے ابونعیم اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ مرو کے رہنے والوں نے اس سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 276 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۰۴۵ - محمد بن عیسیٰ دہقان

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس نے ایک موضوع نقل کی ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں شیخ ابوالحسین نوری کے ساتھ چل رہا تھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سری سقطی نے حضرت معروف کرخی کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قضی لاخیہ حاجۃ کان لہ من الاجر کمن خدم اللہ عمرہ.

''جو شخص اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کرتا ہے تو اُسے یوں اجر ملتا ہے جیسے وہ زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی خدمت کرتا رہا''۔

محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں سری سقطی کے پاس گیا اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سری سقطی جو معروف صوفی ہیں' اُن کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

كان له من الاجر كمن حج او اعتمر.

''اُسے اتنا اجر ملتا ہے جیسے اُس نے حج کیا یا عمرہ کیا''۔

۸۰۴۶ - محمد بن عیسیٰ بن اسحاق بن حسن' ابوعبداللہ تمیمی بغدادی علاف

اس نے کدیمی' حارث بن ابواسامہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے ابومحمد بن نحاس' حافظ عبدالغنی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ابن ابواسامہ حلبی اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے بھی ایک منکر روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وكل منهم يقول في يوم عيد فطر او اضحى بين الصلاة والخطبة.

''اُن میں سے ہر ایک شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز اور خطبے کے دوران یہ پڑھتا تھا''۔

یہ سند اس جھوٹ کا احتمال نہیں رکھتی' اُس کا متن یہ ہے:

قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كلكم قد اصاب خيرا، فمن احب ان يسمع الخطبة ومن اراد ان ينصرف.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم میں سے ہر ایک شخص بھلائی تک پہنچے گا' جو شخص خطبہ سننا چاہتا ہو اور جو شخص واپس جانا چاہتا ہو (وہ دونوں ایسا کر سکتے ہیں)''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

۸۰۴۷ - محمد بن عیینہ ہلالی'

یہ سفیان بن عیینہ کا بھائی ہے' اس نے ابوحازم اعرج سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۸۰۴۸ - محمد بن غانم بن ازرق تنوخی

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ بھی تاریک سند سے منقول ہے۔ شیخ

اسلام ابوالحسن ہکاری بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ بیان نقل کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں:

خرجت من الانبار فی ظلامة الی الحجاج، فرایت انس بن مالك، فقلت :حدثنی، فقال :اکتب، فکتبت بسم الله الرحمن الرحیم.

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :من زار عالما فکانما زارنی، ومن عانق عالما فکانما عانقنی، ومن نظر الی وجه عالم ...الحدیث.

''میں انبار سے نکلا اور حجاج کی طرف گیا' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہا: آپ مجھے کوئی حدیث بیان کریں! تو اُنہوں نے فرمایا: تم لکھو! میں نے کہا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عالم کی زیارت کرتا ہے گویا اُس نے میری زیارت کی اور جو شخص کسی عالم سے گلے ملتا ہے وہ گویا مجھ سے گلے ملا اور جو شخص کسی عالم کی طرف دیکھتا ہے'' الحدیث۔

۸۰۴۹ - محمد بن غالب تمتام

یہ حافظ الحدیث ہے اور اس نے بکثرت احادیث نقل کی ہیں۔ یہ شعبہ کے شاگردوں میں سے ہے۔

امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ احادیث میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

شیبتنی هود واخواتها.

''سورۂ ھود اور اُس جیسی دیگر سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا''۔

قاضی اسماعیل' تمتام نامی راوی کو جلیل القدر قرار دیتے تھے اور اُس کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ابن منادی کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں' پھر لوگوں میں سے اکثریت اس سے علیحدہ ہو گئی کیونکہ حدیث اور دیگر معاملات میں اس کے اندر کچھ قابلِ مذمت چیزیں نمودار ہوئیں۔ حمزہ سہمی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے' اس نے اپنی اصل سے یہ روایت نقل کی ہے کہ سورۂ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ اس پر قاضی اسماعیل نے اس سے کہا: بعض اوقات عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے اندر غلطیاں آ جاتی ہیں' اگر تم اسے ترک کر دو تو اس کا تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تو وہ بولا: میں ایسی روایت سے رجوع نہیں کروں گا جو میری تحریر کی اصل میں موجود ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: وہ تمتام کی زبان سے بچا کرتے تھے' پھر اُنہوں نے یہ کہا: سورۂ ھود اور سورۂ واقعہ نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ یعنی اس روایت ہر اعتبار سے علت والی قرار دیا گیا ہے۔ امام دارقطنی نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: تمتام نامی راوی بکثرت اور عمدہ روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۸۰۵۰ - محمد بن غزوان

اس نے امام اوزاعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ

روایات کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا' موقوف روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من صلى ست ركعات بعد المغرب غفر له بها ذنوب خمسين سنة.

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرے گا' اُس کے پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سمندر کے پانی کے بارے میں یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

هو الطهور ماؤه الحل ميتته.

''اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ حلال ہے''۔

۸۰۵۱ - محمد بن فارس بلخی

اس نے حاتم اصم سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو گی۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جو مسلسل بالزھاد ہے۔

۸۰۵۲ - محمد بن فارس بن حمدان عطشی

یہ برقانی کا استاد ہے اور بغض رکھنے والا قاضی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے جعفر بن محمد قلانسی سے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: یہ رفض میں غالی تھا اور ثقہ نہیں ہے۔ حافظ ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ قاضی شریک کے حوالے سے ایک جھوٹی نقل کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے کے بارے میں ہے۔

۸۰۵۳ - محمد بن الفرات (ق)' ابوعلی تمیمی' کوفی

اس نے ابواسحاق اور محارب بن دثار سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور ابوبکر بن ابوشیبہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس نے محارب بن دثار کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

شاهد الزور لاتزول قدماه حتى تجب له النار.

''جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں ابھی اپنی جگہ سے منتقل نہیں ہوتے کہ اُس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۸۰۵۴ - محمد بن ابوفرات

ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔ تاہم تہذیب میں اس کے حالات میں علی بن مدینی کا کلام

نقل کیا گیا ہے۔

۸۰۵۵- محمد بن فرات بصری

یہ مسلم بن ابراہیم کا استاد ہے' امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۰۵۶ - محمد بن فرج مصری

اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملائکۃ، وارخوھا خلف ظھورکم.

''تم لوگ عمامہ باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا مخصوص علامتی نشان ہے اور اس کا شملہ اپنی پشت پر لٹکایا کرو''۔

۸۰۵۷ - محمد بن فرج ازرق

یہ معروف ہے' اس کے حوالے سے ایک جزء بھی منقول ہے جس کا ہم نے سماع کیا تھا۔ اس نے حجاج بن محمد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''صدوق'' ہے۔ حاکم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' جو صرف اسی وجہ سے ہے کہ یہ حسین کرابیسی کے ساتھ رہا ہے اور یہ زیادتی ہے' باوجودیکہ اس نے امام دارقطنی سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہے' تو اُنہوں نے اس کے اعتقاد کے حوالے سے اس پر طعن کیا ہے۔ برقانی کہتے ہیں: امام دارقطنی نے یہ فرمایا ہے: یہ ضعیف ہے۔ خطیب کہتے ہیں: جہاں تک اس کی نقل کردہ احادیث کا تعلق ہے تو وہ صحیح ہیں اور اس کی روایات مستقیم ہیں' مجھے اس کے حوالے سے ایسی کسی روایت کا علم نہیں ہے جس میں منکر ہونا پایا جاتا ہو۔ اس کا انتقال 282 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک منکر حدیث بھی نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

''ہم میں سے سفاح ہوگا' ہم میں سے منصور ہوگا''۔

یہ روایت اس نے یحییٰ بن غیلان کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ تاریخ خطیب کے آغاز میں ہے۔

۸۰۵۸ - محمد بن فرخان بن روزبہ

یہ وہ شخص ہے جس نے جنید بغدادی سے حکایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن جوزی کی موضوعات میں اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو مرغی اور کبوتر کے بارے میں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

تو یہ سند ایجاد کی گئی ہے' جہاں تک اس کے متن کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے:

جاء اعرابی، فقال: یا محمد ان تکن نبیا فما معی؟ قال: اخذت فرخی حمامۃ.. وذکر الحدیث.

''ایک دیہاتی آیا اور بولا: اے حضرت محمد! اگر آپ نبی ہیں تو یہ بتائیں کہ میرے پاس کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کبوتر کے کچھ بچے لیے'' اس کے بعد اُس نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

۸۰۵۹- محمد بن فروخ بغدادی

یوسف بن حمدان قزوینی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ یحب من یحب التمر

''بے شک اللہ تعالیٰ اُس شخص سے محبت کرتا ہے جو کھجور سے محبت کرتا ہے''۔

۸۰۶۰ - محمد بن فضاء (د، ق، ت) ازدی بصری عابر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' یہ خالد بن فضاء کا بھائی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسر سکۃ المسلمین الجائزۃ بینھم الا من باس.

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان رائج کسی سکے کو توڑا جائے' البتہ اگر اُس میں کوئی خرابی آجائے تو ایسا کیا جاسکتا ہے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: میں نے سلیمان بن حرب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حجاج نے سکے کو رائج کیا تھا' یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نہیں ہوتا تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: محمد بن فضاء نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: محمد بن فضاء بن خالد ازدی جہضمی جو خوابوں کی تعبیر بیان کیا کرتا تھا' اس کی کنیت ابو بحر ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: سلیمان بن حرب کی اس کے بارے میں رائے بہت خراب تھی' وہ یہ کہتے تھے: یہ شراب فروخت کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی نے اس کی نقل کردہ وہ روایت جو سکے کے بارے میں ہے' اُسے اپنی سند کے ساتھ ابن فضاء سے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ علقمہ بن عبداللہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یعتق الرجل من عبدہ ما شاء، (ان شاء) اعتق ثلثہ او نصفہ او ما شاء.

''آدمی اپنے غلام میں سے جتنے حصے کو چاہے آزاد کر سکتا ہے' اگر چاہے تو اُس کے ایک تہائی حصے کو آزاد کرے' اگر چاہے تو نصف حصے کو' یا جتنے کو بھی چاہے''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اشتری احدکم لحما فلیکثر مرقتہ، فان لم یصب احد لحما اصاب من مرقتہ، فانہ احد

اللحيين.

''جب کوئی گوشت خریدتے تو (اُسے پکاتے ہوئے) اُس کا شوربا کرے کیونکہ اگر وہ کسی شخص کو اس کا گوشت نہیں دے سکے گا تو شوربہ تو دے دے گا' یہ بھی گوشت کا حصہ ہی ہوتا ہے''۔

اس کے حوالے سے چوتھی روایت اس کی سند کے ساتھ صغدی بن سنان نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۸۰۶۱ - محمد بن فضالہ بن صقر

یہ شام کا رہنے والا ایک بزرگ ہے جیسا کہ ہشام بن عمار کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۸۰۶۲ - محمد بن فضل (ت، ق) بن عطیہ مروزی

ایک قول کے مطابق یہ کوفی ہے' اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ بنوعبس کا آزاد کردہ غلام ہے اور اس نے بخارا میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے اپنے والد' زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ' عباد رواجنی اور محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی نے روایات نقل کی ہیں اور یہ اُس کے شاگردوں میں انتقال کے اعتبار سے آخری شاگرد ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث جھوٹوں کی نقل کردہ حدیث ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا' کئی حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اس نے تیس سے زیادہ حج کیے تھے۔ اس سے یہ روایت منقول ہے' یہ کہتا ہے: میں پانچ سال کا تھا جب میرے والد مجھے ساتھ لے کر علماء کے پاس گئے تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' اس نے بخارا میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابن ابوشیبہ نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا كان غداة عرفة وارتحل اعلناس الى منى امر الله جبرائيل ان ينادى :الا ان المغفرة لكل واقف بعرفات ومرتحل، وان الجنة لكل مذنب تائب.

''جب عرفہ کی صبح لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتا ہے کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ عرفہ کے وقوف کرنے والے اور وہاں سے روانہ ہونے والے کی ہر شخص کی مغفرت ہوگئی ہے اور ہر گناہ گار توبہ کرنے والے کو جنت ملے گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يؤمكم اقرؤكم لكتاب الله، وان كان ولد زنا.

''تمہارے امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ عالم ہو' اگرچہ وہ زنا کے نتیجے مین پیدا ہوا ہو''۔

داؤد بن مہران نے ابن عطیہ کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

جاء رجل فقال :یا رسول الله، ان لی اربعین درهما، امسکین انا ؟ قال :نعم.

''ایک شخص آیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس چالیس درہم ہیں' کیا میں مسکین ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

کان یتعوذ من وسوسة الوضوء .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے وسوسے سے پناہ مانگا کرتے تھے''۔

احمد بن زہیر کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: فضل بن عطیہ خراسانی ثقہ ہے اور اُس کا بیٹا محمد ثقہ نہیں ہے بلکہ کذاب ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا عائشة، انما الصیام کالصدقة یخرجها الرجل فیتصدق منها بما شاء ویمسك ما شاء .

''اے عائشہ! روزے کی مثال صدقے کی طرح ہے' جسے آدمی نکالتا ہے اور اُس میں سے جسے چاہتا ہے صدقہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صدقہ نہیں کرتا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس شخص کی نقل کردہ منکر روایات بہت زیادہ ہیں کیونکہ یہ حدیث کا بڑا عالم تھا۔ اس کا انتقال 1 ہجری کے لگ بھگ ہوا' اس نے بہت زیادہ حج کیے تھے۔

۸۰۶۳ - محمد بن فضل (ع) سدوسی' ابونعمان عارم

یہ امام بخاری کا استاد ہے' یہ حافظ الحدیث' صدوق ہے' بکثرت روایت نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس نے دونوں حمادوں' جریر بن حازم اور محمد بن راشد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' امام بخاری' امام ابوزرعہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن وارہ کہتے ہیں: عارم نے ہمیں حدیث بیان کی جو صدوق اور امین ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: جب عارم تمہیں کوئی حدیث بیان کر دے تو تم اُس پر مہر لگا دو۔ عارم' عفان سے متاخر نہیں ہے جبکہ سلیمان بن حرب نے اسے اپنی ذات پر مقدم قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: آخری عمر میں عارم اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور ان کی عقل ضائع ہو گئی تھی' تو جس نے 220 ہجری سے پہلے اس سے سماع کیا ہے' اُس کا سماع عمدہ ہے۔ امام ابوزرعہ کی اس سے ملاقات 222 ہجری میں ہوئی تھی۔ امام بخاری کہتے ہیں: عارم آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عارم کو 213 ہجری میں منکر دے دیا گیا تھا' پھر اُن کی عقل واپس آ گئی تھی' پھر اُن کا اختلاط 216 ہجری میں دوبارہ پختہ ہو گیا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے' انہوں نے اختلاط کے بعد جو چیزیں ظاہر کی ہیں وہ حدیث منکر ہے' ویسے یہ راوی ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اُس حافظ العصر کا قول ہے کہ امام نسائی کے بعد اس کے پائے کا اور کوئی شخص نہیں آیا۔ تو اس کے مقابلے میں ابن حبان کے قول کی کیا اہمیت ہوگی' جنہوں نے عارم کے بارے میں شدت سے کام لیتے ہوئے زیادتی کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے اور تغیر کا شکار ہوگئے تھے' یہاں تک کہ انہیں یہ بھی پتا نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا حدیث بیان کر رہے ہیں' تو ان کی روایات میں منکر روایات بہت زیادہ ہوگئیں تو ان کی حدیث سے اجتناب کرنا لازم ہوگیا' اُن روایات کے بارے میں جو متاخرین نے ان سے نقل کی ہیں۔ لیکن جب اس چیز کا پتا نہیں چل سکا تو ان کی تمام روایات کو ترک کر دیا گیا اور ان کی کسی بھی روایت سے استدلال نہیں کیا گیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان سے یہ تو نہیں ہو سکا کہ اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نقل کر دیتے' تو پھر اُن کے گمان کا کیا بنا؟ جی ہاں! ان کی نقل کردہ منفرد روایات میں یہ بات شامل ہے جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اتقوا النار، ولو بشق تمرة.

''آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض میں ہو''۔

یہ روایت اس سے پہلے حماد اور حمید اور حسن بصری کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر وہ بیان کر چکے ہیں اور یہ روایت زیادہ مستند ہے کیونکہ عفان اور دیگر حضرات نے اسے اسی طرح حماد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابوبکر شافعی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم حربی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں عام بن فضل کے پاس آیا تو انہوں نے میرے لیے دروازے پر چٹائی بچھوائی اور باہر آگئے اور پھر بولے: خوش آمدید! تم کہاں تھے بھئی! میں نے تمہیں بڑے عرصے سے نہیں دیکھا' حالانکہ میں اُس سے کبھی اُن کے پاس نہیں آیا تھا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا: وہ شعر جو ابن مبارک نے کہا ہے:

ایها الطالب علما *ائت حماد بن زید فاستفد حلما وعلما *ثم قیده بقید

''اے علم کے طلبگار! تم حماد بن زید کے پاس جاؤ اور تم بردباری اور علم سیکھو اور پھر اُسے قید کر دو''۔

اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے انگلی کی طرف اشارہ کر کے کئی مرتبہ یہ بات کہی' جس سے مجھے پتا چل گیا کہ یہ اختلاط کا شکار ہو چکے ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: بغوی نے عارم سے سماع 217 ہجری میں کیا تھا۔ سلیمان بن حرب کہتے ہیں: جب تم ابونعمان کا ذکر کرو تو ایوب اور ابن عون کا بھی ذکر کرو۔ عقیلی کہتے ہیں: میرے دادا سے مجھ سے کہا تھا کہ میں نے بصرہ میں کوئی ایسا بزرگ نہیں دیکھا جو عارم سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا کرتا ہو۔ لوگ یہ کہتے ہیں: انہوں نے نماز پڑھنے کا طریقہ حماد بن زید سے سیکھا' اُنہوں نے یہ طریقہ ایوب سے سیکھا اور میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں' عارم اُن میں سب سے زیادہ خشوع و خضوع والے تھے' اللہ ان پر رحم کرے! ان کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔ امام ابوداؤد نے ان کے تغیر کی وجہ سے ان سے سماع نہیں کیا۔

۸۰۶۴ - محمد بن فضل بخاری واعظ

اس نے حاشد بن عبداللہ کے حوالے سے نظیف سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قیام اللیل فرض علی حامل القرآن.

''قرآن کے عالم کے لیے رات کے نوافل ادا کرنا فرض ہے''۔

یہ روایت موضوع ہے۔

۸۰۶۵ - محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ

اس نے اپنے دادا اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں بیمار ہو گئے تھے اور اپنی عقل زائل ہونے کی وجہ سے کچھ تغیر کا شکار ہو گئے تھے' یہ 84 ہجری کی بات ہے' اُس کے بعد یہ تین سال تک زندہ رہے تھے' میں نے اس عرصے کے دوران ان کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو میں نے انہیں پایا کہ ان کی عقل درست نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ ان کی عقل کی عدم موجودگی کے دوران کسی نے ان سے سماع کیا ہو۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۸۰۶۶ - محمد بن فضل بن بختیار یعقوبی واعظ

اس نے ابوالفتح بن شاتیل سے سماع کیا تھا اور پھر شیخ ابوالوقت سے سماع کا دعویٰ کیا تو اس جھوٹ کی وجہ سے اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

۸۰۶۷ - محمد بن فضل بن عباس

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن نجار کہتے ہیں: ابوبکر بن ابودنیا نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۰۶۸ - محمد بن فضیل (ع) بن غزوان

یہ کوفہ کا رہنے والا صدوق اور مشہور شخص ہے۔ اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ضبی ہے اور اُن لوگوں کی طرف اس کی نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ اس نے اپنے والد' حصین' بیان بن بشر اور عاصم احول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' ابن راہویہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حدیث کا عالم تھا اور اُس کی معرفت رکھتا تھا۔ اس نے حمزہ سے علمِ قرات دیکھا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے اور شیعہ ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے اور جلنے والا شخص ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: بعض محدثین نے اس سے استدلال نہیں کیا۔ اس کا انتقال 195 ہجری میں ہوا۔ اس کی تصانیف بھی منقول ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۰۶۹ - محمد بن فلیح (خ' س' ق) بن سلیمان مدنی

اس نے موسیٰ بن عقبہ اور ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر' محمد بن اسحاق مسیبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ اتنا قوی نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا انتقال 197 ہجری میں ہوا۔ بعض محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' یہ اپنے والد سے زیادہ ثقہ ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں

ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کی نقل کردہ حدیث مجھے پسند نہیں ہے۔ احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے' میں نے اس سے روایت نوٹ کی ہے۔

۸۰۷۰ - محمد بن فوز بن عبداللہ بن مہدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

العلم خليل المؤمن، والحلم وزيره، والعقل دليله، واللين اخوه، والرفق ابوه، والعمل قيمته، والصبر امير جنوده.

''علم مؤمن کا دوست ہے' بردباری مؤمن کا وزیر ہے' عقل اُس کی راہنما ہے' کمزوری اُس کا بھائی ہے اور نرمی اُس کا باپ ہے' عمل اُس کی قیمت ہے اور صبر اُس کے لشکروں کا امیر ہے''۔

اس روایت کی طنافسی کی طرف نسبت جھوٹی ہے اور خرابی کی جڑ یا تو یہ راوی ہے یا اس کا استاد ہے۔ اس روایت کو محمد بن عبداللہ بن شیرویہ نسوی نے اس راوی کے حوالے سے اور مالینی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۸۰۷۱ - محمد بن فہم

یہ حسین بن محمد کا والد ہے' یہ بخاری کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے اس کے بیٹے نے ایک حکایت نقل کی ہے جو ابن ابوداؤد کے بارے میں ہے کہ اُنہوں نے کس طرح اپنا مال علی بن مدینی پر خرچ کیا تھا' یہاں تک کہ اُنہوں نے جریر کی روایت کے بارے میں کلام کیا جو رؤیت کے بارے میں ہے کہ قیس بن ابوحازم نے اپنے پیچھے پیشاب کرنے والے دیہاتی سے کیا کہا تھا۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' اللہ تعالیٰ نے اس قول سے علی بن مدینی کو محفوظ رکھا ہے۔

۸۰۷۲ - محمد بن قاسم (ت) اسدی کوفی

اس نے موسیٰ بن عبیدہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور امام دارقطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کے سامنے یہ روایت ذکر کی جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے:

اذا هاج باحدكم الدم فليهرقه ولو بشقص.

''جب کسی شخص کا خون جوش مارنے لگے تو وہ اُسے بہادے' خواہ وہ قینچی کے ذریعے کرے (یعنی پچھنے لگوالے)''۔

اس پر میرے والد نے کہا: محمد بن قاسم کی نقل کردہ روایات موضوع ہوتی ہیں' یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو ایک طرف کر دیا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا انتقال 207 ہجری میں کوفہ میں ہوا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان للنبى صلى الله عليه وسلم جمة جعدة.

''نبی اکرم ﷺ کے بال لمبے اور گھنگھریالے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يجزء من السترة مثل مؤخر الرحل ولو بدقة شعرة.

''سترہ کے لیے اتنی چیز کافی ہوتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی ہو خواہ وہ بال جتنی باریک ہو''۔

۸۰۷۳ - محمد بن قاسم اسدی

یہ ایک اور شخص تھا اور پہلے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے شعبی کے حوالے سے حکایت نقل کی ہے۔

۸۰۷۴ - محمد بن قاسم جہنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ربیع بن سبرہ سے جبکہ اس سے واقدی نے روایت نقل کی ہے یہ راوی مجہول ہے۔

۸۰۷۵ - محمد بن قاسم بن مجمع طایکانی

یہ اہلِ بلخ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اہلِ خراسان کے حوالے سے ایسی اشیاء نقل کی ہیں جن کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان لله مدينة من مسك معلقة تحت العرش، وشجرها من النور، وماؤها من السلسبيل، وحور عينها خلقن من بنات الجنان، على كل واحدة منهن سبعون ذؤابة، لو ان واحدة علقت بالمشرق لاضاء ت المغرب.

''اللہ تعالیٰ نے مشک سے ایک شہر بنایا ہے جو عرش سے لٹکا ہوا ہے اُس کے درخت نور سے ہیں اُس کا پانی سلسبیل سے ہے اُس کی حوروں کو جنت کی بیٹیوں سے پیدا کیا گیا ہے اُن میں سے ہر ایک کی ستر زلفیں ہیں اگر اُن میں سے کوئی ایک مشرق میں نمودار ہو تو مغرب تک کو روشن کر دے''۔

اسی سند کے ساتھ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

من شدد على امتى فى التقاضى اذا كان معسرا شدد الله عليه فى قبره.

''جو شخص میری اُمت کے کسی فرد سے تقاضا کرتے ہوئے سختی کرے اور دوسرا شخص تنگدست ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں اُس پر سختی کرے گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے''۔

الدنيا ملعونة، وما فيها ملعون الا المؤمنين وما كان لله عزوجل.

''دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود تمام چیزیں ملعون ہیں سوائے ایمان رکھنے والوں کے اور اُس چیز کے جو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے:

يا عائشة، ليكن سوارك العلم والقرآن.

''اے عائشہ! تمہارے کنگن علم اور قرآن ہونے چاہئیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے:

يا على، ما اجاعك ؟ قال :يا رسول الله لم اشبع منذ كذا وكذا. قال:ابشر بالجنة.

''اے علی! تم کتنے عرصے سے بھوکے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اتنے اتنے عرصے سے کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت کی خوشخبری قبول کرو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

فى القبر ثلاث سؤالات..الحديث.

''قبر میں تین سوال ہوں گے'' الحدیث۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من علم ان الله يغفر له فهو مغفور له.

''جو شخص یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا تو اُس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من جاع يوما واجتنب المحارم اطعمه الله من ثمار الجنة.

''جو شخص ایک دن بھوکا رہے اور حرام چیزوں سے اجتناب کرے' اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

يوم القيامة ذو حسرة وندامة.

''قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہوگا''۔

تو یہ تمام روایات طایقانی نامی راوی کی ایجاد کردہ ہیں' باوجود یکہ اس کا استاد حفص بھی کذاب ہے۔

اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من زعم ان الايمان يزيد وينقص فاضربوا اعناقهم، اولئك اعداء الرحمن، فارقوا دين الله،

وانتحلوا الكفر، وخاضوا في الله.

طهر الله الارض منهم.. وذكر الحديث.

''جو اس بات کا قائل ہو کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے تو تم اُن کی گردن اُڑا دو کیونکہ یہ رحمٰن کے دشمن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہو گئے ہیں اور انہوں نے کفر کو اختیار کر لیا ہے' انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں غیر ضروری غور وخوض کیا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین سے ان کو پاک کر دے گا'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے''۔

۸۰۷۶- محمد بن قاسم بن حسن برزاطی

ابوبکر بن عبدان شیرازی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' اس نے حدیث ایجاد کرنے کا اقرار کیا تھا۔ اس نے کدیمی سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۰۷۷- محمد بن قاسم ابوالعیناء

یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا مشہور شخص ہے' جس نے نادر روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ابوعاصم نبیل اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صولی' احمد بن کامل اور ابن نجیح نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: حدیث میں یہ قوی نہیں ہے' ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 202 ہجری میں ہوا۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ازہری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں بصرہ سے واپس اس لیے آ گیا کیونکہ میں نے ایک غلام کو دیکھا کہ وہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ اُس کے پاس تیس ایسے دینار ہے جو تین سو دیناروں کے برابر ہیں' میں نے وہ اُس سے خرید لیے' میں اپنا گھر بنا تا رہا' میں نے اُسے بیس دینار دیے تاکہ وہ کاریگروں پر خرچ کرے' اُس نے دس خرچ کر لیے اور دس دیناروں کے ذریعے اپنا لباس خرید لیا' میں نے کہا: یہ کیوں کیا؟ اُس نے کہا: آپ جلدی نہ کریں کیونکہ صاحبِ مروت لوگ اپنے غلاموں کے اوپر غصہ نہیں کرتے' تو میں نے دل میں سوچا کہ میں نے اصمعی کو خرید لیا ہے اور مجھے پتا بھی نہیں چلا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے اپنی ایک چچازاد کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' میں اُس شادی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا' میں نے اُسے ایک دینار دیا تاکہ وہ اُس کے ذریعے شادی کا ضروری ساز وسامان خرید لے۔ اُس نے دوسری چیزیں خرید لیں' میں نے اُس پر غصے کا اظہار کیا تو اُس نے کہا: بقراط' ہاذبی کی مذمت کرتا تھا۔ میں نے کہا: اے غلط کام کرنے والی عورت کے بیٹے! مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ میں نے جالینوس کو خرید لیا ہے' میں نے اُسے دس تھپڑ لگائے تو اُس نے مجھے پکڑ کر سات لگائے اور بولا: اے میرے آقا! ادب سکھانے کے لیے تین تھپڑ مارے جاتے ہیں' میں نے آپ کو سات قصاص میں مارے ہیں۔ میں نے پھر اُس کی پٹائی کی' اُسے کنکری مار کر اُسے زخمی کر دیا تو وہ میری چچازاد کے پاس گیا اور بولا: دین خیر خواہی کا نام ہے' جو شخص ہمارے ساتھ دھوکا کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے' میرے آقا پہلے ہی شادی کر چکے ہیں اور انہوں نے اس بات کو چھپایا ہوا تھا۔ تو میں نے یہ کہا کہ میری مالکن کو اس سے آگاہ ہونا چاہیے' تو انہوں نے مجھے زخمی کر دیا اور میری پٹائی کی۔ راوی کہتے ہیں: تو میری چچازاد نے مجھے گھر میں داخل ہونے سے منع کر دیا اور میرے اور گھر کے درمیان رکاوٹ بن گئی' یہ صورتِ حال اسی طرح رہی یہاں تک کہ اُس عورت کو طلاق ہو گئی' میری چچازاد نے اُس غلام کا نام خیر خواہ

غلام رکھا' لیکن پھر میں کبھی بھی اُس غلام سے کلام نہیں کر سکا۔ پھر میں نے سوچا کہ مجھے اسے آزاد کر کے اس سے راحت حاصل کرنی چاہیے۔ جب میں نے اسے آزاد کر دیا تو یہ میرے ساتھ رہا اور بولا: اب آپ کا حق مجھ پر واجب ہو گیا ہے' پھر اُس نے حج کے لیے جانے کا ارادہ کیا' میں نے اُسے زادِ سفر دیا' وہ بیس دن تک غیر حاضر رہا' پھر واپس آ گیا اور بولا: راستہ بند ہو چکا ہے تو اب میں نے یہ دیکھا کہ آپ کا حق زیادہ واجب ہو چکا ہے۔ پھر اُس نے جنگ میں جانے کا ارادہ کیا' میں نے اُسے سامانِ سفر دیا' وہ کچھ عرصہ غائب رہا' میں نے اپنا مال بصرہ میں فروخت کیا اور وہاں سے اس خوف سے نکل آیا کہ کہیں وہ واپس نہ آ جائے۔

۸۰۷۸ - محمد بن قاسم بن سلیمان

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۸۰۷۹ - محمد بن قاسم بن زکریا محاربی کوفی

اس نے علی بن منذر طریقی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا' یہ بات ابوالحسن بن حماد کوفی نے بیان کی ہے اور مزید یہ کہا ہے: اس کے حوالے سے جو چیزیں روایت کی گئی ہیں' اُس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس نے ممانعت سے متعلق کتاب حسین بن نصر بن مزاحم سے نقل کی ہے اور اس کتاب کے بارے میں اس کا سماع نہیں ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: اس کا انتقال 326 ہجری میں ہوا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابوکریب سے بھی روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے امام دارقطنی اور قاضی محمد بن عبداللہ جعفی نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۰۸۰ - محمد بن قاسم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اُن کے آقا ربیع بن سبرہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے اور یہ محمد بن قاسم جہنی ہے۔

۸۰۸۱ - محمد بن قاسم

یہ کوفہ کا رہنے والا بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والا شخص ہے۔ اس نے علی بن سنان سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۸۰۸۲ - محمد بن قاسم بن معروف' ابوعلی دمشقی

اس کے حوالے سے ایک جزء منقول ہے جس کا ہم نے سماع کیا ہے' اس پر یہ تہمت عائد کی گئی ہے کہ اس نے ابوبکر احمد بن علی سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 350 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ یہ عبدالرحمٰن بن ابونصر تمیمی کا چچا ہے۔

۸۰۸۳ - محمد بن قاسم جبار

اس نے احمد بن بدیل ہمدانی سے روایات نقل کی ہیں۔ صالح بن احمد نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۸۰۸۴ - محمد بن قاسم بن شعبان' ابواسحاق مصری مالکی

یہ فقیہ ہے' ابومحمد بن حزم نے اسے واہی قرار دیا ہے' مجھے نہیں پتا کہ ایسا کیوں کیا ہے؟ اس کا انتقال 355 ہجری میں ہوا۔

۸۰۸۵ - محمد بن ابوالقاسم

اس نے عبدالملک بن سعید بن جبیر کے حوالے سے تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن ابوزائدہ اور ابواسامہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۰۸۶ - محمد بن قدامہ حنفی

اس نے اپنی قوم کے ایک منکر شخص کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اُس جیسے ایک اور شخص سے منقول ہے۔ ابوبشر جعفر بن ابووحشیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۰۸۷ - محمد بن قدامہ طوسی

اس نے جریر بن عبدالحمید سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ محمد بن مخلد عطار اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' اس نے ایک ایسی حدیث نقل کی ہے جس کی سند کے بارے میں اسے وہم ہوا ہے اور وہ روایت شراب کے بارے میں ہے۔

۸۰۸۸ - محمد بن قدامہ نحاس

اس نے زکریا بن منظور سے روایت نقل کی ہے' موسیٰ بن ہارون کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۰۸۹ - محمد بن قدامہ بغدادی' ابوجعفر جوہری لؤلؤی

یہ بغداد کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ اس نے ابن عیینہ' ابومعاویہ' ابن علیہ' وکیع اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابودنیا' ابویعلیٰ' بغوی' جعفر فریابی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن محرز نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' میں نے اس سے کوئی چیز نوٹ نہیں کی' اس کا انتقال (200) 37 ہجری میں ہوا۔ خطیب بغدادی اور دیگر حضرات کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے' اُنہوں نے اس کے حالات محمد بن قدامہ بن اعین مصیصی کے حالات میں شامل کردیئے ہیں جو ثقہ راوی تھا اور 250 ہجری تک زندہ تھا۔

۸۰۹۰ - محمد بن قدامہ بلخی زاہد

اس نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیا اور ابوکریب اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کا شمار عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری کے مشائخ میں کیا گیا ہے۔

۸۰۹۱ - محمد بن قدامہ رازی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ عمر بن محمد بن حکم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۰۹۲ - محمد بن قدامہ (د، س) بن اعین مصیصی

یہ امام ابوداؤد اور امام نسائی کا استاد ہے اور ثقہ ہے' جیسا کہ میں نے پہلے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔

۸۰۹۳ - محمد بن قدامہ سلمی بخاری

اس نے مرو میں رہائش اختیار کی تھی۔ امام مسلم اور حسن بن سفیان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۰۹۴ - محمد بن قرظہ (س) بن کعب

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قربانی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ جابر جعفی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۰۹۵ - محمد بن قیس اسدی (م، د، س)

اس نے سلمہ بن کہیل سے روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اس نے امام شعبی اور شیخ ابوضحاء سے بھی روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے شعبہ اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور یہ استدلال کیے جانے کے زیادہ قریب ہے' اس کی نقل کردہ حسن ہے۔

۸۰۹۶ - محمد بن قیس

اس نے سعید بن مسیّب سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔ یہ ابوزکیر یحییٰ بن محمد بن قیس کا والد ہے۔ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جیسے اس کا بیٹا اور شیخ ابوعاصم (نے اس سے روایات نقل کی ہیں)۔

۸۰۹۷ - محمد بن قیس (م، س)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابومعشر نجیح سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس سے روایت نقل نہیں کی جائے گی' جبکہ دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد اور فسوی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۰۹۸ - محمد بن قیس ہمدانی مرہبی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سفیان بن سعید اور ابوعوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے بھی اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس کا شمار اہلِ کوفہ میں کیا گیا ہے۔

۸۰۹۹ - محمد بن قیس (م، ت، س) مخرمہ مطلبی

یہ تابعی ہے' امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۱۰۰ - محمد بن قیس (م، د، س) اسدی والبی کوفی

اس نے حکم، شعبی، اور ابوضحیٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ، وکیع اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے وکیع، امام احمد، یحییٰ بن معین، ابن مدینی، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ متقن افراد میں سے ایک ہے۔

۸۱۰۱ - محمد بن قیس یشکری

اس نے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا اور جابر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حمید، خالد الحذاء اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے اس کے بارے میں ہونے والی کسی تنقید کا علم نہیں ہے، یہ سلیمان بن قیس کا بھائی ہے۔

۸۱۰۲ - محمد بن کامل عمانی بلقاوی

اس نے ابان عطار کے حوالے سے 270 ہجری کے بعد روایات نقل کی ہیں، اس نے یہ بیان کیا ہے کہ 120 سال کا ہے۔ کسی نے بھی اس کی بات پر اعتماد نہیں کیا، محمد بن محمد نجدی نے اس سے روایت نقل کی ہے، یہ راوی مجہول ہے۔

۸۱۰۳ - محمد بن کثیر سلمی بصری قصاب

اس نے عبداللہ بن طاؤس اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الدار حرم، فمن دخل عليك حرمك فاقتله.

''گھر حرم ہوتا ہے، تو جو شخص تمہارے حرم میں داخل ہونے کی کوشش کرے تم اُسے قتل کردو''۔

۸۱۰۴ - محمد بن کثیر قرشی کوفی، ابواسحاق

اس نے لیث اور حارث بن حصیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیثوں کو پھاڑ دیا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا اور منکر الحدیث ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نوٹ کی تھیں اور اس کی حدیثوں پر لائن لگادی تھی۔ یحییٰ بن معین نے اس کا ساتھ دیا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله.

''مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور کی مدد سے دیکھتا ہے''۔

اس روایت کو ابن وہب نے ثوری کے حوالے سے عمرو بن قیس سے نقل کیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم لوگ بچو، اس کے بعد اس نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شیعہ ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یرحم الله عبدا سمع مقالتی فحفظها، فرب حامل فقه لیس بفقیه..الحدیث.

''اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحم کرے جو میری بات سن کر اُسے یاد رکھتا ہے کیونکہ بعض اوقات براہِ راست سیکھنے والا شخص درحقیقت سمجھدار نہیں ہوتا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۸۱۰۵- محمد بن کثیر عبدی بصری (ع)

اس نے اپنے بھائی سلیمان' شعبہ' ثوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری' امام ابوداؤد' قاضی یوسف اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ احمد بن ابوخیثمہ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے ہم سے کہا: تم اس کے حوالے سے روایت نوٹ نہ کرو کیونکہ یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ پرہیزگار اور فاضل شخص تھا' ابوخلیفہ نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

۸۱۰۶- محمد بن کثیر (د، ت، س) مصیصی' ابو یوسف

یہ صنعانی ہے اور یہ شامی اور یہ ثقفی ہے (یعنی اس کے اسم منسوب یہ تینوں ہیں)۔ اس نے مصیصہ میں رہائش اختیار کی ہے۔ اس نے معمر اور اوزاعی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ عباس ترقفی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 216 ہجری میں ہوا تھا۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد نے ابومحمد بن کثیر مصیصی کا ذکر کرتے ہوئے اُسے انتہائی ضعیف قرار دیا اور فرمایا: اس نے معمر سے سماع کیا تھا' پھر اُنہوں نے اسے یمن بھیجا' وہاں سے اس نے اُن روایات کو حاصل اور اُنہیں روایت کر دیا۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ایسی منکر روایات نقل کرتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ عبید بن محمد کشوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

محمد بن ابراہیم اصبہانی کہتے ہیں: میں نے ابوحاتم سے محمد بن کثیر مصیصی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک نیک شخص ہے' اس نے مصیصہ میں رہائش اختیار کی تھی' اصل میں یہ یمن کے شہر صنعاء کا رہنے والا تھا' البتہ اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

سعید بن عمرو بردعی کہتے ہیں: امام ابوحاتم نے مجھ سے فرمایا: محمد بن کثیر نے امام اوزاعی کی تحریر میرے حوالے کی جو ہر حدیث میں یہ مذکور تھا کہ محمد بن کثیر نے امام اوزاعی کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی۔ پھر اُنہوں نے اسے آخر تک پڑھا' جس میں یہ تھا کہ محمد بن

کثیر نے ہمیں حدیث بیان کی۔ تو وہ اُن میں سے ہر حدیث میں یہ کہنے لگا: محمد بن کثیر نے ہمیں حدیث بیان کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ غفلت ہے شاید اس میں سے کوئی راوی ساقط ہو گیا۔

عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے حسن بن ربیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: آج محمد بن کثیر سب سے زیادہ ثقہ ہے لوگوں نے اُس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں یہاں تک کہ شیخ ابواسحاق فزاری نے یہ کہا ہے: یہ بات مناسب ہے کہ جو شخص علمِ حدیث اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے حاصل کرنا چاہتا وہ اس کی طرف جائے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ انتہائی کمزور ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم نہیں رکھتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اربعمائة، فقلنا :اطعمنا فقال لعمر :قم (فاطعمهم قال: یا رسول اللہ، ما عندی الا تمر، هو فرض عیالی.

قال قم فاطعمهم.

قال ابوبکر :اسمع واطع.

قال: فانطلق بنا فاعطانا من تمر..الحدیث.

''ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ہم چار سو افراد تھے ہم نے عرض کی: آپ ہمیں کچھ کھانے کے لیے دیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اُٹھو اور انہیں کھلاؤ! تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس تو کھجوریں نہیں ہیں صرف میرے گھر والوں کے کھانے کے لیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُٹھو اور انہیں کھلاؤ۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بات سنو اور اُس پر عمل کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں ساتھ لے کر گئے اور انہوں نے ہمیں کھجوریں دیں'' الحدیث۔

یہ روایت ایک جماعت نے ثوری کے حوالے سے نقل کی ہے اور جریر کی جگہ دکین بن سعید مزنی کا ذکر کیا ہے۔ صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میرے والد نے یہ کہا ہے کہ محمد بن کثیر نامی راوی میرے نزدیک ثقہ نہیں ہے۔ یونس بن حبیب کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی کے سامنے محمد بن کثیر مصیصی کا ذکر کیا کہ اس نے امام اوزاعی کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر وعمر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ دونوں اہلِ جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہے''۔

تو علی بن مدینی نے کہا: میری یہ خواہش تھی کہ میں اس شیخ کو دیکھ لیتا لیکن اب میری یہ خواہش نہیں ہے کہ میں اسے دیکھوں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا وطی احدکم الاذی بخفیه فطهور هبا التراب.

''جب کوئی شخص موزے پہن کر کسی گندی جگہ پر پاؤں دے دے تو مٹی اُسے صاف کر دے گی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من قرا (یس) فی لیلة غفر الله له.

''جو شخص رات کے وقت سورۂ یٰسین پڑھ لے اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

۸۱۰۷ - محمد بن کثیر بن مروان فہری شامی

اس نے لیث بن سعد اور ابن لہیعہ سے جبکہ اس سے بغوی اور حامد بن شعیب نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' بغوی نے اس کی تعریف بُرے الفاظ میں کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں اور اس میں خرابی اسی کی طرف سے ہے۔ اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے ابراہیم بن ابو عبلہ کو دیکھا ہوا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رفعت الی الارض فرایت مدینة اعجبتنی، فقلت :یا جبرائیل، ما هذه ؟ قال :نصیبین.

فقلت :اللهم عجل فتحها، واجعله للمسلمین فیها برکة.

''میرے ساتھ زمین کو پیش کیا گیا تو میں نے ایک شہر دیکھا جو مجھے اچھا لگا' میں نے دریافت کیا: جبرائیل! یہ کون سا شہر ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ نصیبین ہے' میں نے کہا: اے اللہ! اسے جلدی فتح کروا دینا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھنا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یقر مصلوب علی خشبة فوق لیلة واحدة.

''مصلوب ہونے والے شخص کو لکڑی پر ایک رات سے زیادہ نہ رکھا جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من عطس او تجشا فقال :الحمد لله علی کل حال من الحال، دفع الله عنه سبعین داء ، اهونها الجذام.

''جس شخص کو چھینک آئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تو وہ یہ کہے: ہر طرح کی صورتِ حال میں ہر طرح کی صورتِ حال سے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اُس سے ستر بیماریوں کو دور کیا' جن میں

سب سے زیادہ کم اور ہلکی بیماری جذام ہے"۔

۸۱۰۸ - محمد بن کثیر بن سہل رازی

اس نے اپنے چچا شعبویہ قاضی سے روایات نقل کی ہیں' جو شعیب بن سہل ہے جبکہ اس سے قانع نے روایات نقل کی ہیں۔اس نے غریب روایات نقل کی ہے' یہ بات خطیب نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۸۱۰۹ - محمد بن کرام سجستانی

یہ عبادت گزار شخص اور علم کلام کا ماہر ہے اور کرامیوں کا پیشوا ہے۔ یہ اپنی بدعت کی وجہ سے حدیث میں ساقط الاعتبار ہے' اس نے احمد جویباری اور محمد بن تمیم سعدی سے بکثرت روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں کذاب تھے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ رسوائی کا شکار ہوا تھا یہاں تک کہ اس نے مسلک میں سے سب سے بُرے مسلک کو اختیار کیا اور احادیث میں سے سب سے زیادہ واہی روایات کو اختیار کیا۔

ابوالعباس سراج کہتے ہیں: میں امام بخاری کے پاس موجود تھا' اُن کے پاس ابن کرام کا خط لایا گیا' جس میں اُس نے امام بخاری سے کچھ احادیث کے بارے میں دریافت کیا تھا' جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو زہری نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الایمان لا یزید ولا ینقص.

"ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے"۔

تو امام بخاری نے اُس خط کی پشت پر یہ لکھ دیا: جو شخص یہ حدیث بیان کرے وہ شدید پٹائی کیے جانے کا مستحق ہو جاتا ہے اور طویل قید کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: ابن کرام نے یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ ایمان صرف زبانی ہوتا ہے' اس کا معرفت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں: ابن کرام اس بات کا قائل تھا کہ ایمان سے مراد زبان کے ذریعے اعتراف کرنا ہے' اگرچہ آدمی دل میں کفر کا اعتقاد رکھتا ہو' پھر بھی وہ مؤمن شمار ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایسا شخص محض منافق ہوگا اور جہنم کے سب سے نیچے والے درجے میں قطعی طور پر ہوگا تو پھر ابن کرام کو اُسے مؤمن کا نام دے کر کیا فائدہ ہوگا؟ اس نے کرامیہ کا یہ مؤقف بھی ایجاد کیا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہے کہ وہ ایک جسم ہے لیکن عام اجسام کی مانند نہیں ہے۔ میں نے اپنی بڑی تاریخ میں ابن کرام کے بارے میں تفصیلی حالات نقل کیے ہیں کہ اس کے پیروکار اور مریدین تھے' اسے اس کے بدعتی نظریات کی وجہ سے نیشاپور میں آٹھ سال تک قید میں رکھا گیا' پھر اسے وہاں سے نکالا گیا تو یہ بیت المقدس چلا گیا اور اس کا انتقال 255 ہجری میں شام میں ہوا' اس کے بعد اس کے اصحاب ایک مدت تک اس کی قبر پر معتکف رہے۔ لفظ کرام شد کے ساتھ ہے' ابن ماکولا اور ابن سمعانی اور دیگر حضرات نے اسے اسی طرح بیان کیا ہے اور زبانوں پر بھی یہ اسی طرح

جاری ہے۔ البتہ کرامیہ کے علم کلام کے ماہر محمد بن ہیصم اور دیگر حضرات نے اس کا انکار کیا ہے' ابن ہیصم نے اس کے بارے میں دو صورتیں نقل کی ہیں' ایک یہ کہ یہ لفظ کرام ہے' یعنی شد کے بغیر ہے اور 'ر' پر زبر کے ساتھ ہے۔ اُس نے یہ چیز ذکر کی ہے: اُن کے مشائخ کی زبانوں پر یہی لفظ معروف ہے' اور اُس نے یہ بات بھی بیان کی ہے: یہ کرم اور کرامہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے' اور دوسری صورت یہ ہے کہ یہ کاف پر زیر پڑھی جائے گی جیسے لفظ کریم کی جمع کرام آتی ہے' یہ حکایت اُس نے اہلِ بجستان سے نقل کی ہے اور اسے خاصا طول دیا ہے۔ ابوعمرو بن صلاح کہتے ہیں: پہلے معنی سے عدول کی کوئی صورت نہیں ہے اور یہ وہی ہے جو ابن سمعانی نے انساب میں ذکر کیا ہے' اور یہ کہا ہے: اس کا باپ چونکہ انگور کے بیلوں کی حفاظت کرتا تھا' اس لیے اُسے کرام کہا جاتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ بات جو ابن سمعانی نے کہی ہے یہ کسی سند کے بغیر ہے اور اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' کیونکہ لفظ کرام محمد اس راوی کے باپ کا الم ہے اور اس چیز میں یہ چیز برابر ہوگی کہ خواہ اُس نے کرم کے حوالے سے کوئی کام کیا ہو یا نہ کیا ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۸۱۱۰ - محمد بن کریب (ق)

یہ (کریب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام ہے۔ (محمد نامی اس راوی نے) اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ رشدین بن کریب کا بھائی ہے' اس سے عبدالرحیم بن سلیمان رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔

۸۱۱۱ - محمد بن ابوکریمہ

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لکل قلب وسواس، فاذا فتق الوسواس حجاب القلب نطق به اللسان واخذ به العبد، واذا لم يفتق القلب ولم ينطق اللسان فلا حرج.

''ہر دل میں وسوسے ہوتے ہیں' جب وسوسہ دل کے حجاب کو چیر دیتا ہے تو زبان کے بارے میں بات کرتی ہے اور اسی وجہ سے بندے کی پکڑ ہوتی ہے لیکن جب دل کو چیرتا نہیں ہے تو زبان بات بھی نہیں کرتی تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے''۔

۸۱۱۲ - محمد بن کناسہ

یہ محمد بن عبداللہ بن کناسہ ہے۔

۸۱۱۳ - محمد بن لیث

اس نے مسلم زنجی سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے

کہ یہ ابولبید سرخسی ہے یعنی وہ راوی جس نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۸۱۱۴ - محمد بن مالک (ق) ابومغیرہ

یہ تابعی ہے اس نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ امام بخاری نے یہ بات کہی ہے: جیسا کہ ابوعباس نباتی نے اسے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی قبر، فقال: اخوانی لمثل هذا الیوم فاعدوا.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے پاس ٹھہرے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! اس دن کے لیے تیاری کر لو''۔

اس کی مانند روایت کو امام ابن ماجہ نے ایک شیخ کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۸۱۱۵ - محمد بن مالک انطاکی

یہ عبادت گزار شخص اور دھننے والا ہے اس نے منکر حکایات نقل کی ہیں یہ 400 ہجری سے پہلے کا ہے اس نے ابن اعرابی سے ملاقات کی ہے۔

۸۱۱۶ - محمد بن مالک

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۱۱۷ - محمد بن ماہان قصبانی

یہ 200 ہجری کے بعد کا ہے۔

۸۱۱۸ - محمد بن ماہان ابوجعفر دباغ

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے محدثین نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

۸۱۱۹ - محمد بن مبارک بن مشق بغدادی

یہ علم حدیث کے طالب علموں میں سے ہے اس نے ارموی سے سماع کا زمانہ پایا ہے۔ یہ انتقال سے تین سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اس دوران اس نے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۸۱۲۰ - محمد بن متوکل (د) عسقلانی

یہ محمد بن ابوسری ہے جو حافظ الحدیث ہے جس نے علم حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا۔ اس نے فضیل بن عیاض اور معتمر بن سلیمان سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے فریابی حسن بن سفیان اور ایک مخلوق نے سماع کیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم

کہتے ہیں: حدیث میں یہ کمزور ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سئل عن علم فکتمه الجم بلجام من نار.

''جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اُسے چھپا لے تو اُسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی''۔

یہ روایت غریب ہے اور اس محمد نامی راوی کے حوالے سے اور بھی منکر روایات منقول ہیں۔

اس راوی نے یہ بات بیان کی ہے:

رایت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم (فی المنام) فقلت :یا رسول اللّٰہ، استغفر لی.فسکت، فقال :یا رسول اللّٰہ ان ابن عیینة حدثنا عن ابی الزبیر، عن جابر انك ما سئلت شیئا قط فقلت لا.

فتبسم صلی اللّٰہ علیه وسلم واستغفر لی.

''میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے' تو آپ خاموش رہے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابن عیینہ نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے کبھی نہ نہیں فرمایا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ نے میرے لیے دعائے مغفرت کی''۔

ابن ابوسری کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔

۸۱۲۱ - محمد بن مثنیٰ (ع)

یہ حافظ الحدیث ہے اور اس کا اسم منسوب عنزی بصری ہے اور اس کا لقب زمن ہے۔ اس نے ابن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے محاملی سے ملاقات کی ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ذہلی کہتے ہیں: یہ حجت ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ لہجے کے اعتبار سے صدوق تھا لیکن اس کی عقل میں کچھ خرابی تھی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور صالح الحدیث ہے۔ ابوعروبہ کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں اس سے اور یحییٰ بن حکیم سے زیادہ ثبت اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ اپنی تحریر میں تبدیلی کر دیتا تھا۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ صرف اپنی تحریر میں سے پڑھ کر ہی روایات سناتا تھا۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے' تمام ائمہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۸۱۲۲ - محمد بن مجیب ثقفی' کوفی

اس نے جعفر بن محمد اور لیث سے روایات نقل کی ہیں جبکہ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صليت العصر مع عثمان فراى خياطا فى المسجد، فامر باخراجه، فقيل :يا امير المؤمنين، انه يكنس المسجد، ويغلق الابواب، ويرش، فقال :انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: جنبوا صناعكم عن مساجدكم.

''میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' میں نے مسجد میں ایک درزی کو دیکھا' اُنہوں نے اسے نکالنے کا حکم دیا تو کہا گیا: اے امیر المؤمنین! یہ مسجد میں جھاڑو دیتا ہے اور دروازے بند کرتا ہے اور پانی چھڑکتا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اپنے کاریگروں کو اپنی مسجدوں سے دور رکھو (یعنی وہ مسجد میں بیٹھ کر کام نہ کریں)''۔

۸۱۲۳ - محمد بن محبب (د،س)' ابوہمام دلال بصری

یہ ثقہ ہے' ابن جوزی نے یہ غلط کیا ہے کہ اس کا ذکر ضعیف راویوں میں کیا ہے۔

۸۱۲۴ - محمد بن محبب مصیصی

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے حالات نقل کیے ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۸۱۲۵ - محمد بن محبوب (خ،د،س) بنانی

اس نے دونوں حمادوں اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ علم حدیث میں مسدد سے زیادہ سمجھدار ہے۔ امام ابوداؤد سے یہ بات کہی گئی کہ یہ تو قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا' تو اُنہوں نے کہا: اس بارے میں اس کا قول ضعیف ہے۔

۸۱۲۶ - محمد بن محصن عکاشی

اس نے سفیان ثوریؒ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ نہیں ہے۔ یہ محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن عکاشہ بن محصن اسدی ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۸۱۲۷ - محمد بن محمد بن اسحاق

یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے' جس نے سوید بن نصر مروزی سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس سے احمد بن رجاء نے روایت نقل کی ہے' اُس کی شناخت بھی نہیں ہو سکی۔

۸۱۲۸ - محمد بن محمد (س) بن نافع طائفی

یہ امام عبدالرزاق کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک بزرگ ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے قاسم بن عبدالواحد کے

حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے اس سے عبدالملک جدی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۱۲۹ - محمد بن محمد (م، ت، ق) بن مرزوق باہلی

یہ امام مسلم کے اساتذہ میں سے ہے یہ صدوق ہے خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ جس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُس میں اسے منکر قرار دیا گیا ہے وہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ليس المخبر كالمعاين.

''جس چیز کے بارے میں اطلاع ملی ہو وہ براہِ راست دیکھنے کی مانند نہیں ہوتی''۔

اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جسے نقل کرنے میں یہ منفرد ہے وہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اكل ناسيا في رمضان فلا قضاء عليه ولا كفارة.

''جب کوئی شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے تو اُس پر نہ قضاء لازم ہوگی اور نہ ہی کفارہ لازم ہو گا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے ان دو سے زیادہ منکر اور کوئی روایت نہیں دیکھی ویسے یہ کمزور ہے۔

۸۱۳۰ - محمد بن محمد

اس نے نافع کے حوالے سے جبکہ اس سے امام اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۸۱۳۱ - محمد بن محمد بن نعمان بن شبل باہلی

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے ابوروق ہزانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی اس پر طعن کیا ہے اور اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۸۱۳۲ - محمد بن محمد بن نعمان ابوعبداللہ بن معلم رافضی

اس کا لقب شیخ مفید ہے۔

سلف پر تنقید کے بارے میں اس کی کافی کتابیں ہیں۔

اس کی وفات 413ھ میں ہوئی۔

جلیل القدر صاحب عظمت تھا۔

۸۱۳۳ - محمد بن ابومحمد

محمد بن ابومحمد نے عوف سے روایت نقل کی ہے اور مجہول ہے۔

۸۱۳۴ - محمد بن ابو محمد

محمد بن ابو محمد نے اپنے والد کے واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حج کی طاقت کھو جانے سے پہلے حج کر لو۔ محمد بن ابو محمد مجہول ہے۔

۸۱۳۵ - محمد بن ابو محمد مدنی

محمد بن ابو محمد نے سعید بن جبیر وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے ابن اسحاق روایات نقل کرتا ہے۔

۸۱۳۶ - محمد بن محمد بن سلیمان' ابو بکر باغندی

یہ حافظ الحدیث اور معمر شخص ہے۔ اس نے شیبان بن فروخ اور اُس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تدلیس کرتا تھا اور اس میں کچھ (کمزوری) ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلطی نہیں کرتا ہوگا۔ اسماعیلی کہتے ہیں: میں اس پر تہمت عائد نہیں کرتا لیکن یہ انتہائی خراب طور پر تدلیس کرتا تھا اور تصحیف بھی کرتا تھا۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اپنے بہت سے مشائخ کو دیکھا کہ وہ اس کی حدیث سے استدلال کرتے تھے اور اُنہوں نے اس کی روایات کو صحیح روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

محمد بن احمد بن ابو خیثمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن کے سامنے باغندی کا ذکر کیا گیا تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے' اگر یہ موصل میں ہوتا تو تم نکل کر اس کی طرف جاتے' لیکن اسے تم سے پرے کر دیا گیا' اس لیے تم اس کے پاس نہیں جانا چاہتے۔ خطیب کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس نے زیادہ تر جو روایات بیان کی ہیں وہ اپنے حافظے کی بنیاد پر نقل کی ہیں۔ سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے محمد بن محمد باغندی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ اختلاط کا شکار شخص ہے اور تدلیس کرتا تھا' یہ اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے روایات نوٹ کرتا تھا اور پھر اپنے اور اپنے شیخ کے درمیان کے تین واسطوں کو ساقط کر دیتا تھا' یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا' اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے!

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا ایک بھائی بھی تھا جس کا نام اس کے نام کے مطابق (محمد) تھا اور وہ بھائی چھوٹا تھا' اُس کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اُس نے شعیب صیرفینی سے روایات نقل کی تھی اور اُس سے صرف ابن مظفر نے روایات نقل کی ہیں' ابن مظفر کی اُس سے ملاقات موصل میں ہوئی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابراہیم اصبہانی نے یہ بات بیان کی ہے: ابو بکر باغندی کذاب تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ وہ صدوق تھا اور علمِ حدیث کا انتہائی ماہر تھا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: اُس نے تین لاکھ مسائل کے جوابات حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دیئے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اهل البدع شر الخلق والخليقة.

''اہلِ بدعت مخلوق اور خلقت میں سب سے بُرے لوگ ہیں''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے۔ ابوبکر نامی اس راوی کا انتقال 312 ہجری کے آخر میں بغداد میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے!

۸۱۳۷ - محمد بن محمد بن اشعث کوفی' ابوالحسن

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں۔ اُنہوں نے اس کے تشیع کی شدت کی وجہ سے اس پر تنقید کی ہے کہ اس نے ہمارے سامنے ایک نسخہ نکالا جس میں تقریباً ایک ہزار احادیث تھیں جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی تھیں' جن میں زیادہ تر روایات منکر تھیں۔ ہم نے اُن روایات کا تذکرہ حسین بن علی حسنی علوی سے کیا جو مصر میں اہلِ بیت کے سردار تھے تو اُنہوں نے کہا: موسیٰ نامی یہ شخص (جس سے اس نے روایات نقل کی ہیں) یہ مدینہ میں چالیس سال تک میرا پڑوسی رہا' اس نے ان میں سے کوئی بھی روایت کبھی بھی اپنے والد یا کسی اور کے حوالے سے نقل نہیں کی۔ اُس نسخے میں یہ روایت بھی شامل ہے:

نعم الفص البلور.

''سب سے بہترین نگینہ بلور ہے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

شر البقاع دور الامراء الذين لا يقضون بالحق.

''سب سے بُری جگہ امراء کے گھر ہیں جہاں حق کے مطابق فیصلے نہیں دیئے جاتے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

ثلاث ذهبت منهم الرحمة :الصياد، والقصاب، وبائع الحيوان.

''تین لوگوں سے رحمت رخصت ہوگئی ہے: شکاری سے' قصاب سے اور جانور فروخت کرنے والے سے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

لا خيل ابقى من الدهم، ولا امراة كابنة العم.

''دھم (گھوڑے) سے زیادہ باقی رہنے والا عمدہ گھوڑا اور کوئی نہیں ہے اور چچازاد سے زیادہ دیر باقی رہنے والی اور کوئی عورت نہیں ہے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

اشتد غضب الله على من اهراق دمي، وآذاني في عترتي.

''اللہ تعالیٰ کا اُس پر شدید غضب ہوگا جو میرا خون بہائے گا اور میری عترت کے حوالے سے مجھے تکلیف دے گا''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے تمام موضوعات روایات نقل کی ہیں۔ سہمی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے' انہوں نے وہ کتاب ایجاد کی تھی' یعنی علویات سے متعلق کتاب۔

۸۱۳۸ - محمد بن محمد بن احمد بن مہران ابواحمد مطرز بغدادی

یہ حافظ الحدیث تھے انہوں نے داؤد بن رشید اور ایک گروہ سے جبکہ ان سے ابوبکر شافعی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں۔

۸۱۳۹ - محمد بن محمد بن احمد بن عثمان ابوبکر بغدادی طرازی

انہوں نے خراسان میں رہائش اختیار کی ہے انہوں نے بغوی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہیں انہوں نے منکر اور باطل روایات نقل کی ہیں انہوں نے خراش کے نسخے میں ایسی روایات کا اضافہ کیا جو اُن میں شامل نہیں تھیں۔ ان کا انتقال 385 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوسعد کنجروذی اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۱۴۰ - محمد بن محمد بن یوسف ابواحمد جرجانی

انہوں نے امام فربری سے امام بخاری کی صحیح روایت کی ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۸۱۴۱ - محمد بن محمد بن حکیم مقوم

اس نے ابوخلیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی عمدہ اصل نہیں دیکھی۔

۸۱۴۲ - محمد بن محمد بن سلیمان معدانی

انہوں نے امام طبرانی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کے حوالے سے ان پر تہمت عائد کی گئی ہے اور ان سے عبد الرحمٰن بن مندہ نے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے طبرانی کے حوالے سے صحیح سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من احد من امتی رزقه الله ولدا فسماه محمدا وعلمه تبارك الا حشر علی ناقة خطامها من اللؤلؤ، علی راسه تاج من نور.

''میری اُمت کے جس بھی فرد کو بیٹا عطا کرے اور وہ اُس کا نام محمد رکھے اور اسے علم سکھائے برکت کی (دعا) کرے اور اُس کا حشر ایک اونٹنی پر ہوگا جس کی لگام لؤلؤ سے بنی ہوئی ہوگی اور اُس کے سر پر نور کا تاج ہوگا''۔

ابن جوزی کہتے ہیں: میں اس روایت کے حوالے سے صرف محمد بن ابونصر محمد بن سلیمان معدانی پر تہمت عائد کرتا ہوں۔

۸۱۴۳ - محمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن سلال بغدادی کرخی حبار

اس نے ابن ہزار مرد صریفینی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ شیعہ تھا جو نماز نہیں پڑھتا تھا اس کی عمر زیادہ ہوئی تھی یہ کچھ عالی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۱۴۴- محمد بن محمد بن یوسف ابوالحسن طوسی

یہ ابوخراسان کا صاحبزادہ ہے۔خلیلی کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث اور عالم تھا' تاہم اس نے ایسا نسخہ نقل کیا ہے کہ جس کے ابواب میں اور روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔اس کا انتقال 336 ہجری میں ہوا۔ابوالعباس بصیر اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔

۸۱۴۵ - محمد بن محمد بن احمد بن حسین' ابومنصور عکبری ندیم

یہ تاریخی روایات کا عالم ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ میں اسے صدوق شمار کرتا ہوں' اس کا انتقال 470 ہجری کے بعد ہوا۔

۸۱۴۶ - محمد بن محمد بن علی شریف' ابوطالب علوی

اس کا ابوعلی تستری سے سنن ابوداؤد کے پہلے جزء کا سماع درست ہے' لیکن اس کے علاوہ میں اس کا سماع ثابت نہیں ہے' اس نے تحریر کے حوالے سے تمام روایات بیان کی تھیں' اس لیے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔یہ بات چیت کرتے ہوئے بھی جھوٹ بولا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ اسے درگزر کرے۔ابوالفتوح حصری نے اس کی طرف سفر کیا تھا اور اس سے سماع کیا تھا۔یہ 550 ہجری کے آس پاس کی بات ہے۔

۸۱۴۷ - محمد بن محمد بن سعید مؤدب

میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا اراد اللہ انفاذ قضائہ وقدرہ سلب ذوی العقول عقولھم.

"جب اللہ تعالیٰ قضاء وقدرت کو نافذ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو عقلمند لوگوں سے اُن کی عقل چھین لیتا ہے"۔

اس میں خرابی کی جڑ مؤدب نامی یہ راوی ہے یا اس کا استاد ہے۔اس روایت کو قضاعی اپنے شیخ کے حوالے سے ابوالحسن نعیمی کے حوالے سے مؤدب سے نقل کیا ہے۔

۸۱۴۸ - محمد بن محمد بن علی شریف' ابوالحسن حسینی عبیدلی

یہ علم نسب کا ماہر اور معمر شخص تھا۔یہ انتہاء پسند رافضی تھا اور "الاغانی" کے مصنف ابوالفرج سے اس کی ملاقات کے حوالے سے اس پر تہمت کی گئی ہے۔اس کا انتقال 436 ہجری میں ہوا۔ ابن خیرون نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۸۱۴۹ - محمد بن محمد بن نعمان شیخ مفید

یہ رافضیوں کا بڑا عالم تھا' اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ بدعتی موضوعات سے متعلق تصانیف کا مصنف ہے جو تقریباً دو سو تصنیفات

ہیں۔ان کتابوں میں اس نے اسلاف پر طعن کیا ہے اور اسے عضد الدولہ کی وجہ سے بڑی سرکاری اہمیت حاصل تھی' اس نے اُس کے ہمراہ اسّی ہزار لوگوں کو شیعہ کیا تھا۔اس کا انتقال 413 ہجری میں ہوا۔

۸۱۵۰ - محمد بن محمد بن معمر بن طبرزد

یہ محدث ہے' اس کی کنیت ابوالبقاء ہے' یہ مشہور مسند ابوحفص کا بھائی اور اس پر یہ تہمت عائد کی گئی ہے کہ اس نے جھوٹے سماع کا دعویٰ کیا ہے' یہ ادھیڑ عمری سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔اس نے زیادہ تر سماع اپنے بھائی سے قرات کے طور پر کیا ہے۔ابن سمعانی نے مبارک بن عبدالوہاب شیبانی قزاز کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے رزق اللہ اور ایک جماعت سے سماع کیا تھا' علم حدیث طلب کیا تھا۔پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: اس بات پر اتفاق ہے کہ ابوالبقاء طبرزد نے اپنا سماع ابن کرامہ کے جزء میں تمیمی سے نقل کیا ہے اور اُنہوں نے اپنی تحریر میں سماع کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ اُنہوں نے اُن کے سامنے یہ روایات پڑھی تھیں۔اُن سے جب اصل کا مطالبہ کیا گیا تو وہ یہ نہیں کر سکے' اسی وجہ سے طالبانِ حدیث نے ان پر تنقید کی اور ان کا معاملہ واضح ہو گیا۔اس کے بعد شیخ ابوالقاسم بن سمرقندی نے شیخ کے سماع کو ثقہ تحریر کے ساتھ ظاہر کیا تو وہ طبقہ جس نے ابوالبقاء سے سماع کیا تھا' جس میں مجہول لوگوں کی ایک جماعت بھی تھی' وہ بھی ان کے ساتھ مل گئے تو اس سے ابوالبقاء خوش ہو گئے۔تو میں نے کہا: آپ خوش نہ ہوں! کیونکہ اب یہ بات واضح ہو جائے گی کہ آپ نے جو پہلے سماع کا دعویٰ کیا تھا وہ جھوٹا تھا' پھر اُس نے اس بات پر اتفاق کیا کہ شیخ نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ جزء اُن کا ہی تھا اور ابوالبقاء نے اُن سے حاصل کیا تھا اور اُن کے لیے اس میں سے روایات نقل کی تھیں۔

عمر بن مبارک بن سہلان کہتے ہیں: ابوالبقاء بن طبرزد ثقہ نہیں ہے' اس نے اجزاء میں مختلف لوگوں کے نام شامل کیے تھے اور اُن کی طرف نسبت کی تھی کہ اس نے اُن کے سامنے احادیث پڑھی ہیں' اس کے علم سے نفع حاصل نہیں کیا جا سکا' اس میں کچھ تکبر بھی موجود تھا۔

۸۱۵۱ - محمد بن محمد بن زکریا' ابوغانم یمامی

اس نے مقدام بن داؤد سے روایات نقل کی ہیں' ابن عساکر نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۱۵۲ - محمد بن محمد بن حارث بن سفیان' ابوعلی سمرقندی

اس سے منکر روایات منقول ہیں' شیخ ضیاء مقدسی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۸۱۵۳ - محمد بن محمد بن مواہب' ابوالعز خراسانی ثم بغدادی

یہ شہداء کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔اس نے ابوالحسین بن طیوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بہاء قاسمی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ابن دبیثی نے اس سے سماع نہیں کیا کیونکہ اس کی عمر زیادہ ہو گئی تھی اور اسے غفلت اور نسیان لاحق ہو چکے تھے۔

۸۱۵۴ - محمد بن محمود شیخ تقی الدین حمامی شہید

یہ ہمدان کا شیخ ہے۔اس کے بارے میں رفیع ابرقوہی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کا سماع مستند نہیں ہے'

یہ ہمدان کے دروازے پر تاتاریوں کے ہاتھوں شہید ہو گیا تھا۔

۸۱۵۵ - محمد بن محمویہ

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابونصر محمد بن محمد فقیہ نے جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۸۱۵۶ - محمد بن مخلد جرمی

اس نے عباد بن جویریہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۱۵۷ - محمد بن مخلد' ابواسلم رعینی حمصی

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

دعهم يا عمر، فان التراب ربيع الصبيان.

''اے عمر! انہیں کرنے دو کیونکہ مٹی بچوں کی بہار ہوتی ہے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الصخرة صخرة بيت المقدس على نخلة، والنخلة على نهر من انهار الجنة، تحت النخلة آسية امراة فرعون، ومريم بنت عمران تنظمان سموط اهل الجنة الى يوم القيامة.

''بیت المقدس کا پتھر کھجور کے ایک درخت پر ہوگا اور وہ درخت جنت کی ایک نہر کے کنارے ہوگا اور اُس درخت کے نیچے فرعون کی اہلیہ سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا اور عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم رضی اللہ عنہا قیامت تک اہلِ جنت کے ہار پروتی رہیں گی''۔

اس روایت کو ابوبکر محمد بن احمد واسطی نے فضائل بیت المقدس میں تاریک سند کے ساتھ ابراہیم بن محمد کے حوالے سے محمد بن مخلد سے منسوب کر کے بیان کیا ہے اور یہ واضح طور پر جھوٹ ہے۔

۸۱۵۸ - محمد بن مخنف

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۱۵۹ - محمد بن مرداس انصاری

اس نے خارجہ بن مصعب کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ راوی مجہول ہے' امام ابوحاتم نے اسی طرح کہا ہے' ویسے یہ شخص بصرہ کا رہنے والا ہے اور مشہور ہے۔ اس نے جاریہ بن ہرم' غندر' بشر بن مفضل اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری نے صحیح بخاری کے علاوہ' امام بزار' عبدان' محمد بن ہارون رویانی' عمر بجیری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہوا ہے اور بالکل ٹھیک کیا ہے۔ اس کا انتقال 249 ہجری میں ہوا۔

۸۱۶۰ - محمد بن مروان سدی کوفی

یہ سدی صغیر ہے' جس نے ہشام بن عروہ اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ لوگوں نے اسے متروک قرار دیا ہے اور بعض حضرات نے اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا ہے۔ یہ کلبی کا شاگرد ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے' یہ خطابیوں کا غلام تھا' البتہ اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: میں نے اس کا زمانہ پایا ہے' اُس وقت اس کی عمر زیادہ ہوگئی تھی' اس لیے میں نے اسے ترک کر دیا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من صلی علی عند قبری سمعته، ومن صلی علی نائیا بلغته.

''جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجتا ہے' اُسے میں خود سنتا ہے اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے' وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

قل بفضل اللہ وبرحمته -قال :فضل اللہ محمد، ورحمته علی.

''تم فرما دو! اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت کی وجہ سے'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اُس کی رحمت سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب الحلال جهاد.

''حلال رزق کی تلاش جہاد ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایت کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۸۱۶۱ - محمد بن مروان (ق) عقیلی

اس نے یونس بن عبید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام احمد نے اسے لین قرار دیا ہے۔

۸۱۶۲ - محمد بن مروان بن حکم اموی امیر

زہری نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۱۶۳ - محمد بن مروان (س) ذہلی' ابوجعفر' کوفی

اس نے ابوحازم اشجعی کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابواحمد زبیری اور ابونعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے جو اس نے ابوحازم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر

نقل کی ہے:

ان ملكا استاذن الله فی زيارتی فبشرنی ان فاطمة سيدة نساء امتی، والحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة.

''ایک فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ میری زیارت کے لیے آئے اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ میری اُمت کی خواتین کی سردار ہوگی اور حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے''۔

۸۱۶۴ - محمد بن مروان واسطی

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۱۶۵ - محمد بن ابومریم طائفی

یہ بھی اسی طرح (مجہول) ہے۔

۸۱۶۶ - محمد بن مزاحم

یہ ضحاک بن مزاحم کا بھائی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ وسیم بن جمیل نے اس کے حوالے سے کوئی چیز روایت کی ہے۔

۸۱۶۷ - محمد بن مزاحم' ابووہب مروزی

یہ صدوق ہے' اس نے عبداللہ بن مبارک اور زفر سے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۸۱۶۸ - محمد بن مزید' ابوجعفر

اس نے ابوحذیفہ نہدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے ابوحذیفہ کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ ابومنظور نامی ایک صحابی کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لما فتح الله على نبيه خيبر اصابه من سهمه اربعة ازواج خفاف، وعشر اواقی ذهب، (وفضة)، وحمار اسود، فكلم النبی صلى الله عليه وسلم الحمار، فقال :ما اسمك ؟ قال :يزيد بن شهاب، اخرج الله من نسل جدی ستين حمارا كلهم لم يركبهم الا نبی، ولم يبق من نسل جدی غيری، ولا من الانبياء غيرك، اتوقعك ان تركبنی، وقد كنت قبلك لرجل من اليهود، وكنت اعثر به عمدا، وكان يجيع بطنی ويضرب ظهری.

فقال له النبی صلى الله عليه وسلم :سميتك يعفورا، يا يعفور اتشتهی الاناث ؟ قال :لا.

وكان النبی صلى الله عليه وسلم يركبه فی حاجته، فاذا نزل عنه بعث به الى باب الرجل فياتی الباب فيقرعه براسه، فاذا خرج اليه صاحب الدار اوما اليه ان اجب رسول الله صلى الله عليه

وسلم، فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی بئر کانت لابی الهیثم بن التیهان فتردی فیها، فصارت قبرہ جزعا منه علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

''جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو خیبر کی فتح نصیب کی تو نبی اکرم ﷺ کے حصے میں چار ذکی تیز فہم ازواج آئیں اور دس اوقیہ سونا اور چاندی آئے اور ایک سیاہ رنگ کا گدھا آیا' نبی اکرم ﷺ نے گدھے کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا: یزید بن شہاب' اللہ تعالیٰ نے میرے جد امجد کی نسل میں ساٹھ ایسے گدھے پیدا کیے کہ جن پر صرف کوئی نبی ہی سوار ہوا اور اب میرے دادا کی نسل میں سے میرے علاوہ اور کوئی گدھا باقی نہیں رہا اور انبیاء میں سے آپ کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں آئے گا' تو میں آپ سے یہ توقع کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر سوار ہوں' میں اس سے پہلے ایک یہودی شخص کے پاس تھا اور میں اُسے بڑا تنگ کیا کرتا تھا اور جان بوجھ کر ایسا کرتا تھا' وہ میرے پیٹ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور میری پشت پر ضرر لاحق کرتا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس گدھے سے فرمایا: میں تمہارا نام یعفور رکھتا ہوں' اے یعفور! کیا تمہیں گدھی کی خواہش ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ ضرورت کے وقت اُس پر سوار ہوا کرتے تھے' جب آپ اُس سے اتر جاتے تھے تو آپ اُسے ایک شخص کے دروازے کی طرف بھیج دیتے تھے' وہ وہاں آتا تھا' اپنے سر کے ذریعے دروازے کو کھٹکھٹاتا تھا تو گھر کا مالک باہر آتا تھا' تو وہ گدھا نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو وہ گدھا ابوہیثم بن تیہان کے کنوئیں کی طرف آیا اور اُس میں گر گیا' تو وہ کنواں ہی اُس کی قبر بن گیا' ایسا اُس نے نبی اکرم ﷺ کے فراق میں کیا تھا''۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس کی سند کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس روایت کو ایجاد کرنے والے پر لعنت کرے۔

۸۱۶۹ - محمد بن مزید بن ابوازہر

اس نے زبیر بن بکار سے روایات نقل کی ہیں' اس میں ضعف پایا جاتا ہے' اسے متروک بھی قرار دیا گیا ہے۔ ابوکریب اور لوین سے اس کی ملاقات کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ اس کا انتقال 325 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے: اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت بھی عائد کی گئی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن مزید کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفحج ما بین فخذی الحسین ویقبل زبیبته، ویقول :لعن اللہ قاتلك.

قلت :ومن هو ؟ قال :رجل من امتی، یبغض عشیرتی، لا تناله شفاعتی.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دونوں زانوؤں کو کھولا اور اُن کے زبیب

پر بوسہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے قاتلوں پر لعنت کرے'' میں نے عرض کی: وہ کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میری اُمت کا ایک شخص ہوگا' جو میری آل سے بغض رکھے گا' اُسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ کوئی بعید از امکان نہیں ہے کہ ابن ابواز ہر نامی راوی نے ہی اسے ایجاد کیا ہو' کیونکہ وہ بھی احادیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام دار قطنی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۱۷۰ - محمد بن مسعر

اس نے محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لکل شیء اساس، واساس الدین حبنا اهل البیت ...الحدیث بطوله.

''ہر چیز کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے اور دین کی بنیاد ہمارے ساتھ یعنی اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنا ہے'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں: اس میں روایت ایجاد کرنے کا تمام وزن محمد بن مسعر نامی اس راوی کے سر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کی سند میں ابوبکر نقاش بھی موجود ہے' وہ بھی اس کو ایجاد کرنے والا ہو سکتا ہے۔

۸۱۷۱ - محمد بن مسعود (د)

اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ مجہول نہیں ہے' یہ عجمی ہے۔ جس نے طرطوس میں رہائش اختیار کی تھی' یہ صدوق ہے اور بلند شان کا مالک ہے' تاہم ابوحاتم اس سے واقف نہیں تھے۔

۸۱۷۲ - محمد بن مسکین شقری مؤذن

یہ عمدہ نہیں ہے۔ امام دار قطنی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد.

''مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہی درست ہوتی ہے''۔

میرے نزدیک امام بخاری اور عقیلی کی کتاب ''الضعفاء'' میں مذکور نہیں ہے' تاہم ابن قطان نے یہ کہا ہے: عقیلی نے اس کا تذکرہ اُس چیز کے ہمراہ کیا ہے۔ جس کے ہمراہ بخاری نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ معروف نہیں ہے۔

ابن قطان کہتے ہیں: امام دار قطنی نے اس تک جو سند پہنچائی اُس میں ایسا راوی بھی ہے۔ جس کی حالت مجہول ہے اور درست یہ ہے کہ اس

راوی کا نام محمد بن سکین ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۱۷۳ - محمد بن مسلم عنزی

یہ خلیفہ مہدی کا مؤذن تھا۔ اس نے محمد بن عبیداللہ عرزمی سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۱۷۴ - محمد بن مسلم

ایک قول کے مطابق یہ محمد بن مہران بن مسلم بن مثنیٰ ہے' اس نے اپنے دادا ابو مثنیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: اس سے امام ابوداؤد طیالسی نے منکر روایت نقل کی ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ اس نے یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے ابو مثنیٰ محمد بن مسلم بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مہدی نے اسے لین قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: محمد بن مسلم بن مہران بن مسلم بن مثنیٰ ابو مثنیٰ بصری ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رحم الله من صلى قبل العصر اربعا.

''اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرتا ہے''۔

یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ ابن قطان نے اُن کے بارے میں حکایت نقل کی ہے۔

۸۱۷۵ - محمد بن مسلم (عو، م، خ) بن تدرس' ابوزبیر مکی

یہ حافظ الحدیث ہیں اور حضرت حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد قرشی کے غلام ہیں۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' جو صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ہیں' صرف صحیح بخاری میں نہیں ہیں۔ ان کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت صحیح مسلم میں ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت سنن ابن ماجہ میں ہے' ویسے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور ایک گروہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ یہ علم کے ائمہ میں سے ایک ہیں' امام مسلم نے ان پر اعتماد کیا ہے' امام بخاری نے ان کے حوالے سے متابعت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ شعبہ نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے کیونکہ انہوں نے میزان سے استرجاع کیا تھا۔ شعبہ سے یہ بھی روایت منقول ہے کہ اُنہوں نے انسے ان لیے ترک کر دیا تھا کیونکہ یہ نماز صحیح طور پر نہیں پڑھتے تھے' یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اُنہوں نے انہیں ایک مرتبہ انہیں جھگڑا کرتے ہوئے اور بدزبانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا (تو اس لیے ان سے روایت ترک کر دی)۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: یہ شرط کو درست سمجھتے تھے۔ جہاں تک ابن مدینی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے محمد بن عثمان عبسی سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ثقہ اور ثبت ہے۔ جہاں تک امام ابومحمد بن حزم کا تعلق ہے تو اُنہوں نے ان کی اُس روایت کو قبول نہیں کیا جس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں' کیونکہ محدثین کے نزدیک یہ اُن افراد میں سے ہیں جو تدلیس کرتے تھے۔ لیکن جب یہ کہیں کہ میں نے سنا ہے' یا اُس نے مجھے خبر دی ہے تو ان سے استدلال کیا جائے گا۔ ابن حزم نے اُن کی اُن روایات سے بھی استدلال کیا ہے کہ جب یہ 'عن' کا صیغہ نقل کرتے ہیں اور اُن سے وہ روایات صرف لیث

بن سعد نے نقل کی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ سعید بن ابومریم نے یہ بات بیان کی ہے: لیث نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ ہم ابوزبیر کے پاس آئے تو انہوں نے دو کتابیں مجھے دیں' میں انہیں لے کر واپس آیا' میں نے یہ سوچا کہ اگر میں دوبارہ ان کے پاس گیا تو میں ان سے سوال کروں گا کہ کیا انہوں نے یہ ساری روایات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں؟ میں نے اُن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس میں سے کچھ روایات میں نے اُن سے سنی ہیں اور کچھ روایات اُن کے حوالے سے مجھے بیان کی گئی ہیں۔ تو میں نے اُن سے کہا: آپ مجھے یہ بتا دیں کہ وہ کون سی روایات ہیں جو آپ نے اُن سے سنی ہیں تا کہ اس طرح مجھے اس بارے میں علم میں ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے (اُس کا ماخذ کیا ہے)۔

ابن عون کہتے ہیں: ابوزبیر نامی راوی کسی بھی حوالے سے عطاء بن ابورباح سے کم نہیں ہیں۔ ان سے روایات نقل کرنے والوں میں ایوب سختیانی' شعبہ' دونوں سفیان' امام مالک اور ایک بڑی مخلوق شامل ہیں۔ یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے ہمیں حدیث بیان کی جو عقل کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل شخص تھے اور سب سے زیادہ حافظ تھے۔ ایوب یہ کہا کرتے تھے: ابوزبیر نے ہمیں حدیث بیان کی اور ابوزبیر تو ابوزبیر ہی ہیں۔ البتہ امام احمد بن حنبل نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ عطاء کہتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ہوتے تھے' وہ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے' جب ہم وہاں سے نکلتے اور بعد میں دوبارہ اُس حدیث کی تکرار کرتے تو ابوزبیر اُس حدیث کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے تھے۔ یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اپنی ذات کے اعتبار سے یہ ثقہ ہیں' البتہ بعض ضعیف راویوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں' تو وہ ضعف اُن راویوں کے حوالے سے ہوگا۔ یونس بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس رجل نے اُن کے سامنے ابوزبیر کی حدیث سے استدلال کیا تو وہ غصے میں آ گئے اور بولے: ابوزبیر دِیامہ کی ضرورت ہے۔

نعیم بن حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ابوزبیر سے کچھ روایات کا سماع کیا تھا' شعبہ نے اُن روایات کو لے کر انہیں پھاڑ دیا۔ سوید بن عبدالعزیز کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: تم ابوزبیر کے حوالے سے روایات نہ کرو کیونکہ وہ نماز ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کرتا تھا' پھر وہ گئے اور انہوں نے اُن سے روایات لے لیں' تو انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم ابان بن ابوعیاش سے روایات لیتے ہو؟ کہ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو سو روایات نقل کی ہیں اور ابان نے ایک ہزار حدیثیں روایت کی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر شعبہ گئے اور انہوں نے اُن سے استفادہ کیا اور اُن روایات کو ہشام بن عمار نے سوید کے حوالے سے نقل کر دیا۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: قیامت آج آنی ہے' قیامت آج آنی ہے۔ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

كنت فى الصف الثانى يوم صلى النبى صلى الله عليه وسلم على النجاشى (فكبر عليه اربعا).

''جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُس وقت میں دوسری صف میں موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر چار تکبیریں کہی تھیں''۔

ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا رایت امتی تھاب الظالم ان تقول له :انك ظالم فقد تودع منهم.

''جب تم میری اُمت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ کہنے سے ڈرنے لگے کہ تم ظالم ہو' تو پھر تم اُن سے رخصت ہو جانا''۔

ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

یکون فی امتی خسف ومسخ وقذف.

''میری اُمت میں زمین میں دھنسنے کا' شکلیں مسخ کیے جانے کا اور پتھر برسنے کا عذاب ہوگا''۔

ابوزبیر کہتے ہیں: عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف جاتے ہوئے مجھے آگے کرتے تھے تا کہ میں لوگوں کے لیے روایات یاد کروں۔ عثمان دارمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ابوزبیر کا کیا حال ہے؟ اُنہوں نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک محمد بن منکدر زیادہ پسندیدہ ہیں یا ابوزبیر؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ دونوں ہی ثقہ ہیں۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرات عبادلہ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز کے دوران اپنے پاؤں کے بل اُٹھا کرتے تھے۔ یہ حضرات عبادلہ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

یحییٰ کہتے ہیں: لیث اور مفضل بن فضالہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان احدنا یاتی الغدیر وھو جنب فیغتسل فی ناحیة منه.

''ہم میں سے کوئی شخص کنویں پر آتا تھا' وہ جنابت کی حالت میں ہوتا تھا تو وہ اُس کنویں کے کنارے پر غسل کر لیتا تھا''۔

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ساق عام الحدیبیة سبعین بدنة واشرك بینھم فیھا.

''حدیبیہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر اونٹ بھجوائے تھے اور آپ نے لوگوں کو اُن کے بارے میں حصہ دار بنا لیا تھا''۔

ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم دخل مکة وعلیه عمامة سوداء بغیر احرام.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ حالتِ احرام میں نہیں تھے اور آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نھی عن ثمن الکلب والسنور.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع کیا ہے''۔

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ذبحنا یوم خیبر الخیل ...الحدیث.

''غزوۂ خیبر کے موقع پر ہم نے گھوڑے ذبح کیے''۔

صحیح مسلم میں متعدد ایسی روایات موجود ہیں جن میں ابوزبیر نے یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ اُنہوں نے ان کا سماع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کیا ہے یا نہیں؟ اور یہ وہ روایات نہیں ہیں جو لیث نے ابوزبیر سے نقل کی ہیں' تو میرے ذہن میں اُن روایات کے حوالے سے کچھ اُلجھن' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

لا یحل لاحد حمل السلاح بمکة.

''کسی بھی شخص کے لیے مکہ میں ہتھیار اُٹھا کر چلنا جائز نہیں ہے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

رای علیه الصلاة والسلام امراة فاعجبته، فاتی اهله زینب.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا' جو آپ کو اچھی لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے: جو قبروں پر چونا لگانے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھی ہیں۔

محمد بن جعفر مدائنی نے ورقاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے شعبہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ ابوزبیر کی حدیث کو ترک کرتے ہیں' تو اُنہوں نے کہا: میں نے اس سے وزن کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہ وزن کرتے ہوئے بے ایمانی کرتا تھا۔

احمد بن سعید رباطی کہتے ہیں: میں نے ابوداؤد الطیالسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شعبہ کہتے ہیں: دنیا میں کوئی شخص میرے نزدیک اُس شخص سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ جو مکہ سے آئے اور میں اُس سے ابوزبیر کے بارے میں دریافت کروں' پھر جب میں خود مکہ آیا تو میں نے اُن سے سماع کیا' ایک دن میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُسے جواب دیتے ہوئے غلط بیانی کی۔ میں نے اُن سے کہا: اے ابوزبیر! آپ ایک مسلمان شخص کی طرف جھوٹی بات منسوب کررہے ہیں' اُنہوں نے کہا: اس نے مجھے غصہ دلا دیا تھا۔ میں نے کہا: جو آپ کو غصہ دلائے گا آپ اُس پر جھوٹا الزام لگا دیں گے' میں آپ کے حوالے سے کبھی کوئی حدیث روایت نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: شعبہ یہ کہا کرتے تھے کہ میرے ذہن میں ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول چار سو احادیث ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ نے ابوزبیر کے حوالے سے بہت کم روایات نقل کی ہیں۔ ابوزبیر کا انتقال 128 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۱۷۶ - محمد بن مسلم (م،عو)

یہ ابوسعید مؤدب ہے' جس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔ اس نے ہشام بن عروہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے دونوں طیالسی حضرات' منصور بن ابومزاحم اور متعدد افراد امام احمد' یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا

ہے۔ جہاں تک امام بخاری کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۸۱۷۷ - محمد بن مسلم زہری

یہ حافظ الحدیث اور حجت ہے اور یہ بہت کم تدلیس کرتے ہیں۔

۸۱۷۸ - محمد بن مسلم (عو، م - متابعۃ) طائفی

اس نے عمرو بن دینار اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے غریب روایات منقول ہیں' تاہم میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی۔ معرف بن واصل کہتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو محمد بن مسلم طائفی کے سامنے بیٹھ کر روایات نوٹ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اُنہوں نے محمد بن مسلم طائفی سے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: جب تم ثوری کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جب تم کسی عراقی تو اللہ کی پناہ مانگو۔

عبدالرحمن بن مہدی نے محمد بن مسلم طائفی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: اس کی تحریریں مستند ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے قعنبی' یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالملک میمونی کہتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن مسلم جب اپنی تحریر کو دیکھے بغیر حدیث روایت کرتا ہے تو اُس میں غلطی کر جاتا ہے' پھر امام احمد نے اُسے ہر حالت میں ضعیف قرار دیا' خواہ وہ کتاب کو دیکھ کر روایت بیان کرے' خواہ وہ دیکھے بغیر بیان کرے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ یہ امام احمد کے نزدیک ضعیف تھا۔ اس راوی کا انتقال 177 ہجری میں ہوا۔ امام مسلم نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

۸۱۷۹ - محمد بن مسلم طائفی صغیر

یہ صدوق ہے' اس سے فرج بن فضالہ سے جبکہ اس سے عبداللہ بن احمد نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۱۸۰ - محمد بن مسلم

یہ ابن اسحاق کا استاد ہے۔

۸۱۸۱ - محمد بن مسلم بن جماز

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۱۸۲ - محمد بن مسلم' ابوجشم

یہ واقدی کا استاد ہے۔ محمد نامی (سابقہ تینوں راوی) مجہول ہیں۔

۸۱۸۳ - محمد بن مسلم بن عائذ

یہ سہیل بن ابوصالح کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۸۱۸۴ - محمد بن مسلمہ انصاری

یہ تابعی ہے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک شخص نے روایت نقل کی ہے جس کا نام عباس ہے۔ تاہم ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۱۸۵ - محمد بن مسلمہ واسطی

یہ یزید بن ہارون کا شاگرد ہے اور اس کی نقل کردہ روایت غیلانیات کی عالی اسناد میں سے ایک ہے۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ ابوالقاسم لالکائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے عبد الحمید وراق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن مسلمہ نے ہمیں کچھ اجزاء ٹکڑے ٹکڑے کر کے دیئے وہ ہم نے اس کے سامنے پڑھے اُن میں ایک طویل حدیث تھی تو اس نے کہا: یہ کتنی اچھی حدیث ہے اللہ کی قسم! میں نے یہ حدیث ابھی سنی ہے۔ تو ایک شخص نے اُن سے کہا: آپ یہ کہیں کہ یہ ہشام بن عروہ سے منقول ہے۔ تو اس نے کہا: یہ دو درہموں کے عوض میں مستند ہیں۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔ تاریخ بغداد میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

قال لما بلغت السماء السابعة لقيني ملك من نور، فسلمت فرد، فاوحى الله اليه يسلم عليك صفي فلم تقم له، لتقومن فلا تقعد الى يوم القيامة.

''جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو نور سے بنے ہوئے ایک فرشتے کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا تو اُس نے سلام کا جواب دیا' اللہ تعالیٰ نے اُس کی طرف وحی کی کہ میرے محبوب نے تمہیں سلام کیا ہے اور تم اُن کے لیے کھڑے بھی نہیں ہوئے' اب تم کھڑے رہو گے اور قیامت تک بیٹھو گے نہیں''۔

ابن جوزی نے یہ روایات ''الموضوعات'' میں نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف ابن مسلمہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کی احادیث میں سند کے اعتبار سے منکر ہونا واضح ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس نے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما بلغت السماء السابعة ...فساق الحديث.

''جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا'' اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

پھر اس کے بعد خطیب بغدادی نے یہ کہا ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس میں ابن مسلمہ کے علاوہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ میں نے شیخ ہبۃ اللہ طبری کو دیکھا کہ وہ ابن مسلمہ کو ضعیف قرار دیتے تھے' اسی طرح شیخ ابو محمد خلال کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ راوی انتہائی ضعیف ہے' اس کا انتقال 282 ہجری میں ہوا۔

۸۱۸۶ - محمد بن مصعب (ت،ق) قرقسانی

یہ امام اوزاعی کا شاگرد ہے۔ اس کے حوالے سے امام احمد' رمادی' عباس دوری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ صالح جزرہ

کہتے ہیں: امام اوزاعی سے نقل کردہ اس کی زیادہ تر روایات مقلوب ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا کیونکہ یہ اپنے حافظے کی بنیاد پر روایات بیان کرتا تھا' تاہم اُنہوں نے اس کے حوالے سے بھلائی اور نیکی کا ذکر کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سعید بن رحمہ نے محمد بن مصعب کا یہ قول نقل کیا ہے: میں امام اوزاعی کے پاس آتا تھا اور وہ تمیں حدیثیں بیان کرتے تھے' جب لوگ اُن کے پاس سے چلے جاتے تھے تو میں روایات اُن کے سامنے بیان کرتا تھا' تو میں اُس میں کوئی غلطی نہیں کرتا تھا' اس پر وہ یہ کہتے تھے: میرے پاس تم سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں آیا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في قطيفة حمراء .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا''۔

اس نے اسی طرح بیان کیا ہے' حالانکہ یہ روایت جھوٹی ہے اور شاید یہاں پر لفظ 'کفن دیا گیا' کی بجائے 'دفن کیا گیا' ہونا چاہیے تھا۔

احمد بن محمد کہتے ہیں: ہم نے کبھی بھی محمد بن مصعب کے حوالے سے کوئی تحریر نہیں دیکھی۔ اس کا انتقال 208 ہجری میں ہوا۔

۸۱۸۷- (صح) محمد بن مصفی (د،س،ق) حمصی

یہ بقیہ کا شاگرد ہے' صدوق اور مشہور شخص ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: اس نے منکر احادیث روایت کی ہیں' مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ صدوق ہوگا۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله تجاوز لامتي عما استكرهوا عليه.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی اُن چیزوں سے درگزر کیا ہے' جن کے حوالے سے اُنہیں مجبور کر دیا گیا ہو''۔

تو میرے والد نے اسے انتہائی منکر قرار دیا اور فرمایا: یہ روایت صرف حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ روایت اس سے زیادہ مناسب سند کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن مصفی نامی راوی یہ شخص ثقہ تھا اور سنت کا عالم تھا اور علمِ حدیث کے علماء میں سے ایک تھا۔ اس نے سفیان بن عیینہ سے بھی ملاقات کی ہے' اس کے شاگردوں میں سب سے آخر میں عبدالغافر بن سلامہ کا انتقال ہوا۔ اس کی عالی سند کے ساتھ روایات ہم تک بھی پہنچی ہیں' اس نے عمر کے آخری حصے میں حج کیا تھا اور منیٰ میں اس کا انتقال ہوگیا' یہ 246 ہجری کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ محمد بن عوف بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مصفی کو خواب میں دیکھا' میں نے دریافت کیا: تم کہاں پہنچے؟ اُس نے جواب دیا: بھلائی کی طرف۔ ہم روزانہ دو مرتبہ اپنے پروردگار کی زیارت کرتے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! دنیا میں سنت کی خدمت کرنے والا شخص آخرت میں بھی سنت والا ہوگا' تو اُس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔

۸۱۸۸-(صح) محمد بن مطرف (ع)' ابوغسان لیثی مدنی

اس نے زید بن سعید سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مشہور محدث ہے۔ محمد بن ابراہیم کتانی کہتے ہیں: میں نے ابوحاتم سے ابوغسان محمد بن مطرف کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبل' امام ابوحاتم نے جوزجانی' یعقوب سدوسی اور یحییٰ بن معین نے بھی یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا شیخ اور نیک شخص ہے۔

۸۱۸۹ - محمد بن مظفر

یہ حافظ الحدیث ہے' ثقہ ہے' حجت ہے' معروف ہے' البتہ ابوالولید باجی نے یہ کہا ہے: اس میں تشیع ظاہر تھا۔

۸۱۹۰ - محمد بن معاذ بن محمد بن ابوکعب انصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے معاذ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ہم محمد نامی اس راوی' اس کے باپ اور اس کے دادا سے روایات کے حوالے سے واقف نہیں ہے اور یہ سند مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ متن حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

اول ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من النبوۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت میں سے جو چیز سب سے پہلے دیکھی وہ یہ ہے''۔

۸۱۹۱ - محمد بن معاذ

اس نے مزاحم بن عوام سے سماع کیا ہے' اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ یہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح غلطی کرتا ہے۔ عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۸۱۹۲ - محمد بن معاذ بن فہد شعرانی' ابوبکر نہاوندی

یہ حافظ الحدیث ہے' تاہم یہ واہی ہے۔ اس نے ابراہیم بن بذیل سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ 334 ہجری تک زندہ تھا۔

۸۱۹۳-(صح) محمد بن معاذ (م، د) عنبری

یہ عبیداللہ بن معاذ بن معاذ کا چچا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ابوجعفر عقیلی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک موقوف روایت نقل کی ہے' جسے اس نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تو پھر اس نے کیا کام کیا ہے۔

۸۱۹۴ - محمد بن معاویہ نیشاپوری

یہ وہ شخص ہے جس نے لیث بن سعد اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا

ہے۔ یہ محمد بن معاویہ بن اعین حلالی ہے' اس کی کنیت ابوعلی ہے' اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اور حماد بن سلمہ اور سلیمان بن بلال کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں' جبکہ اس کے حوالے سے ابوحاتم' مطین' بہلول بن اسحاق' محمد بن علی صائغ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ بزرگ اور نیک شخص ہے' البتہ جب اسے تلقین کی جاتی تھی تو یہ تلقین کو قبول کر لیتا تھا۔ حرب کرمانی کہتے ہیں: میں نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں' سلمہ بن شبیب اس کی املاء نوٹ کیا کرتے تھے۔

امام مسلم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ مطین اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس کا انتقال 229 ہجری میں مکہ مکرمہ میں ہوا۔

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سيجء في آخر الزمان اقوام وجوههم وجوه الآدميين وقلوبهم قلوب الشياطين، امثال الذئاب الضوارى، ليس في قلوبهم شيء من الرحمة ...الحديث بطوله.

''آخری زمانے میں عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی شکل وصورت انسانوں جیسی ہوگی لیکن اُن کے دل شیاطین کے دلوں جیسے ہوں گا' وہ خونخوار بھیڑیوں کی طرح ہوں گے' اُن کے دلوں میں ذرا بھی رحمت نہیں ہوگی'' اُس کے بعد طویل حدیث ہے۔

امام طبرانی کہتے ہیں: ابن معاویہ نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند سے معروف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اسلم على يديه رجل وجبت له الجنة.

''جس شخص کے ہاتھوں کوئی دوسرا شخص مسلمان ہو جائے تو اُس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے اور اسے نقل کرنے میں محمد بن معاویہ نامی یہ راوی منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله تبارك وتعالى ينزل في كل ليلة مائة رحمة، ستين منها على الطائفين، وعشرين على اهل مكة، وعشرين على سائر الناس.

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر ایک رات میں ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے' جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' بیس اہلِ مکہ کے لیے ہوتی ہیں اور بیس باقی تمام لوگوں کے لیے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت خطیب بغدادی نے ثقفی کے حالات میں نقل کی ہے۔

۸۱۹۵-(صح) محمد بن معاویہ (س) بن مالج' ابوجعفر انماطی

یہ شیخ ہے اور صدوق ہے' البتہ یہ قرآن کے بارے میں توقف سے کام لیتا تھا (کہ وہ مخلوق ہے یا نہیں ہے)۔ اس نے ابن عیینہ اور

اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے۔

۸۱۹۶ - محمد بن معاویہ

اس نے جویریہ بن اسماء سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۸۱۹۷ - محمد بن معلیٰ (ت) رازی

اس نے ابن اسحاق سے جبکہ اس سے محمد بن مہران جمال نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث ذکر کی ہے اور اسے ''ضعیف'' قرار دینے کے درپے نہیں ہوئے۔ اس کے حوالے سے چھ آدمیوں نے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن عمرو زنیج نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ رازی اور امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

۸۱۹۸ - محمد بن مغیث

اس نے محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۱۹۹ - محمد بن مغیرہ مخزومی

یہ ایک بزرگ ہے' جس نے 200 ہجری کے بعد احادیث روایت کی ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ عبداللہ بن محمد اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے' جو خود ایک ضعیف راوی ہے۔

۷۲۰۰ - محمد بن مغیرہ قرشی بیاع سابری

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابوسلمہ تبوذکی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۷۲۰۱ - محمد بن مغیرہ شہرزوری

اس نے ایوب بن سوید رملی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور میرے نزدیک یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کیا کرتے تھے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاثة ما كفروا بالله قط: مؤمن آل ياسين، وآسية امراة فرعون، وعلی بن ابی طالب. رضی الله عنهم.

''تین لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ کا کفر نہیں کیا: آلِ یاسین سے تعلق رکھنے والا مؤمن' فرعون کی اہلیہ آسیہ اور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ'' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

۷۲۰۲ - محمد بن مغیرہ سکری

اس نے قاسم بن حکم، عبید اللہ بن موسیٰ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۲۰۳ - محمد بن مغیرہ بن بسام

اس نے منصور بن یزید سے جبکہ اس سے امام بخاری نے ایک نظیف سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے، جس کی امام بخاری تک سند عمدہ ہے، وہ روایت یہ ہے:

فی الجنة نهر یقال له رجب. وذکر الحدیث.

''جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام رجب ہے'' اُس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے۔

۷۲۰۴ - محمد بن مغیرہ

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۰۵ - محمد بن مفرج بطلیوسی مقری

اس نے ابوعلی اہوازی اور اس جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں، اس کے طریقے سے علم قرات سے متعلق کچھ روایات ہم تک پہنچی ہیں۔ حافظ خلف بن بشکوال نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷۲۰۶ - محمد بن مفرج قرطبی

ابن فرضی کہتے ہیں: اسے متروک قرار دیا گیا کیونکہ یہ وہب بن مسرہ کی بدعت کی طرف دعوت دیتا تھا، اس نے ابوسعید بن اعرابی اور اُن جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۰۷ - محمد بن مقاتل رازی

یہ مروزی نہیں ہے۔ اس نے وکیع اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۷۲۰۸ - محمد بن مقدام

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۷۲۰۹ - محمد بن مکرم

اس نے سحنون سے روایات نقل کی ہیں، اس سے عبدالرحمٰن بن ابوقر صافہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۷۲۱۰ - محمد بن ابوملیح بن اسامہ ہذلی

یہ مبشر کا بھائی ہے۔ محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ یا عبدالرحمٰن کو اس کے حوالے سے کبھی کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۱۱ - محمد بن مناذر

یہ شاعر ہے اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے ایسا کوئی شخص روایت نقل نہیں کرے گا جس میں بھلائی موجود ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے یہ قول نقل کیا ہے: میں نے اُن کے سامنے ایک بزرگ کا تذکرہ کیا جو ابن عیینہ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا' اُسے ابن مناذر کہا جاتا تھا' تو اُنہوں نے کہا: میں اس سے واقف ہوں' یہ مسجد حرام میں بچھو چھوڑا کرتا تھا تا کہ وہ لوگوں کو ڈس لیں اور یہ وضو کے مقامات پر رات کے وقت سیاہی پھیلا دیتا تھا تا کہ لوگوں کے چہرے سیاہ ہو جائیں۔

۷۲۱۲ - محمد بن مندہ اصبہانی

اس نے رے (تہران) میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے بکر بن بکار اور حسین بن حفص سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق نہیں ہے اور نہ ہی یہ اتنا عمر رسیدہ ہے کہ اس کی ملاقات بکر بن بکار سے ہوئی ہوتی۔

۷۲۱۳ - محمد بن منذر بن اسد ہروی

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۷۲۱۴ - محمد بن منذر بن عبیداللہ

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کو تحریر کرنا جائز نہیں' البتہ ثانوی شواہد کے طور پر ایسا کیا جا سکتا ہے۔ عتیق بن یعقوب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۱۵ - محمد بن منذر بن طیبان' ابوالبرکات

اس نے ابوالقاسم بن بشران سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ کذاب تھا' دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

۷۲۱۶ - محمد بن منصور

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۲۱۷ - محمد بن منصور جندی میامی

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے عمرو بن مسلم سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے بشر بن حکم نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۱۸ - محمد بن منصور جعفی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے' یہ مجہول ہے۔ اس نے حسین جعفی سے سماع کیا ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۷۲۱۹ - محمد بن منصور بن جیکان ابوعبداللہ قشیری

حافظ ابواسحاق حبال کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۷۲۲۰ - محمد بن منصور طرسوسی

یہ ابن جمیع کا اس حدیث میں استاد ہے:

القراء عرفاء اهل الجنة.

''قاری صاحبان اہلِ جنت کے نمائندے ہوں گے''۔

اس روایت کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۷۲۲۱ - محمد بن مہاجر قرشی کوفی

اس نے ابراہیم بن محمد بن سعد بن ابووقاص اور امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن مغراء' مطلب بن زیاد' عبید بن محمد' ابومعاویہ اور عون بن سلام نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۷۲۲۲ - محمد بن مہاجر قرشی

اس نے نافع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۷۲۲۳ - محمد بن مہاجر انصاری

یہ شام کا رہنے والا ثقہ اور مشہور شخص ہے۔ اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۲۴ - محمد بن مہاجر

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والا بزرگ ہے' جس نے بہت زیادہ روایات ایجاد کی ہیں۔ یہ طالقانی ہے اور حنیف کے بھائی کے نام سے معروف ہے۔ اس نے ابومعاویہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ صالح جزرہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷۲۲۵ - محمد بن مہران

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۲۲۶ - محمد بن مہلب حرانی

اس کا لقب غندر ہے۔ اس نے ابوجعفر نفیلی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعروبہ کہتے ہیں: جیسا کہ ابن عدی نے اُن سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۷۲۲۷ - محمد بن مہران

اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ قطان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مہدی اس سے راضی نہیں تھے اور یہ محمد بن مسلم ہے۔ اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۷۲۲۸ - محمد بن موسیٰ' ابوغزیہ قاضی مدنی

اس نے امام مالک اور فلیح بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر' زبیر بن بکار اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 260 ہجری میں ہوا۔

۷۲۲۹ - محمد بن موسیٰ بن ابونعیم واسطی

اس نے ثابت بن زید احول' مہدی بن میمون اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ اسی طرح احمد بن سنان قطان نے بھی اسے سچا قرار دیا ہے۔ اور یحییٰ بن معین سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات ایسی ہیں جنہیں نقل کرنے میں یہ منفرد ہے۔ اس کا انتقال 223 ہجری میں ہوا۔

۷۲۳۰ - محمد بن موسیٰ رواسی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۳۱ - محمد بن بن ابوموسیٰ

اس نے قاسم بن مخیمرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۷۲۳۲ - محمد بن موسیٰ

یہ ابن ابوفدیک کا استاد ہے اور مجہول ہے۔ امام ابوحاتم نے ایسے ہی بیان کیا ہے' ویسے یہ محمد بن موسیٰ بن نفیع حارثی ہے۔ اس نے اپنی قوم کے بزرگوں کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الاناۃ خیر الافی ثلاث، فذکر الغزو والصلاۃ والجنازۃ.

''آہستگی بہتر ہے البتہ تین کاموں میں بہتر نہیں ہے'' اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے جنگ میں حصہ لینے نماز ادا کرنے اور نمازِ جنازہ ادا کرنے کا ذکر کیا۔

۷۲۳۳ - محمد بن موسیٰ (م،عو) فطری مدنی

اس نے مقبری عبداللہ بن عبداللہ بن ابوطلحہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابوفدیک ابن مہدی قتیبہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے تاہم اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۷۲۳۴ - محمد بن ابوموسیٰ (ع)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اُن کا قول روایت کیا ہے جبکہ اس سے ابوسعد بقال نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۲۳۵ - محمد بن موسیٰ سعدی

اس نے عمرو بن دینار قہرمان سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس سے حدیث روایت کی ہو صرف محمد بن عبداللہ بن حفص انصاری نے نقل کی ہے۔

۷۲۳۶ - محمد بن موسیٰ جریری

اس نے جویریہ بن اسماء سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: ابراہیم بن محمد نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۷۲۳۷ - (صح) محمد بن موسیٰ (ت،س) حرشی بصری

یہ ائمہ کے اساتذہ میں سے ہے اور ''صدوق'' ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۲۳۸ - محمد بن موسیٰ حرشی شاباص

یہ ثقہ ہے اس نے خلیفہ بن خیاط اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن مخلد اور صفار نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۳۹ - محمد بن موسیٰ بن فضالہ ابوعمرو دمشقی

اس کے حوالے سے ایک مشہور جزء منقول ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابونصر اور ایک جماعت نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۲۳۰ - محمد بن موسیٰ حضرمی

اس نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ابو سعید بن یونس مصری کہتے ہیں: یہ تقریباً ایک لاکھ احادیث کا حافظ تھا اور اس کے یونس نے بکثرت روایات نقل کرنے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور یونس کے بارے میں اسے کم تر سمجھا گیا ہے۔

۷۲۳۱ - محمد بن موسیٰ بن حماد بربری

یہ ایک معروف بزرگ ہے اور تاریخی روایات نقل کرنے والا بڑا علامہ ہے۔اس نے علی بن جعد اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔اس کا انتقال 294 ہجری میں ہوا تھا۔

۷۲۳۲ - محمد بن موسیٰ بن ہلال طویل

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۷۲۳۳ - محمد بن موسیٰ (ت) اصم

اس نے اسحاق کوسج سے روایت نقل کی ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔میرے علم کے مطابق امام ترمذی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۷۲۳۴ - محمد بن موسیٰ بن حاتم قاشانی مروزی

اس نے علی بن حسن بن شقیق سے روایت نقل کی ہے۔قاسم سیاری کہتے ہیں: میں اس کی ذمہ داری سے لاتعلق ہوں۔

۷۲۳۵ - محمد بن موسیٰ بلاساغونی حنفی

یہ دمشق کا قاضی تھا' اس نے ابوالفضل بن خیرون سے روایت نقل کی ہے۔یہ بدعتی تھا' یہ کہتا تھا: اگر میرے اختیار میں ہو تو میں شافعیوں سے بھی جزیہ وصول کروں۔اس کا انتقال 506 ہجری میں ہوا۔

۷۲۳۶ - محمد بن ابوعمران موسیٰ ابوالخیر مروزی صفار

اس نے شیخ ابوالہیثم کشمیہنی سے صحیح بخاری روایت کی ہے' محدثین نے شیخ ابوالہیثم سے اس کی ملاقات کے امکان کے بارے میں کلام کیا ہے' اس نے ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' جس میں انتقال کے اعتبار سے آخری فرد ابوالفتح محمد بن عبدالرحمٰن مروزی خطیب ہے۔ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: عبداللہ بن احمد سمرقندی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس شیخ ابوالخیر کا کشمیہنی سے سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے' اس کا صرف نام دوسرے شخص کے نام سے ملتا ہے۔ابن طاہر کہتے ہیں: اہلِ مرو اس بات پر ہنستے تھے جب اُنہیں یہ کہا جاتا تھا کہ ابوالخیر نامی اس شخص نے شیخ ابوالہیثم سے سماع کیا ہے' اہلِ مرو یہ کہتے تھے: وہ کوئی دوسرا شخص تھا۔ابوالخیر نامی اس شخص کو وزیر نظام کے پاس لے جایا گیا' تاکہ وزیر اس سے صحیح بخاری کا سماع کرے تو اس نے اُس کے سامنے اُس کا کچھ حصہ پڑھا تھا۔یہ اپنے خچر پر گر کر مر گیا تھا' اس کا انتقال 471 ہجری میں ہوا۔

۷۲۳۷ - محمد بن میسر (ت)' ابوسعد صغانی بلخی ضریر

اس نے بغداد میں ہشام بن عروہ اور امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' ابوکریب اور عباس ترقفی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ جہمی تھا' شیطان تھا اور یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن مرجئی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قالوا للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم :انسب لنا ربك، فنزلت :قل هو الله احد.

''لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ اپنے پروردگار کا نسب ہمارے سامنے بیان کریں؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''تم یہ فرمادو کہ اللہ ایک ہے''۔

عمار نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع طور پر نقل کی ہے' جبکہ ابونضر ہاشم نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

۷۲۳۸ - محمد بن میمون کندی

اس نے ابوطلحہ سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوبدر شجاع بن ولید نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۲۳۹ - محمد بن میمون (د) زعفرانی

اس نے جعفر بن محمد اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوکریب' یعقوب دورقی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مفلوج کے نام سے معروف ہے۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ جب ثقہ راویوں کی موافق روایت نقل کر رہا ہو تو بھی اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' تو جب یہ وحشت ناک روایات نقل کرنے میں منفرد ہو تو اُس وقت کیا عالم ہوگا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس نے عبدالوہاب بن حسن تمیمی کے حوالے سے ایک تابعی سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے احمد بن سلیمان نے سماع کیا ہے۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابوکریب نے مجھ سے یہ کہا ہے: اس کی کنیت ابونضر ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۲۵۰ - (صح) محمد بن میمون (ت، س، ق) مکی خیاط

اس نے ابن عیینہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اَن پڑھ اور غفلت کا شکار شخص تھا' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 252 ہجری میں ہوا۔

۷۲۵۱ - محمد بن میمون (ع)' ابوحمزہ مروزی سکری

یہ صدوق ہے' امام ہے اور مشہور ہے۔ اس نے زیاد بن علاقہ اور ابواسحاق سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عبداللہ بن مبارک' عبدان

اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نعیم بن حماد کا سب سے بڑا شیخ ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عباس بن مصعب کہتے ہیں: یہ مستجاب الدعوة تھا۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ سکری (شکر والے) کے نام سے اس لیے معروف ہے کیونکہ اس کی گفتگو میں بہت مٹھاس ہوتی تھی۔ امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان عليه السلام يصوم ثلاثة من غرة كل شهر، وقلما يفطر يوم الجمعة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے تین چمکدار دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے اور آپ بہت جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

اس روایت کے بارے میں امام نسائی فرماتے ہیں: ابوحمزہ نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ اُس کی آخری عمر میں اُس کی بینائی رخصت ہوگئی تھی' تو جس نے اس راوی کے حوالے سے اس سے پہلے روایات نوٹ کی ہیں' اُس کی نقل کردہ روایت عمدہ ہوگی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عاصم بن بہدلہ کو بھی غریب قرار دیا گیا ہے۔

۷۲۵۲ - محمد بن میمون (ق)

یہ حجاز کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللهم بارك لامتي في بكورها (يوم الخميس).

''اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جمعرات کے دن کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے''۔

۷۲۵۳ - محمد بن میمون

اس نے بلال مقدسی سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۵۴ - محمد بن میمون بن کعب

اس کے حالات نقل کیے گئے ہیں۔

۷۲۵۵ - محمد بن میمون

یہ محمد بن عبدالرحمٰن انصاری کا استاد ہے' یہ تمام مجہول ہیں۔ اسی طرح (درج ذیل راوی بھی مجہول ہے)۔

۷۲۵۶ - محمد بن میمون سمان

اس نے ابویحییٰ مسلم سے نبیذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۷۲۵۷ - محمد بن میمون بالسی

اس نے ابراہیم بن سعید جوہری سے روایت نقل کی ہے۔ابو احمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۷۲۵۸ - محمد بن ناصر بن محمد یزدی

یہ ارواح کے قدیم ہونے کا قائل تھا۔

۷۲۵۹ - محمد بن نافع' ابواسحاق

اس نے ابومطر سے روایات نقل کی ہیں۔ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۷۲۶۰-محمد بن نجیح

اس نے سہیل بن ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایسا شخص ہے جس کی حالت مستور ہے۔ اس نے محمد بن زیاد جمحی سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یزید بن زریع اور خلف بن خلیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں' جو محفوظ ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ابن عدی کا اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ جو اُنہوں نے کہا ہے کہ میں نے یہ روایات اس لیے نقل کی ہیں کیونکہ یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۷۲۶۱-محمد بن ابومعشر (ت) نجیح سندی

یہ امام ترمذی کا استاد ہے' یہ ''صدوق'' ہے۔ ابویعلیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اس میں موجود کمزوری کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۷۲۶۲ - محمد بن نشر مدنی

اس نے عمرو بن نجیح سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر ہے' معروف نہیں ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد بن بشر ہے۔

۷۲۶۳ - محمد بن نشر ہمدانی

اس نے مسروق سے روایت نقل کی ہے' یہ صدوق ہے۔

۷۲۶۴ - محمد بن نصر بن ہارون' ابوبکر سامری

اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس نے حمزہ زیات کے خواب اور خواب میں اُن کے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: محمد بن خلف نے داؤد بن رشید کے حوالے سے ہمیں روایت بیان کی ہے' تو اس نے جھوٹ بولا ہے' کیونکہ محمد بن خلف نامی راوی نے محمد بن داؤد نامی راوی کا زمانہ نہیں پایا۔ وہ یہ کہتے ہیں: مجاعہ بن زبیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے' یہ بھی غلط ہے کیونکہ داؤد نے مجاعہ کا زمانہ نہیں پایا

۷۲۶۵ - محمد بن نصر قطیعی

اس نے جعفر خلدی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷۲۶۶ - محمد بن ابونصر طالقانی

اس نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت نقل کی ہے۔ خطیب نے اس کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۲۶۷ - محمد بن نصر اللہ بن عنین

یہ شاعر ہے اور مشہور شخص ہے۔ اس نے ابوالقاسم بن عساکر سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ شراب پیتا تھا اور اس کی نمازوں میں کوتاہیاں تھیں۔ ابوالفتح بن حاجب نے اس پر ایک قسم کا زندیق ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

۷۲۶۸ - محمد بن نصیر واسطی

اس نے حبیب بن ابوثابت سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ضیاء مقدسی کے نسخے میں محمد بن نصر ابونصیر واسطی کے حوالے سے حبیب اور ابورجاء کے حوالے سے روایت منقول ہے۔

۷۲۶۹ - محمد بن نضر بکری

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابوغزیہ ہے۔ محمد بن شاہ مروزی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن شاہ نامی راوی یہ کہتا ہے: محمد بن نضر نے امام مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

سیکون فی امتی قوم یطلبون الحدیث ینقلونه من بلد الی بلد لیستطعموا به، اولئك اللصوص فاحذروهم.

''عنقریب میری اُمت میں کچھ لوگ ہوں گے جو علمِ حدیث حاصل کریں گے اور پھر وہ اس علم کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کریں گے' تاکہ اس کے ذریعے کمائی کرسکیں' یہ لوگ چور ہوں گے' تم ان سے بچ کے رہنا''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ روایت جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دوسری سند کے ساتھ بھی جھوٹی ہے۔

۷۲۷۰ - محمد بن نضر موصلی نخاس

اس نے امام ابویعلیٰ موصلی کا شاگرد ہے۔ ابن برقانی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے امام ابویعلیٰ کے حوالے سے اُن کی معجم روایت کی ہے۔ اس کا انتقال 379 ہجری میں ہوا۔

۷۲۷۱ - محمد بن نعمان

اس نے یحییٰ بن العلاء کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۷۲۷۲ - محمد بن نعمان

محمد بن مثنیٰ زمن نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۲۷۳ - محمد بن ابونعیم

یہ ابن موسیٰ ہے: جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۲۷۴ - محمد بن نعیم نصیبی

اس نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من لذذ اخاه بما يشتهي كتب له الف الف حسنة.

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو اُس کی خواہش کے مطابق لذت فراہم کرے (یعنی اُس کی خواہش کے مطابق کھانا کھلائے) تو اُسے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں''۔

راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۷۲۷۵ - محمد بن نعیم

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔

۷۲۷۶ - محمد بن نفیع

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۷۲۷۷ - محمد بن نمیر فاریابی

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ سلیمانی نے اس کا شمار اُن لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کیا کرتے تھے۔

۷۲۷۸ - محمد بن نوار

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' یہ بات ابوعبداللہ حاکم نے بیان کی ہے۔

۷۲۷۹ - محمد بن نوح مؤذن

یہ محمد بن مخلد عطار کا استاد ہے' جو ایک جھوٹی روایت کے بارے میں ہے جو امام مہدی رضی اللہ عنہ کے تذکرے کے بارے میں ہے' یہ

روایت اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے جو مجہول ہے۔ اور اُس کی سند کے ساتھ عبدالصمد بن علی کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یا عم، ان اللہ ابتدا بی الاسلام وسیختمہ بغلام من ولدك یتقدم عیسی بن مریم.

''اے چچا! اگر اللہ تعالیٰ نے اسلام کا آغاز میرے ذریعے کیا ہے' وہ آپ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کے ذریعے اسے ختم کرے گا' جو عیسیٰ بن مریم کے آگے (امامت کے لئے) ہوگا''۔

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۷۲۸۰ - محمد بن نہار

یہ ابن نجیح کا استاد ہے۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اسے ابن ابویحیاۃ بھی کہا جاتا ہے۔

۷۲۸۱ - محمد بن نوکدہ' ابوجعفر استراباذی اصم

یہ ثقہ ہے' اس نے ابن صاعد سے جبکہ ابن عدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوسعد ادریسی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' جہاں تک محمد بن نوکدہ ابوجعفر استراباذی کا تعلق ہے تو ابن صاعد کے حوالے سے اُس نے ہمیں احادیث بیان کی ہیں۔

۷۲۸۲ - محمد بن ہارون بن بریہ ہاشمی

اس نے رمادی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ابوبکر شافعی کے مشائخ میں سے ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: محمد بن بریہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۲۸۳ - محمد بن ہارون

اس نے مسلم بن ابراہیم سے روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۷۲۸۴ - محمد بن ہارون بن مجدر' ابوبکر

یہ صدوق اور مشہور ہے' تاہم اس میں کچھ ناصبیت اور انحراف پایا جاتا ہے۔

۷۲۸۵ - محمد بن ہارون بن شعیب' ابوعلی انصاری دمشقی

اس نے زکریا خیاط السنۃ' بکر بن سہل دمیاطی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ (اس نے علم حدیث کی طلب میں) مصر' عراق اور اصبہان کا سفر کیا تھا۔ ابن مندہ' تمام اور ابن ابونصر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس پر تہمت عائد کی گئی تھی۔ اس کا انتقال 353 ہجری میں ہوا۔

۷۲۸۶ - محمد بن ہاشم

اس نے ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۷۲۸۷ - محمد بن ہاشم

اس نے سعید بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۸۸ - محمد بن ہدیہ صدفی مصری

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۷۲۸۹ - محمد بن ہلال کتانی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۷۲۹۰ - محمد بن ہمیان وکیل

اس نے 340 ہجری میں دمشق میں حسن بن عرفہ کے حوالے سے حدیث روایت کی۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷۲۹۱ - محمد بن واسع (م، د، ت، س)' ابوبکر بصری

یہ صوفی ہے' جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے' ثقہ ہے۔ امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: روایت کا منکر ہونا اُس شخص کے حوالے سے ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

ابوقلابہ نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: یحییٰ القطان سے مالک بن دینار' محمد بن واسع اور حسان بن ابوسنان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: میں نے نیک لوگوں میں حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جھوٹ بولنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ یہ ہر ایک سے روایات نوٹ کر لیتے تھے۔

۷۲۹۲ - محمد بن وزیر (د) مصری

اس نے امام شافعی اور بشر بن بکر سے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے امام ابوداؤد کے علاوہ اور کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے ان سے روایت نقل کی ہو۔

۷۲۹۳ - محمد بن وزیر (د) سلمی دمشقی

یہ ولید بن مسلم کا شاگرد ہے' ثقہ اور سمجھدار ہے۔ امام ابوداؤد نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے' ان کے علاوہ ابن جوصا اور متعدد افراد نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۲۹۴ - محمد بن وزیر (ت) واسطی

یحییٰ القطان' ابن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے اس نے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی اور عبدالرحمٰن بن ابوحاتم

نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 257 ہجری میں ہوا۔

۷۲۹۵ - محمد بن وشاح زینبی

یہ مشہور راوی ہے' اس میں رفض پایا جاتا ہے۔ یہ فخر کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا کرتا تھا: میں ایک معتزلی ہوں جو ایک معتزلی کا بیٹا ہے جو ایک معتزلی کا بیٹا تھا۔اس نے ابوحفص بن شاہین اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔اس کا انتقال 463 ہجری میں ہوا تھا۔یہ بہترین کاتب اور شاعر تھا اور عراق کے بڑے ادیبوں میں سے ایک تھا' اس کی کنیت ابوعلی ہے۔

۷۲۹۶ - محمد بن وضاح قرطبی

یہ حافظ الحدیث ہے اور بقی بن مخلد کے ہمراہ اندلس کا محدث ہے۔اس نے امام مالک اور لیث بن سعد کے شاگردوں سے استفادہ کیا اور بہت زیادہ علم روایت کیا۔ابن فرضی کہتے ہیں: اس سے بہت سی غلطیاں اور ایسی چیزیں منقول ہیں جن کی اس نے تصحیف کی تھی' اسے نہ تو فقہ کا کوئی علم نہ تھا اور نہ عربی زبان وادب سے کوئی واقفیت تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے' اور علمِ حدیث میں بلند حیثیت کا مالک ہے۔اس کا انتقال 280 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۷۲۹۷ - محمد بن وکیع

اس نے یونس بن عبید سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔یہ عراق کے ادیبوں میں سے ایک ہے' اس کی کنیت ابوعلی ہے۔

۷۲۹۸ - محمد بن ولید یشکری

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ازدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔یہ محمد بن عمر بن ولید ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۷۲۹۹ - محمد بن ولید بن ابان قلانسی بغدادی

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے۔اس نے یزید بن ہارون سے روایت نقل کی ہے۔ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ابوعروبہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما من رمان من رمانکم الا وھو یلقح بحبۃ من رمان الجنۃ.

''تمہارے اناروں میں سے ہر ایک انار جنت کے انار کے دانے سے قلم کیا ہوا ہوتا ہے''۔

خطیب کی تاریخ میں اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

فضلت علی آدم بخصلتین :کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ (علیہ) فاسلم.

وكن ازواجي عونا لي.

وكان شيطان آدم كافرا، وكانت زوجته عونا له على خطيئته.

''مجھے حضرت آدم پر دو حوالے سے فضیلت عطا کی گئی ہے' ایک یہ کہ میرا ساتھ والا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے خلاف میری مدد کی اور اُس نے اسلام قبول کر لیا' اور یہ کہ میری بیویاں میری مددگار ہوں گے' جبکہ حضرت آدم کے ساتھ والا شیطان کافر تھا اور اُن کی بیوی نے اُن سے خطاء کے صدور کے حوالے سے اُن کی مدد کی تھی''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللهم انك جعلت ابا بكر رفيقي في الغار فاجعله رفيقي في الجنة.

''اے اللہ! تُو نے ابوبکر کو غار کو میرا رفیق بنایا تھا تو تُو اُسے جنت میں بھی میرا رفیق بنا دے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ محمد بن ولید بن ابان ابوجعفر قلانسی مخرمی ہے۔ جس نے روح بن عبادہ' مکی اور یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں۔ اسے بسری بھی کہا جاتا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ خطیب بغدادی نے بنو ہاشم کے غلام اور مخرمی نامی راویوں کے درمیان فرق کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۸۳۰۰ - محمد بن ولید بن ابان عقیلی مصری

یہ وہ شخص ہے جس نے نعیم بن حماد سے روایات نقل کی ہیں' مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۸۳۰۱ - محمد بن ولید بن محمد قرطبی

اس نے (علمِ حدیث کی طلب میں) سفر کیا اور مزنی اور اُن کے معاصرین سے ملاقات کی۔ یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۸۳۰۲ - محمد بن ولید (د) بن نویفع مدنی

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن سحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔ اس سے ایک منقول ہے جو اس نے کریب سے نقل کی ہے جو ضمام بن ثعلبہ کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں ہے۔

۸۳۰۳ - محمد بن ولید بن علی سلمی

اسماعیلی نے اس کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے لیکن شاید یہ محمد بن علی بن ولید ہے۔

۸۳۰۴ - محمد بن وہب دمشقی (ع)

اس نے ولید بن مسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو منکر

نہیں ہیں۔ ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابن عدی نے یہ بھی کہا ہے' جب اُنہوں نے اس کا ذکر شروع کیا تو یہ کہا کہ یہ محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی ہے' اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے اس کے دادا کا نام عطیہ ذکر کیا ہے کیونکہ جس کے دادا کا نام عطیہ ہے وہ راوی کوئی اور ہے اور وہ ابوعبداللہ سلمی ہے۔ جس کے حوالے سے امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اُس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ولید اور بقیہ سے نقل کی ہے جبکہ اس سے رمادی' امام ابوحاتم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ جہاں تک ضعیف راوی کا تعلق ہے تو وہ محمد بن وہب بن مسلم قرشی دمشقی ہے۔ ابن عساکر نے اس کا تذکرہ ابن عطیہ کے بعد کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے مصر میں ابن زبر' سعید بن عبدالعزیز اور ولید بن مسلم سے روایات نقل کیں۔ جبکہ اس سے ربیع جیزی' یحییٰ بن ایوب علاف' یحییٰ بن عثمان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔ اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اول ما خلق الله القلم، ثم خلق النون -وهو الدواة، ثم خلق العقل، ثم قال :ما خلقت خلقا اعجب الى منك ...وذكر الحديث.

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اُس نے نون کو پیدا کیا اور یہ دواۃ ہے' پھر اُس نے عقل کو پیدا کیا اور پھر فرمایا: میں نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہو' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

تو ابن عدی نے یہ بات بالکل ٹھیک کہی ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لقد قبض الله داؤد من بين اصحابه فما فتنوا ولا بدلوا، ومكث السيح على هديه وسنته مائتى سنة.

''اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی روح کو اُن کے اصحاب کے درمیان قبض کیا تو اُن کے اصحاب نہ تو فتنے کا شکار ہوئے اور نہ ہی اُنہوں نے (دینی احکام میں) کوئی تبدیلی کی جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام اُن کے طریقے اور اُن کی سنت پر دو سو سال تک کاربند رہے''۔

یہ روایت منکر ہے اور منفرد ہے۔

۸۳۰۵ - محمد بن یحییٰ' ابوغزیہ مدنی

اس نے موسیٰ بن وردان سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن جوزی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: ابوغزیہ زہری۔

۸۳۰۶ - محمد بن یحییٰ (خ)' ابوغسان کنانی

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے ذہلی نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ سلیمانی

کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۸۳۰۷ - محمد بن یحییٰ (د، ت) بن قیس ماربی سبائی

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات تاریک اور منکر ہوتی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربع محفوظات وسبع مغلوبات ، فاما المحفوظات فمكة، والمدينة، وبيت المقدس، ونجران.

واما المغلوبات فبرذعة وصهب او صهر.

وصعدة، وايافث، وبكلا، ودلان، وعدن.

''چار جگہیں محفوظ ہیں اور سات جگہیں مغلوب ہیں' جہاں تک محفوظ جگہوں کا تعلق ہے تو وہ مکہ' مدینہ' بیت المقدس اور نجران ہیں اور جہاں تک مغلوب جگہوں کا تعلق ہے تو وہ برذعہ' صہب یا صہر' صعدہ' ایافث' بکلا' دلان' عدن ہیں''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس نے ایجاد کی ہے' خطاب بن عمر صفار نے یا اُس کے استاد نے۔

۸۳۰۸ - محمد بن یحییٰ بن ضرار مازنی اہوازی

اس نے ابوربیع زہرانی سے روایت نقل کی ہے' یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فشكا اليه قلة الولد، فامره باكل البيض والبصل.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اولاد کی کمی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے انڈا اور پیاز کھانے کا حکم دیا''۔

ایک جماعت نے اس شیخ سے یہ روایت چوری کر لی اور اسے احمد بن ازہر نیشاپوری کے حوالے سے ابوربیع کے حوالے سے نقل کر دیا اور اسے محمد بن طاہر بلدی کے حوالے سے ابوربیع پر داخل کر دیا اور اسے بیان کر دیا۔ ابن حبان کہتے ہیں: ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

۸۳۰۹ - محمد بن یحییٰ بن رزین مصیصی

ابن حبان کہتے ہیں: یہ دجال ہے جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كل ما فى السموات والارض وما بينهما فهو مخلوق غير الله والقرآن، وذلك انه منه بدا واليه يعود، وسيجىء قوم من امتى يقولون القرآن مخلوق، فمن قاله منهم فقد كفر وطلقت امراته منه.

''ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ تمام مخلوق ہے' صرف اللہ تعالیٰ اور قرآن کے علاوہ

(سب کچھ مخلوق ہے) اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اور اُسی کی طرف لوٹ جائے گا' میری اُمت میں سے کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ وہ کہیں گے: قرآن مخلوق ہے' تو اُن میں سے جو شخص یہ بات کہے گا جو کفر کرے گا اور اُس کی بیوی کو اُس سے طلاق ہو جائے گی''۔

یہ روایت محمد بن مسیب نے اس راوی کے حوالے سے ہمیں بیان کی تھی۔

۸۳۱۰ - محمد بن یحییٰ بن ابوسمینہ مہران

یہ حافظ الحدیث ہے' اس کی کنیت اور اسم منسوب ابوجعفر تمار ہے۔ اس نے یحییٰ بن ابوزائدہ' ہشیم اور ایک گروہ سے جبکہ اس سے ابن ابودنیا' عبداللہ بن احمد' احمد بن حسن صوفی' بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے' اس سے غریب روایات منقول ہیں۔

یہ جن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا.

''(جس شخص کو نماز کے دوران یہ محسوس ہو کہ شاید اُس کی ہوا خارج ہوئی ہے) تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک آواز نہیں سنتا یا اُسے بُو محسوس نہیں ہوتی''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن ابوسمینہ منفرد ہے۔ جبکہ محفوظ یہ ہے کہ شعبہ نے سہیل کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے ابوصالح سے نقل کی ہے۔ ابن عقدہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن اسحاق صواف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد بن یحییٰ بن ابوسمینہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے جس پر لوگوں نے تنقید کی ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک محفوظ بن ابوتوبہ کے مقابلے میں زیادہ محبوب ہے' اگر اس میں یہ خلل نہ ہوتا یعنی شراب نوشی کی عادت نہ ہوتی۔ احمد بن حسین صوفی کہتے ہیں: محمد بن ابوسمینہ نے ہمیں حدیث بیان کی جو ایک ثقہ شخص ہے۔

۸۳۱۱ - محمد بن یحییٰ حفار

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابوالعباس سقطی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لما اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء السابعة فقال له جبرائیل :رویدا رویدا، فان ربك یصلی.

قال :وما یقول؟ قال یقول :سبوح قدوس رب الملائكة والروح.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو حضرت جبرائیل نے آپ کی خدمت میں گزارش کی: آپ ٹھہر

جائیں! آپ ٹھہر جائیں! کیونکہ آپ کا پروردگار درود پڑھ رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو جبرائیل نے کہا: وہ کہہ رہا ہے: انتہائی پاک ہے وہ ذات جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے"۔

یہ روایت منکر ہے۔

۸۳۱۲ - محمد بن یحییٰ اسکندرانی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۸۳۱۳ - محمد بن یحییٰ بن نصر رازی

اس نے ہشیم اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوشیخ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایت منقول ہیں جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں۔

۸۳۱۴ - محمد بن یحییٰ بن یسار

اس نے حسین بن صدقہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ اپنے استاد کی طرح منکر ہے۔ احمد بزی نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

۸۳۱۵ - محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ اسلمی

اس نے عبدالواحد بن غیاث سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ وہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان لله علما من نور مكتوب عليه :لا اله الا الله، محمد رسول الله، ابوبكر الصديق.

"بے شک اللہ تعالیٰ کا نور سے بنا ہوا ایک جھنڈا ہے جس پر یہ لکھا ہوا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' محمد اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکر صدیق ہے"۔

۸۳۱۶ - محمد بن یحییٰ حجری

اس نے عبداللہ بن اجلح کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء العباس يعود النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه فرفعه فاجلسه (على السرير) ، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم :رفعك الله يا عم.

ثم دخل علي ومعه ابناه، فقال العباس :هؤلاء ولدك يا رسول الله.

قال :هم ولدك يا عم.

قال :اتحبهم ؟ قال :اني احبهم.

قال :احبك الله كما احببتهم.

''نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے میرے چچا! اللہ تعالیٰ آپ کو بلندی عطا کرے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے' اُن کے ساتھ اُن کے دونوں صاحبزادے بھی تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کی اولاد ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا جان! یہ آپ کی اولاد ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سے بھی اسی طرح محبت رکھے جس طرح آپ ان سے محبت کرتے ہیں''۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ راوی ثقہ نہیں ہے۔

۸۳۱۷ - محمد بن یحییٰ' ابویعلیٰ بصری

اس نے ضعیف راویوں سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعباس نباتی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی نسبت بُستی کی طرف کی ہے' یعنی اس کا تذکرہ بُستی کی کتاب ''ذیل'' میں ہے۔

۸۳۱۸ - محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی تمار

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ پسندیدہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

اتانی حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ النصف من شعبان، فاوی الی فراشہ، ثم قام فافاض علیہ الماء ، ثم خرج مسرعا، فخرجت فی اثرہ، فاذا ہو ساجد بالبقیع، وہو یقول :سجد لک خیالی وسوادی ...الحدیث.

''ایک مرتبہ پندرہ شعبان کی رات میرے محبوب نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' آپ اپنے بستر پر لیٹ گئے' پھر آپ اُٹھے' آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا (یعنی وضو کیا) اور پھر تیزی سے باہر نکل گئے' میں بھی آپ کے پیچھے باہر نکلی تو آپ بقیع میں سجدے کی حالت میں تھے اور یہ کہہ رہے تھے:

''میرے خیال اور وجود نے تیرے لیے سجدہ کیا''۔

یہ روایت ابن شاہین نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات اذ ہبط جبرائیل، فقال :یا محمد، ان العلی الاعلی ...

الحدیث.

''ابھی نبی اکرم ﷺ عرفات میں موجود تھے کہ اسی دوران حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! بے شک بلند و برتر ذات نے'' الحدیث۔

راوی نے اسے اسی طرح مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

۸۳۱۹ - محمد بن یحییٰ بن مواہب' ابوالفتح بردانی

اس نے ابوعلی بن نبہان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یہ بات ابن دبیثی نے نقل کیا ہے اور اس کے سماع کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے۔ بعض محدثین نے اس پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ یہ ایسی احادیث روایت کر دیتا ہے جو اس نے سنی نہیں ہوتی ہیں۔

۸۳۲۰ - محمد بن یحییٰ بن قاضی غراف

یہ ثقہ نہیں ہے' اس نے ایک طبقے (سے سماع کا) جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔

اس کا انتقال 613 ہجری میں ہوا۔

۸۳۲۱ - محمد بن ابویحییٰ سمعان اسلمی

یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ثقہ شخص ہے۔ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم اور یحییٰ القطان نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یحییٰ القطان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے: اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتزر يكره ان يستقبل القبلة.

''نبی اکرم ﷺ جب تہبند باندھتے تھے تو اس بات کرنا پسند کرتے تھے کہ آپ کا رُخ قبلہ کی طرف ہو''۔

۸۳۲۲ - محمد بن یزید مستملی' ابوبکر طرسوسی

یہ نیشاپوری نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور اُس میں اضافہ کر لیتا تھا اور کچھ حصہ ایجاد کر لیتا تھا۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا ثلاثا، وقال: الاذنان من الراس.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا (یعنی اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا) آپ نے فرمایا: دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے جھوٹی ہے۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے کچھ اور منکر سند والی روایات بھی نقل کی ہیں۔ تاریخ خطیب میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل

کی گئی ہے:

یاتی بعدی رجل اسمه النعمان بن ثابت لیحیین دین الله علی یدیه.

''میرے بعد ایک شخص آئے جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا' اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین کو زندہ کیا جائے گا''۔

۸۳۲۳ - محمد بن یزید بن صیفی بن صہیب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان صهيبا قال :ما جعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بينه وبين العدو قط، ما كنت الا امامه او عن يمينه او عن يساره.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے اپنے اور دشمن کے درمیان نہیں رکھا' میں ہمیشہ یا آپ کے آگے ہوتا تھا یا دائیں ہوتا تھا یا پیچھے ہوتا تھا''۔

عقیلی نے اس روایت کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۳۲۴ - محمد بن یزید معدنی

اس نے وہب بن جریر سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔

۸۳۲۵ - محمد بن یزید بن رکانہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی سند مجہول ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۳۲۶ - محمد بن یزید میامی

یہ ایک بزرگ ہے جو وکیع کا معاصر ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابراہیم بن عمر بن ابووزیر نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۸۳۲۷ - محمد بن یزید اسدی

اس نے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس نے بہت زیادہ روایات نوٹ کی تھیں لیکن پھر یہ اختلاط کا شکار ہوگیا۔

۸۳۲۸ - محمد بن یزید (د، ت، ق) بن ابوزیاد

اس نے ایوب بن قطن سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: محمد بن یزید بن ابوزیاد سے اسماعیل بن رافع

نے صور والی حدیث روایت کی ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صور والی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے مشائخ نافع' محمد بن کعب قرظی اور کعب بن علقمہ شامل ہیں جبکہ اس سے ابوبکر بن عیاش اور معقل بن عبید اللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو مستند قرار دیا ہے۔

۸۳۲۹ - محمد بن یزید بن منصور' ابوجعفر

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اس نے ابوحذیفہ نہدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۸۳۳۰ - محمد بن یزید (ت، ق) بن خنیس مکی

یہ بنو مخزوم کا غلام ہے۔ اس نے اپنے والد' ابن جریج اور سعید بن حسان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بندار' امام ابوحاتم اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے' تاہم یہ حدیث روایت کرنے سے منع کرتا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا تھا' یہ بات لازم ہے کہ اس کی حدیث کا اعتبار اُس وقت کیا جائے جب یہ سماع کی صراحت کر دے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ درمیانے درجے کا ہے۔

۸۳۳۱ - محمد بن یزید عابد

محمد بن عمرو بن علقمہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' اُس کے بعد اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے اور وہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہے۔

۸۳۳۲ - (صح) محمد بن یزید (م، ت، ق)' ابوہشام رفاعی کوفی

یہ علماء میں سے ایک ہے۔ اس نے ابوبکر بن عیاش' ابن فضیل اور اُن کے طبقے کے افراد سے استفادہ کیا ہے جبکہ اس سے امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ' محاملی اور دوسرے حضرات نے روایات نوٹ کی ہیں۔ احمد عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ "صدوق" ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: میں نے محدثین کو دیکھا ہے کہ وہ اس کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ ابن عقدہ نے مطین کے حوالے سے ابن نمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوہشام حدیث چوری کرتا تھا۔ امام ابوحاتم نے ابن نمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ علم حدیث کی طلب میں ہم سے زیادہ کمزور تھا اور اس نے ہم سب سے زیادہ غریب روایات نقل کی ہیں۔

عبدان اہوازی بیان کرتے ہیں: ہم ابوبکر بن شیبہ کے ہمراہ ابن براد کے جنازے میں شریک تھے' اسی دوران ابوہشام رفاعی آ گیا' اُس نے داڑھی پر خضاب لگایا ہوا تھا تو ہم نے ابوبکر سے دریافت کیا: ابوہشام کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم دیکھ نہیں رہے! اس نے کتنا اچھا خضاب لگایا ہوا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابوہشام کی اُن روایات کو منکر قرار دیا گیا ہے جو اس نے

ابوبکر، ابن ادریس اور دیگر حضرات کے حوالے سے نقل کی ہیں، اس کے بعد اُنہوں نے ان روایات کے ذکر کو طول دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لما القی ابراهيم فی النار قال: اللّهم انك واحد فی السماء وانا فی الارض واحد، عبدك.

''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو اُنہوں نے کہا: اے اللہ! تو آسمان میں ایک ہے اور میں زمین میں ایک ہوں، جو تیرا بندہ ہے''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

برقانی کہتے ہیں: ابوہشام نامی ثقہ ہے۔ امام دارقطنی نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں صحیح میں سے اُس کی حدیث کو باہر نکال دوں۔

۸۳۳۳ - محمد بن یزید (خ) کوفی

اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے، یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حزامی بزاز ہے۔ اس نے ابوبکر بن عیاش اور ابن عیینہ سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری، امام دارمی اور محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے روایات نقل کی ہیں اور اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور اس کے طبقے کے افراد میں سے (یہ درج ذیل راوی بھی ہے)۔

۸۳۳۴ - محمد بن یزید نخعی کوفی

اس نے محاربی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۳۳۵ - محمد بن یزید حنفی کوفی

اس نے ابوبکر بن عیاش سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ان دونوں (باپ بیٹوں) میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۸۳۳۶ - محمد بن یزید (ع،س) بن سنان رہاوی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے دادا سنان بن یزید اور ابن ابوذئب سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابوفروہ یزید بن محمد، ابوحاتم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا، تاہم علم حدیث کا محافظ نہیں تھا، میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے دادا نے اسی جنگوں میں حصہ لیا ہے اور اُن کی عمر 126 سال تھی، اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔ محمد نامی اس راوی کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۸۳۳۷ - محمد بن یزید بن ابوزیاد

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک قول کے مطابق یہ صوروالی اُس حدیث کو نقل کرنے والا شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۳۳۸ - محمد بن یزید بن ابویزید

اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۳۳۹ - محمد بن یزید

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ تمام راوی مجہول ہیں۔ ابن ابوحاتم نے ان سب کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے۔

۸۳۴۰ - محمد بن یزید (س) 'ابوجعفر ادمی خزاز العابد

اس نے ابن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی اور ابن صاعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۳۴۱ - محمد بن یعقوب مدنی

اس نے سعید مقبری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ عنبسہ بن عبدالواحد اور یونس بن عبید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں جن کے شواہد موجود ہیں۔

۸۳۴۲ - محمد بن یعقوب

اس نے عبداللہ بن رافع سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ وہی راوی ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے۔

۸۳۴۳ -(صح) محمد بن ابویعقوب (خ) کرمانی

یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ صدوق اور مشہور ہے اور امام بخاری کے اساتذہ میں سے ہے۔ اس کے والد کا نام اسحاق بن منصور ہے۔ ابوعبداللہ محمد نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی اور حسان بن ابراہیم' معتمر بن سلیمان اور ایک مخلوق سے روایات نقل کیں۔ اس کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

۸۳۴۴ - محمد بن ابویعقوب' ابوبکر دینوری

اس نے بغداد میں احمد بن سعید ہمدانی' عبداللہ بن محمد بلوی اور ایک گروہ کے حوالے سے منکر اور عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے نجاد اور عبداللہ بن اسحاق خراسانی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۳۴۵ - محمد بن یعلیٰ (ت،ق) سلمی' زنبور کوفی

اس کی کنیت ابوعلی ہے۔اس نے امام ابوحنیفہ اور عبدالملک بن ابوسلیمان سے جبکہ اس سے علی بن حرب' صغانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔خطیب اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔احمد بن سنان کہتے ہیں: یہ جہمی تھا۔ابوکریب نے یہ شاذ رائے اختیار کی ہے کہ اُنہوں نے اس سے روایت بھی نقل کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ثقہ ہے۔اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يحتجم في اليافوخ.

وقال :يا بني بياضة انكحوا ابا هند وانكحوا اليه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یافوخ (نامی رگ پر) پچھنے لگوائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابوہند کی شادی کروا دو اور اسے کوئی رشتہ دو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جاء ت امراة بها لمم، فقالت :يا رسول الله، ادع الله لي.

قال ان شئت دعوت الله فشفاك، وان شئت فاصبري ولا حساب عليك.

قالت :بل اصبر ولا حساب علي.

''ایک عورت کو مرگی کی بیماری تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کیجئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں' وہ تمہیں شفاء نصیب کر دے گا اور اگر تم چاہو تو اس پر صبر سے کام لو تو تمہیں حساب نہیں دینا ہوگا۔تو اُس نے عرض کی: بلکہ میں صبر سے کام لیتی ہوں تاکہ مجھے حساب نہ دینا پڑے''۔

۸۳۴۶-(صح) محمد بن یوسف (ع) فریابی

یہ امام بخاری کے استاد ہیں اور ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ابن عدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔عباس دوری بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الشعر في الانف امان من الجذام.

''ناک میں موجود بال' جذام سے محفوظ ہونے کا باعث ہوتے ہیں''۔

یحییٰ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جھوٹی اس حوالے سے ہے کہ اُنہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اسے مجاہد کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا جائے تو پھر یہ اُن سے مستند طور پر منقول ہے۔جسے عباس خلال اور دیگر حضرات نے

محمد نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ راوی ثقہ ہے' فاضل ہے' عبادت گزار اور ثوری کے شاگردوں میں سے ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات اسلامی کتابوں میں مذکور ہے۔ امام احمد نے اس کی طرف سفر کے لیے جانے کا ارادہ کر لیا تھا تو اُنہیں اس کے انتقال کی اطلاع ملی تو وہ وہاں سے حمص کی طرف مڑ گئے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' اس کے حوالے سے کچھ منفرد روایات منقول ہیں جو اس نے ثوری سے نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک مدت تک ثوری کے ساتھ رہا تھا' تو اس حوالے سے اسے منکر قرار نہیں دیا جائے گا کہ یہ اُس سمندر سے کچھ روایات نقل کرنے میں منفرد ہو۔ محمد بن سہل بن عسکر نے یہ بات بیان کی ہے: میں محمد بن یوسف فریابی کے ہمراہ بارش کی دعا کے لیے نکلا' اُنہوں نے دونوں ہاتھ بلند کیے' ابھی اُنہوں نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ ہم پر بارش شروع ہو گئے۔ عجلی بیان کرتے ہیں۔ فریابی نے ایک سو پچاس احادیث میں غلطیاں کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تمسحوا بالارض فانها بكم برة.

''زمین کے ذریعے مسح کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے شفیق ہے''۔

طبرانی کہتے ہیں: محمد نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۳۴۷ - محمد بن یوسف بن بشر دمشقی

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ محمد بن احمد فزاری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۳۴۸ - محمد بن یوسف قرشی

اس نے یعقوب بن محمد زہری سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۳۴۹ - محمد بن یوسف مسمعی

اس نے محمد بن شیبان سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۳۵۰ - محمد بن یوسف بن یعقوب رازی

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے ابوبکر بن زیاد نقاش نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے' اس نے قرات کے بارے میں بہت سی روایات ایجاد کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اُس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: اس نے قرات کے بارے میں تقریباً ساٹھ نسخے ایجاد کیے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس نے اتنی احادیث ایجاد کی ہیں کہ جنہیں شمار نہیں کی جا سکتا۔ یہ 300 ہجری سے پہلے بغداد آیا تھا تو ابن مجاہد اور دیگر حضرات نے اس سے سماع کیا تھا' لیکن پھر جب اس کا جھوٹ واضح ہو گیا تو ابن مجاہد نے اس کے حوالے سے ایک حکایت بھی بیان نہیں کی۔ جہاں تک نقاش کا تعلق ہے تو وہ تدلیس کے طور پر اس کا ذکر

کرتے ہوئے بعض اوقات یہ کہتا ہے: محمد بن طریف نے ہمیں حدیث بیان کی اور بعض اوقات یہ کہتا ہے: محمد بن نبہان اور بعض اوقات یہ کہتا ہے: محمد بن عاصم نے یہ حدیث بیان کی۔ یعنی وہ اس کی نسبت اس کے دادا ؤں کی طرف کر دیتا ہے۔

۸۳۵۱ - محمد بن یوسف بن یعقوب' ابوبکر رقی

یہ حافظ الحدیث اور طلب علم کے لیے اسفار کا دھنی ہے۔ اس نے خیثمہ بن سلیمان اور اُن کے طبقے کے افراد سے ملاقات کی ہے۔

ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے علماء کا حشر کتابت کرنے والوں کے ساتھ ہونے کے بارے میں ایک جھوٹی روایت طبرانی کی طرف منسوب کی ہے۔

۸۳۵۲ - محمد بن یوسف بن موسیٰ بن مسدی' ابوبکر مہلبی غرناطی المجاور

یہ علم کے سمندروں میں سے ایک ہے اور اکابر حافظانِ حدیث میں سے ایک ہے۔ تاہم اسے اوہام لاحق ہوتے ہیں اور اس میں تشیع بھی پایا جاتا ہے۔ میں نے ایک جماعت کو اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک معجم منقول ہے جو تین بڑی جلدوں میں ہے۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور اُس پر بہت سی تالیقات بھی لکھی ہیں۔ یہ 663 ہجری میں مکہ میں قتل ہو گیا تھا۔

۸۳۵۳ - محمد بن یوسف بن محمد بن سوقہ

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۸۳۵۴ - محمد بن یوسف جوار بی

اس نے سلام بن حارث سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن زبر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ الثقات میں یہ بات ہے: محمد بن یوسف گروہ ہے۔

۸۳۵۵ - محمد بن یونس بغدادی مخرمی جمال

اس نے ابن عیینہ سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔ ابن عساکر نے ''النبل'' میں یہ بات ذکر کی ہے کہ امام مسلم نے اس سے روایت نقل کی ہے' جبکہ ہم نے اس کے حوالے سے روایت نہیں دیکھی۔ ہو سکتا ہے کہ اُنہوں نے صحیح مسلم کے علاوہ میں اس سے روایت نقل کی ہو۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذهبوا بنا الى البصير الذى فى بنى واقف نعوده.

قال: وكان رجلا اعمى.

''ہمیں اُس سمجھدار آدمی کی طرف لے جاؤ جو بنو واقف کے محلے میں رہتا ہے تاکہ ہم اُس کی عیادت کریں'، راوی کہتے ہیں:

حالانکہ وہ شخص نابینا تھا۔

تو یہ حسین جعفی نے ابن عیینہ سے نقل کیا ہے جسے محمد نامی راوی نے چوری کیا اور محمد بن جہم نامی راوی نے اس کا دعویٰ کیا کہ محمد بن یونس جمال نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' حالانکہ یہ راوی بھی میرے نزدیک تہمت یافتہ ہے۔ یہ سب لوگ یہ کہتے ہیں: اس کا ایک بیٹا تھا جو اس کو حدیثیں سکھاتا تھا۔

۸۳۵۶ - محمد بن یونس نسائی (د)

اس نے عقدی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس سے حدیث بھی روایت کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۸۳۵۷ - محمد بن یونس بن قحطبہ مصیصی

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اخلاق المؤمن حسن الحديث اذا حدث، وحسن الاستماع اذا حدث، وحسن البشر اذا لقی، ووفاء الوعد اذا وعد.

''مؤمن کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے کہ جب وہ بات کرے تو اچھی بات کرے' اور جب اُس سے کوئی بات بیان کی جائے تو اُسے اچھے طریقے سے سنے اور جب اُس سے ملاقات کی جائے تو وہ خندہ پیشانی سے ملے اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ کو پورا کرے''۔

اس حدیث کو نقل کرنے کا محمد بن کثیر مصیصی نامی راوی احتمال نہیں رکھتا' امام نسائی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

۸۳۵۸ - محمد بن یونس حارثی

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۸۳۵۹ - محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی سامی کدیمی بصری

یہ حافظ الحدیث ہے اور متروک راویوں میں سے ایک ہے۔ یہ 185 ہجری میں یا اس سے کچھ پہلے پیدا ہوا تھا' اس نے اپنے سوتیلے والد روح بن عبادہ کے ہاں تربیت پائی اور اُن سے سماع کیا' اس کے علاوہ طیالسی' خریبی اور اُن کے طبقے کے افراد سے بھی سماع کیا جبکہ اس سے ابوبکر شافعی' ابوبکر قطیعی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ کدیمی کہتے ہیں: ابن مدینی نے مجھ سے کہا: تمہارے پاس وہ چیز ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ تو کدیمی نے کہا: میں نے ایک ہزار اور ایک سو لوگوں سے روایات نوٹ کی ہیں اور میں نے حج بھی کیا ہے اور میں نے امام عبدالرزاق کی زیارت کی ہے لیکن میں نے اُن سے سماع نہیں کیا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابن یونس کدیمی معرفت کے اعتبار سے اچھا ہے' اس کے حوالے سے صرف یہی اُلجھن ہے کہ یہ شاذ کونی کے پاس بیٹھتا رہا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں:

کدیمی نامی راوی پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: شاید اس نے ایک ہزار سے زیادہ احادیث یاد کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسے لوگوں سے روایت کا دعویٰ کیا ہے جنہیں اس نے دیکھا بھی نہیں ہے اور ہمارے زیادہ تر مشائخ نے اس سے روایت نقل کرنے کو ترک کیا ہے۔ ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد کدیمی کو مسلط طور پر جھوٹا قرار دیتے ہیں' اسی طرح موسیٰ بن ہارون اور قاسم مطرز نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ جہاں تک اسماعیل خطبی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے ناواقفیت کی بنیاد پر یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے اور میں نے اس سے زیادہ کسی اور کی محفل میں مخلوق نہیں دیکھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 286 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 100 سال کے لگ بھگ تھی۔
امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے اور اس کے بارے میں اچھی رائے صرف اُس شخص نے دی ہوگی جو اس کی حالت سے واقف نہیں ہوگا۔ پھر امام دارقطنی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوبکر احمد بن مطلب ہاشمی نے مجھے یہ بتایا کہ ایک مرتبہ ہم قاسم بن زکریا مطرز کے پاس موجود تھے' اُن کی تحریر میں ایک حدیث آئی جو کدیمی کے حوالے سے منقول تھی تو وہ اُسے پڑھنے سے رُک گئے۔ محمد بن عبدالجبار اُن کے سامنے کھڑے ہوئے کیونکہ اُنہوں نے تو کدیمی سے بکثرت روایات نقل کی ہیں تو محمد بن عبدالجبار نے کہا: اے شیخ! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اسے پڑھیں' تو قاسم بن زکریا نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ اُنہوں نے کہا: میں کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھٹنے کے بل کھڑا ہوں گا اور یہ کہوں گا: یہ شخص تیرے رسول اور علماء کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کیا کرتا تھا۔

اس راوی کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

وانه كان قول سفيهنا على الله شططا -قال :ابليس.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور ہم میں سے ایک بیوقوف نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات منسوب کی'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد ابلیس ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اكذب الناس الصواغون والصباغون.

''سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے لوگ سنار اور رنگریز ہوتے ہیں''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ابونعیم کی طرف جھوٹ کے طور پر کس نے منسوب کیا ہے؟ (کدیمی نے کیا ہے)

ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا يصلح الكذب في جد ولا هزل، واكذب الناس الصناع.

قیل :وما الصناع ؟ قال :العامل بیدیه.

''سنجیدگی میں اور مذاق میں جھوٹ بولنا مناسب نہیں ہے اور سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے کاریگر ہوتے ہیں۔ عرض کی گئی: کاریگروں سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتے ہیں''۔

ابونعیم نامی راوی شخص کیونکہ کانا تھا' اس لیے ہوسکتا ہے کہ شاید اُسی نے یہ روایت نقل کی ہو۔

ابن حبان نے ''صواغون'' والی روایت نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت صرف ہمام نامی راوی کے حوالے سے فرقد سنجی سے منقول ہے اور فرقد سنجی نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ روایت ابویعلیٰ اور متعدد افراد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہمیں بیان کی ہے۔

''الحلیہ'' میں یہ بات منقول ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي :سلام عليك يا ريحانتي، اوصيك بريحانتي من الدنيا خيرا، فعن قليل يهد ركناك.

فلما قبض النبي صلى الله عليه وسلم قال :هذا احد الركنين، فلما ماتت فاطمة عليها السلام قال: هذا الركن الآخر.

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم پر سلام ہو اے میرے پھول! میں تمہیں اپنے پھولوں کے بارے میں دنیا میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں اور بہت جلد تیرے دونوں رکنوں کو گرا دیا جائے گا''۔

تو جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اُن ارکان میں سے ایک ہیں' پھر جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دوسرا رکن ہے''۔

حماد نامی راوی بھی ضعیف ہے۔ یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ ابونعیم سے منقول ہے' اس روایت کو ابن نجار نے لبان نامی راوی سے اجازت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

کدیمی نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله يحب اغاثة اللهفان.

''بے شک اللہ تعالیٰ ضرورت مند کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اطلبوا الخير عند حسان الوجوه.

''خوبصورت چہرے والوں سے بھلائی طلب کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رجل فشكا الى النبى صلى الله عليه وسلم قسوة القلب، فقال :اطلع فى القبور، واعتبر بيوم النشوز.

''ایک شخص آیا اور اُس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے دل کی سختی کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قبرستان جایا کرو اور یومِ حساب کے بارے میں غور وفکر کیا کرو''۔

۸۳۶۰ - محمد (د، ت)

یہ مغیرہ کا غلام ہے اور یہ محمد بن یزید نامی راوی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۳۶۱ - محمد ظفری

ایک قول کے مطابق اسے رؤیت کا شرف حاصل ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابن انس بن فضالہ ہے اور تابعی ہے۔

۸۳۶۲ - محمد کنانی

اس نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے اور یہ مجہول ہے۔

۸۳۶۳ - محمد کندی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۸۳۶۴ - محمد طبری

اس نے سعید بن جبیر کو دواء پیتے ہوئے دیکھا ہے' یہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ محمد بن سعید بن مصلوب ہے۔

۸۳۶۵ - محمد

اس نے عکرمہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۳۶۶ - محمد

یہ بنو تمیم کا غلام ہے۔ معمر رقی نے اس کے حوالے سے نجوم کی مذمت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۸۳۶۷ - محمد

اس نے ابو بردہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبداللہ بن عامر اسلمی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام بخاری نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۸۳۶۸ - محمد

یہ ہیثم کا والد ہے۔ اس نے عمر بن علی بن حسین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

(محمود)

۸۳۶۹ - محمود بن ربیع جرجانی

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۸۳۷۰ - محمود بن زید

یہ ابوالعباس ہمدانی کا بھائی ہے۔ اس نے علی بن عبدالعزیز سے سماع کیا ہے۔ اسحاق دبری سے اس کی ملاقات کے بارے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۸۳۷۱ - محمود بن عباس

اس نے ہشیم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' شاید اُسے ایجاد کرنے والا یہی شخص ہے۔ اس کے حوالے سے ایک اور منکر روایت بھی منقول ہے۔ امام طبرانی نے اپنی معجم الصغیر میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اعطی الذکر ذکرہ اللہ، لانہ یقول :فاذکرونی اذکرکم.

ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ، لانہ یقول :ادعونی استجب لکم.

ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ، لانہ قال : لئن شکرتم لازیدنکم.

ومن اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ، لانہ یقول : استغفروا ربکم ...الآیۃ.

''جس شخص کو ذکر عطا کیا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کا ذکر کرتا ہے' کیونکہ اُس نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا''۔ اور جس شخص کو دعا عطا کی جاتی ہے اُسے دعا کی قبولیت بھی عطا کی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''۔ اور جس شخص کو شکر عطا کیا جاتا ہے اُسے مزید بھی عطا کیا جاتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور مزید عطا کروں گا''۔ اور جس شخص کو استغفار عطاء کیا جاتا ہے اُسے مغفرت بھی عطا کی جاتی ہے' کیونکہ پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو''۔

۸۳۷۲ - محمود بن علی اطواری

یہ چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والا ایک کذاب ہے۔ جو یہ بیان کرتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی:

قال: خرجنا اربعمائۃ وخمسین رجلا للتجارۃ، فاسلمت علی ید علی، فذهب بی الی النبی صلی اللہ

عليه وسلم وهو يقسم غنائم بدر ...وذكر الحديث. وهذا افك بين.

''وہ بیان کرتے ہیں: ہم 450 لوگ تجارت کے لیے نکلے تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا' وہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت غزوۂ بدر کا مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے'' اس کے بعد اس نے پوری حدیث نقل کی ہے اور یہ واضح طور پر جھوٹ ہے۔

ابن حمویہ بیان کرتے ہیں: ظہیر بخاری نے دمشق میں ہمیں یہ بتایا کہ میں نے خود ظہیر کو دیکھا ہوا ہے' وہ کہتے ہیں: محمد بن عبدالستار کردی نے بخارا میں محمود نامی اس شخص کے حوالے سے ہمیں بتایا' جو حدیث اس نے اشج نامی راوی سے نقل کیا ہے اور وہ دوسری حدیث ہے۔

۸۳۷۳ - محمود بن عمر زمخشری

یہ مشہور مفسر اور علمِ نحو کا ماہر ہے' یہ ایک نیک شخص تھا لیکن اعتزال کی طرف دعوت دیا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ اسی وجہ سے اس کی تفسیر ''کشاف'' سے بھی احتیاط کی جاتی ہے۔

۸۳۷۴ - محمود بن عمر' ابوسہل عکبری

خطیب کہتے ہیں: اس نے علی بن فرج کے حوالے سے قناعت سے متعلق روایت نقل کی ہے' حالانکہ وہ روایت اس نے اُن سے نہیں سنی ہے۔

۸۳۷۵ - محمود بن عمرو (د،س) انصاری

اس نے شہر بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم ظاہری نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ محمود بن عمرو بن یزید بن سکن ہے۔ اس نے اپنی پھوپھی اسماء کے حوالے سے خواتین کے لیے سونا حرام ہونے سے متعلق روایت بھی نقل کی ہے۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر نے نقل کی ہے۔ اس راوی میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حصین بن عبد الرحمٰن اشہلی نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۳۷۶ - محمود بن محمد ظفری

یہ یحییٰ بن صاعد کا استاد ہے۔ اس نے ایوب بن نجار کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما توضا من لم يذكر اسم الله عليه.

''اُس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا''۔

۸۳۷۷ - محمود دمشقی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۳۷۸ - محمود بن محمد قاضی

یہ 600ہجری کے بعد کا ہے۔ یہ کہتا ہے: صحابیٔ رسول حضرت عبدالنور رضی اللہ عنہ نے جو جن ہیں' ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے' پھر اس نے ایک موضوع حدیث نقل کی ہے۔

۸۳۷۹ - محمود مولیٰ عمارہ

اسماعیل بن ابو خالد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(محمویہ' مخارق)

۸۳۸۰ - محمویہ بن علی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے یزید بن ہارون سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابو سعید نقاش کہتے ہیں: اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۸۳۸۱ - مخارق بن میسر

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابو عمرو شیبانی سے ایک تاریخ سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

(مختار)

۸۳۸۲ - مختار بن صیفی (م،د)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام مسلم نے اس کے حوالے سے متابعت کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے یزید بن ہرمز سے نقل کی ہے۔ اعمش نامی راوی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور قیس بن سعد نے ابن ہرمز کے حوالے سے اُس روایت کو نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

۸۳۸۳ - مختار بن عبداللہ بن ابولیلیٰ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت امام کے پیچھے قرات کرنے کے بارے میں ہے' جسے ابن اصبہانی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے' یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے۔ پھر وہ یہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کیا اس نے یہ روایت ایجاد کی ہے یا اس کے باپ نے کی ہے؟

۸۳۸۴ - مختار بن ابو عبید ثقفی

یہ کذاب ہے' ایسے شخص سے کوئی بھی روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گمراہ شخص تھا اور گمراہ کرنے والا تھا' یہ کہتا تھا کہ حضرت

جبرائیل علیہ السلام اس پر نازل ہوئے تھے' یہ حجاج سے زیادہ بُرا ہے یا پھر اُس کی مانند ہے۔

۸۳۸۵ - مختار بن فلفل (م، د، س)

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوالفضل سلیمانی کہتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اُن شاگردوں کا ذکر کیا جو منکر روایات نقل کرنے کے حوالے سے معروف ہیں' تو اُنہوں نے یہ بات ذکر کی: ابان بن ابوعیاش' مختار بن فلفل اور ایک جماعت کا ذکر کیا۔

۸۳۸۶ - مختار بن مختار

یہ ایک ایسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے جو مستند نہیں ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۸۳۸۷ - مختار بن نافع (ت)

اس نے ابوحیان تیمی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رحم الله ابا بكر، زوجني ابنته، وصحبني الى دار الهجرة ...وذكر الحديث.

''اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے! اُس نے میری شادی اپنی بیٹی سے کروائی اور ہجرت کے مقام تک میرا ساتھ دیا'' اس کے بعد اس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی کنیت ابواسحاق ہے۔

۸۳۸۸ - مختار

یہ عطاء کا شراکت دار تھا' حماد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۸۳۸۹ - مختار حمیری

اس کے حالات نقل کیے گئے ہیں۔

(مخرمہ)

۸۳۹۰ - (صح) مخرمہ بن بکیر (م، د، س)

اس نے اپنے والد بکیر بن عبداللہ بن اشج سے جبکہ اس سے معن قزاز' ابن وہب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' تاہم اس نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ سعید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ماموں موسیٰ بن سلمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں مخرمہ بن بکیر کے پاس آیا' میں نے اُس سے سوال کیا تو اُس نے اپنے والد کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی' اُس نے کہا: میں نے اپنے

والد سے کوئی چیز نہیں سنی ہے' یہ صرف کچھ تحریریں ہیں جو مجھے اُن کے پاس ملی تھیں' میں نے اپنے والد کا زمانہ اُس وقت پایا ہے جب میں کمسن لڑکا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا' یہ صرف اُن کی تحریریں ہیں (جن سے میں روایات نقل کرتا ہوں)۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: میں نے معن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مخرمہ نے اپنے والد سے سماع کیا ہے' ربیعہ نے سلیمان بن یسار کی رائے کے بارے میں کچھ چیزیں اُس کے سامنے پیش کی تھیں۔ علی کہتے ہیں: میرا نہیں یہ گمان کہ اُس نے اپنے والد کے حوالے سے سلیمان کی کتاب سنی ہوگی' شاید اُس نے کچھ تھوڑا سا حصہ سنا ہوگا' لیکن مجھے مدینہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو مجھے مخرمہ کے بارے میں بتاتا کہ وہ کسی چیز کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ علی کہتے ہیں: ویسے مخرمہ نامی راوی ثقہ ہے۔ عباسی دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ یہ کہتے ہیں: مخرمہ ضعیف الحدیث ہے' اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں: اس کی اپنے والد کے حوالے سے نقل کردہ حدیث کتاب سے منقول ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال علی :ارسلت المقداد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن المذی یخرج من الانسان کیف یفعل ؟ فقال لہ :توضا وانضح فرجک.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مقداد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' تاکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کریں کہ جو آدمی کی خارج ہو جاتی ہے تو پھر اُسے کیا کرنا چاہیے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم وضو کرو اور اپنے شرمگاہ کو پانی چھڑک لو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی بن اخطب صبرا بعد ما ربط.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیی بن اخطب کو باندھ کر قتل کروایا تھا''۔

ایک قول کے مطابق امام مالک نے مخرمہ بن بکیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

(مخلد)

۸۳۹۱ - مخلد بن ابان' ابوسہل

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۸۳۹۲ - مخلد بن جعفر باقرحی

اس کے حوالے سے کچھ ایسے مشائخ سے روایات منقول ہیں جو ہم نے سنی ہوئی ہیں۔ اس نے قاضی یوسف اور محمد بن یحییٰ مروزی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم' محمد بن علاف اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن علی بادی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے

اوراس کا سماع صحیح ہے تاہم یہ حدیث کی کچھ زیادہ معرفت نہیں رکھتا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ہمارے بغداد سے نکل جانے کے بعد یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ خطیب بغدادی نے ابوالحسین بن فرات کا یہ بیان نقل کیا ہے: مخلد بن جعفر کے اصول مستند ہیں لیکن اس کی آخری عمر میں اس کے بیٹے نے اسے کچھ ایسی چیزیں سکھائیں جن کا اس نے دعویٰ کیا ہے جس میں مغازی سے متعلق روایات مروزی سے منقول ہیں اور ابتدائی روایات ابن علویہ قطان سے منقول تھیں جبکہ تاریخ طبری کبیر بھی تھی اس کی وجہ سے یہ غلط فہمی کا شکار ہو گیا اس نے اپنے بیٹے سے اُن چیزوں کو قبول کر لیا اور یہ کتابیں لیں اور اُن کو بیان کرنے لگ پڑا اس وجہ سے اسے متروک قرار دے دیا گیا۔ اس کا انتقال 369 ہجری میں ہوا اُس وقت اس کی عمر 90 برس کے لگ بھگ تھی۔

۸۳۹۳ - مخلد بن حازم

یہ جریر بن حازم کا بھائی ہے۔ اس نے عطاء کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۸۳۹۴ - مخلد بن خالد

اس نے وکیع سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوحاتم کی اس قول سے مراد یہ ہے کہ اس نے امام مسلم اور ابوداؤد کے ایک شیخ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق ہے اور فاضل ہے اس نے طرسوس میں رہائش اختیار کی تھی اور یہ شعیری کے نام سے معروف ہے۔

۸۳۹۵ - مخلد بن خفاف (عو)

اس نے عروہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ مخلد بن خفاف بن رحضہ غفاری ہے جس نے عروہ سے سماع کیا تھا جبکہ اس سے ابن ابوذئب نے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمان کے حساب سے خراج کا فیصلہ دیا ہے''۔

یہ روایت ہیثم بن جمیل نے یزید بن عیاض کے حوالے سے مخلد سے نقل کی ہے جبکہ یہی روایت مصعب بن ابراہیم جہنی جو معروف نہیں ہے اُس نے ابن جریج کے حوالے سے زہری کے حوالے سے عروہ سے نقل کی ہے۔ جبکہ مصعب نے یہ روایت مسلم زنجی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے اور ایک اور سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے بھی نقل کیا ہے۔ ابن عدی نے اپنی ''الکامل'' اس کے علاوہ مخلد نامی اور کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن وضاح کہتے ہیں: یہ راوی ثقہ تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ اس حدیث کے علاوہ معروف نہیں ہے۔

۸۳۹۶ - مخلد بن عبدالواحد ابوہذیل بصری

اس نے حمید طویل اور علی بن جدعان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مکی بن ابراہیم اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی

ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال :رايت البارحة عجبا، رايت رجلا من امتي جاءه ملك الموت ليقبض روحه، فجاءه بره بوالديه فرده عنه ...الحديث بطوله.

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میں نے بڑی حیران کن چیز دیکھی ہے میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ موت کا فرشتہ اُس کے پاس آیا تاکہ اُس کی روح قبض کرلے تو اسی دوران اُس نے اپنے ماں باپ کی جو فرمانبرداری کی تھی' وہ وہاں آ گئی اور اُس نے فرشتے نے واپس لوٹا دیا" اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

یہ روایت عامر بن سیار نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ اُس سے شبابہ بن سیار نے ابن جدعان کے حوالے سے عطاء بن ابومیمونہ زر بن حبیش' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور وہ ایک طویل جھوٹی روایت ہے جو سورتوں کی فضیلت کے بارے میں ہے' مجھے نہیں پتا کہ اگر مخلد نے اسے ایجاد نہیں کیا تو پھر اسے ایجاد کس نے کیا ہے۔ اس روایت نے خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم کنانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحاتم سے اس شبابہ کی مخلد کے حوالے سے نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا:

من قرا سورة كذا فله كذا.

"جو شخص فلاں سورت پڑھے تو اُسے فلاں ثواب ملے گا"۔

تو وہ بولے: یہ روایت ضعیف ہے۔

۸۳۹۷ - مخلد بن عمرو حمصی کلاعی

اس نے عبیداللہ بن موسیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ تاہم درست یہ ہے کہ اس کا نام خالد بن عمرو ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اصابت فاطمة صبيحة العرس رعدة، فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم :زوجتك سيدا في الدنيا وهو في الآخرة من الصالحين، يا فاطمة، انه لما اردت ان املكك بعلي امر الله جبرائيل فقام في السماء الرابعة وصف الملائكة صفوفا، ثم زوجك من علي، ثم امر الله شجر الجنان فحملت الحلي والحلل، ثم امرها فنثرها على الملائكة، فمن اخذ يومئذ شيئا اكثر مما اخذ صاحبه افتخر به على صاحبه الى يوم القيامة.

"سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی شادی کے دن کچھ پریشان تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: میں نے تمہاری شادی ایک ایسے

شخص سے کی ہے جو دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں نیک لوگوں میں شامل ہوگا' اے فاطمہ! جب میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہاری علی کے ساتھ رخصتی کروادوں تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا' وہ چوتھے آسمان میں کھڑے ہوئے' فرشتوں نے صفیں بنالیں' پھر انہوں نے تمہاری شادی علی سے کروادی' پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے زیور اور حُلّے پہن لیے' پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے فرشتوں کے اپنے پھل لوٹائے تو اُس دن کسی نے بھی کسی دوسرے سے زیادہ حصہ حاصل نہیں کیا مگر یہ کہ وہ قیامت تک دوسرے شخص پر فخر کا اظہار کرتا رہے گا (کہ مجھے زیادہ حصہ ملا)''۔

یہ روایت حسین بن عبداللہ قطان نے اپنی سند کے ساتھ مخلد نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔ ثوری نے یہ روایت سرے سے کبھی بیان نہیں کی ہوگی۔

۸۳۹۸ - مخلد بن قاسم بلخی

اس نے ابومقاتل سمرقندی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۳۹۹ - مخلد بن مسلم قیسی

اس نے کثیر بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ یہ راوی مجہول ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۸۴۰۰ - مخلد بن یزید (م، د، س، ق) حرانی

یہ صدوق اور مشہور ہے۔ اس نے یحییٰ بن سعید انصاری اور ابن جریج کے حوالے سے جبکہ اس سے امام احمد' اسحاق بن راہویہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ مخلد نے نماز کے بارے میں ایک مرسل روایت نقل کی ہے جسے اس نے موصول روایت کے طور پر نقل کردیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: مخلد شیخ ہے' لوگوں نے اس کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: مخلد نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تكفير كل لحاء ركعتان.

''ہر جھگڑے کا کفارہ دو رکعت ہیں''۔

۸۴۰۱ - مخلد' ابوہذیل عنبری بصری

اس نے عبدالرحمٰن مدنی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تفسير قوله " :له مقاليد السموات والارض - "فقال :يا عثمان، ما سالني عنها احد قبلك.

تفسیرھا :لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، وسبحان اللّٰہ وبحمدہ، واستغفر اللّٰہ.

ولا قوۃ الا باللّٰہ، الاول والآخر والظاھر والباطن بیدہ الخیر.

یحی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر -فیھا من الاجر کمن قرا القرآن والتوراۃ والانجیل والزبور،

وکمن حج واعتمر ...الحدیث.

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا: ''آسمانوں اور زمین کی چابیاں اُسی کے پاس ہیں''۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! تم سے پہلے کسی نے اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کیا' اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص یہ کلمہ پڑھ لے گا: لا الـہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ، واستغفر اللّٰہ . ولا قوۃ الا بـاللّٰہ، الاول والآخر والظاھر والباطن بیدہ الخیر .یحی ویمیت وھو علٰی کـل شـیء قدیر ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور اُس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' وہی سب سے پہلے ہے' سب سے بعد بھی وہی ہوگی' وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے' سب بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو ان کلمات کو پڑھنے کا اجر اتنا ہے جیسے اُس شخص کو اجر ملتا ہے جو قرآن' تورات' انجیل اور زبور کو پڑھ لے اور جو شخص حج کر لے اور عمرہ بھی کر لے'' اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت موضوع ہے' میری یہی رائے ہے۔

۸۴۰۲ - مخلد (ق)

یہ ابو عاصم ضحاک بن مخلد کا والد ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابو عاصم بیان کرتے ہیں: میرے والد نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا عرض لاحدکم رزق فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او یتنکر لہ.

''جب کسی شخص کو رزق کی پیشکش کی جائے تو وہ اُسے اُس وقت تک نہ چھوڑے جب تک یہ اُس کے لیے متغیر نہ ہو جائے یا منکر نہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے نقل کیا ہے۔ یہ راوی مخلد بن ضحاک شیبانی ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۴۰۳ - مخلد ابو عبدالرحمٰن

اس نے ابن عجلان سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

(مخول، مخیس)

۸۴۰۴ - مخول بن ابراہیم بن مخول بن راشد نہدی کوفی

یہ بغض رکھنے والا (یا ناپسندیدہ) رافضی ہے۔ اپنی ذات کے اعتبار سے "صدوق" ہے۔ اس نے اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم کہتے ہیں: میں نے اسے سنا' اس نے سیاہ رنگ کے ایک شخص دیکھا تو بولا: یہ میرے نزدیک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ فضیلت والا اور زیادہ بہتر ہے۔

۸۴۰۵ - مخیس بن تمیم

اس نے حفص بن عمر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ اسی طرح اس کا استاد بھی مجہول ہے۔ ہشام بن عمار نے اس کے حوالے سے حفص بن عمر سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاقتصاد فی النفقة نصف العیش، والتردد الی الناس نصف العقل، وحسن السؤال نصف العلم.

"خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا نصف خوشحالی ہے اور لوگوں کے آتے جاتے رہنا نصف عقل مندی ہے اور اچھی طرح سے سوال کرنا نصف علم ہے"۔

(مدرک)

۸۴۰۶ - مدرک بن عبداللہ ازدی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔

۸۴۰۷ - مدرک بن عبداللہ

یہ ہیثم بن عدی کا استاد ہے۔

۸۴۰۸ - مدرک' ابوزیاد

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں راوی مجہول ہے' تاہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد کے بارے میں غور وفکر کی گنجائش ہے' یہ بات امام دارقطنی نے بیان کی ہے۔

۸۴۰۹ - مدرک بن عبدالرحمٰن طفاوی

اس نے حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے پہلو تہی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اتانی جبرائیل فقال :یا محمد، احبب من شئت، فانك مفارقه، واجمع ما شئت فانك تارکه، واعمل ما شئت فانك لاقیه.

''ایک مرتبہ جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ جس سے چاہیں محبت رکھیں لیکن آپ کو اُس سے جدا ہونا پڑے گا اور آپ جو کچھ چاہیں اکٹھا کریں لیکن آپ کو اُسے چھوڑنا پڑے گا اور آپ جو چاہیں عمل کر لیں ایک دن آپ کو اُس کا سامنا کرنا پڑے گا (یعنی اُس کا اجر و ثواب ملے گا)''۔

۸۴۱۰ - مدرک قہندزی

اس نے نعمان بن ثابت سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' یہ ابن حمزہ ہے۔

۸۴۱۱ - مدرک بن منیب

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۴۱۲ - مدرک طائی

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۸۴۱۳ - مدرک' ابوحجاج

یہ اس بات کا دعویدار ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔ خریبی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۴۱۴ - مدرک

حصین بن عبدالرحمٰن نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(مدلاج)

۸۴۱۵- مدلاج بن عمرو سلمی

اس نے رمانی اور ایک قول کے مطابق زمانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(مرثد، مرجی)

۸۴۱۶ - مرثد بن عبداللہ (ث،س،ق) ذماری

ایک قول کے مطابق اسے زمانی بھی کہا گیا ہے' یہ مرثد بن عبداللہ یزنی نہیں ہے۔ جس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل

کی ہیں۔اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔عقیلی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ میں نے اپنی تحریر میں اسی طرح پایا ہے' مجھے نہیں معلوم کہ میں نے یہ کہاں سے نقل کیا تھا کیونکہ یہ راوی معروف نہیں ہے۔ ہمارے شیخ ابوالحجاج نے اسے الگ طور پر ذکر کیا ہے کہ اس نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے مالک کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ جہاں تک یزنی کا تعلق ہے تو اُس کی کنیت ابوالخیر ہے اور وہ مصر کے رہنے والے اکابر تابعین میں سے ایک ہے۔اُس کا انتقال 90 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۴۱۷ - مرجی بن رجاء بصری ضریر

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے تعلیق کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے۔اس نے ایوب اور حنظلہ سدوسی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شبابہ اور حوضی نے روایات نقل کی ہیں۔اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ کہا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' یہ مرجی بن وداع حوضی سے زیادہ صالح ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استسلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعرابی جزورا بوسق من طعام الی اجل ...الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کے ساتھ اونٹ کی بیع سلف کی تھی جو اناج کے چند وسق کے عوض میں تھے' جس کی ادائیگی متعین مدت کے بعد ہونی تھی''۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: مرجی بن رجاء نامی شخص جو تعبیر بیان کرنے والا شخص ہے' یہ ضعیف ہے۔ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے۔

۸۴۱۸ - مرجی بن وداع راسبی بصری

اس نے غالب قطان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے غالب کے حوالے سے حسن بصری سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

بینما نحن جلوس مع الحسن اذ جاء اعرابی بصوت له جهوری، کانه من رجال شنوءة، فوقف علینا، فقال :السلام علیکم، حدثنی ابی، عن جدی، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :من سلم علی قوم فقد فضلهم بعشر حسنات.

''ایک مرتبہ ہم حسن بصری کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک دیہاتی اُن کے پاس آیا اور اُس نے بلند آواز میں اُنہیں مخاطب کیا' یوں لگتا تھا جیسے اُس کا تعلق شنوءہ قبیلے سے ہے' وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گیا اور بولا: السلام علیکم! میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کچھ لوگوں کو سلام کرتا ہے اُسے اُن لوگوں سے دس نیکیاں زیادہ ملتی ہیں''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کے علاوہ کسی اور راوی کا میرے ذہن میں نہیں ہے۔

(مرداس)

۸۴۱۹ - مرداس بن ادیہ ابوبلال

یہ تابعی ہے اس کا شمار خوارج کے اکابرین میں ہوتا ہے۔

۸۴۲۰ - مرداس بن محمد بن عبداللہ

اس نے محمد بن ابان واسطی سے روایات نقل کی ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

(مرزوق)

۸۴۲۱ - مرزوق بن ابراہیم

اس نے سدی کبیر سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۸۴۲۲ - مرزوق بن میمون

یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس نے حمید بن مہران سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ نصر بن علی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۴۲۳ - مرزوق بن ابوہذیل (ق) شامی

یہ ولید بن مسلم کے اساتذہ میں سے ہے اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث ہے۔ ابن حبان اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۸۴۲۴ - مرزوق ابوبکر (ت) باہلی بصری

اس نے قتادہ اور ابن منکدر سے جبکہ اس سے معتمر طیالسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۴۲۵ - مرزوق ابوبکر (ت) تیمی

اس نے سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں اس سے ابوبکر نہشلی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۸۴۲۶ - مرزوق ثقفی

یہ حجاج کا غلام ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے روایت کرنے میں اس کا بیٹا ابراہیم منفرد ہے۔

(مروان)

۸۴۲۷ - مروان بن ازہر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' یہ دونوں (باپ بیٹا) مجہول ہے۔

۸۴۲۸ - مروان بن حکم (خ،عو) اموی' ابوعبدالملک

امام بخاری کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں ایسے اعمال منقول ہیں جو ہلاکت کا شکار کردیں' تو ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا تھا اور بھی اس طرح کے بہت سے غلط کام کیے تھے۔

۸۴۲۹ - مروان بن جعفر سمری

ابوحاتم اور مطین نے اس سے سماع کیا ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک نسخہ منقول ہے جو قرات کے طور پر محمد بن ابراہیم سے منقول ہے۔ اس میں ایسی روایات ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' اُن روایت کو امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ خبیب بن سلیمان کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان يصلى احدنا كل ليلة بعد العشاء المكتوبة ما قل او كثر، ويجعلها وترا.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص عشاء کی فرض نماز کے بعد نوافل ادا کرے' خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ ہوں اور اُنہیں وتر بنالے (یعنی اُن کے آخر میں وتر ادا کرے)"۔

اسی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے' جس میں مطین کا ذکر نہیں ہے' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :اذا صلى احدكم فليقل :اللهم باعد بيني وبين خطيئتي

كما باعدت بين المشرق والمغرب، اللّٰهم احيني مسلما وامتني مسلما.
''نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: جب کوئی شخص نماز ادا کر لے تو یہ پڑھے:
''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھ دے جتنا تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے'
اے اللہ! مجھے مسلمان ہونے کے طور پر زندہ رکھنا اور مسلمان ہونے کے طور پر ہی موت دینا''۔
اسی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات منقول ہے:
من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله.
''جو شخص مشرک کے ساتھ میل جول رکھے اور اُس کے ساتھ رہائش رکھے تو وہ اُس کی مانند شمار ہوگا''۔
اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے:
انّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال زمن الفتح :ان هٰذا عام الحج الاكبر، قال :اجتمع حج المسلمين، وحج المشركين، وحج اليهود، وحج النصارى العام في ستة ايام متتابعات، ولم تجتمع منذ خلقت السموات والارض كذلك قبل العام، ولا تجتمع بعد العام، حتى تقوم الساعة.
''فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حج اکبر کا سال ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس سال مسلمانوں کا' مشرکین کا' یہودی کا' عیسائیوں کا حج ایک ہی سال ہوا تھا' اور یہ چھ دن مسلسل ہوتا رہا تھا' آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے لے کر اُس سے پہلے تک کبھی بھی کسی بھی دن میں ایک ہی مرتبہ یہ تمام حج اکٹھے نہیں ہوئے اور پھر قیامت تک کسی بھی ایک سال میں اکٹھے نہیں ہوں گے''۔
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:
كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول لنا :ان الانبياء يوم القيامة كل اثنين منهم خليلان، فخليلي منهم يومئذ ابراهيم عليه السلام.
''نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: قیامت کے دن انبیاء میں سے دو دو لوگ ایک دوسرے کے خلیل ہوں گے تو اُس دن میرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے''۔
اسی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے:
يجيء عيسى ابن مريم عليه السلام من قبل المشرق فيقتل الدجال.
''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مشرق کی طرف سے آئیں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے''۔

۸۴۳۰ - مروان بن جناح (د،ق)

اس نے یونس بن میسرہ سے جبکہ اس سے ولید بن مسلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے

مجاہد اور بسر بن عبید اللہ سے نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الخير عادة والشر لجاجة.

''بھلائی عادت ہے اور شر سخت جھگڑا ہے''۔

۸۴۳۱ - مروان بن سالم (ق) جزری

اس نے اعمش اور عبدالملک بن ابوسلیمان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے نعیم بن حماد ولید بن شجاع اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام بخاری امام مسلم اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابوعروبہ حرانی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بلغه عن رجل شدة عبادة قال :كيف عقله ؟ فاذا قالوا: حسن -قال :فارجوه.

واذا قالوا غير ذلك قال :لن يبلغ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی شخص کے بارے میں عبادت میں شدت اختیار کرنے کی اطلاع ملتی تو آپ یہ فرماتے تھے: اُس کی دماغی کیفیت کیسی ہے؟ اگر لوگ کہتے تھے کہ ٹھیک ہے تو آپ یہ فرماتے تھے: اس کے بارے میں میں پُرامید ہوں اور جب لوگ اس کے علاوہ جواب دیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یہ نہیں پہنچ سکتا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

يكون في امتي رجل يقال له وهب يهب الله له الحكمة، ورجل يقال له غيلان، هو اضر على امتي من ابليس.

''میری اُمت میں ایک شخص ہوگا' جس کا نام وہب ہوگا' اللہ تعالیٰ اُسے حکمت عطا کرے گا اور ایک شخص ہوگا جس کا نام غیلان ہوگا' وہ میری اُمت کے لیے ابلیس سے زیادہ ضرررساں ہوگا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال :يا رسول الله، ارايت الرجل منا يذبح وينسى ان يسمي الله.

فقال :اسم الله على كل مسلم.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا

رائے ہے جو ذبح کرتے ہوئے شروع میں بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام ہر مسلمان (کے دل) پر لکھا ہوا ہے''۔

امام نسائی کہتے ہیں: مروان بن سالم نامی راوی متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری کی ''الضعفاء'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

آخر ما يجازى به العبد المؤمن ان يغفر لمن شيع جنازته.

''بندۂ مؤمن کو جو آخری جزاء دی جائے گی' وہ یہ ہوگی کہ جو شخص اُس کے جنازہ میں شریک ہوا ہوگا' اُس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت منکر ہے۔ حالانکہ امام بخاری نے یہ روایت اُس شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جو اُن سے عمر میں چھوٹا ہے۔

۸۴۳۲ - مروان بن سالم (د، س) المقفع

اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا افطر ذهب الظما، وابتلت العروق، وثبت الاجر ان شاء الله.

''نبی اکرم ﷺ افطاری کے وقت یہ پڑھتے تھے: ''پیاس رخصت ہوگئی' رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا''۔

یہ روایت حسین بن واقد نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور اُس سے عزرہ بن ثابت نے روایت کی ہے۔

۸۴۳۳ - مروان بن سیاہ

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے۔

۸۴۳۴ - مروان بن شجاع (خ، د، ت، ق) جزری

اس نے عبدالکریم بن مالک جزری اور خصیف سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' یحییٰ بن معین' زیاد بن ایوب اور ابن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے مقلوب روایات نقل کرتا تھا' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا مجھے پسند نہیں ہے۔ اس کا انتقال ہجری میں ہوا۔

۸۴۳۵ - مروان بن صبیح

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ اس کے حوالے سے (درج ذیل) منکر روایت منقول ہے۔

''تین چیزیں ایسی ہیں جو کسی شخص میں ہوں گی تو اسی کی طرف پلٹ آئیں گی' سرکشی' فریب اور بیعت کو توڑنا۔

(اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے یہ فرمان ہیں:

''تمہاری سرکشی کا وبال تم پر ہوگا''۔

''اور جو شخص بیعت کو توڑے گا تو اس توڑنے کا وبال اُس پر ہی ہوگا''۔

''اور برا فریب اپنے کرنے والے کی طرف ہی لوٹتا ہے''۔

نضر ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اصبہانی ''صدوق'' ہے۔

۸۴۳۶ - مروان بن عبداللہ بن صفوان بن حذیفہ بن یمان

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ معروف نہیں ہے نہ ہی اس کا باپ معروف ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

۸۴۳۷ - مروان بن عبدالحمید قرشی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۴۳۸ - مروان بن عبید

اس نے شہر بن حوشب سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۸۴۳۹ - مروان بن عثمان (س) بن ابوسعید بن معلّٰی زرقی

اس نے عبید بن حنین کے حوالے سے ابوامامہ بن سہل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابوبکر محمد بن احمد الحداد کہتے ہیں: میں نے امام نسائی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مروان بن عثمان ہے کون کہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اُسے سچا قرار دیا جائے؟ امام نسائی نے یہ بات اُم طفیل کی حدیث کے بارے میں بیان کی ہے۔

۸۴۴۰ - مروان بن محمد سنجاری

یہ ایک بزرگ ہے جس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے امام مالک' نافع اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

داوموا على الصلوات الخمس، فان الله فرضهن عليكم، فلا تتركوا الصلاة استخفافا بها ولا جحودا.

''پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تم پر فرض قرار دی ہیں اور نماز کو کم تر سمجھتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے نماز کو ترک نہ کرو''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے اور یہ روایت موضوع ہے۔ ابن حبان نے اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

۸۴۴۱-(صح) مروان بن محمد (م،عو) دمشقی طاطری

یہ ثقہ اور امام ہے' ابن حزم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس نے عبداللہ بن العلاء بن زبر' سعید بن عبدالعزیز اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے امام دارمی' احمد بن ازہر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد اس کی تعریف کرتے تھے اور اسے علم سے موصوف قرار دیتے تھے۔ امام ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: امام احمد نے مجھ سے کہا: تمہارے پاس تین لوگ علم حدیث کے ماہر ہیں: مروان طاطری' ولید بن مسلم اور ابومسہر۔

احمد بن ابوحواری کہتے ہیں: میں نے مروان طاطری سے زیادہ بہتر اور کوئی شامی نہیں دیکھا۔ اسی طرح کی ایک بات شیخ ابوسلیمان دارمی نے بیان کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ مرجئی تھا اور اہل دمشق جو شخص مرجئی ہو اُس پر عمامہ ہوتا ہے۔

امام طبرانی نے اپنی معجم اوسط میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فضلت على الناس باربع :السخاء والشجاعة، وكثرة الجماع، وشدة البطش.

''مجھے چار حوالوں سے دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے: فضیلت' بہادری' بکثرتِ جماع اور شدید پیاس کو برداشت کرنا''۔

یہ روایت منکر ہے۔

اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا تھا۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ یہ مرجئی ہے۔

۸۴۴۲ - مروان بن ابومروان' ابوعریان

اس نے عبداللہ بن بریدہ اور ضحاک سے جبکہ اس سے زید بن حباب اور ابوتمیلہ نے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام مروان بن مروان ہے۔

۸۴۴۳ - مروان بن معاویہ فزاری

یہ ثقہ ہے اور عالم ہے اور علم حدیث کا ماہر ہے' تاہم اس نے ہر لچے لفنگے سے روایات نقل کی ہیں۔ اسی لیے شیوخ کے حوالے سے اسے کمتر قرار دیا جاتا ہے۔ اس نے حمید اور کمسن تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ معروف راویوں کے حوالے سے جو روایات نقل کرتا ہے' اُن میں یہ ثقہ ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثبت ہے اور حافظ الحدیث ہے' یہ اپنی پوری حدیث کو یوں یاد رکھتا ہے جیسے وہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ہو' لیکن جب آپ اسے دیکھیں گے تو آپ کہیں گے: یہ تو ایک بیوقوف آدمی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حج کے لئے روانہ ہوا اور مکہ کے راستے میں اسے موت آ گئی' اس کا انتقال ذوالحج کے پہلے عشرے میں 293 ہجری میں ہوا۔ اس کے حوالے سے عالی سند کے ساتھ ایک حدیث ہم تک پہنچی ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے

ہیں: یہ بازاروں سے استاد اکٹھے کیا کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں نے مروان کے پاس اس کی تحریر میں یہ بات پائی کہ وکیع نامی محدث رافضی ہے تو میں نے اُس سے کہا: وکیع تم سے بہتر ہے تو مروان نے مجھے بُرا کہنا شروع کر دیا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: مروان نامی یہ شخص تنگدست اور عیالدار تھا اور لوگ اس سے نیکی کا اظہار کرتے تھے۔

۸۴۴۴ - مروان بن نہیک

ابن ابوفدیک نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۸۴۴۵ - مروان نخعی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۴۴۶ - مروان ابوسلمہ

اس نے شہر بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔ امام بخاری نے مروان ابوسلمہ کے بارے میں یہ کہا ہے: عبدالصمد نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی نے شہر بن حوشب کے حوالے سے اس کی روایت کو ذکر کیا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين والعمامة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ اور موزوں پر مسح کیا کرتے تھے''۔

۸۴۴۷ - مروان ابوعبداللہ

اس نے حماد بن جعفر سے روایات نقل کی ہیں۔ موصلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(مری، مزاحم)

۸۴۴۸ - مری بن قطری (عو)

اس نے عدی بن حاتم سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ سماک بن حرب کوفی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۴۴۹ - مزاحم بن ذواد (ت) بن علبہ

ابوکریب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

۸۴۵۰ - مزاحم بن یعقوب

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(مزید، مزیدہ)

۸۴۵۱ - مزید

یہ ولید بن مسلم کا استاد ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۸۴۵۲ - مزیدہ بن جابر

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔ اس نے اپنے ماں باپ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(مساور)

۸۴۵۳ - مساور حمیری (ت، ق)

اس نے اپنی والدہ کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے وہ روایت اس سے ابونصر عبداللہ ضبی نے نقل کی ہے۔

۸۴۵۴ - مساور (ع، س)

اس نے عمرو بن سفیان سے اور اس سے مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۴۵۵ - مساور ابویحییٰ تمیمی

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

(مستورد، مستقیم)

۸۴۵۶ - مستورد بن جارود عبدی

یہ مجہول ہے۔

۸۴۵۷ - مستقیم بن عبدالملک

ابن مدینی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ عثمان بن عبدالملک ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

(مستمر، مسحاج)

۸۴۵۸ - مستمر ناجی (ق)

اس نے عیسیٰ بن میمون سے روایات نقل کی ہیں اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا ابراہیم منفرد ہے۔

۸۴۵۹ - مسحاج بن موسیٰ (د)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(مسدد، مسرع)

۸۴۶۰ - مسدد بن علی املوکی

یہ دمشق کا ایک بزرگ ہے۔ کتانی کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ ابومعمر حمصی جو حمص کا خطیب تھا اور یہ الاحد کے بازار کی مسجد کا امام بھی رہا۔ اس نے حمص میں محمد بن عبدالرحمٰن رجبی سے جبکہ دمشق میں قاضی میانجی اور ایک جماعت سے سماع کیا۔ اس کا انتقال 431 ہجری میں ہوا۔

۸۴۶۱ - مسرع بن یاسر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عمرو بن مرہ جہنی سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

(مسرہ)

۸۴۶۲ - مسرق بن سعید

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے ابوبکر بن عیاش نے حدیث روایت کی ہے یہ مجہول ہے۔

۸۴۶۳ - مسرہ بن عبداللہ خادم

اس نے امام ابوزرعہ سے روایت نقل کی ہیں۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوزرعہ کی طرف منسوب اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

فی کل جمعة مائة الف عتیق من النار الا رجلین مبغض ابی بکر وعمر ...الحدیث.

''ہر جمعہ کے دن ایک لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے سوائے دو آدمیوں کے وہ شخص جو ابوبکر وعمر سے بغض رکھتا ہو''

الحدیث"۔

یہ روایت ابوبکر بن شاذان نے اس سے روایت کی ہے۔

۸۴۶۴ - مسرہ بن معبد لخمی شامی

اس نے یزید بن ابوکبشہ اور زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وکیع اور ابواحمد زبیری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(مسروح)

۸۴۶۵ - مسروح (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۴۶۶ - مسروح' ابوشہاب

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یہ اس روایت کو نقل کرنے والا شخص ہے:

نعم الجمل جملكما.

"بہترین اونٹ تم دونوں کا اونٹ ہے"۔

یزید بن موہب رملی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی نے اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تزوجت اختي رجلا من الانصار علي حديقة، فكان بينهما كلام، فارتفعا الى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال :تردين عليه حديقته ويطلقك ؟ قالت :نعم، ولازيدنه.

قال :زيديه.

"میری بہن کی انصار کے ایک شخص سے شادی ہوئی جو ایک باغ کے عوض میں تھی' ان دونوں کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو گئی' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا تم اس بات پر راضی ہو) کہ تم اس کا باغ اسے واپس کر دو اور یہ تمہیں طلاق دے؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! اور میں اسے مزید (رقم) بھی دے دوں گی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مزید بھی دے دو"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عطیہ اور ابن عمارہ نامی راوی دونوں واہی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے مسروح کے بارے میں دریافت کیا اور اُن کے سامنے اس کی حدیث کا کچھ حصہ پیش کیا تو وہ بولے: یہ اُس جھوٹی روایت کو نقل

کرنے کی وجہ سے توبہ کا محتاج ہے جو روایت اس نے ثوری کے حوالے سے نقل کی ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ بات بالکل درست ہے' کیونکہ جو شخص کسی ایسی حدیث کو روایت کرے جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ یہ درست نہیں ہے' تو اُس پر یا تو توبہ کرنا لازم ہوگا یا پھر اس روایت کو چھپانا ہوگا۔

(مسرور)

۸۴۶۷ - مسرور بن سعید

اس نے امام اوزاعی سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے امام اوزاعی کے حوالے سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں۔ اس سے شیبان بن فروخ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۴۶۸ - مسرور بن عبدالرحمٰن

اس نے علی بن ثابت جزری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' اس میں خرابی کی جڑ شاید یہی شخص ہے۔ یہ روایت اس سے علی بن حرب طائی نے نقل کی ہے۔

(مسروق)

۸۴۶۹ - مسروق بن مرزبان

یہ صدوق اور معروف ہے۔ اس نے شریک اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(مسعدہ)

۸۴۷۰ - مسعدہ بن بکر فرغانی

اس نے محمد بن احمد بن عون سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۸۴۷۱ - مسعدہ بن شاہین

ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۴۷۲ - مسعدہ بن صدقہ

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے سعید بن عمرو نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے عباد بن یعقوب رواجنی سے روایت نقل کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا كتبتم الحديث فاكتبوه باسناده، فان يكن حقا كنتم شركاء في الاجر، وان كان باطلا كان وزره عليه.

''جب تم لوگ حدیث نوٹ کرو تو اُسے اُس کی سند کے ساتھ نوٹ کرو کیونکہ اگر وہ چیز حق ہوگی تو تم اجر میں حصہ دار ہو گے اور اگر وہ جھوٹی ہوگی تو اس کا وبال اُس شخص کے اوپر ہوگا (جس نے اسے ایجاد کیا)''۔

یہ روایت موضوع ہے اور کنجروذیات کے آخر میں ہم تک پہنچی ہے۔

۸۴۷۳ - مسعدہ بن الیسع باہلی

اس نے متاخرین تابعین سے سماع کیا ہے۔ یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ امام ابوداؤد نے اُسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ہم نے تو ایک عرصہ پہلے اس کی حدیث کو پھاڑ دیا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کبھی مکہ میں ہوا کرتا تھا۔ قتیبہ کہتے ہیں: میں نے اس کا زمانہ پایا ہے لیکن اس سے سماع نہیں کیا۔ اس راوی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من رمانة الا فيها حبة من رمان الجنة :فاذا اكل احدكم رمانة فلا يسقط منها شيئا.

وما من ورقة من الهندباء الا وفيها قطرة من ماء الجنة.

''ہر انار کے اندر کوئی نہ کوئی دانہ جنت کے انار کا ہوتا ہے اور جب کوئی شخص انار کھائے تو وہ اُس میں سے کوئی بھی چیز ہرگز نہ پھینکے اور ہندباء کے ہر ایک پتے میں سے کوئی نہ کوئی قطرہ جنت کے پانی کا ہوتا ہے''۔

اس راوی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كسا عليا بردة يقال لها السحاب، فاقبل -وهي عليه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم :هذا علي، قد اقبل في السحاب.

قال جعفر :قال ابي :فحرفها هؤلاء ، وقالوا :علي في السحاب.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ چادر پہننے کے لیے دی، جس کا نام سحاب تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے وہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دیکھو! یہ علی بادل میں آ رہا ہے۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے یہ بات کہی ہے: لوگوں نے اس کو گھما دیا اور یہ کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سحاب (یعنی بادل) میں ہوتے ہیں''۔

۸۴۷۴ - مسعدہ فزاری

اس نے ابن ابوذئب کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے جہم نے روایت نقل کی ہے' جو ابن صاعد کا

استاد ہے۔ یہ راوی مدنی ہے اور اس کا ذکر ''الکامل'' میں ہوا ہے لیکن اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

(مسعر)

۸۴۷۵ - مسعر بن یحییٰ نہدی

میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه، والی نوح فی حکمته، والی ابراهیم فی حلمه، فلینظر الی علی.

''جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کے علم کو' حضرت نوح علیہ السلام کی حکمت کو' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بردباری کو دیکھنا چاہے وہ علی کو دیکھ لے''۔

۸۴۷۶ - مسعر بن کدام (ع)

یہ حجت اور امام ہیں اور ان کے بارے میں سلیمانی کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا: ''یہ لوگ مرجئی ہیں''۔ مسعر' حماد بن ابوسلیمان' نعمان (امام ابوحنیفہ)' عمرو بن مرہ' عبدالعزیز بن ابورواد' ابومعاویہ' عمرو بن ذر اس کے بعد اس نے بہت سے لوگوں کا نام ذکر کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ارجاء بہت سے جلیل القدر علماء کا مسلک ہے' اس لیے اس مؤقف کے قائل شخص پر تنقید نہیں ہونی چاہیے۔

(مسعود)

۸۴۷۷ - مسعود بن حسین حلی ضریر مقری

اس نے ابن سوار سے علمِ قرات سیکھنے کا دعویٰ کیا' جب اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔ وزیر بن ہبیرہ نے اس کے سامنے تلاوت کی تھی اور اس کے حوالے سے قرات کی سند نقل کی ہے' لیکن جب اُسے یہ پتا چلا کہ یہ کذاب ہے تو اس نے اسے سزا دی اور اس کی توہین کی۔ اس نے ابن مرجب بطائحی کو طلب کیا اور اُس کے سامنے تلاوت کی' میں نے اس کا پورا واقعہ اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔

۸۴۷۸ - مسعود بن خلف

اس نے مروان بن معاویہ فزاری کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۸۴۷۹ - مسعود بن ربیع' ابوعمر القاری

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ دیہاتی ہے اور مجہول ہے۔

۸۴۸۰ - مسعود بن سلیمان

اس نے حبیب بن ابوثابت سے جبکہ اس سے فردوس اشعری نے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۸۴۸۱ - مسعود بن عامر

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۴۸۲ - مسعود بن عمرو بکری

میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رکعتان من المتاهل خير من اثنين وثمانين ركعة من العزب.

''شادی شدہ آدمی کا دو رکعت ادا کرنا کنوارے شخص کے بیاسی رکعت ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ تمام کے فوائد میں سے ہے۔

۸۴۸۳ - مسعود بن محمد' ابوسعید جرجانی

اس نے اصم کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جسے منکر قرار دیا گیا ہے' یہ معتزلی تھا۔ خطیب اور ابوصالح مؤذن نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور میرے علم کے مطابق امام بیہقی نے اس سے روایت کرنے سے اعراض کیا ہے۔

۸۴۸۴ - مسعود بن واصل (ت، ق)

اس نے نہاس بن قہم سے روایت نقل کی ہے۔ ابوداؤد طیالسی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من ايام العشر، وان اليوم من صيامها يعدل بصيام سنة، وليلة منها بليلة القدر.

''(ذوالحجہ کے پہلے) عشرے کے ایام سے زیادہ اور کوئی دن ایسے نہیں ہیں جن میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہو اور اس عشرے کے کسی ایک دن میں روزہ رکھنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی کسی ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے''۔

اس کی سند میں نہاس نامی راوی بھی ضعیف ہے۔ امام ترمذی نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ روایت غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس حوالے کے علاوہ اس سے واقف نہیں ہوں۔

(مسکین)

۸۴۸۵-(صح) مسکین بن بکیر (خ، م، د، س) حرانی

یہ صدوق ہے' مشہور ہے' علمِ حدیث کا ماہر ہے' یہ جوتیاں سیتا تھا۔ اس نے ثابت بن عجلان اور جعفر بن برقان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' نفیلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ صالح الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے شعبہ سے نقل کی ہے اور اُسے منکر قرار دیا گیا ہے۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس سے بہت سی منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 198 ہجری میں ہوا۔

۸۴۸۶ - مسکین بن میمون

یہ رملہ کا مؤذن تھا' میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن قرط رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسری به لیلة من المسجد الحرام، وکان بین المقام وزمزم جبرائیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره، فطارا حتی بلغ السموات العلا، فلما رجع قال :سمعت صوتا من السموات العلا مع تسبیح وتکبیر سبحان رب السموات العلا، ذی المهابة، سبحانه وتعالی.

''مجھے رات کے وقت مسجد حرام سے معراج کروائی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مقامِ ابراہیم اور زمزم کے درمیان موجود تھے' جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھے' میکائیل بائیں طرف تھے' پھر یہ حضرات روانہ ہوئے اور اوپر والے آسمان تک پہنچ گئے' جب واپس آئے تو وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اوپر والے آسمانوں سے تسبیح اور تکبیر کے ہمراہ ایک آواز سنی جو ان الفاظ میں تھی:

''پاک ہے وہ ذات جو بلند آسمانوں کا پروردگار ہے' جو ہیبت والا ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند و برتر ہے''۔

ابونعیم نے یہ روایت سعید کی عوالی میں نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(مسلم)

۸۴۸۷ - مسلم بن اکیس' ابوحسبہ

یہ صفوان بن عمرو کا استاد ہے اور مجہول ہے۔

۸۴۸۸ - مسلم بن ثفنہ (د، س)

وکیع نے اس کے بارے میں غلطی کی ہے' اس کے صحیح نام مسلم بن شعبہ ہے۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو اس نے

سعد دؤلی سے نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمرو بن ابوسفیان حجازی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۴۸۹ - مسلم بن جبیر (د)

اس نے ابوسفیان سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ایک قول کے مطابق یزید بن ابوحبیب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۴۹۰ - مسلم بن حارث (د) تمیمی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے یہ تابعی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۸۴۹۱ - مسلم بن خالد (د، ق) زنجی مکی

یہ فقیہ ہے اس کی کنیت ابوخالد ہے یہ بنومخزوم کا غلام ہے۔ اس نے ابن ابوملیکہ زہری اور عمرو بن کثیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ امام شافعی حمیدی مسدد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ ساجی کہتے ہیں: اس نے بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں یہ قدریہ فرقے کے عقائد رکھتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے بھی اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ہشام بن عمار نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ حسن الحدیث ہے۔ ازرقی کہتے ہیں: یہ فقیہ تھا عبادت گزار تھا اور ہمیشہ نفلی روزے رکھتا تھا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: یہ اہلِ مکہ کا فقیہ تھا۔ سوید بیان کرتے ہیں: اس کی کالی رنگت کی وجہ سے اس کا لقب زنگی تھا۔ جہاں تک ابن سعد کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ رنگ کا سرخ تھا تو اس کا لقب متضاد طور پر پڑا ہے۔ اس کا انتقال 80 سال کی عمر میں 180 ہجری میں ہوا۔ عثمان دارمی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا نبت على القاتل حتى نزلت :ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء. فامسكنا.

"پہلے ہم قاتل پر بت کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک قرار دیا جائے اس کے علاوہ وہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا" تو ہم اس عمل سے رُک گئے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال :انه قد زنى بفلانة.

فبعث النبى صلى الله عليه وسلم اليها فانكرت، فرجمه وتركها.

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اُس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کی طرف پیغام بھجوایا تو اُس خاتون نے انکار کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس مرد کو سنگسار کروا دیا اور عورت کو چھوڑ دیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وضعت مريم لثمانية اشهر، فلذلك لا يولد مولود لثمانية اشهر الا مات، لئلا تسب مريم بعيسى.

''سیدہ مریم نے آٹھ ماہ کے بعد (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) جنم دیا تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جو بھی بچہ آٹھویں مہینے میں پیدا ہوتا تھا وہ مر جاتا تھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ کی وجہ سے سیدہ مریم کو بُرا نہ کہا جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

البينة على من ادعى واليمين على من انكر الا في القسامة.

''گواہی فراہم کرنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو دعویٰ کرتا ہے اور قسم اُٹھانا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اُس کا انکار کرتا ہے' البتہ قسامت کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ملعون من اتى النساء في ادبارهن.

''وہ شخص ملعون ہے جو عورت کی دبر (مقام پاخانہ) کی طرف آئے۔ (یعنی وطی کرے)''۔

امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بعثت على اثر ثمانية آلاف نبي منهم اربعة آلاف من بني اسرائيل.

''مجھے آٹھ ہزار انبیاء کے بعد مبعوث کیا گیا ہے' جن میں سے چار ہزار کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اشترى سرقة وهو يعلم انها سرقة فقد شرك في عارها واثمها.

''جو شخص چوری کی کوئی چیز خریدتا ہے جبکہ وہ یہ جانتا ہو کہ یہ چوری کی چیز ہے تو وہ اس کی شرمندگی اور گناہ میں حصہ دار ہوتا ہے''۔

تو یہ روایات اور ان جیسی روایات کی بنیاد پر آدمی کی قوت کو مسترد کیا جائے گا اور اُسے ضعیف قرار دیا جائے گا۔

۸۴۹۲ - مسلم بن خباب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۴۹۳ - مسلم بن زیاد حنفی

اس نے فلیح سے روایت نقل کی ہے' اس نے گردن پر مسح کرنے کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۸۴۹۴ - مسلم بن سالم جہنی

یہ مکہ میں ہوتا تھا' ابوداؤد بجستانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بھی بعید نہیں ہے کہ یہ مسلمہ بن سالم جہنی بصری ہو' جو بنوحرام کی مسجد کا امام تھا' جس کے حوالے سے امام دارقطنی نے اپنی سنن میں روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سالم بن عبداللہ کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من جاء نی زائرا لم تنزعه حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامة.

''جو شخص میری زیارت کرنے کے لیے آئے' میری زیارت کے علاوہ اُس کا اور کوئی کام نہ ہو تو مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے محمد بن احمد بن سلیمان ہروی کے حوالے سے مسلم بن حاتم انصاری کے حوالے سے مسلمہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۸۴۹۵ - مسلم بن سالم (خ،م،د،ت،س) نہدی کوفی

یہ جہنی کے نام سے معروف ہے کیونکہ یہ اُن کے درمیان مقیم رہا تھا۔ اس نے عبداللہ بن عکیم اور ابن ابولیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عیینہ اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۴۹۶ - مسلم بن ابوسہل (ت)

اس نے حسن بن اسامہ بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے' یہ بات ابن مدینی نے بیان کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۴۹۷ - مسلم بن صاعد نحات

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۸۴۹۸ - مسلم بن صفوان (ت،ق)

اس نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوادریس مرہبی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے جو اُس لشکر کے بارے میں ہے جو بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے آئے گا اور انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۸۴۹۹ - مسلم بن عبداللہ (ق) بن زیاد بکائی

بقیہ اس سے وہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے جو جوتالاب وغیرہ کے پانی کو منہ لگا کر پینے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

۸۵۰۰ - مسلم بن عبداللہ (ق)

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت بھی منکر ہے۔ اس سے وہ روایت نقل کرنے میں اسماعیل بن عیاش منفرد ہے۔ عقیلی نے اس راوی کا ذکر کیا ہے۔

۸۵۰۱ - مسلم بن عبداللہ

اس نے فضل بن موسیٰ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے موضوع روایات منقول ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ موضوع روایات نقل کرتا تھا' اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے' صرف تنقید کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لہذا فرغ احدکم فلا یکتب علیہ بلغ، فانہ اسم شیطان، ولکن یکتب علیہ اللّٰہ.

''جب کوئی شخص فارغ ہو تو وہ اُس پر بلغ نہ لکھے کیونکہ یہ شیطان کا نام ہے بلکہ آدمی کو اُس پر اللہ لکھنا چاہیے''۔

۸۵۰۲ - مسلم بن عبداللہ (د) بن خبیب جہنی

یعقوب بن عتبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۵۰۳ - مسلم بن عبدربہ

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۸۵۰۴ - مسلم بن عبید (د، ت) 'ابونصیرہ

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے نہیں ہے جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' ابورجاء عطاردی اور ایک صحابی سے روایات نقل کی ہیں جن کا نام حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ ہے۔ جبکہ اس سے ہشیم' یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں' یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۸۵۰۵ - مسلم بن عطاء

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۵۰۶ - مسلم بن عطیہ فقیمی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ کمزور ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام (مسلم کی بجائے) سلم ہے۔ اس سے بدر بن

خلیل نے وہ حدیث نقل کی ہے جو بوڑھے مسلمان کا احترام کرنے کے بارے میں ہے۔

۸۵۰۷ - مسلم بن عمر' ابو عازب

جابر جعفی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
كل شيء خطأ الا السيف، ولكل خطأ ارش.
"ہر چیز (یعنی ہر چیز کے ذریعے کیا جانے والا قتل) خطاء ہے' البتہ تلوار کا حکم مختلف ہے اور ہر قتلِ خطاء میں دیت عطا کی جائے گی"۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جابر نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے اور شاید یہ موقوف ہے۔

۸۵۰۸ - مسلم بن عیسیٰ صفار

اس نے عبداللہ بن داؤد خریبی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
اذا تزوج احدكم ثم دخل على اهله فليضع يده على راسها، وليقل: اللهم بارك لي في اهلي، وبارك لاهلي في، وارزقني منها، وارزقها مني، واجمع بيننا ما جمعت في خير واذا فرقت بيننا ففرق على خير.
"جب کوئی شخص شادی کرے اور پھر (پہلی مرتبہ) اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُسے ہاتھ اُس عورت کے سر پر رکھ کر یہ پڑھنا چاہیے:
"اے اللہ! میری بیوی میں میرے لیے برکت رکھ دے اور مجھ میں میری بیوی کے لئے برکت رکھ دے اور مجھے اس عورت سے رزق عطا کرے اور تُو جب تک ہمیں اکٹھا رکھے گا ہمیں بھلائی میں اکٹھا رکھنا اور جب ہمارے درمیانہ علیحدگی کروائے گا تو بھلائی پر علیحدگی کروانا"۔

۸۵۰۹ - مسلم بن قرط (د، س)

اس نے عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو حازم اعرج نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۵۱۰ - مسلم بن قاسم

اس نے سیدہ لیلیٰ غفاریہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اُس روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۵۱۱ - مسلم بن ابو کریمہ

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۵۱۲ - مسلم بن کیسان (ت، ق)' ابوعبداللہ ضبی کوفی ملائی اعور

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی سے جبکہ اس سے ثوری اور ابووکیع جراح بن ملیح نے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یحییٰ نے یہ بھی کہا ہے: محدثین یہ کہتے ہیں کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں: حفص بن غیاث نے مجھے یہ بتایا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے مسلم ملائی سے کہا: آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ابراہیم کے حوالے سے علقمہ سے۔ ہم نے دریافت کیا: علقمہ نے کس سے سنی ہے؟ اُس نے جواب دیا: حضرت عبداللہ سے' ہم نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ نے کس سے سنی ہے؟ اُس نے جواب دیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اھدت ام ایمن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیرا مشویا، فقال :اللّٰھم ائتنی باحب خلقك الیك ...فذکرہ.

''سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنے ہوئے پرندے (کا گوشت) پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! میرے پاس اُس شخص کو لے آ جو تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے'' اُس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص قطن قصیر الطول قصیر الکمین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روئی کی بنی ہوئی ایک قمیص تھی' جس کی لمبائی بھی کم تھی اور اُس کی آستینیں بھی چھوٹی تھیں''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما افتتح النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اعطاھا اھلھا بالنصف

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو اُسے وہاں رہنے والوں کو نصف پیداوار کے عوض میں دے دیا''۔

۸۵۱۳ - مسلم بن مخشی (د، س، ق)

یہ سمندر کے پانی کے بارے میں فراسی کی نقل کردہ روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ بکر بن سوادہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۵۱۴ - مسلم بن النضر

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔ ابن خزیمہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بھی اس

سے واقف نہیں تھے۔

۸۵۱۵ - مسلم بن یسار (د، ت، ق) مصری ابوعثمان

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ طبذی ہے اور طبذ' مصر کا ایک گاؤں ہے۔ یہ عبدالملک بن مروان کا رضاعی رشتہ دار تھا۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے بکر بن عمرو معافری' ابوہانی خولانی' ابن انعم افریقی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت صحیح کے مرتبے تک نہیں پہنچتی لیکن یہ اپنی ذات کے اعتبار سے "صدوق" ہے۔

۸۵۱۶ - مسلم بن یسار (د، س، ق) بصری

یہ فقیہ ہے' عبادت گزار ہے' مشہور شخص ہے۔ اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات نقل کی ہیں اور ابواشعث صنعانی سے بھی روایات نقل کی ہیں' اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔ ابن سیرین' قتادۃ اور ایوب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس کا انتقال 100 ہجری میں ہوا تھا۔ ہم نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ طبذی نامی مصری راوی سے اس کا امتیاز ہو سکے۔

۸۵۱۷ - مسلم بن یسار دوسی

اس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۵۱۸ - مسلم' مولیٰ زائدہ

اس نے کعب سے روایت نقل کی ہے۔

۸۵۱۹ - مسلم' ابوعبداللہ

اس نے ابوغادیہ سے جبکہ اس سے ابوبکر بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ (مسلم نامی سابقہ تینوں راوی) مجہول ہیں۔

۸۵۲۰ - مسلم بن یسار (د، ت، س) جہنی

یہ نہ تو مصری ہے اور نہ ہی بصری ہے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اُن کا اپنا قول نقل کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس نے نعیم بن ربیعہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۵۲۱ - مسلم

یہ فضیل کا والد ہے۔ اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چوسر کھیلنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ اس کا بیٹا اس سے

روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

لہ عن علی فی النرد.

۸۵۲۲ - مسلم قرشی (س)

یہ عبیداللہ کا والد ہے' اس سے اس کے بیٹے کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۸۵۲۳ - مسلم' ابوحسان اعرج

ایک قول کے مطابق یہ مسلم اجرد ہے' جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے خارجیوں کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کے معاملے کو آزاد قرار دیا گیا ہے' بظاہر یہ حسن الحدیث لگتا ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا مختصر طور پر ذکر کیا ہے۔

(مسلمہ)

۸۵۲۴ - مسلمہ بن جعفر

اس نے حسان بن حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی ہے جو خود لذتی کرنے والے شخص کو بُرا کہنے کے بارے میں ہے' اس راوی کو اور اس کے استاد کو مجہول قرار دیا گیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۸۵۲۵ - مسلمہ بن خالد انصاری

اس نے ابوامامہ بن سہل سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۵۲۶ - مسلمہ بن راشد حمانی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یعقوب بن موسیٰ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۵۲۷ - مسلمہ بن سالم

مسلم کے نام کے تحت اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۸۵۲۸ - مسلمہ بن سعید بن عبدالملک

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا۔

۸۵۲۹ - مسلمہ بن صلت

اس نے نضر بن معبد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۸۵۳۰ - مسلمہ بن عبداللہ

یہ تابعی ہے اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے جسے اس سے ہیثم بن حمید نے نقل کیا ہے یہ راوی مجہول ہے۔

۸۵۳۱ - مسلمہ بن عثمان بن مقسم بری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے۔

۸۵۳۲ - مسلمہ بن علقمہ (ت،س،م) مازنی

اس نے داؤد بن ابوہند اور یزید رقاشی سے جبکہ اس سے ابن مدینی اور حسن بن قزعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ایک ضعیف بزرگ ہے۔ اس نے داؤد کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے داؤد کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی ازواج سے ایلاء کرنے کے بارے میں ہے۔ اس روایت کو امام ترمذی نے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس روایت کو علی بن مسہر نے داؤد کے حوالے سے امام شعبی سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۸۵۳۳ - مسلمہ بن علی (ق) خشنی

یہ شام کا رہنے والا ہے اور واہی ہے۔ اس نے یحییٰ بن حارث ذماری اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ دحیم کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی اور وہیں اس کا انتقال 190 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔ محمد بن رمح' ہشام بن عمار اور ایک مخلوق نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا خرج اول الآيات طويت الصحف، ورفعت الاقلام، وشهدت الاجساد على الاعمال.

''جب ابتدائی نشانیاں نمودار ہوں گی تو صحیفے لپیٹ لیے جائیں گے اور قلم اُٹھا لیے جائیں گے اور جسم اعمال کے بارے میں گواہی دیں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال الله تعالى: احب عبادى الى اعجلهم فطرا.

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے نزدیک میرے زیادہ پسندیدہ بندے وہ ہیں جو (وقت ہو جانے پر) جلدی افطاری

کر لیتے ہیں"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا قال الرجل لاخيه هلم اقامرك فقد وجبت عليه كفارة يمين، وان لم يفعل.

"جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے کہ تم آگے آؤ تا کہ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اُس پر قسم کا کفارہ لازم ہو جاتا ہے' اگرچہ اُس نے عملی طور پر ایسا نہ کیا ہو"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے:

من قال واللات والعزى فان كفارتها ان يقول :لا اله الا الله.

"جو شخص یہ کہتا ہے: لات اور عزیٰ کی قسم ہے! تو اُس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التقنع، وقال :هو بالنهار شهرة وبالليل ريبة، ولا يتقنع الا من استكمل الحكمة في قوله وفعله :فاذا كان كذلك فليتقنع -يعني التطليس .

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقنع سے منع کیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی دن کے وقت شہرت میں ہو اور رات کے وقت شک میں ہو' اور تقنع صرف اُس شخص کو کرنا چاہیے جو اپنے قول اور فعل میں حکمت کو مکمل کر لے' جب وہ ایسا ہو جائے گا تو پھر اُسے تقنع کرنا چاہیے"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اُسے تطلیس کرنا چاہیے۔

اس روایت میں عمر بن صبح نامی ایک راوی ہے اور وہ کذاب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يعود مريضا الا بعد ثلاثة ايام.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کی عیادت صرف اُس وقت کرتے تھے جب (اُسے بیمار ہوئے) تین دن گزر چکے ہوں"۔

ابوحاتم کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی اور موضوع ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اجرى الله عزوجل من الجنة الى الارض خمسة انهار :سيحون وهو نهر الهند، وجيحون وهو نهر بلخ، ودجلة والفرات وهما نهرا العراق، والنيل وهو نهر اهل مصر، انزلها من عين واحدة من عيون الجنة من اسفل درجة من درجاتها على جناحي جبرائيل، فاستودعها الجبال واجراها في الارض، وجعل فيها منافع للناس في اصناف معايشهم :فذلك قوله تعالى :وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسكناه في الارض.

فاذا كان عند خروج ياجوج وماجوج ارسل الله جبرائيل فرفع القرآن والعلم كله، والحجر الاسود، ومقام ابراهيم، وتابوت موسىٰ بما فيه، وهذه الانهار الخمس، فترفع الى السماء: فذلك قوله عزوجل: وانا على ذهاب به لقادرون.

فاذا رفعت هذه الاشياء من الارض فقد اهلها خير الدنيا والدين.

''اللہ تعالیٰ نے جنت میں سے زمین کی طرف پانچ دریا جاری کیے ہیں: دریائے سیحون' یہ ہندوستان کا ایک دریا ہے' دریائے جیحون' یہ بلخ کا دریا ہے' دریائے دجلہ' دریائے فرات' یہ دونوں عراق کے دریا ہیں اور دریائے نیل' یہ اہلِ مصر کا دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام دریا جنت کے درجات میں سے نیچے والے درجے میں سے ایک ہی چشمے سے جاری کیے ہیں جو جبرائیل کے دونوں پَروں پر ہیں اور پھر ان دریاؤں کو پہاڑ عطا کیے اور انہیں زمین میں جاری کیا اور اس میں لوگوں کے لئے اُن کی روزمرہ کی ضروریات کے حوالے سے فائدے رکھے ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور ہم نے ایک متعین مقدار کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا اور اُسے زمین میں ٹھہرا دیا''۔

جب یاجوج اور ماجوج کے خروج کا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل کو بھیجے گا' وہ قرآن اور سارے کے سارے علم اور حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے تابوت اور اُس میں جو کچھ موجود ہے' اُن سب چیزوں کو اور ان پانچ دریاؤں کو اُٹھائیں گے اور انہیں آسمان کی طرف لے جایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:-

''بے شک ہم اُنہیں لے جانے پر بھی قدرت رکھتے ہیں''۔

جب یہ چیزیں زمین سے اُٹھالی جائیں گی تو اہلِ زمین دنیا اور دین کی بھلائی کو کھو دیں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تكون هدة فى رمضان توقظ النائم وتفزع اليقظان ...الحديث.

''یہ رمضان میں ہوتا ہے تاکہ سوئے ہوئے کو بیدار کرے اور بیدار کو متوجہ کر دے'' الحدیث۔

یہ روایت منکر ہے۔ مسلمہ نامی راوی نے قتادہ کا زمانہ نہیں پایا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ربما طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الليلة الواحدة على ثنتى عشرة امراة لا يمس فى ذلك شيئا من الماء.

''بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی بارہ ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے (اور اُن کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرتے تھے) آپ اس دوران پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے' یعنی درمیان میں غسل نہیں کرتے تھے)''۔

ابن عدی کہتے ہیں: مسلمہ کے ساتھ یہ روایت بقیہ نے بھی نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

العنکبوت شیطان مسخه الله فاقتلوه.

''عنکبوت (مکڑی) ایک شیطان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسخ کردیا تھا تو تم اُسے مار دو''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

صلاة فی اثر سواك افضل من خمس وسبعین رکعة بغیر سواك.

''مسواک کرنے کے بعد نماز ادا کرنا بغیر مسواک کے ادا کی جانے والی پچھتر رکعت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ایاکم والزنا فان فیه ست خصال: یذهب البهاء، ویورث الفقر، وینقص العمر، ویوجب سخط الرب، وسوء الحساب، والخلود فی النار.

''تم لوگ زنا سے بچ کے رہو کیونکہ اُس میں سات خرابیاں ہیں: یہ روشنی کو ختم کرتا ہے' غربت لے کے آتا ہے' عمر کو کم کرتا ہے' پروردگار سے ناراضگی کو لازم کرتا ہے' بُرے حساب کو لازم کرتا ہے اور ہمیشہ جہنم میں رہنے کو لازم کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلاث .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت تین دن گزرنے کے بعد ہی کیا کرتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

موکل بالشمس سبعة املاك یقذفونها بالثلج، ولولا ذلك ما اتت علی شیء الا احرقته.

''سورج کے ساتھ متعلق فرشتے سات ہیں' وہ اس پر برف ڈالتے ہیں' اگر ایسا نہ ہو تو یہ جس بھی چیز پر آئے اُسے جلا دے''۔

۸۵۳۴ - مسلمہ بن قاسم قرطبی

یہ مستنصر اموی کے زمانے میں تھا' یہ ضعیف ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ مشبہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے امام ابوجعفر طحاوی اور احمد بن خالد بن حباب سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۵۳۵ - مسلمہ بن محمد (د) ثقفی

اس نے خالد الحذاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: مسدد نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات مستقیم ہوتی ہیں۔ ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے کہا: اُنہوں نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ تم زنگیوں سے بچ کر رہو کیونکہ وہ ایک ایسی مخلوق ہیں جن کے چہرے بگاڑ دیئے گئے ہیں۔ تو امام ابوداؤد نے فرمایا: تمہیں جس نے بھی یہ حدیث بیان کی

ہے اُس پر تم پر تہمت عائد کرو (کہ اُس نے جھوٹ بولا ہے)۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس راوی کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔

۸۵۳۶ - مسلمہ

اس نے ابوقلابہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۵۳۷ - مسلمہ

اس نے عمیر بن ہانی سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

(مسمع)

۸۵۳۸ - مسمع بن عاصم

اس نے ہشام دستوائی سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۵۳۹ - مسمع بن محمد اشعری

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ یبغض المؤمن الذی لا زبن لہ.

"بے شک اللہ تعالیٰ ایسے مؤمن کو ناپسند کرتا ہے' جس میں زبن نہ ہو"۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حق کے معاملے میں' جس میں شدت نہ ہو۔

یہ روایت اس راوی سے جنادہ بن محمد مری نے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور نقل کے اعتبار سے یہ معروف بھی نہیں ہے۔ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث میں یہ الفاظ منقول ہیں:

"اہل جہنم پانچ ہیں' وہ کمزور شخص جس کا زبر نہ ہو"۔ یہاں زبر سے مراد عقل ہے۔

(مسہر' مسہ)

۸۵۴۰ - مسہر بن عبدالملک بن سلع ہمدانی

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں کچھ غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اسحاق بن راہویہ' محمد بن عبداللہ مخرمی' حلوانی اور حسن ابن حماضی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) اس کی تعریف نہیں کرتے۔

۸۵۴۱ - مسہ ازدیہ (د، ت، ق)

اس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس خاتون سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ خاتون صرف اُس حدیث کے حوالے سے معروف ہے جس میں ذکر ہے کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک ٹھہری رہے گی۔

(مسور)

۸۵۴۲ - مسور بن ابراہیم (س) بن عبدالرحمٰن بن عوف

اس نے اپنے دادا کے حوالے سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے اس کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ امام نسائی نے اُسے نقل کیا ہے اور اُسے واہی قرار دیا ہے۔ یہ روایت اُنہوں نے اس کے بھائی سعد کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے کہ چور کو جب حد جاری کر دی جائے تو پھر اُسے تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں کیا جائے گا۔

۸۵۴۳ - مسور بن حسن (ق)

اس نے ابومعن سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ یہ روایت منکر ہے:

امتي على خمس طبقات.

''میری اُمت پانچ طبقوں میں تقسیم ہو گی''۔

۸۵۴۴ - مسور بن خالد

یہ عطاف بن خالد کا بھائی ہے۔ اس نے علی بن عبداللہ بن ابوحسینہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو عسقلان کے قبرستان کی فضیلت کے بارے میں ہے (یا عسقلان میں دفن ہونے کی فضیلت کے بارے میں ہے) اور یہ روایت درست نہیں ہے۔ بغوی نے اسے تاریخ میں نقل کیا ہے۔

۸۵۴۵ - مسور بہ صلت کوفی

اس نے محمد بن منکدر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام بخاری نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام نسائی اور ازدی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لا تقولوا نقص الشهر، فقد صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعا و عشرين يوما، اكثر مما صمنا ثلاثين.

''تم لوگ یہ نہ کہو کہ مہینہ کم ہو گیا ہے کیونکہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس دن کے جتنے روزے رکھے ہیں وہ تیس دنوں کے روزوں سے زیادہ مرتبہ تھے''۔

عبدالحمید بن حسن نے ابن منکدر کے حوالے سے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

۸۵۴۶ - مسور بن عبدالملک

معن قزاز نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ قوی نہیں ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۸۵۴۷ - مسور بن مرزوق

عمر بن یونس یمامی نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(مسیّب)

۸۵۴۸ - مسیّب بن دارم

اس نے ابن بریدہ سے روایت نقل کی ہے۔

۸۵۴۹ - مسیّب بن سوید

اس نے علی بن ہاشم بن برید سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۵۵۰ - مسیّب بن شریک' ابوسعید تمیمی شقری کوفی

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ امام مسلم اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اسحاق بن بہلول نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں اسے کس بنیاد پر منکر قرار دوں؟ تو اُنہوں نے کہا کہ اس نے اعمش سے یہ روایت نقل کی ہے: سجون کے رہنے والوں نے ابراہیم کو پیغام بھیجا اور اُن سے دریافت کیا کہ جمعہ کے دن نماز کیسے پڑھی جائے گی؟ تو میں اس کی اس روایت کو منکر قرار دیتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے اسے اچھے طریقے سے دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کی دعا میں کچھ ایسی چیزیں تھیں جو جہمیہ کو پسند نہیں آتی تھیں' اس نے کہا تھا: وہ نور جو تیرے چہرے کی وجہ سے پھیلا ہوا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعث اهل السجون الى ابراهيم يسالونه :كيف الصلاة يوم الجمعة ؟ فقال :صلوا اربعا بغير اذان ولا اقامة.

''سجون کے رہنے والوں نے ابراہیم کو پیغام بھیجا اور اُن سے سوال کیا: جمعہ کے دن نماز کیسے پڑھی جائے گی؟ تو اُنہوں نے کہا: چار رکعت اذان اور اقامت کے بغیر پڑھو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نسخت الزكاة كل صدقة في القرآن، ونسخ غسل الجنابة كل غسل، ونسخ صوم رمضان كل صوم،

ونسخ الاضحی کل ذبح.

''زکوٰۃ نے قرآن میں موجود صدقے کے ہر حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور غسل جنابت نے ہر غسل کو منسوخ کر دیا ہے اور رمضان کے روزوں نے ہر روزے کو منسوخ کر دیا ہے اور (بڑی عید کے موقع پر کی جانے والی) قربانی نے ہر ذبح کو منسوخ کر دیا ہے''۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

لیس علی من ضحک فی الصلاۃ اعادۃ وضوء ، انما کان ذلک علیھم حین ضحکوا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

''جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے' اُس پر دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہے' لوگوں کو یہ حکم اُس وقت دیا گیا تھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہنس پڑے تھے''۔

۸۵۵۱ - مسیّب بن عبدالرحمٰن

یہ بڑے تابعی ہیں جو جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

عبداللہ بن عثمان بصری بیان کرتے ہیں: مسیّب بن عبدالرحمٰن جو جنگِ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے' وہ بیان کرتے ہیں:

اتیت حذیفۃ فاقبل یحدثنا بوقائع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وقال :لما تھیا علی یوم خیبر للحملۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :یا علی، بابی انت !والذی نفسی بیدہ ان معک من لا یخذلک، ھذا جبرائیل عن یمینک بیدہ سیف لو ضرب بہ الجبال لقطعھا. فاستبشر بالرضوان والجنۃ.

یا علی، انک سید العرب وانا سید ولد آدم ...الحدیث بطولہ.

''میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بتانے لگے' اُنہوں نے بتایا: غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حملے کی تیاری کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے والدتم پر قربان ہوں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تمہارے ساتھ وہ ذات ہے جو تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کرے گی' یہ جبرائیل تمہارے دائیں طرف ہیں ان کے ہاتھ میں تلوار ہے اگر یہ اس تلوار کو پہاڑوں پر ماریں تو اُسے بھی چیر دیں' اور تم رضامندی اور جنت کی خوشخبری قبول کرو۔ اے علی! تم عربوں کے سردار ہوں اور میں اولادِ آدم کا سردار ہوں'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

۸۵۵۲ - مسیّب بن عبدالکریم

اس نے ایوب بن صالح سے جبکہ اس سے ابن قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۸۵۵۳ - مسیّب بن عبد خیر (د)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ ابوالفتح ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۵۵۴ - مسیّب بن واضح سلمی تلمنسی حمصی

اس نے ابن مبارک' اسماعیل بن عیاش اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوحاتم' ابن ابوداؤد' ابوعروبہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہیں لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے' جب اس کی غلطی نکالی جائے تو یہ اُسے قبول نہیں کرتا۔ ابن عدی کہتے ہیں: امام نسائی کی اس کے بارے میں رائے اچھی تھی' وہ یہ کہتے تھے: لوگوں نے اس کے بارے میں ہمیں اذیت دی ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس کی باقی روایات مستقیم ہیں اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ حسین بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے مسیّب بن واضح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں تلمنس نامی بستی سے نکلا' میں مصر میں ابن لہیعہ کی خدمت میں جانا چاہتا تھا تو مجھے اُن کے انتقال کے بارے میں بتایا گیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من بنی فوق ما یکفیہ کلف نقل البنیان الی المحشر یوم القیامۃ.

''جو شخص اُس سے زیادہ اونچی عمارت تعمیر کرے جو اُس کے لیے کفایت کرتی ہو تو اُس شخص کو قیامت کے دن اُس عمارت کو میدانِ محشر کی طرف منتقل کرنے کا پابند کیا جائے گا''۔

یہ روایت منکر ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے:

انہ کرہ شم الطعام، وقال :انما تشم السباع.

''آپ کھانے کو سونگھنے کو ناپسند کرتے تھے' آپ یہ فرماتے تھے: درندے (کھانے کی چیز کو) سونگھتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشہید لو مات علی فراشہ دخل الجنۃ.

''شہید اگر اپنے بستر پر بھی فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تقتلوا الضفادع، فان نقیقھا تسبیح.

''مینڈک کو قتل نہ کرو کیونکہ اُس کا ٹرانا تسبیح ہوتا ہے''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ سلمی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ راوی ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی عالی سند کے ساتھ ایک روایت ہم تک بھی پہنچی ہے اس کا انتقال 246 ہجری میں ہوا تھا' اُس وقت اس کی عمر 90 سال کے لگ بھگ تھی۔ صحاح ستہ کے مؤلفین نے اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔ امام دارقطنی نے اپنی سنن کے مختلف مقامات پر اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

(مشرح' مشرس' مشعث)

۸۵۵۵ - مشرح بن ہاعان (د،ت،ق) مصری

اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے۔ ابن حبان نے اسے لین قرار دیا ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی کنیت ابومصعب ہے۔ اس نے عقبہ کے حوالے سے ایسی منکر روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی جبکہ لیث' ابن لہیعہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ درست یہ ہے کہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اسے متروک قرار دیا جائے گا۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات میں صرف یہ بات بیان کی ہے: یہ حجاز کے ساتھ مکہ آیا تھا اور اس نے خانۂ کعبہ پر حملے کرنے کے لیے منجنیق نصب کرنے میں حصہ لیا تھا۔

۸۵۵۶ - مشرس

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابوشیبہ خدری سے روایت نقل کی ہے' یہ اپنے والد کی طرح مجہول ہے۔

۸۵۵۷ - مشعث بن طریف (د،ق)

یہ ہراۃ کا قاضی ہے' اسے منبعث بھی کہا گیا ہے۔ اس نے عبداللہ بن صامت سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ صرف ابوعمران جونی نے فتنے کے بارے میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

(مشمرخ' مشمعل' مصادف)

۸۵۵۸ - مشمرخ بن جریر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۸۵۵۹ - مشمعل بن ملحان

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ اس نے حجاج بن ارطاۃ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسحاق بن ابواسرائیل اور بشر بن آدم ضریر نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

۸۵۶۰ - مصادف بن زیاد

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(مصبح' مصدع)

۸۵۶۱ - مصبح بن ہلقام

اس نے قیس بن ربیع سے جبکہ اس سے اس کے والد محمد بزاز نے روایات نقل کی ہیں۔ میں ان دونوں (باپ بیٹے) سے واقف نہیں ہوں۔

۸۵۶۲ - مصدع' ابویحییٰ (م،عو) معرقب

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے' اس کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے۔ سعدی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا اور حق سے ہٹا ہوا شخص ہے۔

(مصعب)

۸۵۶۳ - مصعب بن ابراہیم قیسی

اس نے ابن ابوعروبہ کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام توضا وضوءه للصلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تھے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے''۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور و فکر کی گنجائش ہے' یہ جزری ہے۔ سلیمان بن عبیداللہ رقی اور محمد بن آدم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے شعبہ اور قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لان الله اجار امتي ان تجتمع على ضلالة.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو اس بات سے محفوظ کر دیا ہے کہ وہ گمراہی پر اکٹھی ہو''۔

۸۵۶۴ - مصعب بن ثابت (د،س،ق) بن عبداللہ بن زبیر بن عوام

اس نے اپنے والد' عطاء اور نافع سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ' عبدالرزاق اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 157 ہجری میں ہوا۔ یحییٰ بن معین اور امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ زبیر بیان کرتے ہیں: اس کی والدہ حلبیہ تھی' جسے اس کے والد نے سیدہ سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے ایک سو اونٹنیوں کے عوض میں خریدا تھا۔ زبیر بیان کرتے ہیں: مصعب اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار

تھے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: وہ ہمیشہ نفلی روزہ رکھتے تھے اور روزانہ رات کو ایک ہزار رکعت ادا کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ عبادت کی کثرت کی وجہ سے سوکھ گئے تھے' وہ 71 ہجری تک زندہ رہے۔

۸۵۶۵ - مصعب بن ثابت

اس نے ابن زبیر کے حوالے سے جبکہ اس سے صرف عبداللہ بن مبارک نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی' یا شاید یہ پہلے والا شخص ہی ہے۔ اس نے ابن زبیر کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہے۔

۸۵۶۶ - مصعب بن خارجہ

یہ مجہول ہے۔

۸۵۶۷ - مصعب بن سعید' ابوخیثمہ مصیصی

یہ علمِ حدیث کا ماہر ہے۔ اس نے زہیر بن معاویہ' ابن مبارک اور عیسیٰ بن یونس سے جبکہ اس سے امام ابوحاتم اور ابودرداء بن منیب اور حسن بن سفیان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے اور تصحیف کرتا ہے' یہ حرانی تھا لیکن اس نے مصیصہ میں رہائش اختیار کی۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا قام احدکم فی الصلاة فلا یغمض عینیه.

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی ان یمتشط بالخمر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ متشط بالخمر کیا جائے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یقتل قرشی بعد الیوم صبرا الا قاتل عثمان، فان لم تفعلوا فابشروا بذبح مثل ذبح الشاة.

''آج کے بعد کسی بھی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا' البتہ عثمان کے قاتل کا حکم مختلف ہے اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم ذبح کیے جانے کی اطلاع حاصل کرلو جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات صرف منکر ہیں اور آزمائش ہیں۔

۸۵۶۸ - مصعب بن سلام (ت) تمیمی کوفی

اس نے ابن جریج اور ابن شبرمہ سے جبکہ اس سے امام احمد' زیاد بن ایوب اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ علی بن مدینی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے دو قول ہیں۔ ابن حبان

کہتے ہیں: یہ بہت غلطیاں کرتا تھا' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۸۵۶۹ - مصعب بن شیبہ (م،عو) حجبی مکی

اس نے اپنے والد کی پھوپھی سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے زرارہ' ابن جریج اور مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی تعریف نہیں کی۔ دیگر لوگوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ اُن میں سے ایک روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کی ہے:

انه كان يامر بالغسل من الجنابة والحجامة، ومن غسل الميت، ويوم الجمعة.

''آپ جنابت کے بعد اور پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد اور جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیتے تھے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: مصعب نامی راوی ضعیف ہے۔

۸۵۷۰ - مصعب بن عبداللہ (س،ق) بن مصعب بن ثابت زبیری

اس نے امام مالک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت کرنے والا آخری شخص ابوالقاسم بغوی ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث ایک عالی سند کے ساتھ بی بی کے اور دوسرے جزء میں منقول ہوئی ہے۔ یہ صدوق تھا' عالم سند کا مالک تھا' تاریخی روایات کا عالم تھا' بلند مرتبے کا حامل تھا۔ تاہم اس کے بارے میں کلام اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ اس نے قرآن کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ مروزی کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: وکیع اور ابوبکر بن عیاش یہ کہتے تھے: قرآن مخلوق نہیں ہے' تو اُس نے کہا: اُنہوں نے غلطی کی ہے۔ میں نے اس سے کہا: ہمارے نزدیک امام مالک سے بھی یہی بات منقول ہے کہ وہ یہ کہتے تھے: یہ مخلوق نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: میں نے اُن سے یہ بات نہیں سنی۔ حسین بن فہم بیان کرتے ہیں: مصعب خود توقف سے کام لیتا تھا اور اُس شخص پر اعتراض کرتا تھا جو توقف نہیں کرتا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مصعب نامی راوی ثبت ہے۔ اس کا انتقال 236 ہجری میں ہوا۔

۸۵۷۱ - مصعب بن عبداللہ نوفلی

اس نے ابن ابوذئب کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اراد الله ان يخلق خلقا للخلافة مسح على ناصيته بيمينه.

''جب اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کو خلافت کے لیے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنا دایاں دستِ قدرت اُن کی پیشانی پر پھیرتا ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ روایت بغوی نے عبداللہ بن موسیٰ بن شیبہ کے حوالے سے مصعب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ روایت منکر ہے' اس میں خرابی کی جڑ مصعب نوفلی نامی راوی شخص ہے' مجھے اس کے حوالے سے میں اور کسی روایت کا علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) عبداللہ بن احمد نے ابن شیبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۸۵۷۲ - مصعب بن فروخ

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ازدی کہتے ہیں: اس کی بعض احادیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۵۷۳ - مصعب بن قیس

اس نے خالد بن قطن سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ابومخنف لوط کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۵۷۴ - مصعب بن ماہان (م،د)

اس نے سفیان ثوری سے جبکہ اس سے عبدہ بن سلیمان مروزی' ابراہیم بن شماس سمرقندی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔احمد بن ابوحواری کہتے ہیں: یہ ان پڑھ شخص تھا اور لکھ نہیں سکتا تھا۔امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا' البتہ اس کی حدیث مقارب ہے اور اس میں کچھ غلطی بھی پائی جاتی ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔عقیلی کہتے ہیں: اس سے ایسی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۵۷۵ - مصعب بن مثنیٰ

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۵۷۶ - مصعب بن محمد (د،س،ت،ق) بن شرحبیل

اس نے ابوصالح سمان سے روایات نقل کی ہیں۔اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔اس نے سفیان ثوری' وہیب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۸۵۷۷ - مصعب بن مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف

اس نے ابن شہاب سے روایات نقل کی ہے۔ابن ابوحاتم کہتے ہیں: محدثین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۸۵۷۸ - مصعب بن مقدام (م،ت،د،ق) کوفی

اس نے ابن جریج' ثوری اور متعدد افراد سے جبکہ اس سے ابن راہویہ' عبد اور ابن نمیر نے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔عبداللہ بن علی بن مدینی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

۸۵۷۹ - مصعب بن نوح

۸۵۸۰ - مصعب

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۵۸۱ - مصعب حمیری

۸۵۸۲ - مصعب مخزومی

یہ ابراہیم بن مہاجر کا استاد ہے۔ (مصعب نامی سابقہ چاروں راوی) مجہول ہیں۔ ابن ابوحاتم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(مصفح، مضاء)

۸۵۸۳ - مصفح عامری

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔ اس سے صرف اس کی بیٹی جبلہ نے روایت نقل کی ہے۔

۸۵۸۴ - مضاء بن جارود

اس نے عبدالعزیز بن زیاد سے روایت نقل کی ہے اور اس نے حضرت آدم کے زمانے سے لے کر بعد کے زمانے تک کی گزشتہ تاریخ کے بارے میں روایات ذکر کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ صرف تاریخی روایات کا عالم تھا' مسند احادیث کے بارے میں اس سے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ پھر مجھے اس کے حالات کے بارے میں پتا چل گیا' یہ دینوری ہے۔ اس نے سلام بن مسکین' ابوعوانہ اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے نضر بن عبداللہ دینوری اور جعفر بن احمد زنجانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: اس کا محل صدق ہے۔

(مضر)

۸۵۸۵ - مضر بن نوح سلمی

اس نے عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص ہے جس نے ابن ابورواد اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ لینفع العبد بالذنب یذنبہ۔

''(بعض اوقات) اللہ تعالیٰ بندے کو ایسے گناہ کی وجہ سے نفع دیتا ہے جس کا وہ مرتکب ہوا ہوتا ہے''۔

(مطرح)

۸۵۸۶ - مطرح بن یزید (ق) ابومہلب

اس نے عبید اللہ بن زحر سے روایت نقل کی ہے اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ سفیان ثوری اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: مطرح راوی نامی نے صرف ابن زحر اور علی بن یزید کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ تو ایسے شخص پر جرح کیوں نہ کی جائے کہ جو صرف ضعیف راویوں کے حوالے سے ہی روایت نقل کرتا ہے تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من عند عمه حين قبض، وهو يقول :ما زلت بعمى حتى تركته في ضحضاح من النار.

قال :وخرج يمشي في شدة الحر، فكاني انظر الى شدة تشمير ازاره وهو يمشي، فبينا هو يمشي انقطع قبال نعله، فوقف في مقامه ذلك يراوح بين قدميه يحمل احداهما على الاخرى، ويقول :اخ، اخ، استعيذ بالله من النار، اذ ابصره شاب، فاقبل يهوى

وفي يده سير، فناوله اياه، فاصلح قبال نعله، ثم اقبل على الشاب، فقال :لو تعلم ما حملتني عليه! اذهب فقد غفر لك.

قال ابوامامة :لقد رايت ذلك الشاب بعد يشتري الادم فيقده فيعلقه في المسجد فلا يرى احدا انقطع شسعه الا ناوله شسعا.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا انتقال ہو گیا تو آپ اُن کے پاس سے بیٹھ کر تشریف لے گئے اور آپ یہ فرما رہے تھے: ''میرے چچا مسلسل جہنم کے پایاب میں تھے یہاں تک کہ میں نے اُنہیں چھوڑ دیا''۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید گرمی میں پیدل چلتے ہوئے باہر تشریف لے گئے میں گویا اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے چلتے ہوئے اپنے تہبند کو اونچا کیا ہوا تھا' آپ کے چلنے کے دوران آپ کے نعلین شریفین کا ایک تسمہ ٹوٹ گیا' آپ اُسی جگہ کھڑے ہو گئے اور آپ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان اُسے اِدھر اُدھر کرنے لگے' آپ یہ فرما رہے تھے: اُف! اُف! میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اسی دوران ایک نوجوان نے آپ کو دیکھ لیا' وہ لپکتا ہوا آپ کے پاس آیا' اُس کے ہاتھ میں تسمہ تھا' وہ اُس نے آپ کی طرف بڑھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تسمے کو درست کیا' پھر آپ اُس نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ چیز جان لو جس نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا' کاش تم وہ چیز جانتے جس نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور

کیا' تم جاؤ' تمہاری مغفرت ہوگئی ہے''۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں میں نے اُس نوجوان کو دیکھا کہ اُس نے چمڑا خریدا' اور اُسے مسجد میں لٹکا دیا' وہ جب بھی کسی شخص کو دیکھتا کہ اُس کا تسمہ ٹوٹ گیا ہے تو وہ ایک تسمہ اُس کی طرف بڑھا دیتا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استطال ابوبکر ذات یوم علی عمر فقام عمر مغضبا.

فقام ابوبکر، فاخذ بطرف ثوبه، فجعل یقول :ارض عنی واعف عنی، عفا الله عنك، حتی دخل عمر الدار واغلق دون ابی بکر ولم یکلمه، فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم، فغضب لابی بکر.

فلما صلی الظهر جاء عمر فجلس بین یدیه.

فضرب النبی صلی الله علیه وسلم وجهه عنه، فتحول یمینا، فصرف وجهه عنه، فتحول عن یساره فصرف وجهه عنه.

فلما رای ذلك ارتعد وبکی ....الحدیث.

''ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ناراضگی کا اظہار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں کھڑے ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اُن کا کپڑا پکڑا اور یہ کہنے لگے: آپ مجھ سے راضی ہو جائیں اور مجھ سے درگزر کریں' اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر کرے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر کے اندر داخل ہو گئے اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے داخل ہونے سے پہلے دروازہ بند کرلیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہ کی' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حمایت میں غصہ آ گیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اُن کی طرف سے پھیر لیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چہرہ پھیر لیا' پھر وہ بائیں طرف آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے چہرہ پھیر لیا' جب اُنہوں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو وہ کانپ اُٹھے اور رونے لگے''۔

(مطرف)

۸۵۸۷ - مطرف بن عبداللہ (خ، ت، ق) بن مطرف بن سلیمان بن یسار' ابو مصعب مدنی یساری اصم

اس نے اپنے ماموں امام مالک اور ابن ابوذئب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری' امام ابوزرعہ' بشر بن موسیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور مضطرب الحدیث ہے اور میرے نزدیک اسماعیل بن ابواویس سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اکابر فقہاء میں سے ایک ہے' اس کا انتقال 220 ہجری میں 83 برس کی عمر میں ہوا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاث من كن فيه آواه الله في كنفه، ونشر عليه رحمته، وادخله جنته -او قال في محبته.
قالوا :من ذا يا رسول الله؟ قال :من اذا اعطى شكر، واذا قدر غفر، واذا غضب فتر.

''جس شخص میں تین خوبیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ اُسے اپنی خاص پناہ میں رکھے گا' اپنی رحمت اُس پر پھیلا دے گا اور اُسے اپنی جنت میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی محبت میں داخل کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اُسے کچھ دیا جائے تو وہ شکر کرے اور جب وہ (بدلہ لینے پر) قدرت رکھتا ہو تو معاف کر دے اور جب اُسے غصہ آئے تو وہ ایک طرف ہٹ جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لكل امر مفتاح، ومفتاح الجنة حب المساكين، والفقراء الصبر هم جلساء الله يوم القيامة.

''ہر معاملے کی کوئی کنجی ہوتی ہے اور جنت کی کنجی غریبوں سے محبت کرنا ہے اور صبر کرنے والے غریب لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوں گے''۔

اسی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

وجبت محبة الله على من اغضب فحلم.

''اللہ تعالیٰ کی محبت اُس شخص کے لیے واجب ہو جاتی ہے جسے غصہ دلایا جائے لیکن وہ بردباری سے کام لے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تمام روایات جھوٹی ہیں اور مطرف کا ان روایات سے کوئی تعلق نہیں ہے' اس میں خرابی کی جڑ احمد بن داؤد نامی راوی ہے اور یہ بات ابن عدی سے کیسے مخفی رہ گئی جبکہ امام دارقطنی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اگر آپ یہ روایات احمد بن داؤد کے حالات میں نقل کرتے تو یہ زیادہ مناسب ہوتا جیسا کہ ابن حبیب نے الواضحہ میں اُس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

جعلت الصلوات في خير الساعات فاجتهدوا فيها بالدعاء.

''نمازیں بہترین گھڑیوں میں مقرر کی گئی ہیں تو تم ان میں اہتمام سے دعا مانگو''۔

تو اس میں سارا وزن ابن حبیب نامی راوی پر ہے۔

۸۵۸۸ - مطرف بن مازن صنعانی

اس نے معمر اور ابن جریج سے جبکہ اس سے امام شافعی اور داؤد بن رشید نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ واہی ہے۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی' میں نے عمر بن سنان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حاجب

بن سلیمان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مطرف بن مازن ''صنعاء'' کا قاضی تھا' یہ ایک نیک شخص تھا۔ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ قسم اُٹھائی ہے کہ اگر میں آپ کے سر پر سوار نہ ہوا تو میری بیوی کو تین طلاقیں ہیں' تو یہ راوی کھڑا ہوا' اندر گیا پھر اس نے اپنے سر پر رومال رکھا اور پھر اُس شخص سے کہا: تم چڑھ جاؤ اور اپنی قسم کو پورا کرلو' لیکن تھوڑی دیر رُکنا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ہشام بن یوسف نے مجھ سے کہا: مطرف میرے پاس آئے اور بولے: ابن جریج اور معمر کی نقل کردہ روایت مجھے دے دو' تاکہ میں اُسے تم سے سن لوں' تو میں نے اُسے دے دی' تو اُس نے وہ دونوں روایات نوٹ کرلیں اور پھر اُن دونوں حضرات کے حوالے سے اُنہیں بیان کرنے لگا۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا انتقال رقہ میں' اور ایک قول کے مطابق منبج میں ہوا' یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کا انتقال 191 ہجری میں ہوا۔

۸۵۸۹ - مطرف بن معقل

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک حدیث منقول ہے اور وہ روایت موضوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سب العرب فاولئك هم المشركون.

''جو شخص عربوں کو بُرا کہے گا تو وہ لوگ مشرک ہوں گے''۔

معمر کہتے ہیں: کسی نے بطورِ خاص مجھے یہ حدیث بیان کی تھی۔

۸۵۹۰ - مطروح بن محمد بن شاکر

یہ ایک بصری بزرگ ہے' جس کی کنیت ابونصر ہے۔ اس نے ہانی بن متوکل کے حوالے سے اسکندریہ کی فضیلت کے بارے میں جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن عمرو نے روایت نقل کی ہے۔

(مطر)

۸۵۹۱ - مطر بن ابوسالم

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔ اسی طرح (درجِ ذیل راوی بھی مجہول ہے)۔

۸۵۹۲ - مطر طفاوی ر

۸۵۹۳ - مطر بن طہمان (م،عو) وراق

اس نے عطاء اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: حدیث میں اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ احمد اور یحییٰ کہتے ہیں: یہ عطاء سے روایت نقل کرنے میں بطورِ خاص ضعیف ہے۔ یحییٰ قطان نے مطر وراق نے حافظے کی خرابی کے حوالے سے ابن ابولیلیٰ کے مشابہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عثمان بن دحیہ کہتے ہیں: یہ سبزی

کے ٹوکرے کے برابر بھی نہیں ہے۔ تو یہ عثمان کی انتہاء پسندی ہے ورنہ مطر نامی یہ راوی صحیح مسلم کے رجال میں سے ہے اور حسن الحدیث ہے۔

۸۵۹۴ - مطر بن عثمان تنوخی

اس نے وضین بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' یہ بات امام ابوحاتم اور ابن حبان نے بیان کی ہے۔

۸۵۹۵ - مطر بن عون

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے والد کو ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۸۵۹۶ - مطر بن میمون (ق) محاربی اسکاف

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عکرمہ سے جبکہ اس سے عبیداللہ بن موسیٰ اور یونس بن بکیر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری' ابوحاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ مطر بن ابومطر ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

النظر الی وجه علی عبادة.

''علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اخی ووزیری وخلیفتی فی اهلی وخیر من اترك بعدی -علی رضی الله عنه.

''بے شک میرا بھائی میرا وزیر اور میرے اہلِ خانہ کے بارے میں میرا جانشین اور میرے بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں گا اُس میں سب سے بہتر علی ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دونوں روایات موضوع ہیں۔ یہ مدینہ منورہ سے خدام کے رئیس نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی تھی' وہ بیان کرتے ہیں:

کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فرای علیا مقبلا، فقال :یا انس، هٰذا حجتی علی امتی یوم القیامة.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے انس! یہ قیامت کے دن میری اُمت پر میری حجت ہوگا''۔

یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔ اس راوی کے حوالے سے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے' جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

کنت جالسا مع النبی صلی الله علیه وسلم اذ اقبل علی، فقال النبی صلی الله علیه وسلم :یا انس،

من هٰذا ؟ قلت :هٰذا علی بن ابی طالب، فقال :یا انس، انا وهٰذا حجة الله علی خلقه.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: یہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اور یہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

علی اخی وصاحبی وابن عمی، وخیر من اترك بعدی، یقضی دینی، وینجز موعدی.

''علی میرا بھائی ہے' میرا ساتھی ہے اور میرا چچازاد ہے' اور میں جو کچھ اپنے بعد چھوڑ کر جاؤں گا اُن میں سب سے بہتر ہے' یہ میرے دین کو مکمل کرے گا اور میرے وعدوں کو پورا کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے مطر سے دریافت کیا: تمہاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ اُس نے جواب دیا: خریبہ میں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اور اس سے پہلے کی تمام تر روایات میں ایجاد کرنے کا الزام مطر نامی راوی کے سر ہے' کیونکہ عبیداللہ نامی راوی ثقہ ہے اور شیعہ ہے لیکن اُس نے اس جھوٹی روایت کو نقل کرنے کا گناہ کیا ہے۔

(مطلب)

۸۵۹۷ - مطلب بن زیاد (ق،ص) کوفی

اس نے زیاد بن علاقہ اور ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' اسحاق اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ نیک شخص ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 185 ہجری میں ہوا۔

۸۵۹۸ - مطلب بن شعیب مروزی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی' اس نے سعید بن ابومریم اور لیث کے کاتب کے حوالے سے حدیث روایت کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کے علاوہ اس کے حوالے سے اور کوئی منکر روایت نہیں دیکھی جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه.

''جب کسی قوم کا کوئی معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اُس کی عزت افزائی کرو''۔

۸۵۹۹ - مطلب بن عبداللہ (عو) بن حنطب مخزومی

ایک قول کے مطابق مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حنطب ہے اور ایک قول کے مطابق یہ دو مختلف آدمی ہیں۔ اس راوی سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت انس، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور متعدد افراد سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے غلام عمرو بن ابوعمرو، اوزاعی اور ایک گروہ نے نقل کی ہیں۔ یہ اکابر صحابہ کے حوالے سے مرسل روایات نقل کرتا ہے جیسے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مرسل ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے۔ ہمیں یہ اُمید ہے کہ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا۔ ابن سعد کہتے ہیں: اس نے بہت سی احادیث نقل کی ہیں تاہم اس کی نقل کردہ حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۸۶۰۰ - مطلب بن عبداللہ (ت) بن قیس بن مخرمہ مطلبی

یہ حکیم کا بھائی ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ابن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

(مطہر)

۸۶۰۱ - مطہر بن سلیمان فقیہ

یہ فقیہ ہے اور اس نے جعفر فریابی سے ملاقات کا دعویٰ کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۸۶۰۲ - مطہر بن ہیثم (ق)

اس نے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے شطرنج کی مذمت کے بارے میں ایک روایت منقول ہے اور اسے کھیلنے والے پر لعنت کے بارے میں روایت منقول ہے جسے اس راوی سے ابوہمام سکونی نے نقل کیا ہے۔ اس نے علقمہ بن ابوجمرۃ ضبعی اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے فلاس، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ایسی روایات کرتا ہے جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال 200 ہجری کے آس پاس بصرہ میں ہوا تھا۔

(مطیر)

۸۶۰۳ - مطیر بن ابوخالد

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۸۶۰۴ - مطیر (د)

اس نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل روایت درست نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے اس کے دو بیٹوں سلیم اور شعیب نے روایات نقل کی ہیں۔

(مطیع)

۸۶۰۵ - مطیع بن راشد (د)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے توبہ عنبری سے روایات نقل کی ہیں۔ زید بن حباب بیان کرتے ہیں: شعبہ نے اس کے بارے میں میری راہنمائی کی تھی۔

۸۶۰۶ - مطیع بن میمون (د، س) بصری

اس نے صفیہ بنت عصمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے دو احادیث منقول ہیں جو دونوں غیر محفوظ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مدت امراة وراء الستر، بيدها كتاب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقبض يده، وقال :لا ادرى ايد رجل او يد امراة.

فقالت :بل امراة.

قال :لو كنت امراة غيرت اظفارك بالحناء.

''ایک عورت نے ستر کے پیچھے سے اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحریر پکڑائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کسی مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے' اُس عورت نے عرض کی: یہ ایک عورت کا ہاتھ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم عورت ہوتی تو اپنا ناخنوں کی رنگت کو مہندی کے ذریعے تبدیل کر لیتیں''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی منقول ہے جو اس نے صفیہ نامی خاتون سے نقل کی ہے اور وہ کنگھی کرنے اور زیب و زینت اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔ اس روایت کو امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کیا ہے۔

۸۶۰۷ - مطیع' ابویحییٰ انصاری

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(مظاہر)

۸۶۰۸ - مظاہر بن اسلم (د، ت، ق)

اس نے قاسم سے جبکہ اس سے ثوری' ابوعاصم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابوعاصم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے کنیز کو دو طلاقیں دیئے جانے اور اُس کی عدت دو حیض ہونے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت معروف نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(مظفر)

۸۶۰۹ - مظفر بن اردشیر

یہ ایک واعظ ہے جس نے نصر اللہ خشنامی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ایک بازار تھا جو وعظ میں فائدہ دیتا تھا' تاہم اس کی نمازوں میں کوتاہیاں تھیں' اس نے نشہ آور نبیذ کے مباح ہونے کے بارے میں ایک جزء تالیف کیا ہے۔

۸۶۱۰ - مظفر بن سہل

یہ عابد الشط کے نام سے معروف ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۸۶۱۱ - مظفر بن عاصم

ابن جوزی کہتے ہیں: اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے بعض صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے' تو اس کو جھوٹا قرار دیا گیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے سامرہ میں 320 ہجری کے بعد حدیث بیان کی کہ مجھے مکلبہ بن ملکان نے بنوامیہ کے آخری ایام میں خوارزم میں یہ حدیث بیان کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكر خبرا مفتعلا.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں حصہ لیا' اس کے بعد اس نے ایجاد کی ہوئی روایت ذکر کی ہے''۔

ابوموسیٰ مدینی کی کتاب ''تابعین کے عوالی'' میں اس کی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جو اس راوی نے نقل کی ہے۔ مفید نامی راوی نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ موضوع حدیث نقل کی ہے اور اُس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ مجھے اس بزرگوار سے شرم آتی ہے کہ میں اسے اس کے گناہوں پر متنبہ کروں۔ حارث بن احمد بلخی کہتے ہیں: مظفر بن عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی کہ میں نے مکلبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جو خوارزم کا امیر تھا' وہ بیان کرتا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا' اُس نے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مکلبہ نامی راوی بھی رتن ہندی کی قبیل سے تعلق رکھتا ہے۔

۸۶۱۲ - مظفر بن نظیف

اس نے قاضی محاملی سے روایت نقل کی ہے۔

ازہری کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

(معاذ)

۸۶۱۳ - معاذ بن خالد عسقلانی

اس نے زہیر بن محمد تمیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں اور اس نے بوجھ اُٹھایا ہے (یعنی یہ خرابی کی جڑ ہو سکتا ہے)۔

۸۶۱۴ - معاذ بن سعد

اس نے جنادہ بن ابوامیہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۶۱۵ - معاذ بن عبدالرحمٰن بن حبیب

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۸۶۱۶ - معاذ بن محمد انصاری

عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم پایا جاتا ہے۔ اس نے امام اوزاعی سے جبکہ اس سے محمد بن ابوبکر مقدمی نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۶۱۷ - معاذ بن محمد (ق) انصاری

یہ ایک بزرگ ہے۔ ابن لہیعہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور وہ جمعہ کے بارے میں ہے۔ اس نے ابوزبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن لہیعہ اور دیگر شیعہ حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۶۱۸ - معاذ بن محمد ہذلی

اس نے یونس بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں متابعت نہیں کی گئی' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔

۸۶۱۹ - معاذ بن مسلم

اس نے شرحبیل بن سمط سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عطاء بن سائب کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے' جسے ہم نے حسن بن حسین کے حالات میں ذکر کیا ہے۔

۸۶۲۰ - معاذ بن نجدہ ہروی

حالت کے اعتبار سے یہ نیک ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس نے قبیصہ اور خلاد بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 282 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 85 برس تھی۔

۸۶۲۱ - معاذ بن ہشام (ع) بن ابو عبداللہ دستوائی بصری

یہ صدوق ہے' حدیث میں معرفت رکھتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن حجت نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ صدوق ہے اور بعض اوقات یہ غلطی کر جاتا ہے۔ حمیدی نے مکہ میں یہ بات بیان کی ہے: جب معاذ بن ہشام آیا تو حمیدی' نے کہا: تم اس قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے شخص سے سماع نہ کرنا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اس سے دس ہزار احادیث منقول ہیں جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام نسائی نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنياء ، فاتوا النبی صلى الله عليه وسلم فلم يجعل لهم شيئا.

''کچھ غریب لوگوں کے غلام نے کچھ خوشحال لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی''۔

اس نے ابن عون اور اشعث حمرانی کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' بندار' کوسج اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 200 ہجری میں ہوا۔

۸۶۲۲ - معاذ بن لیس زیات

اس نے ابرد بن اشرس سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' اس کی نقل کردہ روایت غیر محفوظ ہے۔ یعنی یہ روایت:

تفترق امتی علی سبعين فرقة.

''میری اُمت ستر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی''۔

(معارک)

۸۶۲۳ - معارک بن عباد (ت)

اس نے ابن سعید مقبری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور ابن عبداللہ ہے۔ اس سے قرہ بن حبیب نے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا استاد عبداللہ واہی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
ان من تمام ایمان العبد ان یستثنی فی کل حدیثہ.
''بندے کے ایمان کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ ہر بات میں استثناء کر لے''۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے' اس سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو دین سے نکلے ہوئے ہیں کہ اگر اُن میں سے کسی ایک سے یہ کہا جائے کہ تم مسیلمہ کذاب ہو' تو وہ کہے گا: اگر اللہ نے چاہا تو۔

(معافی' معان)

۸۶۲۴ - معافی بن عمران موصلی حمصی

یہ دونوں ثقہ ہیں۔

۸۶۲۵ - معان بن رفاعہ دمشقی (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب حمصی ہے۔ اس نے ابوزبیر اور عبدالوہاب بن بخت سے جبکہ اس سے ابومغیرہ' عصام بن خالد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال تقریباً اوزاعی کے ساتھ ہوا تھا' یہ حدیث کا عالم ہے' تاہم متقن نہیں ہے۔

۸۶۲۶ - معان' ابوصالح

اس نے ابوحرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ علامہ ابواحمد بن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
کل شیء مما نهی الله عنه کبائر، حتی لعب الصبیان بالقمار.
''ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو' وہ کبیرہ گناہ ہوگی' یہاں تک کہ بچوں کا جوا کھیلنا بھی (کبیرہ گناہ ہے)''۔
یہ روایت منکر ہے اور اگر اسے درست تسلیم کر لیا جائے تو یہ اُس صورتِ حال پر محمول ہوگی کہ جب اُن کے بڑے اُن کا انکار نہ کرے

اور اُنہیں یہ کام کرنے دیں تو یوں وہ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

(معاویہ)

۸۶۲۷-(صح) معاویہ بن اسحاق (خ، س، ق) بن طلحہ بن عبید اللہ

اس نے اپنے والد اور اپنے چچاؤں' موسیٰ' عمران اور عائشہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ اور ابوعوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام احمد اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک واہی بزرگ ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۶۲۸ - معاویہ بن حماد کرمانی

اس کا ذکر کیا گیا ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۶۲۹ - معاویہ بن سلمہ (ق) ضریر

اس نے عطاء اور حکم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابراہیم بن جنید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو گویا اُنہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا۔

۸۶۳۰-(صح) معاویہ بن صالح (م، عو) حضرمی حمصی

یہ اندلس کا قاضی ہے' اس کی کنیت ابوعمرو ہے۔ اس نے مکحول اور دیگر اکابرین سے جبکہ اس سے ابن وہب' عبدالرحمٰن بن مہدی' ابوصالح اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد' امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ القطان نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے' وہ اس سے راضی نہیں ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' اسی طرح امام بخاری نے اس کے حوالے سے کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ یحییٰ بن معین نے بھی اسے کمزور قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن مہدی کہتے ہیں: ہم لوگ ایک مرتبہ مکہ میں موجود تھے اور حدیث کا ذکر کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص ہمارے پاس آیا' اُس نے ہماری حدیث سنی' میں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: میں معاویہ بن صالح ہوں' تو ہمیں اُس سے وحشت محسوس ہوئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُس حج کے کچھ عرصے بعد ہی اس کا انتقال 158 ہجری میں ہوگیا۔ لیث بن عبدہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ابن مہدی جب معاویہ بن صالح کی کوئی حدیث روایت کرتے تھے تو یحییٰ بن سعید اُنہیں ڈانٹتے تھے' لیکن ابن مہدی اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے' یہ جن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن میں سے ایک روایت یہ بھی ہے:

لیشربن ناس الخمر یسمونها بغیر اسمها.

''عنقریب لوگ شراب پئیں گے اور اُس کا نام تبدیل کر دیں گے''۔

اور یہ حدیث بھی ہے:

اجلس فقد آذیت وانیت.

''تم بیٹھ جاؤ' تم نے اذیت پہنچائی ہے اور تم تاخیر سے آئے ہو''۔

یہ اُن راویوں میں سے ایک ہے جن سے امام مسلم نے روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری نے نقل نہیں کی ہیں۔ آپ امام حاکم کو دیکھیں گے کہ اُنہوں نے اس کے حوالے سے اپنی مستدرک میں کچھ روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے' اُن میں سے کچھ روایات ایسی ہیں جنہیں اُنہوں نے تکرار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۸۶۳۱ - معاویہ بن عبداللہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۶۳۲ - معاویہ بن عبدالرحمٰن

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۶۳۳ - معاویہ بن طویع حمصی

یہ ابوبکر بن ابومریم کا استاد ہے۔

۸۶۳۴ - معاویہ بن عبدالکریم (خ،ت)

یہ گمراہ ہے' یہ مکہ کے راستے میں بھٹک گیا تھا۔ ابوعبدالرحمٰن ثقفی بصری (اس کی کنیت اور اسم منسوب) ہے۔ یہ مسند تھا اور معمر تھا۔ اس نے ابورجاء عطاردی' حسن اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن مہدی' ابن مدینی' قتیبہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث تھا۔ ابوحاتم نے امام بخاری کا اس بات پر انکار کیا ہے کہ اُنہوں نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا ذکر امام بخاری کی کتاب ''الضعفاء'' میں نہیں دیکھا نہ بڑی میں نہ چھوٹی میں اور مجھے حیرانگی ہوتی ہے کہ لوگوں نے اس کے حوالے اپنی کتابوں میں کیسے روایات نقل کر لی ہیں' حالانکہ اس نے بکثرت روایات نقل بھی نہیں کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۸۶۳۵ - معاویہ بن عطاء

اس نے سفیان ثوری سے جبکہ اس سے احمد بن داؤد مکی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا اور اس کی احادیث میں کچھ منکر روایات ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجلين يحجم احدهما الآخر، فاغتاب احدهما ولم يعب

(علیه) الآخر، فقال :افطر الحاجم والمحجوم.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے' جن میں سے ایک دوسرے کو پچھنے لگا رہا تھا' اُن دونوں میں سے کسی ایک نے کسی کی غیبت کی' دوسرے نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اُن کے پچھنے لگوانے کی وجہ سے نہیں ٹوٹا تھا بلکہ غیبت کی وجہ سے ٹوٹا تھا۔

اس سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

وقع بین ابن عمر وبین معاذ کلام فی السح (علی الخفین) ، فقال :سل اباك.

فساله، فقال :معاذ افقه منك، رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم (ما) لا احصی یمسح علی الخفین، وعلی العمامة، وعلی الجوربین، وشراك النعل.

''ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں بحث ہوگئی تو حضرت معاذ نے فرمایا: آپ اپنے والد سے دریافت کریں' تو حضرت عبداللہ نے اپنے والد سے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: معاذ تم سے زیادہ فقیہ ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ موزوں' عماموں' جرابوں اور جوتوں کے تسمے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

معاویہ بن عطاء نے اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نهی علیه الصلاة والسلام ان یخصی آدمی.

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کو خصی کیا جائے''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ تمام روایات جھوٹی ہیں' ابن عدی نے تین منکر روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت خصی کرنے کے بارے میں ہے' یہ روایت موسیٰ بن حسن سلفی نے نقل کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: معاویہ بن عطاء بن رجاء خزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی۔

۸۶۳۶-(صح) معاویہ بن عمار (م،س) دہنی

یہ صدوق ہے' کوفہ کا رہنے والا ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ ''ہاء'' کے سکون کے ساتھ ہے۔ اس نے اپنے والد اور ابوزبیر سے جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ' قتیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جسے امام مسلم نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل مکة وعلیه عمامة سوداء .

''نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا''۔

۸۶۳۷ - معاویہ بن عمرو عاجی

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور واہی ہے۔ فلاس نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۸۶۳۸ - معاویہ بن معبد بن کعب بن مالک

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۸۶۳۹ - معاویہ بن موسیٰ

اس نے ابوغلیظ نشیط بن مسعود بن امیہ بن خلف جمحی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں اپنے والد کی طرح مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوغلیظ بن امیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی یدی صرد فقال :ھذا اول طیر صام عاشوراء.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا' میرے ہاتھ پر لٹورا نامی پرندہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تھا''۔

یہ روایت منکر ہے اور اسے تین راویوں نے رقی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۸۶۴۰ - معاویہ بن ہشام (م،عو) قصار' ابوالحسن کوفی

اس نے حمزہ اور ثوری سے جبکہ اس سے امام احمد' محمود بن غیلان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ یعقوب سدوسی کہتے ہیں: یہ اور اسحاق ازرق شریک کی حدیث کے سب سے زیادہ بڑے عالم تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے اس میں موجود کسی خرابی کی وجہ سے اس کا ذکر نہیں کیا' صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ ابن جوزی نے یہ کہا ہے: ایک قول کے مطابق معاویہ بن ابوالعباس ہے اور اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اس کے سماع میں شامل نہیں تھی تو محدثین نے اسے متروک قرار دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ آپ کی غلطی ہے' اسے کسی نے بھی متروک قرار نہیں دیا۔ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ صالح ہے' البتہ یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مدین واصحاب الایکۃ امتان بعث الیھما شعیب.

''مدین اور اصحاب ایکہ دو اُمتیں تھیں جن کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا''۔

یہ غلطی ہے' درست یہ ہے کہ عمرو بن حارث کے علاوہ اور کسی نے سعید نامی اس راوی کے حوالے سے اسے نقل نہیں کیا۔ تو اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ عمرو بن عبداللہ کے حوالے سے قتادہ سے منقول ہے۔ ایکہ ایک درخت ہے جو لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

۸۶۴۱ - معاویہ بن یحییٰ (ت، ق) ابوروح صدفی دمشقی

یہ خلیفہ مہدی کا مشیر بنا تھا اور اس نے مکحول زہری اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن شعیب ہمقل اسحاق بن سلیمان رازی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس نے زہری سے مستقیم روایات نقل کی ہیں۔ یوں جیسے وہ تحریر سے نقل کی گئی ہوں اور اس سے عیسیٰ بن یونس اور اسحاق رازی نے منکر روایات نقل کی ہیں یوں جیسے وہ حافظے کی بنیاد پر نقل کی گئی ہوں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات مقلوب ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ تحریریں چوری کرتا تھا اور انہیں روایت کر دیتا تھا پھر اس کا حافظہ متغیر ہو گیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

انما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم للجنازة التي مرت به، انها كانت جنازة يهودي فآذاه ريحها فقام لذلك.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جنازے کے لیے کھڑے ہوئے جو آپ کے پاس سے گزرا تھا وہ ایک یہودی کا جنازہ تھا اس کی بدبو سے آپ کو تکلیف ہوئی تھی اسی لیے آپ کھڑے ہو گئے تھے"۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يفضل الذكر الخفي على غيره سبعين ضعفا.

"ذکرِ خفی کو دوسرے (یعنی ذکرِ جلی) پر ستر گنا فضیلت حاصل ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ايام التشريق كلها ذبح.

"ایام تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں"۔

دوسری مرتبہ یہ روایت ابن شعیب نے نقل کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

امام بخاری کی کتاب "الضعفاء" میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

احترسوا من الناس بسوء الظن.

"بُرے گمان کے حوالے سے لوگوں سے بچ کر رہو"۔

۸۶۴۲ - معاویہ بن یحییٰ (س، ق) ابومطیع اطرابلسی

یہ دراصل دمشق کا رہنے والا ہے۔ اس نے ابوزناد بحیر بن سعد اور خالد الحذاء سے جبکہ اس سے فریابی ابونصر فرادیسی ہشام بن عمار اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد اور امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو

اُن دونوں نے جواب دیا: یہ صدوق اور مستقیم الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ' جزرہ اور ابوعلی نیشاپوری نے یہ بھی کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا ہے: یہ صالح ہے' البتہ اتنے پائے کا نہیں ہے' یہ صدفی سے زیادہ قوی ہے۔ امام بغوی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ دارقطنی نے مزید یہ کہا ہے: اس سے صدفی کے حوالے سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے ان دونوں کے ترجموں کو خلط ملط کر دیا ہے' وہ ان دونوں کے بارے میں یہ سمجھے کہ یہ ایک ہی شخص ہیں' اس لیے اُنہوں نے کچھ نہیں کیا۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان المعونة من الله على قدر المؤنة، وان الصبر ياتي على قدر المصيبة.

''بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد انسان کو اسی قدر ملتی ہے' جس قدر وہ دوسروں کے لئے محنت مشقت اٹھاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حدث بحديث فعطس عنده فهو حق.

''جو شخص کوئی حدیث بیان کر رہا ہو اور اسی دوران اُسے چھینک آ جائے تو وہ حدیث حق ہوگی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) شاید ان دونوں میں راوی صدفی ہے اور چھینک والی حدیث کے بارے میں طبرانی نے یہ کہا ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف اسی سند سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل من بعض نواحي المدينة يريد الصلاة، فوجدهم قد صلوا، فانصرف الى منزله، فجمع اهله ثم صلى بهم.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی نواحی علاقے سے تشریف لا رہے تھے' آپ نماز کے لیے جا رہے تھے' جب آپ لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ نے اُنہیں پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر چلے گئے اور اپنے اہل خانہ کو اکٹھا کیا اور اُنہیں نماز پڑھائی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ذكر القدر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: ان امتي لا تزال مستمسكة من دينها ما لم يكذبوا بالقدر، فاذا كذبوا بالقدر فعند ذلك هلاكهم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تقدیر کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت دین کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھے گی جب تک وہ تقدیر کا انکار نہیں کریں گے' جب وہ تقدیر کو جھٹلا دیں گے تو اُس وقت وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

۸۶۴۳ - معاویہ بن یحییٰ' ابوسعید

اس نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' امام بخاری نے یہ بات مختصر طور پر بیان کی ہے (یا امام بخاری نے اس کے حالات مختصر طور پر نقل کیے ہیں)۔

۸۶۴۴ - معاویہ بن حلبی

ابونعیم کہتے ہیں: مجھے عبید بن اسحاق عطار کی معاویہ بن حلبی کے حوالے سے نقل کردہ روایات کے حوالے سے اندیشہ ہے کہ شاید اُس نے وہ ایجاد نہ کی ہوئی ہوں۔

(معبد)

۸۶۴۵ - معبد بن جمعہ ابوشافع

امام ابوزرعہ کشی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۸۶۴۶ - معبد بن خالد بن انس بن مالک

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۸۶۴۷ - معبد بن راشد

اس نے معاویہ بن عمار دہنی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل اور ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۸۶۴۸ - معبد بن سیرین (خ، م، د، س)

یہ محمد بن سیرین کا بھائی ہے' یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ اس نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۸۶۴۹ - معبد بن عبداللہ (ق) بن ہشام بن زہرہ

یہ ابوعقیل زہرہ کا والد ہے۔ اس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا منفرد ہے۔

۸۶۵۰ - معبد بن عمرو

اس نے جعفر ضبعی کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بارے میں ہے' یہ روایت اس سے احمد بن محمد بن انس قرمطی نے نقل کی ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک نے اسے ایجاد کیا ہے' یہ ایک طویل روایت ہے' جسے ابن بطہ نے محمد بن مخلد کے حوالے سے قرمطی سے نقل کیا ہے۔

۸۶۵۱ - معبد بن ہرمز (د)

اس نے سعید بن مسیب سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات''

میں کیا ہے۔ یعلیٰ بن عطاء اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' اس کی نقل کردہ روایت وضو کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۸۶۵۲ - معبد جہنی (ق)

یہ تابعی ہے' یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے' تاہم اس نے غلط طریقے کا آغاز کیا' یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا تھا۔ حسن بصری نے لوگوں کو اس کی محفل میں بیٹھنے سے منع کر دیا تھا اور یہ کہا تھا: یہ گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا شخص ہے۔ ایک قول کے مطابق معبد بن عبداللہ بن عویم ہے۔ حجاج نے اسے باندھ کر قتل کروا دیا تھا کیونکہ اس نے ابن اشعث کے ہمراہ بغاوت کی تھی۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات ابن اشعث کے واقعے کے بعد معبد جہنی سے ہوئی' وہ اُس وقت زخمی تھا اور حجاج اُس وقت ہر جگہ قتل و غارت گری کرتا پھر رہا تھا' اُس نے کہا: میں نے فقہاء اور لوگوں سے ملاقات کی ہے' پھر ایک ندامت والے شخص کا کلام تھا جو اُس کے حجاج سے لڑائی کے بارے میں تھا۔ اور میں نے حسن کی مانند اور کوئی شخص نہیں دیکھا جنہوں نے یہ کہا تھا: اے کاش! ہم نے اس کی اطاعت کر لی ہوتی۔

۸۶۵۳ - معبد

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حسن کتانی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے اور اسی طرح حسن دونوں مجہول ہیں۔

(معتمر)

۸۶۵۴ - معتمر بن سلیمان (ع) تیمی بصری

یہ ایک ثقہ اور جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہیں۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ صدوق ہیں' تاہم اپنے حافظے کے بنیاد پر روایت نقل کرتے ہوئے غلطی کر جاتے ہیں' جب یہ تحریر سے کوئی روایت نقل کرتے ہیں تو یہ ثقہ ہوتے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مطلق طور پر ثقہ ہیں۔ ابن دحیہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حجت نہیں ہیں۔

۸۶۵۵ - معتمر بن نافع

زید بن حباب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(معتب)

۸۶۵۶ - معتب

اس نے اپنے آقا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا

نام مغیث ہے' اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے۔

(معدان' معدی)

۸۶۵۷ - معدان بن عیسیٰ

اس نے ابن عجلان سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابوعبس خالد بن غسان دارمی نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ مجھے اور ایسا کوئی شخص نہیں ملا جس نے اس سے کوئی روایت نقل کی ہو۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے تمام روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: صفوان بن عیسیٰ کی ابن عجلان کے حوالے سے نقل کردہ روایات کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے اس پر حدیث چوری کرنے کا الزام لگایا ہے۔

۸۶۵۸ - معدی بن سلیمان (ت، ق)

اس نے بھی ابن عجلان سے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ علی بن زید اور محمد بن فضاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بندار اور ابن مثنیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ جائز نہیں ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من اوذن بجنازة فاتى اهلها فعزاهم كتب له قيراط، فان شيعها كتب له قيراطان، فان صلى عليها كتب له ثلاثة قراريط، فان انتظر دفنها كتب له اربع قراريط :والقيراط مثل احد.

"جس شخص کو کسی کی فوتگی کی اطلاع دی جائے اور پھر وہ میت کے گھر والوں کے پاس آئے اور اُن سے تعزیت کرے تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کا ثواب لکھا جاتا ہے' اگر وہ جنازے کے ساتھ جائے تو اُسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ نمازِ جنازہ ادا کرلے تو اُسے تین قیراط کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ اُس کے دفن کا انتظار کرے تو اُسے چار قیراط کا ثواب ملتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے"۔

بندار اور دیگر حضرات نے معدی نامی اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الجبن والشجاعة غرائز يضعها الله حيث يشاء ، فالجبان يفر من ابيه وولده، والشجاع يقاتل ... وذكر الحديث.

"بزدلی اور بہادری عادات ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے' بزدل شخص اپنے باپ اور اولاد سے بھی بھاگتا ہے جبکہ بہادر شخص (دشمنوں سے بھی) لڑائی کرتا ہے" اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(معرف، معروف)

۸۶۵۹-(صح) معرف بن واصل (م، د)، ابوبدل کوفی

یحییٰ بن معین نے اس کی کنیت بیان کی ہے۔ اس نے محارب بن دثار اور اعمش سے جبکہ اس سے علی بن جعد، محمد بن خالد وہبی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

وہبی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان ابغض الحلال الی اللہ الطلاق. ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال چیز طلاق ہے''۔

ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں کسی قدح کا ذکر کیا ہے اور پھر یہ کہا ہے: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔

۸۶۶۰ - معروف بن حسان ابومعاذ سمرقندی

اس نے عمر بن ذر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے عمر بن ذر کے حوالے سے ایک طویل نسخہ نقل کیا ہے جو تمام کا تمام غیر محفوظ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من ربی شجرة حتی تنبت کان له کاجر قائم اللیل صائم النهار و کاجر غاز فی سبیل اللہ دهره.

''جو شخص درخت کی دیکھ بھال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پورا تیار ہو جاتا ہے تو اُسے رات کے وقت نوافل کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے والے کا اجر ملے گا اور اللہ کی راہ میں ہمیشہ جنگ میں حصہ لینے والے کا اجر ملے گا''۔

۸۶۶۱ - معروف بن خربوذ (خ، م، د، ق)

اس نے ابوطفیل سے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق ہے اور شیعہ ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اس کی حدیث کیسی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس سے ابوعاصم، ابوداؤد، عبداللہ بن موسیٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۶۶۲ - معروف بن سہیل

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۶۶۳ - معروف بن سہیل برجمی

اس نے جعفر بن ابومغیرہ سے تفسیر کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ابراہیم بن مختار کے علاوہ کسی نے روایت نقل نہیں

کی شاید یہ پہلے والا شخص ہے۔

۸۶۶۴ - معروف بن عبداللہ ابوالخطاب دمشقی خیاط

یہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے انتہائی منکر روایات منقول ہیں۔ ابن حبان نے یہ منفرد رائے اختیار کی ہے کہ انہوں نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طوبی لمن رانی ورای من رانی ومن رای من رای من رانی.

''اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی اور اُس کو بھی جس نے اُس شخص کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہو اور اُس کو بھی جس نے اُس کی زیارت کی جس نے اُس کی زیارت کی تھی جس نے میری زیارت کی ہوئی تھی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

الایمان قول وعمل یزید وینقص، وعلیکم بالسنة، فالزموها.

''ایمان' قول اور عمل کے مجموعے کا نام ہے' یہ زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور تم پر سنت کو اختیار کرنا لازم ہے تو تم اُسے لازم پکڑلو۔

اسی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے:

لو ان مرجئا او قدریا مات فدفن ثم نبش بعد ثلاث لوجد الی غیر القبلة.

''اگر کوئی مرجئی یا قدری مرجائے اور دفن ہو جائے اور پھر تین دن کے بعد اُس کی قبر کو کھودا جائے تو اُس کا رُخ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

علیکم بالحناء، فانه ینور وجوهکم ویزید فی الجماع.

''تم پر مہندی استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہارے چہروں کو زیادہ روشن کردے گی اور اس سے جماع کی قوت میں اضافہ ہوگا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایات یقینی طور پر موضوع ہیں اور اس میں خرابی عمر بن حفص نامی راوی کی طرف سے ہے۔ کیونکہ معروف نامی راوی سے تو تھوڑی سی روایات منقول ہیں اور اس کے حوالے سے جو زیادہ تر روایات منقول ہیں وہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے افعال کے بارے میں ہیں کیونکہ یہ اُن کا غلام تھا۔

اس راوی نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من شهد جنازة ومشی امامها وجلس حتی یاخذ باربع زوایا السریر، وجلس حتی تدفن کتب له قیراطان من اجر، اخفهما ثقل من احد.

''جو شخص جنازے میں شریک ہو اور جنازے کے آگے چلے اور بیٹھ جائے جب تک وہ میت کے پلنگ کے چاروں کونوں کو

کندھا نہیں دیتا اور اُس وقت تک بیٹھا رہے جب تک میت کو دفن نہیں کیا جاتا تو اُسے اجر کے دو قیراط ملیں گے' جن میں سے ہلکا والا قیراط اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا"۔

ہشام بن عمار بیان کرتے ہیں: معروف نے ہمیں حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے' اُنہوں نے اُس کا شملہ پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔

اس راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے سر کے آگے والے حصے پر ہاتھ پھیرا اور بولے: اے نالائق! تم کام سے بھاگتے ہو۔ میں نے کہا: کیا کام کروانا چاہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: درزی کا۔

یہ راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور سیاہ گدھے پر سوار ہوتے تھے' میں نے اُنہیں حدیث املاء کرواتے ہوئے دیکھا ہے' لوگ اُن کے سامنے بیٹھ کر اُن احادیث کو تحریر کیا کرتے تھے۔ اور میں نے حضرت اثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: امام ابن ماجہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

۸۶۶۵ - معروف بن محمد' ابومشہور

اس نے ابوسعید بن اعرابی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جس کے حوالے سے اس پر طعن کیا گیا ہے۔

۸۶۶۶ - معروف بن ابومعروف بلخی

اس نے جریر بن عبدالحمید سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

دخلت الجنة فما فيها ورقة الا مكتوب عليها لا اله الا الله، محمد رسول الله، ابوبكر الصديق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورين.

"میں جنت میں داخل ہوا تو اُس میں موجود ہر پتے پر یہ لکھا ہوا تھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان ذوالنورین"۔

یہ روایت موضوع ہے' تاہم یہ علی بن جمیل کے حوالے سے جریر سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے۔ وہ یہ حلف اُٹھا کر کہا کرتے تھے: اللہ کی قسم! جریر نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۸۶۶۷ - معروف بن ہذیل غسانی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے یزید نے روایات نقل کی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی بھی شناخت نہیں ہوسکی۔

۸۶۶۸ - معروف

اس نے حسن کے حوالے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

(معقل)

۸۶۶۹ - معقل بن عبداللہ انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۶۷۰- (صح) معقل بن عبیداللہ (م، د، س) جزری

اس نے عطاء' نافع اور میمون بن مہران سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم' ابوجعفر نفیلی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کے اس کے بارے میں دو اقوال ہیں' جن میں سے ایک کے مطابق یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک معقل کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اُنہوں نے اسی طرح کہا ہے' بلکہ اکثر محدثین کے نزدیک یہ صدوق ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ جبکہ یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 166 ہجری میں ہوا۔

نفیلی نے معقل کے حوالے سے میمون بن مہران کا یہ قول نقل کیا ہے:

خيبة لمن زعم ان ايمانه مثل ايمان جبرائيل.

''اُس شخص کے لیے بربادی ہے جو یہ گمان رکھتا ہو کہ اُس کا ایمان حضرت جبرائیل کے ایمان کی مانند ہے''۔

اس راوی نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے:

طلق عبد الله امراته وهي حائض طامث، فحدث بذلك عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عبد الله امراته.

فلما طهرت قال :طلق ان شئت او امسك.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو حیض کے دوران طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اُن کی اہلیہ اُنہیں واپس کروا دی' جب وہ خاتون پاک ہو گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے طلاق دے دو اور اگر چاہو تو روکے رکھو''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معقل نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں ایک لفظ منقول نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ حسن الحدیث ہے' میں نے اس کی حدیث میں کوئی منکر روایت نہیں پائی۔ اس راوی کے حوالے سے صحیح مسلم میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے ابوزبیر کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بلی کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا' اُس کے بعد پوری حدیث ہے۔

۸۶۷۱ - معقل بن مالک (ت) بصری

اس نے عمر بن سفیان سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام بخاری نے اس سے ''القراءۃ خلف الامام'' میں روایت نقل کی ہے اس کے علاوہ ابو مسلم کجی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۶۷۲ - معقل خثعمی

اس نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ محمد بن ابو اسماعیل نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(معلیٰ)

۸۶۷۳ - معلیٰ بن ابراہیم

اس نے عبداللہ بن ابو نجیح سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا قبل يد النبی صلی الله عليه وسلم خمس مرات او ست مرات فی معروف صنعه اليه.

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ یا چھ مرتبہ دست بوسی کی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی''۔

یحییٰ بن سعید عطار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۶۷۴ - معلیٰ بن ترکہ

اس نے مسعودی سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ مجہول اور متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی کنیت ابو عبدالصمد ہے۔ اس نے محمد بن آدم مصیصی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں: اس کی زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۶۷۵ - معلیٰ بن حکیم

ایک قول کے مطابق یہ معلیٰ بن عبداللہ بن حکیم ہے' جو واقدی کا شاگرد ہے۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۶۷۶ - معلیٰ بن خالد رازی

ثابت بن محمد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۸۶۷۷ - معلّٰی بن زیاد (م، عو)، ابوالحسن قردوسی بصری

اس نے ثابت بنانی، معاویہ بن قرہ اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید اور سعید بن عامر ضبعی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یحییٰ سے جو معتبر روایت منقول ہے وہ یہی ہے۔ جہاں تک ابن عدی کی روایت کا تعلق ہے تو اُنہوں نے علی بن احمد کے حوالے سے ابن ابومریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یحییٰ سے معلّٰی بن زیاد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ پھر ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے تین احادیث نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: میں نے جو روایات ذکر کی ہیں، اس راوی سے ان کے علاوہ بھی روایات منقول ہیں اور یہ بصرہ کے عبادت گزار لوگوں میں شمار ہوتا ہے، میں اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے تعلق رکھتا ہے۔

یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔

۸۶۷۸ - معلّٰی بن سعید

اس نے ہمیان (رقم وغیرہ رکھنے کے لئے کمر پر باندھی جانے والی پیٹی) کی حکایت روایت کی ہے۔ اس نے ابن جریر سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ نہیں ہے، شاید اسی نے اُس واقعے کو ایجاد کیا ہے۔

۸۶۷۹ - معلّٰی بن عبدالرحمٰن (ق) واسطی

اس نے جریر بن حازم اور عبدالحمید بن جعفر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے کردوس اور محمد بن عبدالملک دقیقی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور کذاب ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن مدینی اس بات کی طرف گئے ہیں کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ دقیقی نے اس کی تعریف کی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة، وابوهما خیر منهما.

''حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان دونوں کا باپ ان دونوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ما اخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم رکبتیه بین یدی جلیس له قط.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص کے سامنے اپنے گھٹنوں سے کپڑا نہیں ہٹایا''۔

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں۔ عقیلی نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات میں صرف حکایت ہی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ابواسامہ بصری نے امام ابوداؤد سجستانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن معین سے معلّٰی بن عبدالرحمٰن کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: اس کے احوال میں سب سے زیادہ اچھی بات یہ ہے کہ اس سے مرنے کے قریب

کہا گیا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرو گے؟ تو اس نے کہا: کیا میں یہ اُمید نہ رکھوں کہ وہ میری مغفرت کر دے گا جبکہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں نوے احادیث (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر احادیث ایجاد کی ہیں۔

۸۶۸۰ - معلیٰ بن عرفان

اس نے اپنے چچا ابووائل سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا شرب تنفس على الاناء ثلاثا، يحمد الله على كل نفس، ويشكره عند آخرهن.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ پیتے تھے تو برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے ہر مرتبہ سانس لینے پر آپ الحمدللہ پڑھتے تھے اور آخر میں شکر ادا کرتے تھے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ غالی شیعہ تھا اس نے اپنی واضح جہالت کی وجہ سے ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ جنگِ صفین میں شریک ہوئے تھے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كحل عين على بريقه.

''بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ ڈال کر انہیں چمکایا''۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی نضر ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد على وهو يقول :الله وليي وانا وليك، ومعاد من عاداك، ومسالم من سالمك.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے: اللہ میرا مددگار ہے اور میں تمہارا مددگار ہوں اور میں اُس سے دشمنی رکھوں گا جو تم سے دشمنی رکھے گا اور اُس سے صلح رکھوں گا جو تم سے صلح رکھے گا''۔

۸۶۸۱ - معلیٰ بن فضل ابوالحسن بصری

اس نے ربیع بن صبیح اور عمر بن ہارون ثقفی سے جبکہ اس سے محمد بن معمر قیسی اور احمد بن عصام نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں سے کچھ منکر ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: جو نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھ تین مرتبہ دھونے کے بارے میں ہے' اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

فان غمس يده في الاناء قبل ان يغسلها فليهرق ذلك الماء .

''اگر وہ ہاتھ کو دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر لیتا ہے تو پھر اُسے اُس پانی کو بہا دینا چاہیے''۔

یہ روایت منکر ہے۔

۸۶۸۲-(صح) معلّٰی بن منصور (ع) رازی

یہ فقیہ ہے' اس کی کنیت ابویعلیٰ ہے۔ یہ بغداد کے اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ اس نے امام مالک اور لیث بن سعد سے جبکہ اس سے رمادی' عباس دوری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد سے کہا گیا: آپ اُس کے حوالے سے احادیث کیوں نوٹ نہیں کرتے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ شروط تحریر کرتا تھا اور جو شخص شروط تحریر کرتا ہو' وہ عام طور پر غلط بیانی کرتا ہے۔ یہ بات امام احمد بن حنبل سے مستند طور پر منقول ہے اور یہ چیز ابوالولید باجی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اور یہ حکایت امام بخاری کے رجال میں بھی منقول ہے۔ جہاں تک ابن ابوحاتم کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حکایت بیان کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: امام احمد سے کہا گیا: آپ معلّٰی کے حوالے سے روایات کیوں نوٹ نہیں کرتے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ جھوٹ بولتا تھا۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں یہ کہا ہے: امام احمد' معلّٰی کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتے کیونکہ یہ قیاسی مسائل میں دلچسپی رکھتا تھا۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ احمد بن حنبل پر رحم کرے! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن کے دل میں اُن احادیث کے حوالے سے کچھ تھا جو معلّٰی بن منصور کے حوالے سے سامنے آئیں' اُنہیں ان کی ضرورت بھی تھی۔ معلّٰی علم کا طلبگار تھا' اُس نے سفر بھی کیا اور اس میں توجہ بھی دی اور یہ صدوق بھی تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے قاضی ابویوسف سے علم فقہ سیکھا تھا اور اس میں مہارت حاصل کی تھی' یہ حدیث اور رائے میں متقن تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ احمد عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' سنت کا عالم ہے' سمجھدار ہے' کئی مرتبہ اسے قاضی کے عہدے کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا' متقن تھا' فقیہ تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: معلّٰی بن منصور ایک دن نماز ادا کر رہا تھا اور اُس کے سر پر بھڑوں کا چھتا گر گیا' لیکن اس نے نہ تو اِدھر توجہ کی اور نہ ہی نماز کو چھوڑا' یہاں تک کہ جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں نے اس کے سر کو دیکھا کہ وہ پھول چکا تھا۔

معلّٰی نامی راوی اُس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے جو سنن ابوداؤد میں منقول ہے' اس روایت کو اس نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

ان النجاشي زوجها بالنبي صلى الله عليه وسلم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی نجاشی نے کروائی تھی''۔

علی بن حسن نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے' اُنہوں نے یہ روایت ابن مبارک کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ یونس کے حوالے سے زہری سے منقول ہے' اُنہوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام بخاری نے معلیٰ سے ملاقات کی تھی اور اس سے تھوڑا سا سماع کیا ہے۔ اس راوی کا انتقال 211 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۶۸۳ - معلیٰ بن مہدی

اس نے موصل میں سکونت اختیار کی تھی اور ابوعوانہ اور شریک کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابویعلیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بعض اوقات منکر روایات نقل کر دیتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عبادت گزار اور نیک لوگوں میں سے ایک ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے ''صدوق'' ہے۔ اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۶۸۴ - معلیٰ بن میمون مجاشعی بصری

اسے خصاف بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے یزید رقاشی اور مطر وراق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ازہر بن جمیل اور محمد بن یحییٰ بصری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان السواك ليزيد الرجل فصاحة.

''مسواک کرنے سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الملائكة لتفرح بذهاب الشتاء لما يدخل على فقراء المؤمنين من الشدة.

''فرشتے سردی ختم ہونے پر خوش ہوتے ہیں' کیونکہ اس کی وجہ سے غریب مسلمانوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے''۔

۸۶۸۵ - معلیٰ بن ہلال (ق) بن سوید طحان

یہ کوفہ کا رہنے والا ایک عبادت گزار شخص ہے۔ اس نے قیس بن مسلم اور منصور سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عون بن سلام' یحییٰ بن سعید عطار اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ دونوں سفیانوں نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ ابن مبارک اور ابن مدینی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن معین کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولنے اور حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام تر روایات موضوع ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابن مبارک نے وکیع سے یہ کہا تھا: ہمارے پاس ایک بوڑھا ہے' جس کا نام ابوعصمہ نوح بن ابومریم ہے' یہ اُسی طرح حدیث ایجاد کرتا ہے' جس طرح معلیٰ ایجاد کیا کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

التقنع من اخلاق الانبیاء .

(تھوڑے مال پر) قناعت انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے۔

وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتقنع.

''اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی (تھوڑے مال پر) قناعت کرتے تھے''۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: معلّٰی نے یہ حدیث ابن ابونجیح کے حوالے سے بیان کی ہے' یہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کی گردن اُڑا دی جائے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا كان القوم في السفر كان اميرهم اقطفهم دابة.

''جب کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں تو اُن کے امیر کو اُن میں سے سب سے زیادہ سست رفتار سواری پر ہونا چاہیے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

التوكؤ على العصا من اخلاق الانبياء .

عصا سے ٹیک لگانا انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے۔

وكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عصا يتوكا عليها، ويامر بالتوكؤ عليها.

''اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عصاء سے ٹیک لگایا کرتے تھے اور اس پر ٹیک لگانے کا حکم دیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وزيراي من اهل الارض ابوبكر وعمر ...الحديث.

''اہل زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يبغض ابا بكر وعمر مؤمن، ولا يحبهما منافق.

''کوئی مؤمن ابوبکر اور عمر سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق ان سے محبت نہیں رکھے گا''۔

احمد بن یونس نے معلّٰی سے اس روایت کو نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استتاب رجلا ارتد عن الاسلام اربع مرات.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص سے چار مرتبہ توبہ کروائی تھی جو اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا تھا''۔

امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع

حدیث نقل کی ہے:

ان ملکا موکلا بالقرآن، فمن قراه من اعجمي وغيره فلم يقمه قومه الملك، ثم رفعه مقوما.

''ایک فرشتہ قرآن پر مقرر ہے' جو بھی عجمی یا کوئی دوسرا شخص اس کی تلاوت کرتا ہے اور اسے صحیح طرح سے نہیں پڑھ سکتا تو فرشتہ اُسے ٹھیک کروا دیتا ہے اور پھر اُسے ٹھیک حالت میں لے کر اوپر جاتا ہے''۔

(معمر)

۸۶۸۶ - معمر بن بکار سعدی

یہ مطین کا استاد ہے اور کم درجے کا صالح شخص ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم پایا جاتا ہے اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۶۸۷ - معمر بن حسن ہذلی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو بیت اللہ میں کوڑا لٹکانے کے بارے میں ہے۔ یہ ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم بن معمر قطیعی کا دادا ہے۔ سلیمانی کہتے ہیں: معمر بن حسن نے ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مالک بن سلیمان ہروی نے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے۔

۸۶۸۸ - معمر بن راشد (ع)' ابو عروہ

یہ جلیل القدر عالم اور ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اسے معروف وہم لاحق ہوتے تھے۔ میں نے اس کی غیر متقن وسعت کی وجہ سے اس کے حوالے سے روایات نوٹ نہیں کیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے اور اس نے بصرہ میں جو احادیث بیان کی ہیں اُن میں غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: زہری کے بارے میں یہ سب سے زیادہ ثبت راوی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: معمر کے ساتھ جس شخص کو بھی ملایا جائے گا تو آپ اسے اُس سے اوپر ہی پائیں گے۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے معمر کے حوالے سے دس ہزار احادیث نوٹ کی تھی۔ غلابی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: معمر نے ثابت سے جو روایات نقل کی ہیں' اُن میں یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: معمر نامی راوی ابن عیینہ سے زہری کی روایات نقل کرنے میں سب سے زیادہ ثبت ہے۔ عبدالواحد بن زیاد کہتے ہیں: میں نے معمر سے کہا: آپ نے ابن شہاب سے کیسے سماع کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں کچھ لوگوں کا غلام تھا' اُنہوں نے مجھے کچھ کپڑا فروخت کرنے کے لئے بھیجا' میں مدینہ منورہ آیا' وہاں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ لوگ اُس کے سامنے علمی باتیں پیش کر رہے تھے تو میں نے بھی اُن کے سامنے پیشکش کی۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اُس سال سے علم حاصل کرنا شروع کیا تھا جس سال حسن بصری کا انتقال کیا تھا۔ جب میں نے قتادہ سے سماع کیا اُس وقت میری عمر چودہ سال تھی اور میں نے رصافہ میں زہری سے ملاقات کی تھی۔ یہ بات بھی روایت کی گئی ہے کہ معن بن زائدہ جو یمن کا گورنر تھا' اُس نے معمر کی خدمت میں سونا بھیجا تھا جسے اُس نے واپس کر دیا تھا اور اپنی بیوی سے یہ کہا تھا: اگر کسی کو اس بات کا علم ہوا تو میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ اس کا انتقال 153 ہجری میں ہوا۔

۸۶۸۹ - معمر بن زائدہ

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ روایت ابراہیم بن ایوب نے اس کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

من کتم علما یعلمه الجم بلجام من نار یوم القیامة.

''جو شخص کسی ایسی علمی بات کو چھپالے جسے وہ جانتا ہو تو اُسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی''۔

۸۶۹۰ - معمر بن زید

اس نے حسن سے جبکہ اس سے صدقہ بن ابوسہل نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۶۹۱ - معمر بن ابوسرح' ابوسعد

یہ مجہول ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے اس کا ذکر مختصر طور پر کیا ہے۔

۸۶۹۲ - معمر بن عبداللہ (د) بن حنظلہ

یہ تابعین کے زمانے میں تھا' یہ معروف نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور اس کی نقل کردہ روایت بھی اوس بن صامت کے بارے میں ہے جسے اس نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے نقل کیا ہے۔

۸۶۹۳ - معمر بن عبداللہ بن اہیم تمیمی

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے جبکہ اس سے محمد بن حسن مخزومی نے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا یشاب الماء باللبن.

''دودھ میں پانی نہ ملایا جائے''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور یہ معروف نہیں ہے۔

۸۶۹۴ - معمر بن عبداللہ انصاری

اس نے شعبہ سے جبکہ اس سے بجی سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کے مرفوع ہونے کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۶۹۵ - معمر بن عقیل

ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۸۶۹۶ - معمر بن مثنیٰ' ابوعبیدہ (د)

یہ لغت کا ماہر ہے' اس کا انتقال 210 ہجری میں ہوا۔ جاحظ کہتے ہیں: روئے زمین پر کوئی بھی خارجی یا جماعی ابوعبیدہ سے زیادہ تمام

علوم کا بڑا عالم نہیں ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی کو سنا ہے' انہوں نے ابوعبیدہ کی نقل کردہ روایت کو درست قرار دیا ہے۔ مبرد کہتے ہیں: یہ سب سے کامل شخص تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ اس پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ خارجیوں کے عقائد رکھتا تھا اور اس پر یہ تہمت بھی عائد کی گئی ہے کہ یہ روایات ایجاد کرتا تھا۔

۸۶۹۷ - معمر بن بریک

(یہاں لفظ معمر کے تلفظ کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے) میں نے ایک ورقہ دیکھا جس میں کچھ احادیث تھیں' جن کی صحت کے بارے میں مجھ سے سوال کیا گیا تو میں نے اُن کے باطل ہونے کا جواب دیا اور یہ کہا ہے کہ یہ واضح طور پر جھوٹ ہیں۔ اُن میں سے ایک روایت یہ تھی جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

يشيب المرء ويشيب منه خصلتان :الحرص، والامل.

''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اُس کے ساتھ دو عادات بھی پختہ ہو جاتی ہیں: لالچ اور لمبی زندگی کی خواہش''۔

اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

اربعة يصلبون على شفير جهنم :الجائر في حكمه، والمعتدى على رعيته، والمكذب بالقدر، وباغض آل محمد.

''چار قسم کے لوگوں کو جہنم کے کنارے پر پھانسی دی جائے گی: فیصلہ کرتے ہوئے ظلم کرنے والا شخص' اپنی رعایا پر زیادتی کرنے والا حکمران' تقدیر کا انکار کرنے والا شخص اور آلِ محمد سے بغض رکھنے والا شخص''۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

من شم الورد ولم يصل على فقد جفاني.

''جو شخص پھول سونگھ کر مجھ پر درود نہ بھیجے اُس نے میرے ساتھ زیادتی کی''۔

یہ والا راوی نے رتن ہندی کی قبیل سے تعلق رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص کو برباد کرے جو غلط بیانی کرتا ہے۔

۸۶۹۸ - معمر (ت، ق، س) بن سلیمان رقی

اس نے خصیف اور اسماعیل بن ابوخالد سے جبکہ اس سے امام احمد' سعدان اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں: میں نے جتنے لوگوں کو دیکھا ہے یہ اُن میں سب سے بہتر ہے۔ امام احمد نے بھی اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کی فضیلت اور اس کی ہیبت کا ذکر کیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی احادیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس چیز کی طرف التفات کیا جائے گا جو ازدی نے اس پر تنقید کی ہے اور اتنا ہی کافی ہے کہ اُنہوں نے اس کا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے' جن کا نام معمر ہے' یعنی تخفیف کے ساتھ یہ ذکر کیا ہے' حالانکہ اس راوی کا نام شد کے ساتھ آتا ہے۔

۸۶۹۹ - معمر (یہ شک کے ساتھ ہے)

یہ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابورافع نبوی ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ اپنے والد سے ایک نسخے کو نقل کرنے میں منفرد ہے جس میں زیادہ تر مقلوب روایات ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

علیکم بالحناء فانه سید الخضاب، وانه یحسن البشرة، ویزید فی الجماع.

''تم پر مہندی لگانا لازم ہے کیونکہ یہ خضابوں کا سردار ہے' یہ جلد کو اچھا کرتا ہے اور صحبت کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نزل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خیبر، ونزلت معه، فدعا بکحل اثمد فاکتحل به فی رمضان وهو صائم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں پڑاؤ' آپ کے ساتھ میں نے بھی پڑاؤ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اثمد سرمہ منگوایا اور رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں وہ سرمہ لگالیا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں پڑاؤ سال کے آغاز میں کیا تھا تو پھر رمضان کہاں سے آ گیا؟

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا طنت اذن احدکم فلیذکرنی، ولیصل علی، ولیقل :ذکر اللّٰہ من ذکرنی بخیر.

''جب کسی شخص کے کان میں سائیں سائیں ہو تو اُسے مجھے یاد کرنا چاہیے اور مجھ پر درود بھیجنا چاہیے اور یہ کہنا چاہیے: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جس نے میرا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی مقدار کے حوالے سے اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۸۷۰۰ - معمر بن محمد بن معمر' ابوشہاب عوفی بلخی

اس نے اپنے چچا شہاب بن معمر اور مکی بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک طویل عرصے تک زندہ رہا' اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا' تاہم اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔ سلیمانی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس کی اُس حدیث کو منکر قرار دیا ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سب العرب فاولئك هم المشركون.

''جولوگ عربوں کو بُرا کہتے ہیں تو یہی لوگ مشرک ہیں''۔

مطرف نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۸۷۰۱ - معمر بن محمد انماطی' ابونصر بیع

اس نے ابومحمد جوہری اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے صائن بن عساکر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کا سماع تاریخ بغداد کے دو اجزاء میں ملایا گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اُس نے کہا: کیونکہ میں نے اس کی تحریر پوری پڑھی ہوئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کو ضعیف قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(مغراء)

۸۷۰۲ - مغراء' ابومخارق (ت)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان الكافر ليسحب لسانه فرسخا.

''بے شک کافر کی زبان کو ایک فرسخ تک لمبا کر دیا جائے گا''۔

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(مغیث)

۸۷۰۳ - مغیث بن مطرف

اس نے ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۷۰۴ - مغیث

یہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ ساجی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یہ معتب ہے۔ اور دارقطنی نے اسے مقید قرار دیا ہے جبکہ عبدالغنی نے بھی اسے مقید قرار دیا ہے اور درست بات یہ ہے کہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۷۰۵ - مغیث' حجازی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن جریج اس سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

(مغیرہ)

۸۷۰۶ - مغیرہ بن اسماعیل مخزومی

یہ حجازی ہے اس نے کثیر بن عبداللہ بن عوف سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۸۷۰۷ - مغیرہ بن اشعث

یہ واسط کا امیر ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے عطاء سے جبکہ اس سے محمد بن حسن مزنی واسطی نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۷۰۸ - مغیرہ بن بکار

عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے یہ مجہول ہے۔

۸۷۰۹ - مغیرہ بن ابوبردہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۸۷۱۰ - مغیرہ بن جمیل

اس نے سلیمان بن علی سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور کوفہ کے رہنے والا ہے۔ اشج نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۷۱۱ - مغیرہ بن حبیب

اس نے مالک بن دینار سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۸۷۱۲ - مغیرہ بن ابوالحر (ق) کندی کوفی

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن جلوس، فقال :ما اصبحت غداة قط الا قد استغفرت الله فيها مائة مرة.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: صبح سے لے کے اب تک میں اس دوران میں ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔

اس روایت کو عمرو بن مرہ اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے' اور یہ روایت زیادہ مناسب ہے۔ یحییٰ بن معین اور ابن حبان نے اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۷۱۳ - مغیرہ بن حسن ہاشمی

یہ سعید بن عفیر کا ماموں ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے ایک انتہائی غریب روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' اس روایت کو سعید بن عفیر نے نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس تک جانے والی سند میں بھی غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۸۷۱۴ - مغیرہ بن خلف

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۷۱۵ - مغیرہ بن زیاد (عو) موصلی

اس کی کنیت ابوہاشم ہے۔ اس نے عکرمہ اور عطاء سے جبکہ اس سے معافی بن عمران اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

اس نے عطاء کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من صلی فی یوم اثنتی عشرۃ رکعۃ.

''جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت ادا کرتا ہے''۔

اس نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت نقل کی ہے کہ جب جنازہ گزرا تو وہ اُس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے تو اُنہوں نے کہا: اُنہوں نے تیمم کر لیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث بھی منقول ہے۔ وکیع کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی نے دوسری جگہ یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

۸۷۱۶ - مغیرہ بن سعید بجلی' ابوعبداللہ کوفی

یہ رافضی اور کذاب ہے۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے ابویعقوب کوفی کے حوالے سے مغیرہ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوجعفر سے دریافت کیا: آپ کا کیا حال ہے؟ اُنہوں نے کہا: میری یہ حال یہ ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے خوف ہے اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ سب لوگ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے امن کی حالت میں ہیں۔

حماد بن زید نے ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نے ہم سے کہا: تم لوگ مغیرہ بن سعید اور ابوعبدالرحیم سے بچ کے رہنا کیونکہ یہ دونوں کذاب ہیں۔ امام شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ اُنہوں نے مغیرہ سے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا کیا بنا؟ تو

اس نے جواب دیا: وہ ہڈیوں پٹھوں اور رگوں کے اندر ہے۔

شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ مغیرہ نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان الله یامر بالعدل -علی، والاحسان -فاطمة، وایتاء ذی القربی - الحسن والحسین.

وینھی عن الفحشاء والمنکر -قال :فلان افحش الناس، والمنکر -فلان.

''اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا ہے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا ہے اور احسان کا حکم دیا ہے یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حکم دیا ہے اور ذی القربیٰ کو ادائیگی کا حکم دیا ہے اس سے مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں حکم ہے۔ اور اُس نے فحاشی اور منکر سے منع کیا ہے تو اُس نے یہ کہا ہے: فلاں شخص سب سے زیادہ فحش ہے اور منکر فلاں ہے''۔

جریر بن عبدالحمید بیان کرتے ہیں: مغیرہ بن سعید نامی راوی کذاب اور جادوگر تھا۔

جوزجانی کہتے ہیں: نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے مغیرہ کو قتل کر دیا گیا' اس نے کوفہ میں آگ جلوائی تھی اور یہ شعبدہ باز تھا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا۔

اعمش بیان کرتے ہیں: مغیرہ میرے پاس آیا' جب یہ دروازے کی چوکھٹ پر پہنچا اور دروازے کی طرف بڑھا تو میں نے کہا: تمہیں کیا کام ہے؟ اس نے کہا: تمہاری یہ دیواریں بہت خراب ہو چکی ہیں' پھر اس نے کہا: اُس شخص کو مبارک ہو جو فرات کے پانی سے سیر ہوتا ہے۔ میں نے کہا: کیا ہمارے پاس اُس کے علاوہ کوئی اور مشروب بھی ہے؟ اُس نے کہا: اس میں حیض والی عورتوں کے کپڑے اور مردار بھی ڈالے جاتے ہیں۔ میں نے کہا: پھر تم کہاں سے پانی پیتے ہو؟ اُس نے کہا: کنویں سے۔

اعمش کہتے ہیں: میں نے اللہ کی قسم ضرور جا کر دریافت کروں گیا' تو میں نے دریافت کیا: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ تو اس نے کہا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر وہ چاہیں تو عاد اور ثمود کی قوم کو بھی زندہ کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا: تمہیں اس بات کا کیسے پتا چلا؟ اُس نے کہا: میں اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے پاس گیا تو اُنہوں نے مجھے پانی کا ایک مشروب پلایا' تو کوئی بھی چیز باقی نہیں رہی مگر یہ کہ مجھے اُس کا علم ہو گیا۔ یہ لوگوں میں سب سے زیادہ لحن والا شخص تھا۔ ایک دن میں نکلا تو یہ کہہ رہا تھا: بنوحرام کی طرف جانے کا راستہ کیسا ہے؟ (یعنی عربی بولنے میں غلطی کر رہا تھا)۔

ابو معاویہ نے اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سب سے پہلے مغیرہ مصلوب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تنقید کرتے ہوئے سنا۔

ابو جعفر رضی اللہ عنہ (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ مراد ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں: اللہ اور اُس کا رسول مغیرہ بن سعید اور بنان بن سمان سے بری الذمہ ہیں' کیونکہ یہ دونوں لوگ ہمارے اہل بیت کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں۔

ابراہیم بن حسن بیان کرتے ہیں: مغیرہ بن سعید میرے ہاں آیا' میں مشابہت رکھتا تھا' تو اس نے میری قرابت اور میری شباہت کا ذکر کیا اور میرے بارے میں بات کو خاصا طول دیا' پھر اس نے حضرت ابوبکر اور عمر کا ذکر کرتے ہوئے اُن پر لعنت کی تو میں نے کہا: اے

اللہ کے دشمن! کیا تم میری موجودگی میں ایسا کر رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اس کا گلا دبانا شروع کیا یہاں تک کہ اُس کی زبان باہر نکل آئی۔

ابو عوانہ نے اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ مغیرہ بن سعید میرے پاس آیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انبیاء پر فضیلت دی' پھر اُس نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں تھے' پھر ایک نابینا اُن کے پاس آیا' اُنہوں نے اُس نابینا کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی بینائی واپس آ گئی۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم کوفہ کے دیکھنا چاہتے ہو؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو اُٹھایا اور اسے لا کر اُس کے سامنے رکھ دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شہر سے کہا: تم واپس چلے جاؤ' تو وہ واپس چلا گیا۔ تو میں نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! تو اس نے مجھے چھوڑ دیا اور مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔

ابن عدی نے کوفہ میں مغیرہ بن سعید سے زیادہ لعنت کرنے والا شخص اور کوئی نہیں تھا۔ اُس چیز کے حوالے سے جو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا تھا' یہ اہل بیت کے بارے میں ہمیشہ جھوٹ بولتا تھا اور مجھے اس کے حوالے سے کسی مسند حدیث کا علم نہیں ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں: عادیہ فرقے کے لوگ مغیرہ بن سعید کی نبوت کے قائل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے' یہ بجیلہ کا آزاد کردہ غلام تھے' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ یہ کہتا تھا: اس کا معبود ایک آدمی کی شکل کا ہے' جس کے سر پر تاج موجود ہے اور اُس کے اعضاء حروفِ تہجی کے اعداد کے مطابق ہیں اور جب وہ کوئی چیز پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے اسم کے ذریعے کلام کرتا ہے تو وہ چیز اُڑ کر اُس کے تاج کے اوپر آ کر بیٹھ جاتی ہے' پھر وہ اپنی انگلیوں کے ذریعے بندوں کے اعمال کو تحریر کرتا ہے۔ جب وہ گناہوں کو دیکھتا ہے تو اُس کا پسینہ چھوٹ جاتا ہے اور پھر اُس کا پسینہ دو سمندروں میں اکٹھا ہوتا ہے جو ایک نمکین ہے اور دوسرا میٹھا ہے۔ اس نے کافروں کو نمکین سمندر سے پیدا کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے جو یہ بیان کرتا ہے اور کفر کی حکایت کفر نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے سامنے وہ چیز بیان کی ہے جو عیسائیوں اور یہودیوں کا صریح کفر تھا اور فرعون اور نمرود اور دیگر لوگوں کا (صریح کفر تھا)۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے خالد بن عبداللہ قسری کو دیکھا کہ جب اُس کے پاس مغیرہ بن سعید اور اُس کے پیروکار لوگوں کو لایا گیا تو اُس نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کروایا اور مغیرہ سے کہا: اسے زندہ کر دو! حالانکہ پہلے وہ شخص اپنے ساتھیوں کو یہ دکھاتا رہا تھا کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ تو مغیرہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں کسی مردے کو زندہ نہیں کر سکتا۔ پھر خالد نامی امیر نے حکم دیا کہ بانس کی لکڑی کو آگ میں جلایا جائے' پھر اُس نے مغیرہ کے بارے میں یہ کہا کہ اس کے ذریعے اس کا گلا گھونٹ دیا' اس نے یہ نہیں مانا۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اُسے گلے پر لگا لیا تو آگ نے اُسے کھا لیا۔ تو خالد نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تم سے زیادہ ریاست کا حقدار ہے۔ پھر اُس امیر نے مغیرہ نامی اس راوی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کروا دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ 120 ہجری کے آس پاس قتل ہوا تھا۔

۸۷۱۷ - مغیرہ بن سقلاب

اس نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو جعفر نفیلی بیان کرتے ہیں: یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: حرانی منکر

الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع نقل کی ہے:

اذا کان الماء قلتین لم ینجسہ شیء.

''جب دو قلے ہوتو کوئی چیز اُسے ناپاک نہیں کرتی''۔

ایک قلہ چار صاع کا ہوتا ہے۔اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من صدقۃ افضل من قول.

''قول سے زیادہ فضیلت والا صدقہ اور کوئی نہیں ہے''۔

ابار بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن میمون سے مغیرہ بن سقلاب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ بکری کی مینگنی کے برابر بھی نہیں ہے۔ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۷۱۸ - مغیرہ بن سوید

حافظ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۸۷۱۹- مغیرہ بن ضحاک (د،س) قرشی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے'اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔بکیر بن اشج کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی اور اس کی نقل کردہ حدیث غریب ہے۔اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابوسلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا -قال: ما ھذا ؟ قلت :لیس فیہ طیب، انما ھو صبر، فقال :انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل.

''جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیوں لگایا ہے؟ میں نے عرض کی: اس میں کوئی خوشبو نہیں ہے' یہ صرف ایلوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چہرے کو جوان کرتا ہے' تم اب اسے صرف رات کے وقت بھی لگانا''۔

۸۷۲۰-(صح) مغیرہ بن عبدالرحمٰن (ع) بن عبداللہ اسدی حزامی

اس نے ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں۔محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث کو صحاح میں نقل کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔یہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن خالد بن حکیم بن حزام اسدی مدنی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اختتن ابراھیم بالقدوم، وھو ابن ثمانین سنۃ.

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم کے مقام پر ختنے کیے تھے' اُس وقت اُن کی عمر اسّی برس تھی''۔

اس سند کے ساتھ تقریباً چالیس احادیث منقول ہیں جن میں سے زیادہ تر مستقیم ہیں' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے' اُنہوں نے اس راوی کو ثقہ بھی قرار دیا ہے۔ خالد بن مخالد قطوانی نے مغیرہ نامی اس راوی کے حوالے سے ابوزناد سے تقریباً ایک سو احادیث نقل کی ہیں جنہیں احمد بن سعید دارمی نے روایت کیا ہے' اُنہوں نے ابن کرامہ کے حوالے سے خالد سے انہیں نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: مغیرہ نامی راوی کچھ احادیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ یہ حدیث کہ ایک گواہ کی موجودگی میں قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا' اسے ابن عجلان اور دیگر راویوں نے ابوزناد کے حوالے سے ابن ابوصفیہ سے قاضی شریح کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

۸۷۲۱ - مغیرہ بن عبدالرحمٰن (خ، د، س، ق) مخزومی

یہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ' ابوہاشم مدنی ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ اور یزید بن ابوعبید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر' احمد بن عبدہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ امام مالک کے بعد اہل مدینہ کا بڑا فقیہ تھا۔ ہارون رشید نے اسے مدینہ منورہ کے قاضی کا عہدہ پیش کیا تھا جو اس نے قبول نہیں کیا۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ اس کا انتقال 186 ہجری میں 62 برس کی عمر میں ہوا۔

۸۷۲۲ - مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی

یہ امام مالک کا استاد ہے اور ثقہ ہے۔ صحاح ستہ میں اس کے حوالے سے کوئی بھی حدیث منقول ہے۔ یہ فقیہ ابوبکر کا بھائی ہے۔

۸۷۲۳ - مغیرہ بن عبدالرحمٰن (س) بن عون اسدی

یہ بنو اسد کا آزاد کردہ غلام ہے' اس کا دوسرا اسم منسوب حرانی اور کنیت ابواحمد ہے۔ اس نے عیسیٰ بن یونس اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی اور ابوعروبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۷۲۴ - مغیرہ بن عبداللہ (س) بن جبیر بن حیہ ثقفی

اس نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعبیدہ حداد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۷۲۵ - مغیرہ بن عمرو مکی

اس نے مفضل جندی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک موضوع حدیث نقل کی ہے' جس کے حوالے سے سارا الزام اس کے سر

ہے۔

۸۷۲۶ - مغیرہ بن ابوقرہ (ت) سدوسی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یحییٰ القطان نے یہ حدیث نقل کی ہے:

اعقلها وتوكل

''تم اس (اونٹنی کو) باندھ کر توکل کرو''۔

پھر یحییٰ القطان نے یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۸۷۲۷ - مغیرہ بن قیس بصری

اس نے عمرو بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۷۲۸ - مغیرہ بن مغیرہ ربعی

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ عبداللہ بن محمد بن نصر رملی نے اس سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو امام اوزاعی کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

اذا فشا فی هذه الامة خمس حل بها خمس :اذا اكل الربا كانت الزلزلة والخسف، واذا جار السلطان قحط المطر، واذا تعدى على الذمة كانت الدولة (لهم) ، واذا ضيعت الزكاة ماتت البهائم، واذا كثر الزنا كان الموت.

''جب اس اُمت میں پانچ چیزیں پھیل جائیں گی تو اُن کے لیے پانچ چیزیں حلال ہو جائیں گی: جب سود کھایا جانے لگے گا تو زلزلے اور زمین میں دھنسنا ہوگا' جب سلطان ظالم ہو جائے تو بارش کا قحط ہو جائے گا' جب ذمیوں پر زیادتی کی جائے گی تو حکومت ذمیوں کو مل جائے گی' جب زکوٰۃ کو ضائع کر دیا جائے گا تو جانور مرنے لگے گے اور جب زنا عام ہو جائے گا تو اموات عام ہو جائیں گی''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے' امام اوزاعی اس بات کا احتمال نہیں رکھتے کہ (اُنہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہو)۔

۸۷۲۹ - (صح) مغیرہ بن مقسم (ع)

یہ امام اور ثقہ ہے' تاہم امام احمد بن حنبل نے اس کی اُس روایت کو کمزور قرار دیا ہے جو اس نے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے باوجودیکہ وہ روایت صحیحین میں منقول ہے۔ اس نے ابووائل' امام شعبی اور مجاہد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ' ہشیم' ابن

فضیل اور جریر نے روایات نقل کی ہیں۔ حجاج بن محمد نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مغیرہ نامی راوی حکم سے بڑا حافظ الحدیث ہے۔ ابن فضیل کہتے ہیں: یہ تدلیس کرتا تھا' اس لیے اس کی صرف اُس حدیث کو تحریر کیا جائے گا جس میں اس نے یہ کہا ہے کہ ابراہیم نخعی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے اس سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔ ابوحاتم' امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اس نے زیادہ تر جو روایات نقل کی ہیں وہ اس نے حماد سے سنی ہیں اور امام احمد بن حنبل نے اس کی صرف اُس حدیث کو ضعیف قرار دینا شروع جو اس نے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

۸۷۳۰ - مغیرہ بن موسیٰ بصری

اس نے سعید بن ابوعروبہ اور بہز بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' مجھے اس کے حوالے سے کسی منکر حدیث کا علم نہیں ہے۔ بکیر بن جعفر جرجانی اور یعقوب بن جراح خوارزمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ان دونوں حضرات نے اپنے شہروں میں سعید کی تصانیف کا سماع اس راوی سے کیا۔ ابوالفضل سلیمانی کہتے ہیں: محمد بن سلام بیکندی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں لیکن یہ بات محلِ نظر ہے۔

۸۷۳۱ - مغیرہ بن نہیک (ق)

اس نے عقبہ بن عامر سے روایت نقل کی ہیں۔ عثمان بن نعیم رعینی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۷۳۲ - مغیرہ (ق)

اس نے محمد بن زید سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابوحمزہ سکری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(مفرج)

۸۷۳۳ - مفرج بن شجاع

اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ بشر بن موسیٰ نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

(مفضل)

۸۷۳۴ - مفضل بن صالح (ت)' ابوجمیلہ کوفی نخاس

یہ لفظ ''خ'' کے ساتھ ہے۔ اس نے عمرو بن دینار' زیاد بن علاقہ اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے ابن منکدر' ابواسحاق سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عمر بن ولید' اسماعیل بن ابان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ببديل بن ورقاء ، فنادى بمنى :ان هذه الايام ايام اكل وشرب فلا تصوموها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدیل بن ورقاء کو بھیجا تو انہوں نے منیٰ میں یہ اعلان کیا: یہ کھانے پینے کے دن ہیں تو تم ان دنوں میں روزے نہ رکھو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من اتى ساحرا او كاهنا او عرافا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد.

''جو شخص کسی جادوگر یا کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اُس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

وهو آخذ بحلقة الباب، وهو يقول :ايها الناس، من عرفني فقد عرفني، ومن انكرني فانا ابوذر، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :انما مثل اهل بيتي مثل سفينة نوح، من دخلها نجا، ومن تخلف عنها هلك.

''اُنہوں نے دروازے کی کھونٹی پکڑ کر یہ کہا ہے: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے' جو اُس میں داخل ہو گیا اُس نے نجات پالی اور جو اس سے پیچھے ہٹ گیا وہ ہلاکت کا شکار ہو گیا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کے حوالے سے منقول اُس حدیث کو منکر قرار دیتا ہوں جو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' ورنہ باقی روایات کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت نوح کی کشتی سے متعلق حدیث تو سب سے زیادہ منکر ہے۔

اس راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم :كيف انت اذا كنت في اربعة اذرع في ذراعين، ورايت منكرا ونكيرا؟ قلت :يا رسول الله، وما منكر ونكير ؟ قال :فتانا القبر يبحثان الارض بانيابهما، ويطآن في اشعارهما، اصواتهما كالرعد القاصف، وابصارهما كالبرق الخاطف، معهما مرزبة لو اجتمع عليها اهل منى لم يطيقوا رفعها، هي ايسر عليهما من عصاي هذه.

قلت :یا رسول اللّٰہ، وانا علی حالتیْ ھذہ ؟ قال :نعم. قلت :اذا اکفیکھما.

”نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جو تم بالشت جمع چار بالشت میں موجود ہو گے اور تم منکر اور نکیر کو دیکھو گے (یعنی جب تم قبر میں دفن ہو جاؤ گے)۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! منکر اور نکیر کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قبر کی آزمائش میں مبتلا کرنے والے دو لوگ ہیں' جو زمین کو اپنی داڑھوں کے ذریعے کھاتے ہوئے آئیں گے اور اپنے بالوں کے ذریعے روندتے ہوئے آئیں گے' اُن دونوں کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوگی اور اُن کی بصارت چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوگی' اُن دونوں کے ساتھ ایک گرز ہوگا' اگر تمام اہلِ منیٰ اکٹھے ہو کر اُسے اُٹھانا چاہیں تو پھر بھی اُسے اُٹھا نہیں سکیں گے اور اُن دونوں کے لئے یہ اس سے زیادہ ہلکا ہوگا جتنا میرا یہ عصاء ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی اسی حالت میں ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو میں نے عرض کی: پھر میں اُن دونوں کے لئے آپ سے کفایت حاصل کروں گا“۔

ابوشہم نامی راوی اور ایک قول کے مطابق ابوشمر نامی راوی میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۸۷۳۵ - مفضل بن صدقہ' ابوحماد حنفی کوفی

اس نے زیاد بن علاقہ اور ابواسحاق سے جبکہ اس سے یحییٰ بن آدم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من لا یرحم لا یرحم، ومن لا یغفر لا یغفر لہ، ومن لا یتوب لا یتاب علیہ.

”جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا' جو معاف نہیں کرتا اُس کی بخشش نہیں ہوتی اور جو توبہ نہیں کرتا اُس کی توبہ قبول نہیں ہوتی“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما جرد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حمزۃ بکی، فلما رای ما مثل بہ شھق.

”جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اکٹھا کیا تو آپ رونے لگے' جب آپ نے یہ ملاحظہ کیا کہ اُن کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے“۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس راوی کی نقل کردہ احادیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ احمد بن محمد بن شعیب اس کی مکمل تعریف کیا کرتے تھے۔ اہوازی بیان کرتے ہیں: عطاء بن مسلم اسے ثقہ قرار دیتے تھے' پھر اُنہوں نے ایک تاریک سند کے ساتھ اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے کہ ہارون بن حاتم کہتے ہیں: اُنہوں نے عبدالعزیز بن محمد بن عبداللہ کوفی سے قرآن پڑھا تھا' جو اُن کی قرات کے ساتھ مفضل نامی اس راوی سے منقول ہے' پھر اُنہوں نے مفضل ابوحماد کی وفات کا ذکر یہ کیا ہے کہ اس کا انتقال 161 ہجری میں ہوا تھا اور اس نے قرآن کا علم عاصم بن بہدلہ سے حاصل کیا تھا۔

۸۷۳۶ - مفضل بن عبداللہ (ق) کوفی

اس نے جابر جعفی اور ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سوید بن سعید اور محمد بن ابوسری عسقلانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ ابن صالح ہے (یہ نیک آدمی کا بیٹا ہے یا شاید اس کے باپ کا نام صالح ہے)۔ سوید نامی راوی نے اس کے والد کے نام میں غلطی کی ہے۔

۸۷۳۷ - مفضل بن عبداللہ حبطی ضریر

اس نے داؤد بن ابوہند سے حدیث روایت کی ہے' اس نے بغداد میں احادیث روایت کی تھیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابومعمر ہذلی اور محمد بن عبداللہ مخزومی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۷۳۸ - مفضل بن فضالہ (د، ت، ق) بصری

یہ مفضل بن فضالہ مصری نہیں ہے' وہ مبارک بن فضالہ کا بھائی ہے۔ اس نے ابوبکر مزنی اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن مہدی' موسیٰ بن اسماعیل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: مصری اس سے زیادہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ یونس بن محمد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید مجذوم فوضعها معه فی قصعته فقال :کل بسم اللہ، ثقة باللہ، وتوکلا علیه.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذام زدہ شخص کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے برتن میں رکھا اور فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اُس پر توکل کرتے ہوئے کھاؤ"۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس راوی کے حوالے سے کوئی ایسی روایت نہیں دیکھی جو اس روایت سے زیادہ منکر ہو۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: یہ روایت شعبہ نے حبیب نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: ابن بریدہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذام زدہ شخص کا ہاتھ پکڑا تھا۔

اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے یہ کہا ہے: یہ فرج بن فضالہ کا بھائی ہے۔

۸۷۳۹-(صح) مفضل بن فضالہ (ع) بن عبید قتبانی قاضی' ابومعاویہ مصری

یہ دیارِ مصر کا قاضی تھا۔ اس نے عیاش بن عباس اور یزید بن ابوحبیب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوصالح' زکریا کاتب عمری' محمد بن رمح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں:

یہ دیندار تھا' پرہیزگار تھا' فضیلت رکھنے والا شخص تھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ مستجاب الدعوۃ تھا' ابن وہب نے اس سے روایت نقل نہیں کی کیونکہ اس نے اُن کے خلاف کوئی فیصلہ دیا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک انسان کی ملاقات مفضل بن فضالہ کے معزول ہوجانے کے بعد اُس سے ہوئی تو اُس نے کہا: تم نے میرے خلاف جھوٹا فیصلہ دیا تھا اور یہ کیا تھا اور وہ کیا تھا' تو انہوں نے کہا: تاہم ہم نے تو اُس کے حق میں فیصلہ دیا تھا جو اچھی تعریف کرتا تھا۔

لہیعہ بن عیسیٰ کہتے ہیں: مفضل نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ اُس سے طویل زندگی کی اُمید کو ختم کردے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ختم کردیا۔ تو اُس کا یہ عالم ہوگیا کہ اُس کی عقل کے اندر خلل آ گیا' لیکن دنیا کی کوئی بھی چیز اُسے واپس درست نہیں کرسکی۔ تو اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اُسے واپس کردے تو اللہ تعالیٰ نے اُسے واپس کردی۔ مفضل نامی راوی کی پیدائش 107 ہجری میں ہوئی اور اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔ محمد بن سعد نے مفضل بن فضالہ مصری قاضی کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔

۸۷۴۰- مفضل بن مبشر مدنی

یہ وہی مفضل ہے جس کا ذکر ہوچکا ہے۔

۸۷۴۱ - مفضل بن محمد ضبی کوفی مقری

یہ عاصم کا شاگرد ہے۔ اس نے ابورجاء عطاردی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے' تاہم اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے کہ اس نے اُس کا زمانہ پایا ہوگا۔ اس نے ابواسحاق اور سماک سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا بڑا عالم اور قابلِ اعتماد شخص تھا۔ جہاں تک امام ابوحاتم کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ کہا ہے: یہ قرات اور حدیث دونوں میں متروک ہے۔ ابوحاتم بجستانی کہتے ہیں: یہ اشعار میں قابلِ اعتماد ہے لیکن حروف میں قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کسائی' ابوزید انصاری اور جبلہ بن مالک نے اس کے سامنے تلاوت کی ہے اور مدائنی' ابوکامل جحدری اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ جب ابن مبارک کو مفضل نامی اس راوی کے انتقال کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے درجِ ذیل شعر کہے: مجھے کئی مردوں کی موت کی خبر سنائی گئی۔ مفضل بھی انہیں میں سے ایک ہوگیا۔ اور اب مفضل کے بعد آنکھوں کو کیسے قرار آئے گا۔

اس کا انتقال 158 ہجری میں ہوا۔

۸۷۴۲ - مفضل بن محمد بن مسعر قاضی' ابوالمحاسن تنوخی حنفی

یہ معتزلی ہے' شیعہ ہے' بدعتی ہے اور شریف نسیب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۸۷۴۳ - مفضل بن مہلہل (م،س)

یہ حجت ہے اور کوفہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے منصور' بیان بن بشر اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابواسامہ' یحییٰ بن آدم اور حسین جعفی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر بہت سے لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ

اور ثبت ہے' سنت وفقہ کا عالم ہے اور فضیلت والا شخص ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہے' یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جنہیں ثوری پر فضیلت دی گئی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا تھا۔

(مقاتل)

۸۷۴۴ - مقاتل بن بشیر (د) عجلی

اس نے شریح بن ہانی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ مالک بن مغول نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۷۴۵ - (صح) مقاتل بن حیان (م، عو)' ابو بسطام نبطی بلخی خراسانی خراز

یہ جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے۔ اس نے ضحاک' مجاہد' عکرمہ' شعبی' شہر بن حوشب اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بن مبارک' بکیر بن معروف' عیسیٰ غنجار اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے شیوخ میں سے علقمہ بن مرثد نے اس سے روایت نقل کی ہے اور وہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے۔ یہ ایک عبادت گزار شخص تھا' جلیل القدر تھا' سنت کا عالم تھا' سچا شخص تھا۔ یہ ابو مسلم خراسانی کے زمانے میں بھاگ کر کابل چلا گیا تھا' اس نے ایک مخلوق کو اسلام کی طرف دعوت دی تو اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ پھر ابوالفتح نے وکیع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی گئی ہے۔ ابوالفتح نے تو اسی طرح بیان کیا ہے' تاہم میرا اُن کے بارے میں یہ گمان ہے کہ اُنہیں غلط فہمی ہوئی ہے وہ مقاتل بن حیان کو مقاتل بن سلیمان سمجھ بیٹھے تھے کیونکہ مقاتل بن حیان صدوق ہے اور قوی الحدیث ہے' وکیع نے جسے جھوٹا قرار دیا ہے وہ مقاتل بن سلیمان ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اور امام احمد بن حنبل' مقاتل بن حیان کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے اور مقاتل بن سلیمان کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ پھر ابوالفتح نے یہ بات بیان کی ہے: ابویعلیٰ موصلی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: (جو اس راوی سے منقول ہے)

قلب القرآن یس، فمن قراها کتب اللّٰه له بقراء تها قراء ة القرآن عشر مرات.

''قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی قرات کی وجہ سے اُس شخص کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب دیتا ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ مقاتل بن سلیمان ہے اور یحییٰ بن معین سے مقاتل بن حیان کی توثیق کئی حوالے سے منقول ہے۔ اس راوی کے بارے میں امام دارقطنی نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ البتہ ابن خزیمہ نے یہ کہا ہے: میں ماقتل بن حیان سے استدلال نہیں کرتا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرے خیال میں اس کا انتقال 150 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔

۸۷۴۶ - مقاتل بن دوال دوز

میرے نزدیک امام طبرانی کی معجم اوسط کے ایک نادر نسخے میں یہ لفظ اسی طرح منقول ہے اور اس راوی کا شمار اُن لوگوں میں کیا گیا ہے جن کی حالت مجہول ہوتی ہے۔ایک قول کے مطابق یہ مقاتل بن حیان ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا القرآن -او قال جمع القرآن -كانت له عند الله دعوة مستجابة ان شاء عجلها وان شاء ادخرها له فی الآخرة.

''جو شخص قرآن پڑھ لیتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پورا قرآن پڑھ لیتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مستجاب دعوۃ کا حق حاصل ہوتا ہے' اگر وہ چاہے تو اُسے جلدی مانگ لے اور اگر چاہے تو اُسے اپنی آخرت کے لیے محفوظ کر لے''۔

محاربی نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۷۴۷ - مقاتل بن سلیمان بلخی

یہ مفسر ہے' اس کی کنیت ابوالحسن ہے۔اس نے مجاہد' ضحاک اور ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حرمی بن عمارہ' علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔عبداللہ بن مبارک نے یہ کہا ہے: اگر یہ ثقہ ہوتا تو اس کی تفسیر کتنی عمدہ تھی۔اور مقاتل بن حیان سے یہ بات منقول ہے کہ یہ صدوق ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے مقاتل بن سلیمان کے علم کو سمندر کی طرح پایا ہے۔امام شافعی کہتے ہیں: لوگ علمِ تفسیر میں مقاتل کے زیرِ دست ہیں۔ابوحنیفہ کہتے ہیں: جہم نے تشبیہ میں افراط سے کام لیا یہاں تک کہ اُس نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں ہے اور مقاتل نے اس کے اس اثبات میں اتنا افراط سے کام لیا کہ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی مانند قرار دے دیا۔وکیع کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔امام بخاری فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ یہ کہتے ہیں: میں نے مقاتل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر دجال 150 ہجری میں ظہور پذیر نہ ہوا تو تم یہ جان لینا کہ میں کذاب ہوں۔عباس بن مصعب نے مرو کی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: مقاتل نامی راوی سند کا ضبط نہیں کرتا تھا اور وہ مرو کی جامع مسجد میں واقعات بیان کیا کرتا تھا۔جہم آتا تھا اور مقاتل کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو ان دونوں کے ساتھ عصبیت واقع ہو گئی تو ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کے خلاف ایک کتاب لکھی جس میں دوسرے کی تردید کی۔امام نسائی بیان کرتے ہیں: مقاتل جھوٹ بولا کرتے تھے۔ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے مقاتل سے کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں: آپ سے ضحاک سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی' تو اس نے کہا: سبحان اللہ! میں اپنے والد سے ان کے پاس گیا تھا اور میرے لیے اور میرے والد کے لیے ایک ہی دروازہ بند کیا گیا تھا۔

امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔جوزجانی کہتے ہیں: یہ دجال ہے اور جسارت کرنے والا شخص ہے' میں نے ابوالیمان کو یہ کہتے ہوئے

سنا ہے: یہ یہاں ہمارے پاس آیا تھا' اس نے اپنی پشت قبلہ کی طرف کی اور بولا: عرش سے نیچے جو کچھ بھی ہے اُس کے بارے میں مجھ سے پوچھ لو! اور مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اس نے اس طرح کی بات مکہ میں بھی کی تھی' تو ایک شخص اس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: آپ مجھے چیونٹی کے بارے میں بتائیں کہ اُس کی آنتیں کہاں ہوتی ہیں؟ تو یہ خاموش ہو گیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا القرآن كانت له عند الله دعوة مجابة ان شاء عجلها وان شاء ادخرها له في الآخرة .

''جو شخص قرآن (پورا) پڑھ لیتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ایسی دعا کا حق حاصل ہوتا ہے جو مستجاب ہوتی ہے' اب اُس کی مرضی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے جلدی مانگ لے اور اگر چاہے تو اپنی آخرت کے لیے سنبھال کر رکھ لے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يبعث العالم والعابد، فيقال للعابد :ادخل الجنة.

عالم اور عابد کو زندہ کیا جائے' تو عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ويقال للعالم :اثبت حتى تشفع للناس بما احسنت ادبهم.

اور عالم سے کہا جائے گا: تم یہیں ٹھہرو اور اُن لوگوں کی شفاعت کرو جن کی تم نے تعلیم و تربیت کی تھی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اذا كان يوم القيامة ينادي مناد :اين حبيب الله ؟ فيتخطى صفوف الملائكة حتى يصير الى العرش، حتى يجلسه معه على العرش، حتى يمس ركبته.

''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اللہ تعالیٰ کے دوست کہاں ہیں؟ تو وہ فرشتوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے اس کے پاس آ جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ اُنہیں عرش پر بٹھائے گا' یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا اُس کو چھو رہا ہوگا''۔

شاید اس راوی کو مقاتل کے شاگردوں میں سے ہی کسی نے یا قادسی کے شاگردوں میں سے کسی نے ایجاد کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه نهى عن الرهن في السلم، ومن ارتهن في دين مضمون.

''آپ نے بیع سلم میں رہن سے منع کیا ہے اور جس شخص کے پاس کسی قرض میں کوئی چیز رہن رکھوائی جائے تو اس کا تاوان کیا جائے گا''۔

اس راوی نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من نام جالسا فلا وضوء عليه.

''جو شخص بیٹھا ہوا سو جائے' اُس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: مقاتل کے حوالے سے اس کے علاوہ بھی احادیث منقول ہیں جو میں نے ذکر کی ہیں اور وہ صالح احادیث ہیں' البتہ اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث کی متابعت نہیں کی گئی ہے اور بہت سے ثقہ اور معروف راویوں نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ اس سے ایک کتاب بھی منقول ہے جو اس سے ابونصیر منصور بن عبدالحمید باوردی نے نقل کی ہے اور اس میں بھی بہت سی احادیث ہیں' اس راوی کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ شخص یہودیوں اور عیسائیوں سے قرآن کے علم سے متعلق وہ چیزیں حاصل کرتا تھا جو اُن کی کتابوں کے موافق ہوتی تھیں اور یہ پروردگار کو مخلوق کے مشابہ قرار دیتا تھا اور یہ حدیث بیان کرتے ہوئے جھوٹ بولتا تھا۔

ابو معاذ فضل بن خالد مروزی کہتے ہیں: میں نے خارجہ بن مصعب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں کسی یہودی کے خون کو حلال قرار نہیں دیتا لیکن میں مقاتل بن سلیمان کو تنہائی میں پالوں تو میں اُس کا پیٹ چیر دوں گا۔

وکیع کہتے ہیں: مقاتل بن سلیمان کا انتقال 150 ہجری میں ہوا اور ایک قول کے مطابق اس کے بعد ہوا۔

۸۷۴۸ - مقاتل بن فضل یمامی

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ صدوق نہیں ہے۔

۸۷۴۹ - مقاتل بن قیس

اس نے علقمہ بن مرثد سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۷۵۰ - مقاتل

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔ اس کی نقل روایت قائم نہیں ہے اور معروف بھی نہیں ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔ ابن ابوعروبہ نے اس سے روایت نوٹ کی ہے۔

(مقدام)

۸۷۵۱ - مقدام بن داؤد بن عیسیٰ بن تلید رعینی' ابوعمرو مصری

اس نے اپنے چچا سعید بن تلید' اسد بن موسیٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابوحاتم' امام طبرانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے اپنی کتاب ''الکنیٰ'' میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن یونس اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ محمد بن یوسف کندی کہتے ہیں: یہ فقیہ تھا اور مفتی تھا' لیکن روایات میں یہ قابلِ تعریف نہیں ہے۔ اس کا انتقال 283 ہجری میں ہوا۔

ابن قطان نے یہ بات ذکر کی ہے کہ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے

سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طعام البخیل داء ، وطعام السخی شفاء .

''کنجوس کا کھانا بیماری ہے اور سخی کا کھانا شفاء ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها، فقال غلام: بلی یا رسول اللہ ان علیها لاقفالها ولا یفتحها الا الذی اقفلها.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''کیا وہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ہیں یا پھر اُن کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں''۔ تو ایک لڑکے نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! اُن کے دلوں پر تالے ہیں اور انہیں صرف وہی ذات کھول سکتی ہے جس نے انہیں تالے لگائے ہیں''۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حکمران بنے تھے تو اُنہوں نے اُس لڑکے کو طلب کیا تھا کہ اُسے کہیں کا گورنر بنائیں۔ اس روایت کا ایک راوی ذویب امامہ ضعیف ہے۔

۸۷۵۲- (صح) مقسم (خ،عو)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صدوق ہے اور مشہور تابعین میں سے ایک ہے۔ حکم بن عتیبہ اور یزید بن ابوزیاد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں روایت بھی نقل کیا ہے اور اس کا ذکر بھی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو صائم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے دوران پچھنے لگوائے تھے''۔

پھر اُنہوں نے شعبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حکم نامی راوی نے مقسم نامی راوی سے پچھنے لگانے والی روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 101 ہجری میں ہوا۔

(مکبر' مکتوم)

۸۷۵۳- مکبر بن عثمان تنوخی

اس نے وضین بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كما انه لا يجتني من الشوك العنب كذلك لا ينزل الفجار منازل الابرار.

"جس طرح کانٹوں میں سے انگور نہیں چنا جاسکتا' اسی طرح گناہگار لوگ نیک لوگوں کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے"۔

ایک نسخے میں لفظ مکبر کے طور پر ہے۔

۸۷۵۴ - مکتوم بن عباس (ت) مروزی

یہ امام ترمذی کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس نے فریابی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

(مکرم' مکحول)

۸۷۵۵ - مکرم بن حکیم خثعمی

اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

۸۷۵۶ - مکحول دمشقی (عو)

یہ اہلِ دمشق کے مفتی اور اُن کے عالم ہیں' کئی حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: ایک جماعت نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تدلیس کرنے والا شخص ہے اور اس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا بھی الزام ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہ حضرت اُبی بن کعب' حضرت عبادہ بن صامت' سیدہ عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت واثلہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما اور متعدد افراد سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثور بن یزید' امام اوزاعی' سعید بن عبدالعزیز اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے علم کے حصول کے لیے پوری دنیا کا چکر لگایا ہے۔ زہری کہتے ہیں: علماء چار ہیں' مدینہ میں سعید بن مسیب' کوفہ میں امام شعبی' بصرہ میں حسن بصری اور شام میں مکحول۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں: مکحول یہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے سینے میں امانت کے طور پر جو بھی چیز رکھی' جب میں نے چاہا اُسے پالیا۔ سعید کہتے ہیں: ایک مرتبہ مکحول کو دس ہزار دینار دیئے گئے' تو وہ ایک ایک شخص کو پچاس پچاس دینار دیتے رہے جو ایک گھوڑے کی قیمت ہوتی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے لیکن پھر انہوں نے اس سے رجوع کرلیا تھا۔ امام اوزاعی کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ تابعین میں سے کسی نے قدریہ فرقے کے بارے میں کوئی کلام کیا ہو' صرف حسن بصری اور مکحول نے ایسا کیا ہو' جب ہم نے اس بات کی تحقیق کی تو یہ بات جھوٹی تھی۔ مکحول کا انتقال 113 ہجری میں ہوا۔

(مکلبہ)

۸۷۵۷ - مکلبہ بن ملکان خوارزمی

اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ صحابی ہے اور اس نے یا تو جھوٹ بولا ہے یا پھر یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

میں نے خوارزم کی تاریخ میں جو محمود بن ارسلان نے لکھی ہے یہ بات پڑھی ہے: اس راوی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے یہ بیان کرتا ہے:

غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعاً وعشرین غزوۃ، فخرج علیہ الکفار مرۃ، فقتلنا منھم مقتلۃ عظیمۃ وھزمناھم ...فذکر حدیثاً طویلا رکیکا، فیہ :واخرجت یدی من صدرہ علیہ السلام وقد نارت بنورہ.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چوبیس غزوات میں شرکت کی ہے ایک مرتبہ کفار نکل کر آپ کے سامنے آ گئے تو ہم نے اُن کے ساتھ بڑی زبردست لڑائی کی اور اُنہیں پسپا کر دیا'' اس کے بعد اس نے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جو انتہائی رکیک ہے۔ اور اس روایت میں یہ بات بھی منقول ہے: ''میں نے اپنے ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے سینے سے لگائے تو آپ کے نور کی وجہ سے میرے ہاتھ بھی نورانی ہو گئے''۔

مکلبہ بیان کرتے ہیں: میں فارسی بزرگ تھا جب لوگوں نے میرے بارے میں سنا تو اُنہوں نے میرا انکار کیا وہ مجھے خراسان کے امیر کے پاس لے گئے اور بہت سے لوگ میری خاطر وہاں اکٹھے ہو گئے کچھ میری بات کی تصدیق کر رہے تھے اور کچھ نہیں کر رہے تھے تو میں نے اپنا دایاں نکالا جو نبی اکرم ﷺ کے نور کی وجہ سے روشن ہو چکا تھا تو اُن لوگوں نے میری تصدیق کر دی۔

مظفر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت اُس نوٹ کی جب میں اٹھارہ برس کا تھا اور مکلبہ نامی راوی کی عمر اُس وقت 165 برس تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مظفر نامی راوی نے یہ جھوٹی روایت سامرہ میں 311 ہجری میں بیان کی تھی اور محمد بن محمد بن معاذ بن شاذان مقری نے اس کا سماع مظفر سے کیا تھا اور اس میں یہ بات زائد نقل کی تھی: مظفر کہتے ہیں: میں بنوامیہ حکومت کے آخری دور میں پیدا ہوا تھا اور اُنہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اُن کے دانت تین مرتبہ گر چکے ہیں اُن کی پیدائش کوفہ میں ہوئی تھی اور اُن کی نشو ونما خراسان میں ہوئی۔ ابوبکر مفید جرجرائی نے مظفر کے حوالے سے مکلبہ نامی اس راوی کے حوالے سے ایک اور جھوٹی روایت بھی نقل کی ہے تو یہ روایت یا تو مظفر نے ایجاد کی ہے یا مکلبہ نے ایجاد کی ہے۔ یہ شخص 140 ہجری کے آس پاس کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

(مکی)

۸۷۵۸ - مکی بن بندار زنجانی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ امام دارقطنی نے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام لگایا ہے۔

۸۷۵۹ - مکی بن عبداللہ رعینی

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ

ہے۔ پھر اُنہوں نے اس حدیث کی نقل کی ہے جو ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

لما قدم جعفر من الحبشة تلقاه رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما نظر جعفر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حجل.

''حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ملاقات کی جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام میں ایک پاؤں پر چلتے ہوئے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا''۔

۸۷۶۰ - مکی بن عبداللہ غراد

یہ بغداد میں علم حدیث کے طالبان میں سے ایک تھا' اس نے ابوالفضل ارموی اور دیگر حضرات سے سماع کا زمانہ پایا ہے۔ ابن اخضر اور عبدالرزاق بن جیلی نے اس پر اعتراضات کیے ہیں۔

۸۷۶۱ - مکی بن قمیر عنبری بصری

اس نے جعفر بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: نقل کے اعتبار سے یہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ پھر اُنہوں نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يزال احدكم راكبا ما دام منتعلا.

''آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے اُس وقت تک سوار شمار ہوتا ہے''۔

(ملازم)

۸۷۶۲ - ملازم بن عمرو سحیمی (عو) یمامی

اس نے عبداللہ بن بدر سے روایات نقل کی ہیں جو اس کا دادا ہیں' اس کے علاوہ عبداللہ بن نعمان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسدد اور ہناد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام احمد نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس سے اس کے بیٹے صالح نے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ کہتا ہے: اس کی حالت مقارب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان الفاظ کی وجہ سے میں نے اس کا ذکر کیا ہے ورنہ یہ شخص صدوق ہے۔

۸۷۶۳ - مُخل بن حَلیم

اس نے ابن عوف سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ علی بن جعد اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۷۶۴ - مندل بن علی عنزی (ق،د) کوفی

یہ حبان کا بھائی ہے۔اس نے عبدالملک بن عمیر اور عاصم احول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن آدم جبارہ بن مغلس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے۔ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔عجلی کہتے ہیں: یہ جائز الحدیث ہے البتہ اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال 158 ہجری میں ہوا۔اس کے بھائی حبان نے درج ذیل اشعار میں اس کا مرثیہ کہا' حبان بڑا فصیح و بلیغ شخص تھا' وہ الفاظ یہ ہیں:

عجبا یا عمرو من غفلتنا والمنایا مقبلات عنقا

قاصدات نحونا مشرعة یتخللن الینا الطرقا

فاذا اذکر فقدان اخی اتقلب فی فراشی ارقا

واخی ای اخ مثل اخی قد جی فی کل خیر سقا

(منذر)

۸۷۶۵ - منذر بن حسان

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔دولابی کہتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ابن جوزی نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے حالانکہ یہ منذر ابوحسان ہے۔

۸۷۶۶ - منذر بن زیادن طائی

اس نے محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' اُس شخص کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے جس نے اس کا نام اُلٹ کر زیاد بن منذر بیان کیا ہے۔عقیلی نے اس کے حوالے سے حجاج بن نصیر کی نقل کردہ حدیث بیان کی ہے۔اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كما لا ينفع مع الشرك شیء كذا لا يضر مع الايمان شیء.

''جس طرح شرک کے ساتھ کوئی چیز فائدہ نہیں دیتی' اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی''۔

منذر بن زیاد کی کنیت ابویحییٰ اور اسم منسوب بصری ہے۔عمرو بن علی فلاس اس سے ملے تھے اور اُنہوں نے اس سے سماع کیا ہے۔

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔محمد بن صدران نے اس کے حوالے سے ایک سو احادیث روایت کی ہیں۔فلاس کہتے ہیں: یہ راوی کذاب تھا۔

۸۷۶۷ - منذر بن سعد

یہ سعید بن ابوہلال کا استاد ہے اور یہ مجہول ہے۔

۸۷۶۸ - منذر بن ابوطریفہ

یہ علی بن عابس کا استاد ہے اور یہ مجہول ہے۔

۸۷۶۹ - (صح) منذر بن مالک (م،عو) ابونضر عبدی بصری

یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے۔ یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' تاہم ہر ایک ایسا نہیں ہوتا کہ اُس سے استدلال کیا جائے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور اُنہوں نے کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جو اس کی کمزوری پر دلالت کرتی ہو۔ اسی طرح ''الکامل'' کے مصنف نے بھی اس کا ذکر کیا لیکن اس کے بارے میں کوئی جرح بات نقل نہیں کی' صرف یہ نقل کیا ہے کہ یہ اپنی قوم کا سرکاری نمائندہ تھا' تاہم امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس کا انتقال 108 ہجری میں ہوا تھا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ اس سے جریری' سعید بن ابوعروبہ' قاسم حدانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں بیان کرتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو غلطی کرتے ہیں۔

۸۷۷۰ - منذر بن محمد بن منذر

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابن عقدہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۸۷۷۱ - منذر بن محمد قابوسی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۸۷۷۲ - منذر بن ابومنذر (س)

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن ابوذئب اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۷۷۳ - منذر بن مغیرہ (د،س)

اس نے عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۸۷۷۴ - منذر' ابویحییٰ

اس نے محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔

۸۷۷۵ - منذر ابوحسان

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حماد دولابی کہتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس راوی کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذن فی النبیذ بعد ما نھی عنہ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ پینے سے منع کرنے کے بعد اس کی اجازت دے دی تھی''۔

پھر امام بخاری نے یہ کہا ہے: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(منصور)

۸۷۷۶ - منصور بن ابراہیم قزوینی

یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوعلی بن ہارون نے اس سے مصر میں ایک جھوٹی روایت کا سماع کیا تھا۔

۸۷۷۷ - منصور بن ابواسود کوفی (د، ت، س)

اس نے مغیرہ اور حصین سے جبکہ اس سے ابن مہدی ابوربیع زہرانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ اکابر شیعہ میں سے ایک تھا۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

۸۷۷۸ - منصور بن اسماعیل حرانی

اس نے ابن جریج اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابوشعیب سوسی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابن جریج اور عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

زرغبا. ''وقفے سے ملا کرو''۔

۸۷۷۹ - منصور بن ابوالحسن طبری

اس نے دمشق میں احادیث بیان کی ہیں۔ ابن خلیل اور اس کے بھائی سے اس سے سماع کیا ہے۔ اس نے فراوی کے حوالے سے صحیح مسلم روایت کی تو ابن خلیل آگے بڑھے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ بات بیان کی کہ یہ راوی ثبت ہے لیکن جھوٹ بول رہا ہے تو لوگ اُٹھ کر چلے گئے۔

۸۷۸۰ - منصور بن حکم

اس نے جعفر بن نسطور سے ایک غریب روایت نقل کی ہے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ جعفر بن نسطور رومی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في تبوك فسقط سوطه فناولته، فقال :مد الله في عمرك.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک میں موجود تھا' آپ کا کوڑا نیچے گر گیا تو وہ میں نے آپ کی طرف بڑھایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ 340 سال زندہ رہے تھے۔

یہ روایت جھوٹی ہے' بظاہر یہ لگتا ہے جعفر بن نسطور نامی راوی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ابوعلی الحداد نے اپنی معجم میں یہ روایت نقل کی ہے کہ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے جعفر بن نسطور کے حوالے سے ایک جھوٹا نسخہ نقل کیا ہے جسے سلفی نے بغداد میں ایک اور شیخ کے حوالے سے علی نامی راوی سے سنا تھا' یہ دونوں ساتھی مجہول ہیں۔

۸۷۸۱ - منصور بن حیری یملی، ابوعلی مغراوی احدب مقری

اس کے ابومعشر سے ملاقات کرنے کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے (کہ اس نے جھوٹ بولا ہے)۔ اس کا انتقال 526 ہجری میں ہوا۔

۸۷۸۲ - منصور بن دینار تمیمی ضبی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس نے نافع اور حماد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوعاصم نے اس کے حوالے سے نشہ آور چیز کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۸۷۸۳ - منصور بن زیاد

یہ شمشاط کا قاضی تھا۔ ازدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حجت نہیں ہے۔

۸۷۸۴ - منصور بن سعید (د) کلبی

ایک قول کے مطابق اس کا نام منصور بن زید ہے۔ اس کے حوالے سے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے تھوڑے سفر میں روزہ نہ رکھنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ابوالخیر مرثد بن عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۸۷۸۵ - منصور بن سلمہ (س)

یہ امام مالک کا معاصر ایک مدنی بزرگ ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ زید بن حباب نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کا اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۷۸۶ - منصور بن سلیم

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منصور بن سلمیٰ۔ ابو ہلال راسبی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۷۸۷ - منصور بن صقیر (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام منصور بن سقیر حرانی ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور موسیٰ بن اعین سے جبکہ اس سے بشر بن موسیٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ وہم پایا جاتا ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو سنا' اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الرجل ليكون من اهل الصوم والصلاة والزكاة والحج وما يجزى يوم القيامة الا بقدر عقله.

''بعض اوقات آدمی روزہ دار ہوتا ہے' نمازی ہوتا ہے' زکوٰۃ ادا کرنے والا ہوتا ہے' حاجی ہوتا ہے' لیکن قیامت کے دن اُسے اُس کی عقل کے حساب سے بدلہ دیا جائے گا''۔

ابن ابوثلج بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کے سامنے اس کا ذکر کیا تو وہ بولے: یہ روایت جھوٹی ہے' اس روایت کو موسیٰ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس نے اس میں اسحاق کا ذکر نہیں کیا اور عبیداللہ کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

ابوحاتم کہتے ہیں: یہ روایت اصل میں ہی جھوٹی ہے۔

ابن ابوثلج بیان کرتے ہیں: میں دو یا تین سال تک یحییٰ بن معین کے سامنے اس حدیث کا تذکرہ کرتے رہے اور وہ یہی کہتے رہے: یہ روایت جھوٹی ہے' ہم اسے کسی چیز کے ذریعے پرے نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ زکریا بن عدی ہمارے پاس آئے اور اُنہوں نے عبیداللہ بن عمرو کے حوالے ابن ابوفروہ کے حوالے سے یہ روایت ہمیں بیان کی۔

۸۷۸۸ - منصور بن عبداللہ بن احوص

یہ زہری کا استاد ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۷۸۹ - منصور بن عبداللہ خراسانی

یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۸۷۹۰ - منصور بن عبداللہ' ابوعلی ذہلی خالدی ہروی

اس کا انتقال 400 ہجری کے بعد ہوا تھا۔ اس نے ابن اعرابی اور اصم سے جبکہ اس سے ابویعلیٰ صابونی' مجیب بن میمون واسطی ہروی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوسعد ادریسی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔

۸۷۹۱ - منصور بن عبد الحمید جزری

اس نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے واہی قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ بلخ آیا اور اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا جس میں تقریباً تین سو احادیث تھیں جن میں سے زیادہ تر احادیث موضوع تھیں اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ابوالعباس ثقفی قتیبہ کے حوالے سے عمر بن ہارون کا یہ قول بیان کرتے ہیں: جب ابوریاح منصور جزری بلخ آیا اور اُس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کیں تو سحری کے وقت وہ باہر نکلا تو ایک شخص کی اُس سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا: تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں اُس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس کی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔

۸۷۹۲- منصور بن عبد الحمید ابونصیر باوردی

ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مقاتل سے تفسیر روایت کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔

۸۷۹۳- (صح) منصور بن عبد الرحمٰن (م، د) غدانی اشل

اس نے حسن بصری اور امام شعبی سے جبکہ اس سے شعبہ ابن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے البتہ احادیث میں اس کے برخلاف بھی نقل کیا گیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۷۹۴- (صح) منصور بن عبد الرحمٰن (خ، م، د، س، ق) بن طلحہ عبدری حجبی

یہ منصور بن صفیہ ہے یہ مکہ کا رہنے والا صدوق شخص ہے۔ اس نے اپنی والدہ اور چچا مسافع سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن جریج دونوں سفیانوں اور وہیب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد نے اس کی اچھی طرح سے تعریف بیان کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یا اس کی مانند کوئی بات اُنہوں نے کہی ہے۔

۸۷۹۵ - منصور بن عبد الرحمٰن برجمی

اس نے ابومجلز سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ وکیع اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۷۹۶ - منصور بن عبید اللہ خراسانی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے یہ مجہول ہے۔

۸۷۹۷ - منصور بن عمار واعظ ابوالسری خراسانی

ایک قول کے مطابق اسے بصری بھی کہا گیا ہے یہ مشہور صوفی ہے۔ اس نے لیث ابن لہیعہ معروف خیاط اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے سلیم داؤد احمد بن منیع علی بن خشرم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ واعظ کا بلیغ ہونا اور دلوں کو نرم کر دینا اور

ہمتوں کو متحرک کر دینا اس پر ختم ہے۔ اس نے بغداد میں' شام میں اور مصر میں واعظ کیے' اس کی شہرت پھیل گئی' اس کا نام مشہور ہو گیا۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس میں جہمی فرقے کے نظریات پائے جاتے ہیں۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: اس نے ایسی ضعیف راویوں کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن یونس نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ لیث اس کی محفل میں شریک ہوئے اور اس کا واعظ بہت پسند آیا تو اُنہوں نے ایک ہزار دینار بھجوائے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: اُنہوں نے اسے پندرہ فدان قطعہ اراضی عطا کیا تھا اور ابن لہیعہ نے پانچ فدان قطعہ اراضی عطا کیا تھا۔ ابو بکر بن ابو شیبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ابن عیینہ کے پاس موجود تھے' اسی دوران منصور بن عمار آ گئے' اُنہوں نے اُن سے قرآن کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے عکاظ سے اشارہ کیا۔ یہ بات کہی گئی ہے: اے ابو محمد! یہ عبادت گزار آدمی ہے' تو ابن عیینہ نے کہا: اس کے بارے میں میری تو یہی رائے ہے کہ یہ شیطان ہے۔

عبدک صوفی کہتے ہیں: منصور سے کہا گیا کہ تمہارے بارے میں یہ کلام کیا گیا ہے اور آپ کے حوالے سے ایسی چیزیں دیکھنے کو ملی ہیں تو اُنہوں نے کہا: تم مجھے کناسہ کے بازار کا ذرہ شمار کرتے ہو۔

احمد بن ابو حواری بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مطرف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: منصور بن عمار کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اُن سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس نے میری مغفرت کر دی' اُس نے مجھ سے فرمایا: اے منصور! میں تمہاری مغفرت اُس اختلاط کی وجہ سے کی ہے جو تمہارے اندر بہت زیادہ تھا لیکن اس کے باوجود تم لوگوں کو میرے ذکر کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یعلی بن منبہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تقول النار يوم القيامة: جز يا مؤمن فقد اطفا نورك لهبي.

''قیامت کے دن جہنم یہ کہے گی: اے مؤمن! تم آگے چلے جاؤ کیونکہ تمہارے نور نے میرے انگارے کو بجھا دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يكون لاصحابي بعدي زلة يغفر الله لهم بسابقتهم معي، ثم يعمل بها قوم بعدهم يكبهم الله في النار على مناخرهم.

''میرے بعد میرے اصحاب سے کچھ کوتاہیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے کیونکہ اُنہوں نے اس سے پہلے میرا ساتھ دیا ہے' اُن کے بعد پھر کچھ لوگ یہی عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں اُن کے منہ جہنم میں ڈال دے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مشاش الطير يورث السل.

''پرندے کی طرح ہڈی (کو منہ لگا کر گودا نہ نکالو) اس سے سل (وہ بیماری جس سے پھیپھڑوں میں سے زخم کی وجہ سے خون رستا رہتا ہوے اور انسان سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے) کی بیماری پیدا ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد عقد عباء بين كتفيه، فلقيه اعرابي فقال :لو لبست غير هذا يا رسول الله! فقال :ويحك !انما لبست هذا لاقمع به الكبر.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کی عباء آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی' ایک دیہاتی کی آپ سے ملاقات ہوئی' تو اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اس کی بجائے کوئی اور لباس پہن لیتے تو مناسب ہوتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! میں نے اسے اس لیے پہنا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے خود پسندی کا قلع قمع کر دوں''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حدیث میں یہ راوی واہی ہے۔ اس نے ایک مرتبہ اہلِ مصر کے لیے بارش کی دعا کی تھی تو اُن پر بارش نازل ہوگئی تھی۔

۸۷۹۸ - منصور بن مجاہد

اس نے ربیع بن بدر سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۸۷۹۹ - منصور بن معاذ

یہ وکیع کا استاد ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور ساقط الاعتبار ہے۔

۸۸۰۰ - منصور بن موفق

اس نے یمان بن عدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوسعید نقاش اصبہانی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۸۸۰۱ - منصور بن ابومنصور

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے۔

۸۸۰۲ - منصور بن نعمان' ابوحفص بخاری

اس نے مرو میں رہائش اختیار کی تھی اور اس نے عبداللہ بن بریدہ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے غنجار نے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام بخاری نے اس کے حوالے سے تالیق کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۸۸۰۳ - منصور بن وردان (ت، ق)

اس نے علی بن عبدالاعلیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: منصور بن وردان کوفی عطار اسدی اس کے حوالے سے کوئی

سند معروف نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما نزلت :ولله على الناس حج البيت -قالوا :يا رسول، اكل عام؟ فسكت، فنزلت :يايها الذين آمنوا لا تسالوا عن اشياء ان تبدلكم تسؤكم.

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے''۔ تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''یہ ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بُرا لگے''۔

امام احمد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا۔ امام احمد' ابن نمیر اور زعفرانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۸۸۰۴ - منصور بن یزید

محمد بن مغیرہ نے اس کے حوالے سے رجب کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ میں نے یہ روایت 700 ہجری میں حسن بن علی کے سامنے پڑھی تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان فى الجنة نهرا يقال له رجب، ماؤه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل، من صام يوما من رجب سقاه الله من ذلك (النهر) .

''جنت میں ایک نہر ہے' جس کا نام رجب ہے' اُن کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' جو شخص رجب میں کسی ایک دن روزہ رکھ لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے اُس نہر میں سے پانی پلائے گا''۔

۸۸۰۵ - منصور بن یعقوب بن ابونویرہ

اس نے شریک اور اسامہ بن زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کے بارے میں کسی کام کا کلام نہیں کیا بلکہ اس کے حوالے سے دو احادیث روایت کی ہیں اور اُنہیں منکر قرار دیا ہے۔ محمد بن عمر بن ہیاج اور ابراہیم بن بشر کسائی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۰۶ - منصور کلبی (د)

اس نے دحیہ بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ مرثد یزنی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے:

فطر المسافر على ثلاثة اميال.

''مسافر شخص تین میل کے سفر پر بھی روزہ ترک کردے گا''۔
عبدالحق نے اس روایت کو مستند قرار نہیں دیا۔

(منظور، منقر)

۸۸۰۷ - منظور بن سیار (د، س) فزاری

اس نے بہیسہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ جبکہ اس سے اس کے بیٹے سیار نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۰۸ - منقر بن حکم

اسی طرح ابن جوزی کی کتاب ''الموضوعات'' میں نقل ہوا ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ شاید اسی نے یہ حدیث ایجاد کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

كانت جنية تاتي النبي صلى الله عليه وسلم في ؟ ؟ ؟ ء منهم، فابطات عليه، فاتت، فقال :ما ابطا بك ؟ قالت :مات لنا ميت بالهند، فذهبت فرايت في طريقي ابليس يصلي على صخرة، فقلت :ما حملك على ان اضللت آدم ؟ قال :دعي هذا عنك.

قلت :تصلي، وانت انت !قال :اني لارجو من ربي اذا ابر قسمه ان يغفر لي.

فما ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم (ضحكه) يومئذ.

''ایک مرتبہ ایک جنی اپنی خواتین کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی، جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں دیر کیوں ہوگئی؟ اُس نے عرض کی: ہندوستان میں ہماری ایک فوتگی ہوگئی تھی، میں وہاں چلی گئی، میں نے راستے میں دیکھا کہ ابلیس ایک پتھر پر نماز پڑھ رہا ہے، میں نے دریافت کیا: تمہیں کس بات نے اس بات پر مجبور کیا کہ تم حضرت آدم علیہ السلام کو بھٹکانے کی کوشش کرتے، اُس نے کہا: تم مجھے چھوڑ دو! میں نے کہا: تم نماز پڑھ رہے ہو جبکہ تم تو یہ ہوا اور وہ ہو۔ اُس نے کہا: مجھے اپنے پروردگار کی بارگاہ سے یہ اُمید ہے کہ جب میں اُس کی قسم کو پورا کردوں گا تو وہ میری مغفرت کردے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن جتنا ہنسے اس طرح کسی دن نہیں ہنسے تھے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: عبدالمومن بن احمد نے منکر نامی راوی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(منکدر)

۸۸۰۹ - منکدر بن عبداللہ تیمی

یہ محمد بن منکدر کا والد ہے۔ اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا

ہے اور یہ کہا ہے: نبی اکرم ﷺ سے اس کا سماع معروف نہیں ہے۔

اس راوی نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من طاف اسبوعا لم یلغ فیه کان کعدل رقبة.

''جو شخص سات طواف کرے جن کے دوران وہ کوئی لغو حرکت نہ کرے تو یہ ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

۸۸۱۰ - منکدر بن محمد (ت) بن منکدر تیمی مدنی

اس نے اپنے والد اور زہری سے جبکہ اس سے قتیبہ ابراہیم بن موسیٰ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کو ضعیف قرار دینے یا قوی قرار دینے میں یحییٰ اور امام احمد کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا لیکن غلطیاں بہت زیادہ کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی عبادت گزاری نے اسے احادیث صحیح طور پر یاد رکھنے کے قابل نہیں رہنے دیا۔ اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اسی طرح امام نسائی نے دوسری جگہ یہی کہا ہے۔

(منہال)

۸۸۱۱ - منہال بن بحر ابوسلمہ

اس نے حماد بن سلمہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابوحاتم نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے اور اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۸۸۱۲ - منہال بن خلیفہ (د، ت، ق) بکری عجلی ابوقدامہ کوفی

اس نے عطاء بن ابورباح اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع اور عبداللہ بن رجاء نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ جائز الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل قبرا لیلا وسرج له فیه بسراج، واخذ المیت من قبل القبلة وکبر علیه اربعا، وقال: رحمك الله ان کنت لاواها تلاء للقرآن.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت قبر میں اُترے آپ کے لیے ایک چراغ روشن کیا گیا آپ نے قبلہ کی سمت سے میت کو پکڑا اور اُس پر چار تکبیریں کہیں پھر آپ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم بڑے فرمانبردار اور قرآن کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من آدمي الا وملك آخذ بحكمته، فاذا رفع نفسه قيل للملك :ضع حكمته، وان وضع نفسه قيل للملك :ارفع حكمته.

''ہر شخص کی بلندی کو فرشتے نے پکڑا ہوا ہوتا ہے' جب وہ بلند ہوتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کی بلندی کو رکھ لو اور جب وہ تواضع اختیار ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کو بلند کر دو''۔

۸۸۱۳-(صح) منہال بن عمرو (عو، خ) کوفی

اس نے زر بن حبیش' زاذان اور ابن ابولیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ صحابہ کرام سے اس کا سماع محفوظ نہیں ہے' اس کی روایات اکابر تابعین سے ہیں۔ جبکہ اس سے شعبہ' مسعودی اور حجاج بن ارطاۃ نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق شعبہ نے بعد میں اس سے روایت ترک کر دی تھی کیونکہ اس کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنی تھی' لیکن یہ چیز اس بزرگ پر تنقید کو لازم نہیں کرتی۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: منہال نامی راوی ثقہ ہے۔ احمد عجلی کہتے ہیں: کوفی ثقہ ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابوبشر میرے نزدیک منہال سے زیادہ پسندیدہ اور زیادہ ثقہ ہے۔ حاکم کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے اس پر تنقید کی ہے۔ جوزجانی نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں یہ کہا ہے: مسلک کے اعتبار سے یہ بُرا شخص تھا۔ اسی طرح ابن حزم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور قبر کی آزمائش کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث سے استدلال نہیں کیا ہے۔

اعمش منہال نامی اس راوی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جو اس نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

انزل القرآن الى السماء الدنيا ليلة القدر جملة واحدة، فدفع الى جبرائيل، فكان ينزله.

''قرآنِ مجید شبِ قدر میں ایک ہی مرتبہ آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوا تھا' پھر اُسے جبرائیل کو دیا گیا اور وہ اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرتے رہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عاد المريض جلس عند راسه ثم قال -سبع مرات :اسال الله العظيم ان يشفيك، فان كان في اجله تاخير عوفي من وجعه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے تو اُس کے سرہانے تشریف فرما ہوتے اور پھر سات مرتبہ یہ پڑھتے تھے: ''میں عظیم اللہ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تمہیں شفاء دے اور اگر تمہاری موت آنے میں ابھی وقت باقی ہے تو تمہاری تکلیف سے عافیت دیدے''۔ (ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ راوی یہ کہتے ہیں: اگر بیمار کا آخری وقت قریب نہ ہوتا تھا تو وہ اُس بیماری سے شفاء پالیتا تھا)۔

اس کی سند صالح ہے۔

۸۸۱۴ - منہال بن عمرو

یہ ایک بزرگ ہے جس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو اور راوی مشہور بھی نہیں ہے۔

(منیب)

۸۸۱۵ - منیب بن عبداللہ (س) بن ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عطیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس کے بیٹے عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(منیر' منیع)

۸۸۱۶ - منیر بن زبیر (ق)

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں معضل روایات نقل کرتا ہے۔ ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: میں نے دحیم سے دریافت کیا: منیر بن زبیر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے بارے میں دریافت کر رہے ہو حالانکہ اس نے مکحول سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس سے مراد یہ تھی کہ مکحول نے بھلا حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہاں ملاقات کی ہے؟ اس راوی نے اپنی سند کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ان يقام عن الطعام حتى يرفع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھانے کو اٹھانے سے پہلے کھانے سے اُٹھا جائے''۔

یہ حدیث بھی منقطع ہے کیونکہ عثمان بن سعید دارمی نے دحیم کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔

۸۸۱۷ - منیر بن عبداللہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۸۸۱۸ - منیر بن العلاء

اس نے اشعث سے جبکہ اس سے سلمہ بن فضل ابرش نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۸۱۹ - منیع بن عبدالرحمٰن بصری

اس نے ابن ابوعروبہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے عبدالجبار بن العلاء نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کے حوالے

سے ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی احادیث میں کچھ روایات ایسی ہیں جو (اس سے) انفرادی طور پر منقول ہیں' ویسے مجھے یہ اُمید ہے کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(مہاجر)

۸۸۲۰ - مہاجر بن عبید اللہ عتکی

اس نے عمرو بن مالک نکری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۸۲۱ - مہاجر بن کثیر

اس نے حکم بن مصقلہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۸۸۲۲ - مہاجر (ت، س، ق) بن مخلد' ابومخلد'

یہ ابوبکرہ ثقفی کا غلام ہے۔ صرف وہیب بن خالد نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ عوف' عبدالوہاب ثقفی اور وہیب نے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت کے بارے میں اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے۔

۸۸۲۳ - مہاجر بن منیب

عقیلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ عنبسہ نے اس سے اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

قال رجل :یا رسول الله، اشكو الى الله واليك وسوسة اجدها فی صدری، انی ادخل فی صلاتی فما ادری اانفتل علی شفع او وتر ؟ قال :اذا وجدت ذلك فارفع السبابة فاطعنها فی فخذك اليسری، وقل: بسم الله، فانها تسكن الشيطان.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی اور آپ کی بارگاہ میں اُس وسوسے کی شکایت کرتا ہوں جو مجھے اپنے سینے میں محسوس ہوتا ہے' بعض اوقات نماز شروع کرتا ہوں تو مجھے پتا نہیں چلتا کہ میں کیا جفت رکعت کے بعد نماز ختم کر رہا ہوں یا طاق تعداد کے بعد کر رہا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اس صورتِ حال محسوس کرو تو اپنی شہادت کی انگلی اُٹھاؤ اور اُسے بائیں زانو پر چبھو دو اور یہ پڑھ لو: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' کیونکہ یہ چیز شیطان کو تسکن کر دے گی''۔

۸۸۲۴ - مہاجر بن ابومنیب

اس نے ابوملیح ہذلی سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۲۵ - مہاجر بن غانم

۸۸۲۶ - مہاجر

اس نے معاویہ بن قرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۲۷ - مہاجر یمانی

(سابقہ چاروں راویوں) کی شناخت نہیں ہوسکی اور بعض راویوں کے بارے میں امام ابوحاتم نے یہ نص کی ہے کہ یہ مجہول ہے۔

(مہدی)

۸۸۲۸ - مہدی بن ابراہیم بلقاوی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن سماعہ رملی نے روایت نقل کی ہے۔

۸۸۲۹ - مہدی بن اسود کندی

اس نے عطیہ عوفی سے جبکہ اس سے...... نے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۸۸۳۰ - مہدی بن جعفر

اس نے ولید بن مسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مہدی بن جعفر رملی سوئی ہے۔ اس نے عبداللہ بن مبارک اور عبد العزیز بن ابوحازم سے ملاقات کی ہے۔ جبکہ اس سے امام ابوزرعہ' بکر بن سہل دمیاطی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ 230 ہجری کے بعد تک زندہ تھا۔ ابن عدی کا قول میں نے ''الکامل'' میں نہیں دیکھا' تاہم اس کا تذکرہ تاریخ دمشق میں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

۸۸۳۱ - مہدی بن حرب (د، س، ق) ہجری

ایک قول کے مطابق اس کا نام مہدی بن ہلال ہے۔ اس نے عکرمہ سے عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے کی ممانعت کے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ اس سے حوشب بن عقیل نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ ابن ہلال ہے اور یہ مجہول ہے۔

۸۸۳۲ - مہدی بن عبدالرحمٰن (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام منذر بن عبدالرحمٰن ہے اور ایک قول کے مطابق مہند بن عبدالرحمٰن بن عیینہ بن حاضر ہے اور ایک قول

کے مطابق ابن عبدالرحمٰن بن عبیدہ ہے اور ایک قول کے مطابق عبید بن خاطر ہے۔

یہ دمشق کا رہنے والا ہے' یہ صرف عاصم بن رجاء کی اس کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے سجدوں کے بارے میں نقل کی ہے اور یہ روایت کے ماموں وارث بنتا ہے۔

امام بخاری اور ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

۸۸۳۳ - مہدی بن عمران حنفی

اس نے ابوطفیل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ عبدالصمد نے اس سے سماع کیا ہے۔ پھر امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر فیھم ابن مسعود، فاتی دارا، فاذا غلام علیہ قطیفة، فقال: اتشھد انی رسول اللہ؟ قال: اشھد انی رسول اللہ.

فقال: تعوذوا باللہ من شر ھذا.

قال ابوالطفیل: رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا غلام یومئذ فی ازارہ.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ حضرات کے ساتھ تشریف لے گئے جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' آپ ایک گھر میں تشریف لائے وہاں ایک لڑکا تھا جس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں! اُس نے عرض کی: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے' میں اُن دنوں لڑکا تھا۔

۸۸۳۴ - مہدی بن ہلال' ابوعبداللہ بصری

اس نے یعقوب بن عطاء بن ابورباح اور یونس بن عبید کے حوالے سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد' حمران بن عمر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: یہ بدعتی ہے اور حدیث ایجاد کرتا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیس علی من نام قاعدا وضوء حتی یضع جنبہ الی الارض.

''بیٹھ کر سونے والے پر وضو کرنا اُس وقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک اُس کا پہلو زمین کے ساتھ نہ لگ جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم تسلیمة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔ مہدی نامی راوی قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔

(مہران)

۸۸۳۵ - مہران بن ابوعمر (ق) رازی عطار

اس نے اسماعیل بن ابوخالد اور ابن ابوعروبہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن معین' زمیج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ حسین بن حسن رازی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں' یہ ایک مسلمان بزرگ تھا لیکن سفیان کے حوالے سے منقول حدیث میں اس نے بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں۔ ابراہیم بن موسیٰ فراء نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۸۳۶ - مہران' ابوصفوان (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من اراد الحج فلیتعجل.

''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو' اسے جلدی کرنی چاہیے'' (یعنی اگلے سال تک کے لئے مؤخر نہیں کرنا چاہیے)۔

حسن بن عمرو فقیمی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں صرف اس حدیث کے حوالے سے اس سے واقف ہوں۔

(مہلب)

۸۸۳۷ - مہلب بن حجر (د)' شامی

اس نے سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے صرف ولید بن کامل نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۳۸ - مہلب بن عثمان شامی

ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

علیکم بالقرع فانه یلین الصدر، ویجبر القلب، وذکر البقلة.

"تم پر کدو لازم ہے کیونکہ یہ سینے کو نرم کرتا ہے دل کو مضبوط کرتا ہے اور (قوت فکر بڑھاتا ہے)"۔

۸۸۳۹ - مہلب (د،س)

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے یہ خود بھی بصرہ کا رہنے والا ہے البتہ مجہول ہے۔ اسے ابن ابوحبیبہ بھی کہا گیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی کہ میں اس کا تذکرہ کروں۔ امام احمد امام ابوداؤد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سعید بن ابوعروبہ اور یحییٰ بن سعید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۸۴۰ - مہلب بن عیسیٰ شامی

بقیہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ساقط الاعتبار ہے۔

(مہنا)

۸۸۴۱ - مہنا بن عبدالحمید (د) ابوشبل

اس نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کئی راویوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ اسی طرح علی بن مسلم طوسی نے بھی کہا ہے۔

۸۸۴۲ - مہنا بن یحییٰ شامی

یہ امام احمد کا شاگرد ہے۔ اس سے بقیہ اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ زید بن ابوزرقاء سے جمعہ سے متعلق حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور سمجھدار ہے۔

(مہند، مہلہل)

۸۸۴۳ - مہند بن عبدالرحمٰن بن عبید بن حاضر

اس نے سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

الخال وارث.

"ماموں وارث ہوتا ہے"۔

اس سے عاصم بن رجاء نے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ روایت منکر بھی ہے اور یہ راوی معروف نہیں ہے۔ یہ وہی شخص ہے جسے مہدی بن عبد

الرحمن بھی کہا گیا' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۸۴۴ - مہلہل عبدی

اس نے کدیرہ بن صالح ہجری سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ دونوں (استاد شاگرد) مجہول ہیں اور ان دونوں کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس راوی نے کدیرہ ہجری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

الجعفی، حدثنا عبید اللہ، اخبرنا مہلہل، عن کدیرۃ الہجری -

ان ابا ذر اسند ظهره الى الكعبة، ثم قال: ايها الناس، هلموا احدثكم ما سمعت من نبيكم، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي كلمات: اللّٰهم اعنه، واستعن به، اللّٰهم انصره، وانتصر به، فانه عبدك واخو رسولك.

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت خانۂ کعبہ کے ساتھ لگائی اور پھر یہ بولے: اے لوگو! آگے آؤ! تاکہ میں تمہیں وہ حدیث بیان کروں جو میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ کلمات ارشاد فرماتے ہوئے سنا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:)

''اے اللہ! اس کی مدد کرنا اور اس کے ذریعے مدد ظاہر کرنا' اے اللہ! اس کی نصرت کرنا اور اس کے ذریعے نصرت ظاہر کرنا' کیونکہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے رسول کا بھائی ہے''۔

(مؤتمن' مودود' مورق)

۸۸۴۵ - مؤتمن بن احمد ساجی

یہ ثقہ اور حافظ الحدیث ہے۔ اس کے بارے میں ابن طاہر کا قول درست نہیں ہے کہ اس نے ابو عمرو بن مندہ کے انتقال کے بعد کتاب ''معرفۃ الصحابہ'' مکمل کی تھی۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ جھوٹا ہے جو واقعہ کے مطابق نہیں ہے۔

۸۸۴۶ - مودود بن مہلب

یہ محمد بن علی (شاید امام باقر رضی اللہ عنہ مراد ہیں) کا غلام ہے' اس نے اپنے آقا سے حدیث روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے واقدی نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۸۴۷ - مورق بن سخیت

اس نے ابوہلال سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' یہ ایک حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ روایت عباد بن ولید غبری نے نقل کی ہے۔

۸۸۴۸ - مورق بن مہلب

اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے بشر بن غالب نے روایت نقل کی ہے' یہ راوی مجہول ہے۔

(موسیٰ)

۸۸۴۹ - موسیٰ بن ابراہیم (د،س) بن عبداللہ مخزومی

اس نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے دراوردی نے کپڑے پر بٹن لگانے کے بارے میں نقل کی ہے خواہ کانٹے کے ذریعے لگایا جائے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا راوی ہے۔

۸۸۵۰ - موسیٰ بن براہیم حرامی

اس نے طلحہ بن خراش سے روایات نقل کی ہیں' یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا نیک شامی ہے۔ یحییٰ بن حبیب بن عربی اور دحیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۵۱ - موسیٰ بن ابراہیم' ابوعمران مروزی

اس نے ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ حِفْظَ الْعِلْمِ فَلْيَكْتُبْ هٰذَا الدُّعَاءَ فِي اِنَاءٍ نَظِيفٍ وَيَغْسِلُهُ بِمَاءِ مَطَرٍ وَيَشْرَبُهُ عَلَى الرِّيقِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ فَاِنَّكَ لَمْ يُسْاَلْ مِثْلُكَ، اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى ... الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے علم کو یاد رکھنے کی صلاحیت عطا کرے تو اُسے دعا صاف برتن پر لکھنی چاہیے اور پھر اُسے بارش کے ذریعے دھو کر تین دن تک پینا چاہیے: ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھ جیسی کسی اور ہستی سے سوال نہیں کیا جاسکتا' میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے حق کا سوال کرتا ہوں'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِقِبَاحِ نِسَاءِ اُمَّتِهِ بِالرِّزْقِ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کی خواتین کے لیے قباح بالرزق کی دعا کی تھی''۔

۸۸۵۲ - موسیٰ بن ابراہیم دمیاطی خراسانی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

۸۸۵۳ - موسیٰ بن احمد قرطبی

یہ فقیہ ہے اور ولد کے نام سے معروف ہے۔ابن فرضی کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ اختلاط کا شکار تھا۔

۸۸۵۴ - موسیٰ بن اسماعیل (ع)' ابوسلمہ منقری تبوذکی بصری

یہ حافظ الحدیث اور حجت ہے اور جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے۔اس نے شعبہ سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے' اس کے علاوہ حماد بن سلمہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے امام بخاری' امام ابوحاتم' ابن ضریس' اس کے نواسے ابوبکر بن ابوعاصم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: ہم نے جن لوگوں کو پایا ہے' میرے علم کے مطابق بصرہ میں اس سے زیادہ عمدہ حدیث بیان کرنے والا اور کوئی شخص نہیں ہے۔علی بن مدینی کہتے ہیں: جس شخص نے ابوسلمہ سے حدیث نوٹ نہ کی ہوں وہ کسی شخص کے حوالے سے اُس سے حدیث نوٹ کر لیتا ہے۔عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کسی بھی ایسے شخص کے پاس نہیں بیٹھا کہ جس نے مجھے ہیبت زدہ کیا ہو' یا اُس نے مجھے پہچان کیا ہو' سوائے تبوذکی نامی اس راوی کے۔عباس کہتے ہیں: میں نے اُن روایت کو شمار کیا جو میں نے تبوذکی کے حوالے سے نوٹ کی ہیں تو وہ پینتیس ہزار احادیث تھیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ابوسلمہ کا ذکر اس میں موجود کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ ابن خراش کے اس کے بارے میں کہے گئے قول کی وجہ سے کیا ہے کہ یہ صدوق ہے اور لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! لوگوں نے اس کے بارے میں یہ کلام کیا ہے کہ یہ ثقہ اور ثبت ہے' اے رافضی! (یعنی ابن خراش کو رافضی کہا ہے)۔ابوسلمہ نامی اس راوی کا انتقال 223 ہجری میں ہوا۔

۸۸۵۵ - موسیٰ بن اسید

اس نے ایک شخص سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۵۶ - موسیٰ بن ایوب بن عیاض

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔یہ دونوں (باپ بیٹا) مجہول ہیں۔

۸۸۵۷ - موسیٰ بن ایوب (د،ق) غافقی

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دینے کے ہمراہ اس کی نقل

کردہ حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔ اس کے چچا کا نام ایاس ہے اور حدیث یہ ہے:

كان يصلي وعائشة بينه وبين القبلة.

''نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ اور قبلہ کے درمیان (لیٹی ہوئی) ہوتی تھیں''۔

یہ روایت ایک اور قوی سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔ ابن مبارک اور مقری نے اس راوی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۵۸ - موسیٰ بن باذان

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمارہ بن ثوبان اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۸۸۵۹ - موسیٰ بن بلال

اس نے ابوعبدالرحمٰن سدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ ساقط الاعتبار اور ضعیف شخص ہے۔

۸۸۶۰ - موسیٰ بن جعفر انصاری

اس نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت ساقط الاعتبار ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمارية القبطية بيت حفصة، فوجدتها معه فعاتبته، وقالت:

في بيتي من بين بيوت نسائك !قال :فانها علي حرام ان امسها.

يا حفصة الا ابشرك ؟ قالت :بلى.

قال :يلي الامر بعدي ابوبكر، ثم ابوك. اكتمي علي.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے پاس پایا تو اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا اور عرض کی: کیا آپ کو اپنی تمام ازواج کے درمیان میں میرا ہی گھر ملا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے چھوا ہو تو یہ مجھ پر حرام ہو جائے' اے حفصہ! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں! اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر خلیفہ بنے گا اور اُس کے تمہارا باپ بنے گا' لیکن میری اس بات کو چھپا کر رکھنا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۸۸۶۱ - موسیٰ بن جعفر بن ابراہیم جعفری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

جعفر اشبه خلقي وخلقي، واما انت يا عبد الله فاشبه خلق الله بابيك.

''جعفر ظاہری شکل وصورت اور اخلاق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور اے عبداللہ! تم اللہ کی مخلوق میں اپنے باپ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اس کے بھتیجے محمد بن اسماعیل بن جعفر جعفری نے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یہ روایت محمد بن عثمان عبسی نے ابوطاہر علوی کے حوالے سے محمد بن اسماعیل نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۸۸۶۲ - موسیٰ بن جعفر (ت، ق) بن محمد بن علی علوی

ان کا لقب (امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ) ہے۔ انہوں نے اپنے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور امام ہے۔ اُن کے والد ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور امام ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادوں امام علی رضا' امام ابراہیم' امام اسماعیل اور امام حسین نے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان کے بھائی علی بن جعفر اور محمد بن جعفر نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ میں نے ان کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ عقیلی نے بھی ان کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: ان کی نقل کردہ روایت غیر محفوظ ہے' یعنی جو ایمان کے بارے میں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس روایت میں سارا بوجھ ابوصلت ہروی نامی راوی پر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جب اس روایت میں سارا بوجھ ابوصلت ہروی نامی راوی پر ہے تو پھر امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا کیا قصور ہے کہ اُن کا ذکر کیا جائے؟

مسند شہاب میں ایک تاریک سند کے ساتھ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے متصل سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

الوضوء قبل الطعام ينفي الفقر، وبعده ينفي الهم ويصح البصر.

''کھانے سے پہلے وضو کرنے سے فقر ختم ہوتا ہے اور کھانے کے بعد وضو کرنے سے پریشانی ختم ہوتی ہیں اور بینائی ٹھیک رہتی ہے''۔

امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

نعم المال النخل الراسخات في الوحل، المطعمات في المحل.

''سب سے بہترین مال وہ کھجوریں ہیں جو حل میں پختہ ہوتی ہیں اور قحط میں کھلانے والی ہوتی ہیں''۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ انتہائی دانشور اور پرہیزگار لوگوں میں سے ایک تھے۔ بغداد میں آپ کا مزارِ مبارک معروف ہے۔ آپ کا انتقال 183 ہجری میں ہوا' آپ کی عمر اُس وقت پچپن سال تھی' آپ سے منقول روایات بہت تھوڑی سی ہیں۔

۸۸۶۳ - موسیٰ بن ابو حبیب

اس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کو ساقط قرار دیا ہے۔ اس راوی کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حکم بن عمیر سے روایت کی ہے۔ یہ ایک ایسے صاحب ہیں جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ اور میری ان کے بارے میں یہ رائے نہیں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہوگی۔ موسیٰ نامی راوی کے ضعیف ہونے کے باوجود اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے کے باوجود ایک بڑے صحابی سے اس کی ملاقات (بڑی حیران کن بات ہے)۔ البتہ میں اس راوی کے حوالے سے اُس روایت سے واقف ہوں جو اس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس راوی سے ابراہیم بن اسحاق صینی نے روایات نقل کی ہیں جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو ایک بدری صحابی ہیں' کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صليت خلف النبی صلی الله عليه وسلم فجهر ببسم الله الرحمن الرحيم فی صلاة الليل والغداة والجمعة.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے رات کی نماز میں' صبح کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں (سورۂ فاتحہ سے) بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی''۔

یہ روایت منکر ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے۔

بقی نے اپنی مسند میں حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں اور اس روایت میں جسے موسیٰ بن ابو حبیب نے حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اس روایت میں موسیٰ نے یہ صراحت کی ہے کہ اُس نے حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور یہ روایت بقیہ نے اپنی سند کے ساتھ عیسیٰ بن ابراہیم قرشی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ عیسیٰ نامی راوی بھی متروک ہے۔

۸۸۶۴ - موسیٰ بن خاقان

اس نے اسحاق ازرق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عبدالغفار نے ایک منکر روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۸۶۵ - موسیٰ بن خلف (د،س) عمی بصری

اس نے قتادہ اور یحییٰ بن ابو کثیر سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خلف' عفان' سعدویہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ عفان کہتے ہیں: میں نے اس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' اس کا شمار ابدالوں میں ہوتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے بہت زیادہ منکر روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی

حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

احتبس رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يوما عن صلاة الغداة حتى كادت الشمس تطلع، فلما خرج صلى بنا الغداة، فقال :انى صليت الليلة ما قضى فى المسجد، فاتانى ربى فى احسن صورة، فقال :يا محمد، هل تدرى فيم يختصم الملا الاعلى ...الحديث.

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ سورج نکلنے کے قریب تھا' جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میں نے نماز ادا کی جو مسجد میں مکمل کی گئی' پھر میرا پروردگار میرے پاس انتہائی خوبصورت شکل میں آیا' اُس نے فرمایا: اے محمد! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا ہے کہ اُنہوں نے اس روایت کو مستند قرار دیا ہے' جسے موسیٰ نامی اس راوی نے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مغيربان الشمس، فقال :انه لم يبق من دنياكم الا ما بقى من يومكم هذا فيما مضى منه، هكذا او نحوه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے غروب ہونے سے کچھ پہلے ہمیں خطبہ دیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنیا میں سے صرف اتنا عرصہ باقی رہ گیا ہے جتنا تمہارے اس دن میں سے وقت باقی رہ گیا ہے' اُس چیز کے مقابلے میں جو پہلے گزر چکا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یا اس کی مانند کلمات ارشاد فرمائے''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۸۸۶۶ - موسیٰ بن داؤد کوفی

اس نے حفص بن غیاث سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۸۶۷ - (صح) موسیٰ بن داؤد (م، د، س، ق)

یہ طرسوس کا قاضی ہے' یہ صدوق ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ موسیٰ بن داؤد ضبی کوفی ثم بغدادی ہے۔ اس نے شعبہ' ابن ماجشون اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' عباس دوری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مصنف تھا' بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص تھا اور مامون تھا۔ یہ ثغور کا قاضی بھی بنا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 217 ہجری میں ہوا۔

۸۸۶۸ - موسیٰ بن داؤد

یہ لؤلؤ کا شاگرد ہے اُس نے طاؤس سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عبداللہ بن مبارک اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ان صاحب کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ نباتی نے اس کا تذکرہ ابن عدی کی کتاب پر اپنی لکھی ہوئی "ذیل" میں کیا ہے اور ابوحاتم کی اس سے معرفت اسے کوئی نقصان نہیں دیتی کیونکہ یحییٰ جیسے آدمی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۸۶۹ - موسیٰ بن دہقان

اس نے ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

عثمان بن عمر بن فارس نے موسیٰ نامی اس راوی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ شخص امام اوزاعی کے زمانے تک زندہ رہا تھا۔

۸۸۷۰ - موسیٰ بن دینار مکی

اس نے سعید بن جبیر اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' حفص بن غیاث اسے جھوٹا قرار دیتے تھے۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ قطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں اور حفص' موسیٰ بن دینار کے پاس گئے' تو میں نے اس سے جو بھی چیز چاہی وہ پالی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۸۸۷۱ - موسیٰ بن زکریا تستری

یہ وہ شخص ہے جس نے شباب عصفری اور اُس جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ حاکم نے امام دارقطنی سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ یہ راوی متروک ہے۔

۸۸۷۲ - موسیٰ بن زیاد (س) کوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے باپ کی طرح اس کی بھی شناخت نہیں ہوسکی۔ مغیرہ بن مقسم اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۸۷۳ - موسیٰ بن سالم مدنی

اس نے عبیداللہ بن عمر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۸۸۷۴ - موسیٰ بن سالم (عو)' ابوجہضم عباسی

یہ اُن کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرسل روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبداللہ بن عبیداللہ بن

عباس اور امام ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالوارث' ابن علیہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جن میں آخری فرد یحییٰ بن آدم ہیں اور یہ ثقہ ہیں' یہ بات امام احمد' یحییٰ بن معین اور امام ابوزرعہ نے بیان کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام ابوحاتم کی کتاب میں موسیٰ بن سالم نامی راوی صرف ایک ہی منقول ہے اور وہ ابوجہضم ہے جو آلِ عباس کا آزاد کردہ غلام تھا۔ امام احمد اور امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۸۸۷۵- موسیٰ بن سعد

یہ (یا شاید اس کا والد سعد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے اپنے والد اور حکم سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن معن اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۸۸۷۶ - موسیٰ بن سلمہ بن رومان

اس نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من اعطى في صداق ملء كف تمرا ...

''جو شخص مہر میں مٹھی بھر کھجوریں دے دے''۔

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اور یہ روایت منکر ہے۔

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام مسلم ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام سلم ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام صالح ہے۔

۸۸۷۷ - موسیٰ بن سلمہ بن ابومریم

یہ مصر کا رہنے والا ایک نوجوان ہے۔ اس نے عبدالجلیل بن حمید کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان الله كتب عليكم الحج.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر حج کو فرض قرار دیا ہے''۔

اس روایت کو ابن قطان نے اس راوی کے حوالے سے اور اس کے استاد کے حوالے سے کمزور قرار دیا ہے۔

۸۸۷۸ - موسیٰ بن سہل وشاء

یہ وہ شخص ہے جس کی نقل کردہ حدیث غیلانیات میں آسمان کے بارے میں عالی سند کے ساتھ منقول ہے اور یہ وہ آخری شخص ہے جس نے ابن علیہ سے روایات نقل کی تھیں جبکہ اس نے علی بن عاصم اور قدیم راویوں سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے قرار دیا ہے۔ اس سے ابوعمر صوفی' ابوبکر شافعی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔ اس کا انتقال 278 ہجری میں ہوا۔

۸۸۷۹ - موسیٰ بن سہل راسبی

اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے روایت نقل کرنے والا شخص دعبل خزاعی ہے۔

۸۸۸۰ - موسیٰ بن سہل بن ہارون رازی

اس نے اسحاق ازرق کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

خلقت انا وابو بکر وعمر من تربة واحدة، فیها ندفن.

''میں' ابوبکر اور عمر ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور ہم اُسی مٹی میں دفن ہوں گے''۔

اس راوی کے حوالے سے اس جیسے ایک منکر شخص نے نقل کی ہے۔

۸۸۸۱ - موسیٰ بن سیار اسواری

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بصری کا رہنے والا ہے۔ اس نے بکر بن عبداللہ' حسن' عاصم بن بہدلہ اور عطیہ عوفی سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

۸۸۸۲ - موسیٰ بن سیار شامی

یہ تابعین کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک حدیث (کی سند) میں اس کا ذکر ہے۔

۸۸۸۳ - موسیٰ بن سیار

اس نے یونس بن موسیٰ دمشقی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۸۸۸۴ - موسیٰ بن سیار مروزی

اس نے عکرمہ سے جبکہ اس سے ابو معاویہ اور شبابہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی کنیت ابوطیب ہے۔

۸۸۸۵ - موسیٰ بن شیبہ حجازی

حمیدی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ وہ شخص ہے جس سے معمر نے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے موسیٰ بن ابوشیبہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: معمر نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۸۸۸۶ - موسیٰ بن شیبہ (س) حضرمی مصری

اس نے یونس بن یزید سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن وہب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۸۸۷ - موسیٰ بن صالح

اس نے ابن ابولیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۸۸۸۸ - موسیٰ بن صہیب

یہ ولید بن مسلم کا استاد ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۸۸۸۹ - موسیٰ بن طارق (س) ابوقرہ زبیدی

یہ ابن جریج کا شاگرد ہے اور ''صدوق'' ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے' البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں یہ بات تحریر ہے کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: موسیٰ بن طارق نامی راوی کا محل صدق ہے۔

۸۸۹۰ - موسیٰ بن طالب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عطاء سے روایات نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اسے اور اس کے والد کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۸۸۹۱ - موسیٰ بن طریف اسدی کوفی

اعمش نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ یحییٰ اور امام دارقطنی نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا شخص ہے۔ خریبی کہتے ہیں: ہم اعمش کے پاس موجود تھے' انہوں نے کہا: کیا تمہیں موسیٰ بن طریف پر حیرانگی نہیں ہوتی کہ وہ عبایہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں:

انا قسیم النار، هٰذا لی وهٰذا لك.

''میں آگ کو تقسیم کرنے والا ہوں' یہ میری ہے اور یہ تمہاری ہے''۔

مخول نے سلام خیاط کے حوالے سے موسیٰ نامی اس راوی سے روایت نقل کی ہے' پھر سلام نے یہ کہا ہے: ابن طریف اہل شام کے سے نظریات رکھتا تھا اور اس طرح کی احادیث کرتا تھا جن کی وجہ سے اس کی مذمت کی گئی ہے۔

موسیٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: عبایہ نے اس سے بھی حیران کن بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے بتائی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں:

واللّٰه لاقتلن ثم لابعثن ثم لاقتلن، وهی القتلة التی اموت فیها، یضربنی یهودی باریحا بصخرة یفدغ بها هامتی.

''اللہ کی قسم! مجھے شہید کر دیا جائے گا' پھر مجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا' پھر شہید کر دیا جائے گا تو یہ وہ قتل ہوگا جس کے اندر میرا انتقال ہوگا' ایک یہودی مجھے اریحا کے مقام پر ایک پتھر مارے گا جس کے ذریعے وہ میرے سر کو کچل دے گا''۔

یہ روایت عقیلی نے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اسحاق بن یحییٰ دہقان نے ہمیں حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن اسحاق راشدی نے حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں: مخول نے ہمیں حدیث بیان کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انا قسیم النار.

''میں آگ کو تقسیم کرنے والا ہوں''۔

اعمش سے کہا گیا: آپ نے یہ روایت کیوں نقل کی ہے؟ اُس نے کہا: میں نے تو اسے مذاق بنانے کے طور پر نقل کیا ہے۔

مخول بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انا قسیم النار.

''میں آگ کو تقسیم کرنے والا ہوں''۔

ابو معاویہ نے اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه کان یشرب النبیذ فی الجر الابیض.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سفید مٹکے میں نبیذ پیا کرتے تھے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اعمش کے علاوہ مجھے اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے موسیٰ بن طریف سے روایت نقل کی ہو۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اعمش' عبدالعزیز بن رفیع' فطر بن خلیفہ' سفیان بن زیاد اسدی نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں' میں نے اپنے والد کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸۹۲ - موسیٰ بن ابوطفیل

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۸۹۳-(صح) موسیٰ بن عامر (د) مری' ابوعامر دمشقی

یہ ولید بن مسلم کا شاگرد ہے' یہ صدوق ہے اور تحریر کے اعتبار سے مستند ہے۔ بعض حضرات نے کسی حجت کے بغیر اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اسے اس وجہ سے منکر قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ ولید سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے کیونکہ اس نے اُس سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ اس کا والد شام کے بڑے اُمراء میں سے ایک تھا اور وہ ابوہیذام مری ہے جو باطل لوگوں میں سے ایک ہے۔ عبدان اہوازی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سجستانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن ابوہیذام نے ولید کے حوالے سے امام اوزاعی سے

روایت نقل کی ہے جو ہقل کی حدیث سے مشابہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: امام ابوداؤد اس راوی سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں: موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہیں جو اُس نے ولید اور دیگر راویوں سے نقل کی ہیں اور ایسی حدیث ہے کہ جس کا وجود نادر نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں۔

۸۸۹۴-(صح) موسیٰ بن عبداللہ (م،ت،ق،س) جہنی

یہ کوفہ کے ثقہ اور عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہے۔ شعبہ قطان نے اس سے احادیث روایت کی ہے جبکہ امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے اس کا تذکرہ صرف اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن خراش نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: بندار نے یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے موسیٰ جہنی کے حوالے سے مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اخرجت الينا عائشة اناء ، فقالت :في هٰذا كان يتوضا رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک برتن نکال کر دکھایا اور بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن سے وضو کیا کرتے تھے''۔

پھر ابن خراش نے یہ کہا ہے: یہ روایت درست نہیں ہے اُس (مجاہد) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی سماع نہیں کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجاہد کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع مستند طور پر منقول ہے۔

۸۸۹۵ - موسیٰ بن عبداللہ طویل

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منکر روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی مجہول ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:

طوبى لمن رانى، ومن راى من رانى، ومن راى من راى من رانى.

''اُس شخص کو مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا اور جس نے اُس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہوا تھا' اور جس نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اُس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہوا ہے''۔

یہ روایت دینار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جبکہ اسی روایت کو ابوہدبہ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ تو ہر ایک نادر پرندے نے یہی بات بیان کی ہے کہ اُس نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من افطر على تمر زيدّ فى صلاته اربعمائة صلاة.

''جو شخص کھجور کے ذریعے افطاری کرتا ہے اُس کی نماز میں چار سو نمازوں کا اضافہ ہو جاتا ہے (یعنی اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ طویل کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں:

رایت عائشة رضی اللہ عنہا بالبصرة علی جمل اورق فی هودج اخضر.

میں نے بصرہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سبز ہودج میں ایک خاکستری اونٹ پر سوار دیکھا"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس تہمت یافتہ جانور کو دیکھیں کہ یہ 200 ہجری میں کس طرح بیان کر رہا ہے کہ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی ہوئی ہے تو کون شخص اسے سچا قرار دے گا۔

اسی سند کے ساتھ موسیٰ طویل نامی اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے:

رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یمسح علی الجوربین علیہما النعلان.

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جرابوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جن پر آپ نے جوتے بھی پہنے ہوئے تھے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

طوبی لمن رانی، ومن رای من رانی، ومن رای من رای من رانی.

"اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی اور اُسے بھی جس نے اُس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی تھی اور اُسے بھی جس نے اُس کی زیارت کی جس نے اُس کی زیارت کی تھی جس نے میری زیارت کی"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

رقی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المنبر، فقال :آمین.

ثم رقی فقال :آمین ...الحدیث.

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے (آپ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا) تو آپ نے فرمایا: آمین! پھر آپ نے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین"۔

میرا یہ خیال ہے کہ موسیٰ طویل نامی راوی یہ شخص 200 ہجری کے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گیا تھا' یہاں تک کہ میں نے ابن نجار کی تاریخ میں اس کے حالات دیکھے تو اُنہوں نے کہا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور فارس کا رہنے والا ہے۔ رشید نے اسے مقدم قرار دیا تھا' اس نے بغداد میں احادیث بیان کیں۔ یونس بن شبیب اور محمد بن مسلمہ اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن مسلمہ بن ولید بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ طویل کو دیکھا ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' میں نے اُسے واسط میں 191 ہجری میں دیکھا' ہم نے اُس سے سوالات کیے' تو اُس نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی: وہ اس وقت 140 سال کا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کا راوی مفید ثقہ نہیں ہے' اس نے محمد بن اسحاق خوارزمی کے حوالے سے موسیٰ طویل فارسی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ اس کی عمر 180 برس کے لگ بھگ ہے اور میں نے اُس سے 284 ہجری میں سماع کیا تھا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی' اُس کے بعد اُس نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خوارزمی نامی راوی کے بارے میں بھی پتا نہیں ہے کہ وہ کون ہے اور اُس تک جانے والی سند بھی تاریک ہے۔

۸۸۹۶ - موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن علوی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے عبدالعزیز دراوردی جو اس کے معاصرین میں سے ہیں' اُن کے علاوہ مروان بن محمد طاطری' ابراہیم بن عبداللہ ہروی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں دیکھا ہے' یہ اپنے دو بھائیوں محمد اور ابراہیم کے قتل ہو جانے کے بعد ایک عرصے تک چھپ کے زندگی گزارتا رہا' پھر منصور نے اس کو پکڑ لیا اور اس کی پٹائی کی' پھر اُس نے اسے معاف کر دیا۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ ایک جماعت نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ثقہ ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو دبر (میں صحبت کرنے) کی حرمت کے بارے میں ہے۔

۸۸۹۷ - موسیٰ بن عبداللہ بن ابوامیہ مخزومی

اس کے حوالے سے اس کے بھائی مصعب سے روایات منقول ہیں۔ محمد بن ابراہیم بن مطلب اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۸۸۹۸ - موسیٰ بن عبدالرحمٰن ثقفی صنعانی

یہ معروف ہے' لیکن ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ دجال ہے۔ اس نے ابن جریج کی طرف یہ جھوٹی بات منسوب کی ہے کہ عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے تفسیر کے بارے میں ایک کتاب منقول ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور ابومحمد مفسر کے نام سے معروف ہے۔ ابوطاہر بن سرح نے اس سے حدیث روایت کی ہے کہ ابن جریج نے اسے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث سنائی:

من احب الله احبنی، ومن احبنی احب قرابتی واصحابی، ومن احب قرابتی واصحابی احب المساجد ...الحدیث.

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے' اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے رشتے داروں اور میرے اصحاب سے محبت کرتا ہے' اور جو میرے رشتے داروں اور اصحاب سے محبت کرتا ہے وہ مساجد سے محبت کرتا ہے'' الحدیث۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

شفاعتی لاهل الكبائر من امتی.

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما فی الارض شیطان الا وهو یفرق من عمر، وما فی السماء ملك الا وهو یوقر عمر.

''زمین میں جو بھی شیطان ہے وہ عمر سے ڈرتا ہے اور آسمان میں جو بھی فرشتہ ہے جو عمر کی تعظیم کرتا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ تمام روایات جھوٹی ہیں۔

۸۸۹۹ - موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی بصری

ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں یہ بات کہی ہے: اس کے حوالے سے بہت تھوڑی سی روایات نقل کی گئی ہیں۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا نسمع تسبيح الطعام.

''ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے''۔

یہ روایت ثوری سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے اور یہ اسرائیل کے حوالے سے منصور سے روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت صحیح (کتاب) میں منقول ہے۔

۸۹۰۰ - موسیٰ بن عبدالعزیز (د، ق) عدنی، ابوشعیب قنباری

مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو، صرف حکم بن ابان نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اُس نے صلوٰۃ التسبیح والی روایت نقل کی ہے۔

بشر بن حکم نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کے علاوہ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن بن بشر، اسحاق بن ابواسرائیل اور دیگر حضرات نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ کسی بھی شخص نے اس کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتاب میں نہیں کیا، لیکن یہ شخص حجت بھی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ ابوالفضل سلیمانی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کی نقل کردہ روایت منکر روایات میں سے ایک ہے، بطورِ خاص حکم بن ابان نامی راوی تو ثبت نہیں ہے۔ اُس کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو سند کے ساتھ منقول ہے کہ جب آدمی بجلی کی آواز سنے تو کیا پڑھے۔ یہ روایت امام بخاری کی کتاب ''الادب المفرد'' میں منقول ہے۔

۸۹۰۱ - موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ عاصم بن علی نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور محمد بن ابووزیر نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث يصفين لك ود اخيك :تسلم عليه اذا لقيته، وتوسع له فى المجلس، وتدعوه باحب اسمائه اليه

''تین کام ایسے ہیں کہ اس کے نتیجے میں تمہیں تمہارے بھائی کی محبت حاصل ہوگی: جب تم اُس سے ملو تو اُسے سلام کرو' محفل میں اُس کے لئے جگہ کشادہ کرواور اُسے اُس نام سے پکارو جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہو''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور موسیٰ نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

۸۹۰۲ - موسیٰ بن عبیدہ (ت، ق) ربذی

اس نے نافع اور محمد بن کعب قرظی سے جبکہ اس سے شعبہ' روح بن عبادہ' عبیداللہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایات کا ضعیف ہونا واضح ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: ہم اس کی حدیث سے احتیاط کیا کرتے تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن حجت نہیں ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور انتہائی ضعیف الحدیث ہے۔ عباس دوری نے زید بن حباب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ربذہ میں موسیٰ بن عبیدہ کے پاس موجود تھے' ہم نے اُس کے ہاں قیام کیا' یہ بیمار ہوا اور پھر اس کا انتقال ہوگیا۔ ہم اس کی قبر پر آئے' میرے ساتھ میرا ساتھی بھی تھا' تو اس کی قبر سے مشک کی خوشبو پھیلنے لگی تو میں نے اپنے ساتھی سے کہنا شروع کیا: کیا تم سونگھ رہے ہو! کیا تمہیں خوشبو آ رہی ہو! حالانکہ اُس وقت ربذہ کے مقام پر کوئی مشک یا کوئی عنبر موجود نہیں تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال 153 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

رب انفعني بما علمتني، وعلمني ما ينفعني، وزدني علما.

الحمد لله على كل حال، رب اعوذ بك من حال اهل النار.

''اے میرے پروردگار! تُو نے مجھے جو علم عطا کیا ہے اُس کے ذریعے مجھے نفع عطا کر اور تُو مجھے اُس چیز کا علم عطا کر جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ کر۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہے' اے میرے پروردگار! میں اہلِ جہنم کی حالت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

المؤمن ياكل في معي واحد، والكافر ياكل في سبعة امعاء.

''مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

۸۹۰۳ - موسیٰ بن عثمان

اس نے حکم بن عتیبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ غالی شیعہ تھا اور کوفہ کا رہنے والا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سبق الکتاب المسح علی الخفین.

''کتاب میں پہلے ہی موزوں پر مسح کا حکم دے دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

فی قوله :سلام علی آل یس -قال :نحن هم آل محمد.

''ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''آلِ یٰسین پر سلام ہو''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد ہم لوگ یعنی آلِ محمد ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم اور حضرت براء رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

انی مکاثر بکم الامم، فلا تسودوا وجهی.

''میں تمہاری کثرت پر دیگر اُمتوں کے سامنے فخر کا اظہار کروں گا تو تم لوگ میرے چہرے کو سیاہ نہ کروا دینا''۔

۸۹۰۴ - موسیٰ بن عقبہ

یہ سیرت سے متعلق روایات نقل کرنے والا شخص ہے' یہ ثقہ اور حجت ہے۔ یہ کمسن تابعین میں سے ایک ہے۔ ایک مرتبہ یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے کہ اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

۸۹۰۵ - موسیٰ بن ابوعلقمہ فروی

یہ آلِ عثمان کا غلام ہے۔ اس نے ہشام بن سعد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بیٹے ہارون کے علاوہ مجھے اور کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۹۰۶ - موسیٰ بن علی (م،عو) بن رباح

محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا' اس کی حقیقت میں اتقان پایا جاتا تھا' یہ کوئی کمی اور بیشی نہیں کرتا تھا۔

۸۹۰۷ - موسیٰ بن علی قرشی

یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

کان نثار عرس فاطمة وعلی صکاك باسماء محبیهما بعتقهم من النار.

''حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی شادی کا نثر یہ تھا کہ ان دونوں سے محبت کرنے والوں کے نام نوٹ کر لیے گئے کہ وہ

جہنم سے آزاد ہیں"۔
اس کی سند تاریک ہے۔

۸۹۰۸ - موسیٰ بن عمرو (ت) بن سعید اشدق

اس کے بیٹے ایوب بن موسیٰ کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۸۹۰۹ - موسیٰ بن عمیر

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو جحاف نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۹۱۰ - موسیٰ بن عمیر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۸۹۱۱ - موسیٰ بن عمیر قرشی' ابو ہارون جعدی کوفی ضریر

اس نے حکم بن عتیبہ' مخول بن راشد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عبید محاربی' عباد رواجنی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث اور کذاب ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا انام الله عينا نامت قبل ان تصلي العشاء الآخرة.

"اللہ تعالیٰ ایسی آنکھ کو کبھی سونا نہ دے جو عشاء کی نماز ادا کرنے سے پہلے سوتی ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

حصنوا اموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء.

"اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرلو' اپنے بیماروں کو صدقہ کے ذریعے دوائی دو اور آزمائش کے لیے دعا کے ذریعے تیاری کرلو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من استرسل الى مؤمن فغبنه كان غبنه ذلك ربا.

"جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ بے تکلفی کرے اور پھر اسے دھوکا دے دیا' تو اس کا یہ دھوکا سود شمار ہوگا"۔

یہ روایت ابوتوبہ حلبی نے موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کی ہے اور جس میں یہ الفاظ ہیں:

غبن المسترسل حرام.

"بے تکلفی کر کے دھوکا دینا حرام ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من يعلم انه استقبلته يوم القيامة يضحك في وجهه.

"جو شخص یہ بات جانتا ہو کہ اُس نے قیامت کا سامنا کرنا ہے اُس کے چہرے پر کبھی مسکراہٹ نہیں آئے گی"۔

۸۹۱۲ - موسیٰ بن عمیر عنبری کوفی تمیمی

اس نے امام شعبی سے جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ ہے یہ بات یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۸۹۱۳ - موسیٰ بن عیسیٰ

اس نے عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ شام کا رہنے والا بزرگ ہے اور مجہول ہے۔ سلیمان جوشر حبیل کا نواسا' اُس نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سحب ثيابه لم ينظر الله اليه يوم القيامة.

"جو شخص اپنے کپڑے کو (تکبر کی وجہ سے) کھینچے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا"۔

۸۹۱۴ - موسیٰ بن عیسیٰ بغدادی

اس نے یزید بن ہارون کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ (جو یہ ہے:)

اذا بكى اليتيم وقعت دموعه في كف الرحمن.

"جب یتیم روتا ہے تو اُس کے آنسو رحمٰن کی ہتھیلی میں گرتے ہیں"۔

خطیب کہتے ہیں: اس روایت کے حوالے سے الزام اسی راوی پر عائد کیا گیا ہے۔

۸۹۱۵ - موسیٰ بن عیسیٰ (م) بن عبداللہ

شاید یہ بغدادی ہے۔ اس نے ایوب بن زہیر کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

هبط جبريل، فقال: ان رب العرش يقول لك لما اخذت ميثاق النبيين اخذت ميثاقك وجعلتك سيدهم، وجعلت وزيرك ابا بكر وعمر، ويقول لك: وعزتي لو سالتني ان ازيل السموات والارض لازلتهما ... الحديث بطوله.

"حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کی: عرش کے پروردگار نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ جب میں نے انبیاء سے میثاق لیا اور میں نے آپ سے میثاق لیا تو میں نے آپ کو اُن کا سردار بنایا اور میں نے ابوبکر اور عمر کو آپ کا وزیر بنایا۔ اور پروردگار

نے آپ سے یہ بھی فرمایا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر آپ مجھ سے یہ دعا کریں کہ میں آسمان اور زمین کو ختم کردوں گا' تو میں انہیں ختم بھی کردوں گا'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

یہ روایت ابن سمعانی نے اپنی کتاب ''البلدان'' کے خطبے میں ذکر کی ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے۔

۸۹۱۶ - موسیٰ بن عیسیٰ (م) کوفی حناط

اس نے زائدہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے۔

۸۹۱۷ - موسیٰ بن قاسم تغلبی کوفی

اس نے لیلیٰ غفاریہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے لیلیٰ غفاریہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت اخرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغازيه اداوي الجرحي، واقوم على المرضي، فلما خرج علي بالبصرة خرجت معه، فلما رايت عائشة واقفة دخلني شك، فاتيتها فقلت :هل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فضيلة في علي.

قالت :نعم، دخل علي على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على فراشي وعليه جرد قطيفة، فجلس على بيننا.

قال :فقالت عائشة :اما وجدت مكانا هو اوسع لك من هذا؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم :يا عائشة، دعي اخي، فانه اول الناس اسلاما، وآخر الناس بي عهدا عند الموت، واول الناس (لي لقيا) يوم القيامة.

''وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں حصہ لیا کرتی تھی تاکہ زخمیوں کو دوا دوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کروں' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کے لیے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلی' جب میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ ٹھہری ہوئی ہیں تو مجھے شک ہوا' میں اُن کے پاس آئی اور میں نے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ اُس وقت میرے بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے جسم پر اُونی چادر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان بیٹھ گئے' اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کو اس سے زیادہ کشادہ کوئی جگہ نہیں ملی تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میرے بھائی کو رہنے دو کیونکہ یہ اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سب سے پہلا شخص ہے اور موت کے وقت مجھ سے ملنے والا سب سے بعد والا شخص ہے اور قیامت کے دن مجھ سے ملنے والا سب سے پہلا شخص ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کی سند تاریک ہے۔ اور عبدالسلام ابوصلت نامی راوی پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۸۹۱۸ - موسیٰ بن قیس (د،ص)

اس کا لقب جنت کی چڑیاں ہے۔ اس نے حجر بن عنبس اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم اور عبیداللہ بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ غالی رافضی تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے اپنے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ سفیان نے اس سے حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔

ابونعیم نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

علي على الحق، من تبعه فهو على الحق، ومن تركه ترك الحق، عهدا معهودا، قبل يومه هذا.

''علی حق پر ہے اور جو شخص اُس کی پیروی کرے گا وہ بھی حق پر ہوگا اور جو شخص اُسے چھوڑے گا وہ حق کو چھوڑے گا' یہ ایک طے شدہ عہد ہے جو اس دن سے پہلے ہو چکا ہے''۔

عقیلی کہتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو رڈی اور جھوٹی ہیں۔ جہاں تک یحییٰ بن معین کا تعلق ہے' اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۹۱۹ - موسیٰ بن ابوکثیر (س) الوشاء' ابوالصباح کوفی

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: ثوری اور ابوسنان شیبانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے' اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' جب اس کی منکر روایات زیادہ ہو گئیں تو اس کے ذریعے استدلال باطل ہو گیا' البتہ اُن روایات میں کیا جاسکتا ہے جن میں یہ ثقہ راویوں کے موافق ہو۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ مرجئی تھا۔ ابونعیم کہتے ہیں: ابوعبداللہ شیبانی نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ ہم ابوجعفر کے پاس موجود تھے' اُن کے اور موسیٰ بن ابوکثیر کے درمیان طویل بحث ہوئی تو ابوجعفر نے کہا: کیا تم مؤمن کو گمراہ سمجھتے ہو؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: جی ہاں! آپ (گمراہ ہیں)۔

ابن سعد کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں شامل ہیں جو عمر بن عبدالعزیز کے پاس وفد کے پاس گئے تھے اور ارجاء کے عقیدے کے بارے میں اُن کے ساتھ بات چیت کی تھی' ویسے یہ راوی حدیث میں ثقہ ہے۔

۸۹۲۰ - موسیٰ بن کردم (ق)

اس نے محمد بن قیس سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ صرف نصر بن حماد وراق نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۹۲۱ - موسیٰ بن محمد (ق، ت) بن ابراہیم بن حارث تیمی مدنی

اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابتاع طلحة بن عبيد الله بئرا بناحية الجبل، فنحر جزورا، واطعم الناس، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :انت طلحة الفياض ؟

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے ایک کنارے کے قریب ایک کنواں خریدا' پھر اونٹ ذبح کیا اور لوگوں کو کھانا کھلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم طلحہ فیاض ہو!

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا دخلتم على مريض فنفسوا له في الاجل، فان ذلك لا يدفع عنه شيئا، وهو يطيب نفس المريض.

''جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ اور تو اسے موت کے بارے میں تسلی دو (کہ اللہ تمہیں زندگی عطا فرمائے انشاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی) تو یہ چیز اُس سے کوئی چیز پرے نہیں کرے گی' لیکن یہ چیز بیمار کے دل کو مطمئن کر دیتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا على الجراد قال :اللهم اهلك الجراد، واقتل كباره، واهلك صغاره، واقطع دابره، وخذ بافواهه عن معايشنا ...الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ٹڈی دل کے خلاف دعا کرتے تھے تو یہ کہتے تھے: اے اللہ! ٹڈی دل کو ہلاک کر دے' ان کے بڑوں کو قتل کر دے' ان کے چھوٹوں کو ہلاک کر دے اور ان کی نسل کو ختم کر دے اور انہیں منہ سے پکڑ کر ہم سے دور لے جا'' الحدیث۔

۸۹۲۲ - موسیٰ بن محمد بن عطاء دمیاطی بلقاوی مقدسی

یہ واعظ ہے' اس کی کنیت ابوطاہر ہے' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔ اس نے امام مالک' شریک اور ابوملیح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ربیع بن محمد لاذقی' عثمان بن سعید دارمی' بکر بن سہل دمیاطی اور ابواحوص عکبری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم دفع الی معاویة سفرجلة، وقال :القنی بها فی الجنة.

''نبی اکرم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سفرجل دی اور فرمایا: اسے ساتھ لے کر جنت میں مجھ سے ملنا''۔

اسدی کہتے ہیں: میں دوبارہ اس کی طرف نہیں جاؤں گا۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے' یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان للمساکین دولة.

قیل :وما دولتهم ؟ قال :اذا کان یوم القیامة قیل لهم :انظروا من اطعمکم لقمة، او کساکم ثوبا، او سقاکم شربة فأدخلوه الجنة.

''غریبوں کی بھی ایک دولت ہوتی ہے۔ عرض کی گئی: اُن کی دولت کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اُن سے کہا جائے گا: تم اُن لوگوں کا جائزہ لو جنہوں نے تمہیں ایک لقمہ کھلایا تھا یا ایک کپڑا پہنایا تھا یا ایک گھونٹ پانی پلایا تھا' اور اُنہیں جنت میں داخل کر دو''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الجنة تحت اقدام الامهات، من شئن ادخلن ومن شئن اخرجن.

''جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے' وہ جسے چاہے گی اُس میں داخل کرلیں گی اور جسے چاہے گی باہر نکال دے گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

کزرع اخرج شطاه.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا۔

قال :انزل نعت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم واصحابه فی الانجیل.

''راوی بیان کرتے ہیں: اس میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی وہ صفت نازل ہوئی ہے جو انجیل میں تھی۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

هدیة اللّٰه الی المؤمن السائل علی بابه، وهذا کذب.

''مؤمن کے دروازے پر موجود سائل اُس کی طرف اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اسست السموات والارض علی " :قل هو اللّٰه احد ."

''آسمانوں اور زمین کی بنیاد ''قل ھو اللہ احد'' پر ہے''۔

۸۹۲۳ - موسیٰ بن محمد بن ابراہیم ہذلی' مدنی

واقدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایاس بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس کا متن درست ہے۔ وہ یہ حدیث یہ ہے:

لا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن. ''وضو کی حفاظت صرف مؤمن کرے گا''۔

یہ راوی اگرچہ معروف نہیں ہے' لیکن واقدی نامی راوی بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۸۹۲۴ - موسیٰ بن محمد' ابوہارون بکاء

اس نے لیث بن سعد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی امین ہے۔

۸۹۲۵ - موسیٰ بن محمد' ابوعمران شطوی

اس نے ابوبکر بن عیاش اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اسے متروک قرار دے دیا گیا۔

۸۹۲۶ - موسیٰ بن محمد شامی

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ امام نسائی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے جو میمون بن اصبغ کے حوالے سے یزید بن ہارون سے منقول ہے۔

۸۹۲۷ - موسیٰ بن محمد بن کثیر سرینی

اس نے عبدالملک جدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام طبرانی نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جو فاسق قاریوں کو دیئے جانے والے عذاب کے بارے میں ہے' میں نے اپنی تاریخ میں اس پر یہ تعلیق نقل کی ہے جو عبداللہ عمری کے حالات میں ہے۔

۸۹۲۸ - موسیٰ بن محمد بن جیان بصری

اس نے سلم بن قتیبہ' عبدالصمد بن عبدالوارث اور عمرو بن علی مقدمی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابویعلیٰ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اُنہوں نے اسے متروک قرار نہیں دیا۔ ابن از ہر صریفینی کے اماکن انہوں نے اس کا نکتہ جیم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۸۹۲۹ - موسیٰ بن محمد قرشی

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ بلقاوی کذاب ہے' شہاب اوزاعی کی مسند میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے:

هدية الله الى المؤمن السائل على بابه.

''مومن کی طرف اللہ تعالیٰ کا تحفہ یہ ہے کہ اُس کے دروازے پر سائل موجود ہو''۔

اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۹۳۰ - موسیٰ بن مسعود (خ،د،ت،ق) ابوحذیفہ نہدی

یہ امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا' تاہم یہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ امام احمد نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا۔ عمرو بن علی کہتے ہیں: جو شخص علم حدیث میں بصارت رکھتا ہو' وہ اس سے حدیث روایت نہیں کرے گا۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ ابراہیم بن یعقوب کہتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شاید وہ سفیان جس کے حوالے سے ابوحذیفہ نے روایت نقل کی ہے' یہ وہ والا سفیان نہیں ہے جس کے حوالے سے دوسرے لوگوں نے روایت نقل کی ہے۔ بندار کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثوری کے حوالے سے معروف ہے لیکن جب سفیان جب بصرہ آئے تھے تو وہاں اُنہوں نے اپنے ضروری کام پورے کیے تھے' تاہم اس نے اس کا ذکر تصحیف کے طور پر کیا ہے' اس نے سفیان کے حوالے سے تقریباً دس ہزار احادیث روایت کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے ایمن بن نابل اور عکرمہ بن عمار سے بھی ملاقات کی ہے۔ امام ابوحاتم' امام بخاری' تمتام اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصرہ میں اتالیق تھا۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: یہ اہلِ صدق میں سے ہے۔ اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۹۳۱ - موسیٰ بن مسلم (د) بن رومان

ایک قول کے مطابق اس کا نام صالح ہے۔ اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ اس نے ابوزبیر سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے صرف یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اعطى فى صداق ملء كف سويقا او برا فقد استحل.

''جو شخص مہر میں مٹھی بھر جو یا گندم دے دے تو وہ حلال کر لیتا ہے''۔

اسحاق نامی یہ راوی معروف نہیں ہے۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۸۹۳۲ - موسیٰ بن مسلم (ع)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اسامہ بن زید لیثی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۹۳۳ - موسیٰ بن مسلم (د، ت) کوفی طحان

یہ موسیٰ صغیر کے نام سے معروف ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے عکرمہ اور ابن سابط سے جبکہ اس سے ابومعاویہ ابن نمیر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۸۹۳۴ - موسیٰ بن مسیّب (س، ق) ابوجعفر ثقفی کوفی

اس نے سالم بن ابوجعد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۸۹۳۵ - موسیٰ بن مطیر

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد طیالسی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ واہی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ عجیب اور منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے جنہیں سننے والے کو یہ شک نہیں ہوگا کہ یہ روایات موضوع ہیں۔ اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے ایک بڑا نسخہ نقل کیا ہے جس میں ایک روایت یہ ہے۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تقوم الساعة على مؤمن، يبعث الله ريحا فلا يبقى مؤمن الا مات، وليأتين على الناس زمان يجد الرجل نعل القرشي فيقبلها ثم يبكي ويقول :كانت هذه النعل لقرشي.

''مؤمن پر قیامت قائم نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر مؤمن کو موت دے دے گی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ کسی شخص کو کسی قریشی کا جوتا ملے گا تو وہ اُسے بوسہ دے گا اور روئے گا اور یہ کہے گا: یہ تو ایک قریشی کا جوتا ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے دس احادیث نقل کی ہیں اُن میں سے ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

العبد على ظنه بالله، وهو مع احبابه يوم القيامة.

''بندہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنے گمان کے مطابق حال ہوگا اور وہ قیامت کے دن اپنے احباب کے ساتھ ہوگا''۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال ابوبكر لابنه :يا بني، ان حدث حدث او كان كون فات الغار الذي كنت فيه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ياتيك رزقك بكرة وعشيا ان شاء الله.

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! خواہ کوئی بھی حادثہ رونما ہو خواہ کوئی بھی صورتِ حال درپیش ہو تم اُس غار میں چلے جانا جس میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا یہاں تک کہ اگر اللہ نے چاہا تو تمہارا رزق صبح شام تم

تک آئے گا"۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم جمعة قط الا وهو معتم، وان لم يكن عنده عمامة وصل الخرق بعضها الى بعض واعتم بها.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیشہ عمامہ پہن کر تشریف لاتے تھے اگر آپ کے پاس عمامہ نہ ہوتا تو آپ کپڑے کے ٹکڑوں کو ملاتے اور اُن کے ذریعے عمامہ باندھ لیتے"۔

۸۹۳۶ - موسیٰ بن مغیرہ

اس نے ابوموسیٰ صفار سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا استاد بھی معروف نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنے استاد ابوموسیٰ صفار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت ابن عباس، اى الصدقة افضل؟ قال :سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الصدقة افضل؟ قال :الماء.

الا ترى ان اهل النار اذا استغاثوا بأهل الجنة قالوا :افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله.

"میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی! کیا تم نے غور نہیں دیکھا کہ جب اہلِ جہنم' اہلِ جنت سے مدد طلب کریں گے تو یہ کہیں گے: ہم پر پانی بہا دو! یا پھر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق عطا کیا ہے (اُس میں سے صدقہ کرلو)"۔

۸۹۳۷ - موسیٰ بن منصور بن ہشام لخمی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابن وہب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۸۹۳۸ - موسیٰ بن میمون بصری

موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: یہ ایک بُرا شخص تھا اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا' میں نے اسے دیکھا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہو اور مجھے اس کے حوالے سے کسی حدیث کا علم بھی نہیں ہے اور معروف یہ ہے کہ یہ ابومیمون بن موسیٰ مرئی ہے۔

۸۹۳۹ - موسیٰ بن نافع (خ، م، س)' ابوشہاب حناط کبیر کوفی

یہ صدوق ہے' اس نے سعید بن جبیر اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سفیان' یحییٰ قطان' امام ابوداؤد اور ایک گروہ نے

روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس میں ہمارے لیے خرابی کردی تھی۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے صحیحین میں ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے: ابوشہاب بیان کرتے ہیں: میں حج تمتع کے لئے مکہ آیا تو اہلِ مکہ نے مجھ سے کہا: اب تمہارا حج مکی ہوگا۔ میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے:

انه حج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ساق البدن، وقد اهلوا بالحج مفردا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :احلوا من احرامكم حتى اذا كان يوم التروية فاهلوا بالحج، واجعلوا التي قدمتم بها متعة ...الحديث.

''اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کیا تھا جب آپ قربانی کے جانور ساتھ لے کر چلے تھے تو لوگوں نے صرف حج افراد کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے احرام کھول دو یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن آئے گا تو تم حج کے لیے احرام باندھ لینا اور تم نے جو پہلے کیا تھا' اُسے تم فائدہ کرلو (یعنی حج تمتع کرو)''۔

ابونعیم نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس راوی کے حوالے سے اس روایت کو امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے جبکہ امام مسلم نے ابن نمیر کے حوالے سے اس راوی سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ جہاں تک ابوشہاب حناط صغیر کا تعلق ہے تو وہ عبدربہ بن نافع ہے جس نے خالد الحذاء اور اُس جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اُس کے ثقہ ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے' البتہ یحییٰ بن سعید القطان نے اس کے بارے میں شدت سے کام لیا ہے۔

۸۹۴۰ - موسیٰ بن نجدہ یمامی

یہ معروف نہیں ہے' ملازم بن عمرو نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۹۴۱ - موسیٰ بن نصر ثقفی

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' اس نے سمرقند میں رہائش اختیار کی تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی امام مسلم کی سند کے ساتھ ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے۔

۸۹۴۲ - موسیٰ بن نعمان

یہ منکر ہے اور معروف نہیں ہے۔ اس نے لیث بن سعد کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۸۹۴۳ - موسیٰ بن ہارون

یہ خراسان کا رہنے والا بزرگ ہے۔ جس نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۸۹۴۴ - موسیٰ بن ہلال عبدی

یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے' اس نے ہشام بن حسان اور عبداللہ بن عمر عمری سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام احمد' فضل بن سہل اعرج' ابوامیہ طرسوسی' احمد بن ابوغرزہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ اس روایت کو منکر قرار دیا گیا ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من زار قبری وجبت له شفاعتی.

''جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی' اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور محمد بن اسماعیل احمسی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۸۹۴۵ - موسیٰ بن ہلال نخعی

اس نے ابواسحاق سبیعی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۸۹۴۶ - موسیٰ بن وردان (د،ت،ق)

اس نے حضرت ابوہریرہ' حضرت کعب بن عجرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے لیث بن سعد' ضمام بن اسماعیل اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اہلِ مصر کا قصہ گو شخص تھا' اس کی کنیت ابوعمر ہے۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوداؤد سے اس کی تضعیف بھی منقول ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عباس کی روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے' جبکہ عثمان دارمی نے اُن سے جو روایت نقل کی ہے' اُس کے مطابق اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ اس کا انتقال 117 ہجری میں ہوا تھا۔

۸۹۴۷ - موسیٰ بن یسار' ابوطیب مکی

اس نے عائشہ بنت طلحہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔

۸۹۴۸ - موسیٰ بن یسار (م،د،س،ق)

یہ اسحاق کا چچا ہے' یہ صدوق ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۹۴۹ - موسیٰ بن یسار دمشقی

یہ مکحول کا شاگرد ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۹۵۰ - موسیٰ بن یسار اسواری

درست یہ ہے کہ اس کا نام موسیٰ بن سیار ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تاہم عقیلی کی کتاب میں یہ پہلے آتا ہے (یعنی یسار منقول ہے)۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ ابن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو موسیٰ اسواری کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا' میرے علم کے مطابق اُنہوں نے پہلے اس سے روایات نقل کی تھیں' لیکن پھر بعد میں اسے ترک کر دیا۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: داؤد بن ابو ہند اور موسیٰ بن یسار اسواری پچاس سال تک اس حالت میں رہے کہ ان دونوں کے درمیان شدید اختلاف رہا' ان دونوں نے آپس میں کبھی کوئی بات نہیں کی۔

ابو علی شیبانی بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن یسار یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب دیہاتی اور سخت جان تھے جبکہ ہم ایران کے رہنے والے لوگ' ہم اس دین کے اعتبار سے خالص ہیں۔

معتمر بیان کرتے ہیں: میں عوف اعرابی کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے کہا: اے معتمر! تم ہمارے ساتھ ابو موسیٰ اسواری کے پاس چلو! کیونکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اُس کا بیٹا وقت پورا ہونے سے پہلے ہی قتل ہو گیا ہے۔ اس نے حسن بصری سے یہ روایت نقل کی ہے: مقتول اپنا وقت آنے سے پہلے ہی قتل ہو جاتا ہے' ہم اُس کے پاس گئے تو اُس نے کہا: آئیے! آئیے! عبدالواحد بن زید نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے: جب ہم عبدالواحد کے پاس آئے تو ہمیں پتا چلا کہ اُس نے حسن بصری کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۸۹۵۱ - موسیٰ بن یعقوب (عو) حامدی

اس نے اسد ترکی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث نقل کی ہے جبکہ اس سے بہرام مرغینانی نے حدیث نقل کی ہے اور یہ واضح جھوٹ ہے کیونکہ صحابہ میں کوئی بھی ترکی نہیں تھی۔ اس میں خرابی کی جڑ یا تو موسیٰ نامی راوی ہے ورنہ بہرام ہے۔ اس روایت کو نسفی نے ''تاریخ سمرقند'' میں بہرام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۸۹۵۲ - موسیٰ بن یعقوب (عو) زمعی مدنی

اس نے عمر بن سعید نوفلی اور ابو حازم مدینی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے معن قزاز' سعید بن ابو مریم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سیعزی الناس بعضھم بعضا من بعدی التعزیۃ بی.

''عنقریب میرے بعد لوگ میرے بارے میں تعزیت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ تعزیت کریں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلاة.

''قیامت کے دن لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو مجھ پر (دنیا میں) سب سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم خطب فقال :اما بعد فانی ولیکم.

قالوا :صدقت.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: امابعد! میں تمہارا مددگار ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں اور اس کی نقل کردہ روایات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۹۵۳ - موسیٰ اسواری

یہ ایک کمزور ہے اور یہ ابن سیار ہے اور ایک قول کے مطابق ابن یسار ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۸۹۵۴ - موسیٰ (س)

اس نے محمد بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' جریری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۸۹۵۵ - موسیٰ ابی

سلیمانی نے اس کا ذکر اُن افراد میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے ہیں۔

(مؤمل)

۸۹۵۶ - مؤمل بن اسماعیل (س،ق،ت)' ابوعبدالرحمٰن بصری

یہ حضرت عمر بن خطاب کی آل کا غلام ہے' یہ حافظ الحدیث ہے اور عالم ہے' تاہم غلطی کرتا ہے۔ اس نے شعبہ اور عکرمہ بن عمار سے جبکہ اس سے امام احمد' بندار' مؤمل بن یہاب اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' سنت میں سخت تھا لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ امام ابوداؤد نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اسے عظیم قرار دیا ہے اور اس کی شان کو بلند قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال مکہ مکرمہ میں رمضان کے مہینے میں 206 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

هدم المتعة الطلاق والعدة والمیراث.

''طلاق' عدت اور میراث نے متعہ کو منہدم کردیا ہے''۔

یہ روایت منکر ہے' عکرمہ نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں بھی ضعف غالب ہوتا ہے۔
اس روایت کو امام دارقطنی نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

۸۹۵۷-(صح) مؤمل بن اہاب (د،س) عجلی کوفی

اس نے رملہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جنہوں نے امام عبدالرزاق اور یزید بن ہارون کی طرف سفر کیا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتے ہیں: یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے گویا اسے "ضعیف" قرار دیا۔

۸۹۵۸- مؤمل بن سعید رحبی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ سلیمان بن سلمہ خبائری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ خرابی کی جڑ یہ ہے یا سلیمان ہے۔

۸۹۵۹- مؤمل بن صالح

اس نے اپنی سنن میں ایک موضوع حکایت نقل کی ہے جس کی شناخت نہیں ہوسکی' یہ حکایت تاریخ ابن نجار میں منقول ہے۔

۸۹۶۰- مؤمل بن عبدالرحمٰن ثقفی

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ مؤمل بن عبدالرحمٰن بن عباس بن عبداللہ بن عثمان بن ابوالعاص ابوالعباس ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ بصری ہے۔ اس نے حمید' ابن عجلان' ابوامیہ بن یعلیٰ اور عوف اعرابی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابویحییٰ وقار' عمرو بن سواد' عبدالغنی عسال نے روایات نقل کی ہیں' یہ سب لوگ مصری ہیں۔ پھر ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے کچھ واہی روایات نقل کی ہیں جن میں سے ایک روایت وہ جو اس نے ابویحییٰ وقار نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

يكون في آخر الزمان خليفة لا يفضل عليه ابوبكر ولا عمر .

"آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جس پر ابوبکر اور عمر کو بھی فضیلت حاصل نہیں ہوگی"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یوں لگتا ہے کہ یہ ابویحییٰ وقار نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے۔

۸۹۶۱-(صح) مؤمل بن فضل (د،س) حرانی

اس نے عیسیٰ بن یونس اور بقیہ سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد' عثمان دارمی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور پسندیدہ شخص ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم پایا جاتا ہے' جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۹۶۲- مؤمل

یہ عبداللہ بن مؤمل مخزومی کا والد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس کا بیٹا اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

(میاح)

۸۹۶۳ - میاح بن سریع

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے خرابی کے ہمراہ اس کا ذکر کیا ہو۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ مغیرہ بن موسیٰ مرئی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۹۶۴ - میاح

اس نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابومعشر براء نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(میسرہ)

۸۹۶۵ - میسرہ بن عبدربہ فارسی ثم بصری تراس اکال

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میسرہ بن عبدربہ' تراس ہے۔ اس نے لیث بن ابوسلیم' ابن جریج' موسیٰ بن عبیدہ اور اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعیب بن حرب' یحییٰ بن غیلان' داؤد بن محبر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن عیسیٰ طباع کہتے ہیں: میں نے میسرہ بن عبدربہ سے کہا: تم نے یہ حدیث کہاں سے لی ہیں کہ جس نے (یہ یہ سورت تو یہ یہ اجر وثواب ملے گا) تو اُس نے کہا: میں نے اسے ایجاد کیا ہے تاکہ میں لوگوں کو ترغیب دوں (کہ وہ قرآن پڑھیں)۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ اُن راویوں میں سے ایک ہے جو ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتے تھے' یہ حدیث ایجاد کرتا تھا اور اس نے قرآن کے فضائل کے بارے میں طویل حدیث نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس نے حدیث ایجاد کرنے کا اقرار بھی کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' اس نے قزوین اور ثغور کی فضیلت کے بارے میں حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس نے قزوین کی فضیلت کے بارے میں چالیس احادیث ایجاد کی ہیں' یہ کہا کرتا تھا: میں اس بارے میں ثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔ امام بخاری کہتے ہیں: میسرۃ بن عبدربہ پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كانت له سجية من عقل وغريزة يقين لم تضره ذنوبه.

قيل :وكيف ذالك يا رسول الله ؟ قال :لانه كلما اخطا لم يلبث ان يتوب.

''جس شخص کو عقل میں پختگی اور یقین میں مضبوطی حاصل ہو' اُس کا گناہ اُسے نقصان نہیں دے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ کوئی غلطی کرے گا تو فوراً بھی کرلے گا''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما اسری بی الی السماء الدنیا رایت فیھا دیکا لہ زغب اخضر، وریش ابیض، ورجلاہ فی التخوم، وراسہ عند العرش ...

''جب میں آسمانِ دنیا پر پہنچا تو میں نے وہاں ایک مرغ دیکھا' جس کی کلغی سبز تھی اور اُس کے پر سفید تھے' اُس کے پاؤں سرحدوں میں تھے اور اُس کا سر عرش کے قریب تھا''۔

اُس کے بعد اس نے معراج کے بارے میں ایک طویل حدیث نقل کی ہے جو تقریباً بیس صفحوں پر مشتمل ہے۔ یہ روایت حمید بن زنجویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

جہاں تک اکال کا تعلق ہے تو اگر تو یہ ابن عبدربہ نامی وہی راوی ہے' جس کا ذکر ہوا ہے تو اُس نے غلام خلیل سے روایت نقل کی ہے جس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ زید بن اخزم کہتے ہیں: مسلم بن ابراہیم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: میں نے میسرہ تراس سے کہا: آج تم نے کیا کھایا ہے؟ تو اُس نے کہا: چار ہزار تینہ' ایک سو روٹیاں اور دو بوریاں پیازوں کی اور بھنا ہوا گوشت کی اور نصف منکا گھی کا میں سے کچھ نہیں بچا۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: رشید نے مجھ سے کہا: وہ زیادہ سے زیادہ چیز کتنی ہے جو میسرہ نے کھائی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: اُس نے ایک سو روٹیاں اور نصف مکوک نمک کھایا ہے۔ ہارون نے ہاتھی منگوایا اور اُس کے سامنے ایک سو روٹیاں ڈالیں تو اُس نے وہ تمام روٹیاں کھالیں لیکن ایک روٹی وہ بھی نہیں کھا سکا (یعنی اُس ننانوے روٹیاں کھائیں)۔ میں نے اپنی بڑی تاریخ میں سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ بعض پاگلوں نے اسے گدھے سے اُتارا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور پھر اُس گدھے کو بھون کر اسے کھلایا کہ یہ تو زندہ ہے' پھر اُنہوں نے اسے گدھے کی قیمت بھی دے دی۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے یہ نذر مانی کہ وہ میسرہ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گی' وہ میسرہ کے پاس آئی اور بولی: تم ذرا میانہ روی اختیار کرو' تو پھر بھی اس نے اتنا کھانا کھالیا جو ستر آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ چھتیں درست کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک شخص نے بلایا تاکہ یہ اس کا گھر ٹھیک کر دے تو اُس شخص نے تیس آدمیوں کو بلوایا اور اس کے لئے کھانا تیار کروایا' جب کھانا پکانے والا فارغ ہوا تو وہ کسی کام کے سلسلے میں باہر چلا گیا۔ جب میسرہ نے دیکھا کہ یہاں کوئی نہیں ہے تو وہ چھت سے نیچے اُترا اور اُس نے سارا کھانا کھالیا اور واپس جا کر پھر کام کرنے لگ پڑا' جب کھانا پکانے والا آیا تو کھانے کی جگہ پر ہڈیوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔ اُس نے گھر کے مالک کو بتایا' لوگ بھی اکٹھے ہو گئے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کھانا کہاں گیا' لوگوں نے اس بات کا انکار کیا تو اس نے اُن کی تصدیق کی۔ پھر وہ لوگ نیچے اُترے اور اُنہوں نے ہڈیاں دیکھیں تو وہ حیران رہ گئے۔ اور یہ بات کہی گئی کہ یہ کسی جن کا کام ہے۔ اسی دوران ایک شخص نے میسرہ کو دیکھ لیا' وہ اس سے واقف تھا' اُس نے کہا: کیا تمہارے پاس میسرہ موجود تھا' اسی نے تمہارا کھانا ختم کیا ہوگا۔ لوگوں نے اسے نیچے اُتارا اور اس نے اعتراف کیا اور کہا: اگر میرے سامنے اتنا ہی کھانا اور ہوتا تو میں اُسے بھی کھا لیتا' اگر تم لوگ

چاہوتو تجربہ کرلو۔

دینوری نے اپنی کتاب ''مجالسۃ'' میں یہ بات بیان کی ہے: مسلم بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو میسرہ پیٹو سے یہ کہتے ہوئے سنا: تم کتنا کھالیتے ہو؟ اُس نے دریافت کیا: اپنے مال میں سے یا دوسروں کے مال میں سے؟ لوگوں نے کہا: اپنے مال میں سے' اُس نے کہا: دو روٹیاں' لوگوں نے دریافت کیا: اور دوسرے کے مال میں سے؟ اُس نے کہا: روٹیاں پکا پکا کر دیتے رہو۔

۸۹۶۶ - میسرہ (ق)

اس نے اپنے آقا فضالہ بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔ اسماعیل بن عبیداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

(میکائیل)

۸۹۶۷ - میکائیل بن ابودہماء

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے بکیر بن معروف نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

(میمون)

۸۹۶۸ - میمون بن جابر' ابوخلف رفاء

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ سکین بن عبدالعزیز نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۸۹۶۹ - میمون بن جابان (د)

اس نے ابورافع صائغ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الجراد (من) صید البحر .

''ٹڈی دل سمندر کا شکار ہے''۔

ایک مرتبہ اس نے ابورافع کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ایک قول بھی نقل کیا ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس راوی سے استدلال نہیں کیا جائے گا' دونوں حمادوں اور مبارک بن فضالہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۹۷۰ - میمون بن زید

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میمون بن یزید' ابوابراہیم۔ اس نے لیث بن ابوسلیم سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی

نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۸۹۷۱ - میمون بن سیاہ (خ،س) ابو بحر بصری

اس نے جندب بن عبداللہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عمر میں حسن بصری سے بڑا تھا' یہ بات کہمس نے بیان کی ہے۔ سلام بن مسکین' حزم قطعی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن کی عبادت اور فضیلت کی وجہ سے اُنہیں سیّد القراء کہا جاتا ہے۔ امام ابوحاتم اور امام بخاری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین سے یہ روایت عباس دوری نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ حدیث عالی سند کے ساتھ حفار کے جزء میں منقول ہے۔

۸۹۷۲ - میمون بن ابوشبیب (عو)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: میمون بن ابوشبیب نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں' حالانکہ اس نے اُن سے کوئی بھی چیز نہیں سنی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ایک اور حدیث منقول ہے جو اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ حکم بن عتیبہ اور حبیب بن ابوثابت نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

۸۹۷۳ - میمون بن عبداللہ (د)

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ زید بن حباب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۸۹۷۴ - میمون بن عطاء

اس نے ابواسحاق سبیعی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن میمون بصری تمار نے اس سے روایات نقل کی ہے' جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ وہ روایت کبوتر رکھنے کے بارے میں ہے۔ عبداللہ بن عدی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ شاید اس میں خرابی کی جڑ تمار نامی راوی ہے۔ اور یہ اس سے حسین بن ابوزید دباغ نے بھی نقل کی ہے۔

۸۹۷۵ - میمون بن موسیٰ (ت،ق) مرئی

اس نے حسن بصری اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' تاہم یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ تدلیس کرتا تھا' یہ یہ نہیں کہتا تھا کہ حسن نے ہمیں حدیث بیان کی' میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من تزوج وهو محرم نزعنا منه امراته.

"جو شخص احرام کے دوران شادی کر لیتا ہے' ہم اُس کی بیوی کو اُس سے الگ کر دیں گے"۔
امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔
مسند احمد میں اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:
ما من مسلمين التقيا فاخذ احدهما بيد صاحبه الا كان حقا على الله ان يحضر دعاء هما، ولا يفرق بينهما حتى يغفر لهما.
"جب بھی دو مسلمان ملیں اور اُن میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔
یہ روایت منکر ہے۔

۸۹۷۶ - میمون (ت، ق)' ابوحمزہ قصاب کوفی تمار

اس نے امام شعبی اور ابووائل جبکہ اس سے عبدالوارث' اسماعیل بن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
من دعا على من ظلمه فقد انتصر.
"جو شخص اُس شخص کے خلاف مدد کے لئے پکارے جس نے اُس پر ظلم کیا ہے تو اُسے مدد ملنی چاہیے"۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
لقي ابن مسعود اعرابيا ونحن معه، فقال: السلام عليك يا ابا عبد الرحمن.
فضحك، فقال: صدق الله ورسوله، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا تقوم الساعة حتى يكون السلام على المعرفة، وان هذا عرفني من بينكم فسلم علي، وحتى تتخذ المساجد طرقا لا يسجد لله فيها (حين يجوز)، وحتى ينطلق التاجر الى ارض فلا يجد ربحا.
"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک دیہاتی سے ہوئی' ہم اُس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! تمہیں سلام ہو! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور بولے: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ کہا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک صرف جان پہچان والے بندے کو سلام نہیں کیا جائے گا' یہ شخص تم سب کے درمیان صرف مجھ سے واقف تھا تو اس نے صرف مجھے سلام کیا ہے (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تک راستوں میں مسجدیں نہیں بنائی جائیں گی اور وہاں سے گزرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوگا اور جب تک تاجر شخص

ایک زمین کی طرف جائے گا لیکن اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا"۔

حماد بن سلمہ نے ابوحمزہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اُنہوں نے تاجر کا ذکر نہیں کیا۔

۸۹۷۷ - میمون' ابوخلف

اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت کی ہے۔ یہ میمون بن جابر ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہ ضعیف ہے۔

۸۹۷۸ - میمون (ت،س،ق)

یہ عبدالرحمٰن بن سمرہ کا غندر ہے۔ اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كنت مولاه فعلي مولاه.

"میں جس کا دوست ہوں علی بھی اُس کا دوست ہے"۔

اس راوی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي :انت مني كهارون من موسى، غير انك لست بنبي

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی' البتہ یہ ہے کہ تم میرے بعد نبی نہیں ہو گے"۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ قطان' میمون ابوعبداللہ سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ شعبہ اس بات کے قائل ہیں جیسا کہ اُن سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ راوی کمینہ تھا۔

اس راوی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه كان لنفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابواب شارعة في المسجد، وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوما :سدوا هذه الابواب غير باب علي، فتكلم في ذلك اناس، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم، فحمد الله واثنى وقال :اما بعد فاني امرت بسد هذه الابواب غير باب علي، فقال فيه قائلكم، واني والله ما فتحت شيئا ولا سددته، ولكني امرت بشيء فاتبعته.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے دروازے جو مسجد میں کھلتے تھے' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی کے مخصوص دروازے کے علاوہ باقی سب دروازے بند کر دو۔ لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: امابعد! میں نے اس بات کا حکم دیا کہ علی کے مخصوص دروازے کے باقی سب دروازوں کو بند کر دو تو اس بارے میں تم میں سے بعض لوگوں نے بات چیت کی' اللہ کی قسم! میں کسی بھی چیز کو کھولتا یا بند نہیں کرتا ہوں بلکہ مجھے حکم دیا جاتا ہے اور میں اُس کی پیروی کرتا ہوں"۔

عقیلی نے اس کے بعد یہ بات بیان کی کہ یہ روایت ایک ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہے' تاہم اُس سند میں بھی کمزوری پائی جاتی ہے۔

۸۹۷۹ - میمون کردی (ع،س)

اس نے صرف ابوعثمان نہدی سے روایت نقل کی ہے جبکہ حماد بن زید اور دیلم بن غزوان نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں اس کی سند کے حوالے سے ابوعثمان کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ان اخوف ما اخاف علی هذه الامة کل منافق علیم اللسان.

''مجھے اپنی اس اُمت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہر اُس منافق کے حوالے سے ہے جو گفتگو کا فن جانتا ہوگا''۔

۸۹۸۰ - میمون' ابوعبدالخالق

اس نے ابوشعثاء جابر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۸۹۸۱ - میمون مکی (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عبداللہ بن ہبیرہ سبائی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۸۹۸۲ - میمون قناد (س) بصری

اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابن مسیب اور قلابہ سے نقل کی ہے جبکہ اس سے خالد الحذاء اور کہمس نے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حذاء نے اس کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن رکوب النمار ، وعن لبس الذهب الا مقطعا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتوں (کی کھال) پر سوار ہونے' یعنی بیٹھنے اور سونے کو پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر وہ ٹکڑوں میں ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

۸۹۸۳ - میمون' ابومحمد

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے محمد بن بکر برسانی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی' شاید یہ راوی میمون

مرئی ہے۔

۸۹۸۴ - میمون بن ابومیمون

یہ تابعی ہے اس نے ایک حدیث کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۸۹۸۵ - میمون ابوکثیر

اس نے ابوشعثاء سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۸۹۸۶ - میمون ابوطلحہ

اس نے ایک شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے ابن عون کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۸۹۸۷ - میمون غزال

اس نے حسن بصری سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(مینا)

۸۹۸۸ - مینا بن ابومینا (ت)

یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ہمام صنعانی جو امام عبدالرزاق کے والد ہیں اُن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: مینا کون ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنی ماں کی شرمگاہ کو چوستا تھا (یہ کلمات گالی دینے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں) یہاں تک کہ صحابہ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے: امام عبدالرزاق نے اپنے والد کے حوالے سے مینا نامی اس راوی سے روایت نقل کی ہے جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور مینا راوی ثقہ نہیں ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کیا تم لوگ مجھ سے سوال نہیں کرو گے اس سے پہلے کہ حدیث میں جھوٹی روایات شامل ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

انا الشجرة، وفاطمة اصلها او فرعها، وعلى لقاحها، والحسن والحسين ثمرتها، وشيعتنا ورقها ... الحديث.

''میں ایک درخت ہوں جس کی جڑ فاطمہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی شاخ فاطمہ ہے اُس کا شگوفہ علی ہیں اور اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں اور اُس درخت کے پتے ہمارے شیعہ ہیں''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ ابوعبدالغنی نامی راوی کی ایجاد ہے۔

امام عبدالرزاق نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رجل من قيس عيلان، فقال :يا رسول الله، الن حمير ؟ فقال :رحم الله حميرا ايديهم طعام، وافواههم سلام، اهل امن وايمان.

''قیس عیلان سے ایک شخص آیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حمیر کے لئے کچھ ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم کرے! اُن کے ہاتھ کھانا ہیں اور اُن کے منہ سلام ہیں' وہ امن اور ایمان والے ہیں''۔

اس روایت کو امام ترمذی نے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: امام عبدالرزاق نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پڑھنی سیکھی ہے' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حج کیا ہے' میں اُن کی سواری کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی اُس وقت میں بالغ ہوا تھا''۔

۸۹۸۹ - مینا بن ابو مینا

اس نے ابو عالیہ ریاحی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اگر تو یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ہے تو پھر ساقط الاعتبار ہے۔

بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ آیَۃً

تذکرۃ المحدثین

اس میں دوسری صدی ہجری کے آخر سے چوتھی صدی ہجری کے اوائل تک کے مشہور اور صاحب تصنیف محدثین کرام کے حالات وسوانح اور ان کی خدمات حدیث کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

مرتبہ: ضیاء الدین اصلاحیؒ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743



6